ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ،
صحابہ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء امت وصوفیائے کرام کے آثار،
اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا
شعب الایمان اردو
امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ
۳۸۴ — ۴۵۸
اردو ترجمہ
مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل
دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوصِ قرآنی، احادیثِ نبویہ، صحابہ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاءِ اُمت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلو پیڈیا

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ ——— ۴۵۸

جلد پنجم

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل صاحب

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : اکتوبر ۲۰۰۷ء علمی گرافکس
ضخامت : 431 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿......... ملنے کے پتے ....﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''ایمان کا انتالیسواں شعبہ''

کھانے، پینے کی اشیاء اور ان کی بابت جو پرہیز لازم ہے

حرام و ناپاک اشیاء کا بیان:

(۱)......ارشاد باری تعالیٰ ہے:

حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اهل لغیر اللّٰه به والمنخنقة والموقوذة والمتردیة والنطیحة وما اکل السبع الا ماذکیتم وما ذبح علی النصب وان تستقسموا بالازلام ذٰلکم فسق.

حرام ہوا تمہارے اوپر مردہ جانور اور لہو اور سور کا گوشت اور جس جانور پر نام پکارا جائے اللہ کے سوا کسی اور کا اور جو مر گیا گلا گھونٹنے سے یا چوٹ لگنے سے یا اونچائی سے گر کر یا سینگ مارنے سے اور جس کو کھایا ہو درندے نے مگر جس کو تم نے ذبح کر لیا اور حرام ہے جو ذبح ہوا کسی جانوروں کی پرستش گاہوں پر اور یہ کہ تقسیم کرو تم جوئے کے تیروں سے، یہ گناہ کا کام ہے۔

(۲)......اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل لااجد فیما اوحی الی محرما علیٰ طاعم یطعمه الا ان یکون میتة او دماً مسفوحاً او لحم خنزیر فانه رجس او فسقاً اهل لغیر اللّٰه به.

فرما دیجئے کہ میں نہیں پاتا اس وحی میں کہ مجھ کو پہنچی ہے کسی چیز کو حرام کھانے والے پر جو اس کو کھائے مگر یہ کہ وہ چیز مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا گوشت سور کا کہ وہ ناپاک ہے یا ناجائز ذبیحہ جس پر پکارا جائے نام اللہ کے سوا کسی اور کا۔

(۳)......اور ارشاد گرامی ہے:

انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوه.

سوا اس کے نہیں کہ شراب اور جوا اور بت یا پانسے (بتوں کی تقسیم کے تیر) سب گندے کام ہیں شیطان کے کاموں میں سے ہیں سو ان سے بچتے رہو۔

(۴)......ارشاد باری ہے:

یسألونک عن الخمر والمیسر قل فیهما اثم کبیر ومنافع للناس واثمهما اکبر من نفعهما.

تجھ سے پوچھتے ہیں حکم شراب کا اور جوئے کا، آپ فرما دیجئے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور فائدے بھی ہیں لوگوں کو اور ان کا گناہ بہت بڑا ہے ان کے فائدے سے۔

پس ثابت کیا ہے ان دونوں میں گناہ کو پھر دوسری آیت میں فرمایا۔

(۵)......اور ارشاد ہے:

قل انما حرم ربی الفواحش ماظهر منها وما بطن والاثم والبغی بغیر الحق.

آپ فرما دیجئے کہ میرے رب نے حرام کر دیا ہے صرف بے حیائی کی باتوں کو جو ان میں کھلی ہوئی ہیں

اور جو چھپی ہوئی ہیں اور گناہ کو اور ناحق کی زیادتی کو۔

پس حرام قرار دیا گناہ کو بھی۔(گناہ کے مفہوم کے لئے اس مقام پر لفظ اثم استعمال ہوا ہے۔)اور کہا جاتا ہے کہ اثم خمر اور شراب کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ چنانچہ اس بارے میں ایک شعر بھی ہے:

شربت الاثم حتیٰ ضل عقلی　　　كذك الا ثم يذهب بالعقول

میں نے شراب پی حتیٰ کہ میری عقل بھٹک گئی ہے شراب اسی طرح عقلوں کو ختم کر دیتی ہے۔

اسی بناء پر یہ بھی کہا گیا ہے کہ آیت مذکورہ میں بھی یہی مراد ہے۔ پس اسی بات کو ثابت کیا ہے۔ ورنہ آیت عام ہے ہر اثم و گناہ کے لئے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث آئی ہے (یعنی وہ یہ ہے)۔

زنا، چوری اور شراب نوشی کا بیان:

۵۵۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسن اسدی نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے اعمش سے ان کو ذکوان نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ نے: نہیں زنا کرتا زنا کرنے والا جب وہ زنا کرتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو اور نہیں چوری کرتا (چوری کرنے والا) جب چوری کرتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو اور نہیں شراب پیتا (شراب پینے والا) جب وہ اس کو پیتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو اور توبہ تو پیش کی ہوئی ہے بعد میں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم بن ابوایاس سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث ثوری سے اور شعبہ نے اعمش سے۔

شب معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دودھ وشراب کے پیالوں میں سے دودھ کے پیالے کو لے لینا:

۵۵۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو شعیب نے زہری سے ان کو خبر دی سعید بن مسیّب نے کہ اس نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات جس رات آپ کو سیر کرائی گئی تھی۔ ایلیا میں دو پیالے پیش کئے گئے تھے ایک شراب کا دوسرا دودھ کا آپ نے دونوں کی طرف دیکھا اور دودھ کا پیالہ لے لیا لہٰذا جبرائیل علیہ السلام نے ان سے کہا سب تعریف اسی ذات کے لئے ہے جس نے آپ کو فطرت کی ہدایت دی ہے اگر آپ شراب کا پیالہ لے لیتے تو البتہ آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالیمان سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث یونس وغیرہ سے اس نے زہری سے۔

شراب کا تدریجاً حرام کیا جانا:

۵۵۶۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن یزید نے ان کو اسحٰق ازرق نے ان کو جریری نے ان کو ثمامہ بن حزن نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا:

اے اہل مدینہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر شراب کی حرمت ایسی پیش کی کہ مجھے خیال ہوا کہ اس معاملہ میں شاید کوئی اور حکم نازل نہ ہو پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا:

اے اہل مدینہ! اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر شراب کی حرمت نازل کی ہے پس جس نے تم میں سے یہ آیت لکھ لی ہے اور حالانکہ اس کے پاس شراب میں سے کچھ موجود ہے تو وہ اس کو نہ پیئے۔

(۵۵۶۷).....(۱) سقط من (أ)

۵۵۷۰:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو ابوتوبہ مصری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ:

شراب کی بابت تین آیات نازل ہوئی تھیں۔ پہلی آیت جو نازل ہوئی تھی وہ یہ تھی:

یسئلونک عن الخمر و المیسر ...... الی اٰخر الاٰیۃ

آپ سے پوچھتے ہیں شراب اور جوئے کے بارے میں۔

پس کہا گیا شراب حرام کر دیا گیا ہے۔ پھر کہا گیا یا رسول اللہ! چھوڑ یئے ہمیں ہم اس کے ساتھ نفع اٹھالیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (کہ اس میں لوگوں کے فائدے میں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔

اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی:

لاتقربوا الصلوٰۃ و انتم سکاری

تم نماز کے قریب اس وقت نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو۔

لہٰذا کہا گیا کہ شراب بعینہ حرام کر دیا گیا ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم اس کو نماز کے وقت کے قریب نہیں پئیں گے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔

اس کے بعد پھر یہ آیت نازل ہوئی:

یاایھا الذین اٰمنوا انما الخمر و المیسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ

اے ایمان والو! بے شک شراب اور جوا اور بت اور پانسے سب ناپاک ہیں شیطانی کام سے اور اس سے اجتناب کرو۔

کہتے ہیں کہ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شراب حرام ہو چکی ہے۔

شراب کی بابت چند افراد پر لعنت:

کہتے ہیں کہ میں نے شام یا روایا کے ایک آدمی کے سامنے روایت پیش کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ میں عثمان کے بارے میں نہیں جانتا مگر وہ بھی ساتھ تھے۔ پس وہ ایک آدمی کے پاس پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں اس کے لئے چھوڑ یئے ہم اس کو بکھیر دیں گے۔ کہنے لگا: یا رسول اللہ کیا اس کو بیچ بھی نہیں سکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے شراب پر اور لعنت کی ہے اس کے دفن کرنے والے پر اور لعنت کی ہے اس کے پینے والے پر اور لعنت کی ہے اس کے نچوڑنے والے پر اور لعنت کی ہے اس کے وکیل بنانے والے پر یا کھلانے والے پر اور لعنت کی ہے اس کے مدیر پر اور لعنت کی ہے اس کے بیچنے والے پر اور لعنت کی ہے اس کے اٹھانے والے پر اور لعنت کی ہے اس کے پیسے اور قیمت کھانے والے پر اور لعنت کی ہے اس کے فروخت کرنے والے پر۔

دنیا میں شراب پینے والا آخرت میں محروم:

۵۵۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی

(۵۵۷۰)...... (۱) فی أ (وھو) (۲)......فی أ (مؤوبھا) أخرجه المصنف من طريق الطيالسی (۱۹۵۷)

نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے فرمایا: ہمیں خبر دی موسیٰ بن عقبہ نے کہ نافع نے ان کو خبر دی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا وہ اس کو آخرت میں نہیں پیئے گا مگر یہ کہ توبہ کرے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے دوسرے طریق سے ابن جریج سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک بن نافع سے۔

۵۵۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور شئی شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے جو شخص شراب پیئے گا دنیا میں اور مرجائے حالانکہ وہ دائمی اور عادی شرابی ہو اور توبہ بھی نہ کی ہو وہ اس کو آخرت میں نہیں پی سکے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالربیع سے۔

۵۵۷۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو محمد بن عقیل نے اور احمد بن حفص نے ان کو حفص بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا اور توبہ نہیں کرے گا وہ آخرت میں (جنت کی شراب) نہیں پی سکے گا اگر چہ جنت میں داخل بھی ہو جائے۔

نشہ آور شے حرام ہے:

۵۵۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحق نے اور ابوبکر قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو مالک نے اور یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے کہ انہوں نے سنا عائشہ زوجۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا شراب بنانے اور کشید کرنے کے بارے میں تو آپ نے فرمایا: ہر پینے کی چیز جو نشہ دے وہ حرام ہے۔

اس کو نقل کیا۔ بخاری و مسلم نے حدیث مالک سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا حرملہ سے اس نے ابن وہب سے اس نے یونس سے۔

نشہ آور چیز قلیل و کثیر حرام ہے:

۵۵۷۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبید نے ان کو خالد بن خداش نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو ابوعثمان انصاری نے ان کو قاسم بن محمد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر نشہ آور شئی حرام ہے جس چیز کا ایک فرق (آٹھ سیر کا پیمانہ) شراب نشہ دے اسی میں سے ہتھیلی بھر شئی بھی حرام ہے۔

۵۵۷۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن محمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن محمد ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو خبر دی داؤد بن بکر بن ابوفرات نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۵۵۷۱)...... (۱) سقط من (أ) (۵۵۷۴)...... (۱) سقط من الأصل واستدركناه من صحیح مسلم (۲۸۳/۴) ط / الشعب

جس چیز کا قلیل حصہ نشہ دے اس کا کثیر بھی حرام ہے۔

۵۵۷۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابوحیان تیمی نے ان کو عامر شعبی نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے مدینہ کے منبر پر انہوں نے اللہ کی حمد وثنا کی اور لوگوں کو وعظ فرمایا اور ان کو ڈر سنایا اس کے بعد فرمایا:

امابعد! بے شک شراب کی حرمت اتر چکی جس دن اتری اور یہ پانچ چیزوں سے تیار ہوتا ہے۔ انگور سے، کھجور سے، گندم سے، جو سے اور شہد سے۔ خمر (شراب) ہر وہ چیز ہے جو عقل کو مخمور و مستور کر دے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مسدد سے اس نے یحییٰ سے۔

۵۵۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علوی نے ان کو احمد بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو علی بن سعید فسوری نے ان کو عمرو بن عاصم نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو عبیداللہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ: ہر نشہ آور شئی شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔

اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کی اسناد کے ساتھ سوا اس کے کہ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا اس کو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا مسلم نے۔

نشہ آور شے کو استعمال کرنے والے کو قیامت کے دن طینۃ الخبال سے پلایا جائے گا:

۵۵۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو احمد بن علی حرانی نے ''ح'' انہوں نے کہا اور ہمیں خبر دی ہے ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قتیبہ بن سعید نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ ایک آدمی آیا جیشان، سے اور جیشان یمن میں ہے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شراب کے بارے میں پوچھا جس کو وہ لوگ اپنی سرزمین پر پیتے تھے جوار یا باجرے) وغیرہ سے اسے مزر کہتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا وہ نشہ دیتی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہاں نشہ دیتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ آور شئی حرام ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے اس آدمی سے جو نشہ آور شئی کو استعمال کرے یہ کہ اس کو پلائے گا طینۃ الخبال سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ طینۃ الخبال کیا ہے فرمایا کہ یہ اہل جہنم کا پسینہ ہے یا یوں کہا یہ اہل جہنم کی پیپ ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے۔

شرابی کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی:

۵۵۸۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عطاء بن سائب نے اس نے عبداللہ بن عبید بن عمیر سے یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے:

جو شخص شراب پیئے گا اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی اگر وہ توبہ کرے گا اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ پھر اگر وہ دوسری بار شراب پیئے گا پھر اس کی چالیس راتیں نماز قبول نہیں ہوگی اگر اس نے توبہ کی تو اس کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔ پھر اگر وہ تیسری بار شراب پیئے گا پھر چالیس راتیں اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ اگر توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا پھر اگر وہ چوتھی بار شراب پیئے گا اس کی چالیس راتوں تک

نماز قبول نہیں ہوگی اب اگر توبہ کرے گا تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ پر حق ہوگا کہ وہ اس کو طینۃ الخبال پلائے پوچھا گیا کہ طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اہل جہنم کی پیپ ہے۔

(طینۃ الخبال کالفظی مطلب زہر قاتل کی تھوڑی سی مٹی ہے۔ مراد جہنمیوں کی پیپ ہے۔)

یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص نشہ آور شئی پیئے گا اس کی چالیس روز تک نماز رائیگاں جائے گی۔ اور یہ اضافہ کیا کہ جو شخص اس کو پلائے کسی چھوٹے کو جو حلال وحرام کو نہ جانتا ہو اللہ پر حق ہوگا کہ اللہ اس کو جہنمیوں کی پیپ پلائے گا۔

۵۵۸۱:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے۔ دونوں فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو خبر دی ہے ان کے والد نے انہوں نے سنا اوزاعی سے ان کو ربیعہ بن یزید نے اور یحییٰ بن ابوعمرو شیبانی نے ان کو عبداللہ بن فیروز دیلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا عبداللہ بن عمرو بن العاص کے پاس اس نے حدیث ذکر کی، کہا عبداللہ نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

جو شخص شراب پیئے گا ایک گھونٹ چالیس صبح تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اگر وہ توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ اگر وہ پھر اعادہ کرے تو چالیس صبح تک اس کی توبہ قبول نہیں ہے مجھے یاد نہیں کہ تیسری بار یا چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ پھر پیئے گا تو اللہ پر یہ حق ہوگا کہ وہ اس کو پلائے گا قیامت کے دن جہنمیوں کی پیپ سے (ردغۃ کہتے ہیں کیچڑ گارا، سخت کیچڑ خبال: زہر قاتل)

نشے کی وجہ سے نماز چھوڑنے پر عذاب:

۵۵۸۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن ابوعلی سقا نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابومحمد یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے اس کو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ سے کہ آپ نے فرمایا:

جو شخص نشے کی وجہ سے نماز چھوڑ دے صرف ایک بار اس کی مثال ایسے ہے جیسے پوری دنیا ومافیہا اس کی تھی اور اس سے چھین لی گئی۔ اور جو شخص نشے میں جارہا ہے۔ چار مرتبہ نماز ترک کردے اللہ کے ذمے یہ حق ہوگا اللہ اس کو کیچڑ کی زہریلی مٹی کھلائیں میں نے پوچھا کہ طینۃ الخیال کیا ہے یارسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جہنم کا دھون یا نچوڑا ہوا پانی ہے یا ان کی پیپ وپسینہ ہے۔

شراب سے متعلق نو آدمیوں پر لعنت:

۵۵۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن عباس بن محمد بن علی قرشی ہروی سے مدینہ کے روضہ میں ان کو عباس بن فضل نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو فلیح بن سلیمان نے ان کو سعید بن عبدالرحمٰن بن وائل انصاری نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ بن عمر نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی شراب اور اس کے نچوڑنے والے پر اور اس پر جس کے لئے نچوڑی گئی اور اس کے بیچنے والے پر اور جس کے لئے بیچی ہے اور اس کے اٹھانے والے پر اور اس پر جس کے لئے اٹھا کر لائی گئی اور اس کو پلانے والے اور پینے والے پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔

(۵۵۸۰)......(۱)،(۲) سقط من (أ) (۵۵۸۱)......في أ (مهاجر) وهو خطأ.

(۵۵۸۳)......(۱) في أ (عثمان) (۲)......سقط من أ

۵۵۸۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبدالرحمٰن بن شریح اور لیث بن سعد نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو ثابت بن یزید خولانی نے اس کو خبر دی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ وہ ان کو ملے تو اس نے ان سے شراب کی قیمت کے بارے میں سوال کیا انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: بے شک اللہ نے لعنت کی ہے شراب پر اور اس کے نچوڑنے والے پر اور جس کے لئے نچوڑا گیا اور اس کو پینے والے پر، پلانے والے پر اس کو اٹھانے والے پر اور جس کی طرف اٹھا کر لایا گیا اور اس کو بیچنے والے پر اور اس کو خریدنے والے پر اور اس کی رقم کھانے والے پر۔

۵۵۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن احمد بن انس قرشی نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو مالک بن خیر زیادی نے یہ کہ مالک بن سعد تجیبی نے اس سے حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک اللہ لعنت فرماتا ہے شراب پر اور اس کے نچوڑنے والے پر جس نے نچوڑنے کا حکم دیا اور اسے پینے والے پر اسے اٹھانے والے پر اور جس کی طرف اٹھائی گئی اس پر اس کے بیچنے والے پر پلانے والے پر پلوانے والے پر۔

شراب تمام برائیوں کی جڑ:

۵۵۸۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سریع بصری نے ان کو فضل بن سلیمان نمیری نے ان کو عمر بن سعید نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عثمان سے وہ خطبہ دے رہے تھے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرمارہے تھے:

کہ تمام برائیوں کی جڑ سے بچو بے شک تم سے پہلی امتوں میں ایک آدمی تھا وہ بہت عبادت گذار تھا عورتوں سے علیحدہ رہتا تھا اس کو ایک گمراہ عورت ملی اس عورت نے اس عابد کے پاس اپنے خادم کو بھیجا اور کہا کہ اس سے کہو ہم تمہیں ایک شہادۃ کے لئے بلاتے ہیں۔ وہ اس کے بلانے پر چلے گئے جیسے ہی وہ ایک دروازے سے داخل ہوتے وہ دروازہ اس کے پیچھے سے بند کر دیا جاتا۔ حتیٰ کہ وہ ایک خوبصورت عورت کے پاس پہنچ گئے۔ جو بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے پاس ایک لڑکا اور شراب بھری ہوئی تھی۔ کہنے لگی ہم نے آپ کو کسی گواہی وغیرہ کے لئے نہیں بلایا لیکن میں نے تجھے اس لئے بلایا ہے کہ تم اس لڑکے کو قتل کر دو۔ یا میرے ساتھ زنا کرو یا شراب کا پیالہ پی جاؤ اگر تم نے انکار کیا تو میں تمہیں رسوا کر دوں گی۔

جب اس عابد نے دیکھا کہ اس مصیبت سے نکلنے کا کوئی چارہ نہیں ہے (تو اس نے یہ سوچ کر کہ یہ چھوٹی مصیبت ہے قتل اور زنا بڑی مصیبت سے بچ جاؤں) یہ مان لیا کہ ٹھیک ہے مجھے شراب کا پیالہ پلا دو۔ اس نے اسے شراب کا پیالہ پلا دیا اس کے بعد کہنے لگا کہ مجھے اور دے دیجئے۔ (شراب پینا تھا کہ) اس عورت کے ساتھ اس نے بدکاری کر لی۔ اور جس کو قتل کرنے کا کہا تھا اس کو اس نے قتل بھی کر دیا (تو معلوم ہوا کہ شراب ام الخبائث ہے تمام برائیوں کی اصل اور جڑ ہے) لہٰذا شراب سے اجتناب کرو بے شک حال یہ ہے کہ اللہ کی قسم ایمان اور دائمی شراب خوری جمع نہیں ہو سکتے ایک آدمی کے سینے میں کبھی بھی۔ البتہ قریب ہے کہ دونوں میں سے ایک اپنے دوسرے کو نکال باہر کرے۔ عمر بن سعید بن سریج نے اس کو مرفوع روایت کیا ہے۔

(۵۵۸۶)......(۱) سقط من أ　(۲)...... في ب (ندعک)

۵۵۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے کہ ان کے والد نے کہا میں نے سنا عثمان بن عفان سے وہ فرماتے تھے۔ بچو تم شراب سے بے شک وہ ام الخبائث ہے تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ بے شک ایک آدمی تھا تم سے پہلے کے لوگوں میں عبادت کرتا تھا۔ پس اس نے اس کو ذکر کیا ہے موقوف حضرت عثمان پر اور وہی محفوظ ہے۔

۵۵۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شراب سے اجتناب کرو بے شک وہ برائی کی چابی ہے۔

۵۵۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو خبر دی راشد نے ان کو ابومحمد حمانی نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو ام درداء نے ابودرداء سے انہوں نے کہا کہ مجھے وصیت کی تھی میرے دوست ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرنا اگرچہ تجھے کاٹ دیا جائے اور تجھے جلا دیا جائے اور فرض نماز کو ترک نہ کرنا جان بوجھ کر جو شخص اس کو جان بوجھ کر ترک کر دے تحقیق اس سے اللہ کا ذمہ بری ہو جاتا ہے ختم ہو جاتا ہے اور تم شراب نہ پینا بے شک وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

عادی و دائمی شرابی پر جنت الفردوس حرام ہے:

۵۵۹۰:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو زکریا بن یحییٰ ساجی فقیہ نے بطور املاء کے اپنی یادداشت سے ان کو ابوطاہر احمد بن عمرو بن سرج نے اس نے ان کے ماموں عبدالرحمٰن بن عبدالحمید نے ان کو خبر دی یحییٰ بن ایوب نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت الفردوس بنائی اپنے ہاتھ سے اور اس کو ہر مشرک کے لئے ممنوع کیا اور ہر عادی اور دائمی شرابی نشے والے پر بھی حرام فرمایا۔

نشے والے، بھاگے ہوئے غلام، نافرمان بیوی کا کوئی عمل قبول نہیں:

۵۵۹۱:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن دحیم دمشقی نے مکہ مکرمہ میں بطور املاء کے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ ان کی کوئی نماز قبول نہیں ہوگی اور ان کا کوئی عمل آسمان کی طرف نہ چڑھے گا وہ غلام جو اپنے مالکوں سے بھاگ گیا ہو حتیٰ کہ وہ واپس آ جائے اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دے۔ اور وہ عورت جس پر اس کا شوہر ناراض ہے حتیٰ کہ وہ اس سے راضی ہو جائے اور نشے والا حتیٰ کہ نشے سے ٹھیک ہو جائے۔

۵۵۹۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ہشام بن عمار نے اور موسیٰ بن ایوب نصیبی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد عنبری نے۔ انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔ علاوہ ازیں انہوں نے فرمایا کہ ان کے لئے کوئی عمل آسمان کی طرف نہیں چڑھتا کوئی نیک کام۔ پس اس کو ذکر کیا ہے اور ابتدا کی ہے سکران اور نشے والے کے ذکر سے اور کہا ہے غلام

(۵۵۸۷)...... (۱) فی أ (مرفوعاً) (۵۵۸۹)...... (۱) فی أ (ولا ترک) (۵۵۹۱)...... (۱) سقط من أ

کے بارے میں کہ وہ ہاتھ دے دے اپنے مالکوں کے ہاتھ میں۔

عادی شرابی، احسان جتلانے والا اور والدین کا نافرمان جنت میں داخل نہ ہوں گے:

۵۵۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن مرزوق بصری نے مرو میں ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو مجاہد نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کہا دوسری بار ابوسعید سے میں گمان کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں داخل نہیں ہوگا احسان جتلانے والا اور والدین کا نافرمان اور عادی شرابی۔

۵۵۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابومنصور محمد بن قاسم عتکی ضبعی سے بطور املاء کے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو سعید بن سلیمان واسطی نے ان کو عبداللہ بن دکین نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں داخل نہیں ہوگا والدین کا نافرمان اور نہ ہی عادی شرابی۔

ایسے دسترخوان پر بیٹھنے کی ممانعت جس پر شراب پی جاتی ہو:

۵۵۹۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مرزوق نے ان کو کثیر بن ہشام نے ان کو جعفر بن برقان نے ان کو زہری نے ان کو سالم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے دسترخوان پر کھانے کے لئے بیٹھنے سے منع کر دیا تھا جس پر شراب پی جائے۔

۵۵۹۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن عیسیٰ مستملی نے ان کو احمد بن محمد بن حسین ماسرجسی نے ان کو اسحٰق بن راہویہ نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطاء نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ اپنی اہلیہ پر حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ بغیر تہبند کے حمام میں نہانے کے لئے داخل نہ ہو، جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پھیرا جائے یا یوں کہا تھا کہ اس پر شراب پی جائے۔

اس کو روایت کیا ہے داؤد بن زبرقان نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے اس نے اس کو مرفوع کیا ہے۔

دائمی شرابی بت کی عبادت کرنے والے کی مانند ہے:

۵۵۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو عبیداللہ بن عبدالواحد بن شریک بزاز نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو سہیل نے ان کو محمد بن عبیداللہ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص اللہ کو ملا حالانکہ وہ دائمی اور عادی شرابی ہو وہ ایسے ملے گا جیسے بُت کی عبادت کرنے والا۔

شیخ نے کہا ہے کہ محمد بن عبیداللہ کی کتاب میں اسی طرح ہے۔ اور اس کو بخاری نے ذکر کیا ہے تاریخ میں اسماعیل بن ابواویس سے وہ اپنے بھائی سے وہ سہیل بن ابوصالح سے وہ محمد بن عبداللہ سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

دائمی شرابی بت کی عبادت کرنے والے کی مثل ہے۔

اور روایت ہے فروہ سے اس نے محمد بن سلیمان سے اس نے سہیل سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل۔ بخاری نے کہا ہے کہ حدیث ابو ہریرہ صحیح نہیں ہے۔

نشہ کرنا زنا و چوری سے بدتر ہے:

۵۵۹۸:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو بکر فارسی نے ان کو ابو اسحاق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے بخاری سے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس کا مفہوم کئی دیگر ضعیف طریقوں سے مروی ہے محمد بن منکدر سے اور کبھی جابر سے اور کبھی ابن عباس سے اور کبھی عبداللہ بن عمرو سے۔

۵۵۹۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبداللہ بن عمر جشمی نے اور سوید بن سعید نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو حنش نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے شراب پی جس سے اس کی عقل زائل ہوگئی تو اس نے کبیرہ گناہوں میں سے ایک کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا۔

۵۶۰۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی قاسم بن ہاشم نے ان کو یحییٰ بن صالح وحاظی نے ان کو محمد بن عبدالملک انصاری نے ان کو عطاء بن ابو رباح نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ فرماتے ہیں میرے نزدیک نشہ کرنا زنا کرنے سے زیادہ برا ہے اور نشہ کرنا چوری کرنے سے زیادہ برا ہے اس لئے کہ نشے والے پر ایک لمحہ ایسا آتا ہے کہ اس وقت وہ اپنے رب کو بھی نہیں پہچانتا۔

نشہ کی حالت میں شیطان کا بنی آدم پر غلبہ:

۵۶۰۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح ازدی نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے کہا جن چیزوں میں اولاد آدم نے مجھے عاجز و ناکام کر دیا ہے مگر وہ تین چیزوں میں مجھے ہرگز ناکام نہیں کر سکتے جب ان میں سے کوئی نشے میں ہوتا ہے تو اس وقت ہم اس کی ناک کی نکیل سے اس کو پکڑتے ہیں اور جہاں ہم چاہتے ہیں اس کو لے جاتے ہیں۔ اس وقت وہ ہمارے لئے وہی عمل کرتا ہے جو ہم پسند کرتے ہیں۔ اور اس وقت جس وقت وہ غصے میں ہوتا ہے وہ بات کہتا ہے جس کو وہ جانتا ہی نہیں ہے اور وہ کام کرتا ہے جس میں اس کی ندامت ہوتی ہے اور بخل کرتا ہے اس سے جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے اور ڈراتا ہے اس سے جس پر اس کو خود قدرت نہیں ہوتی۔

نشہ کی وجہ سے عقل پر پردہ پڑ جانا:

۵۶۰۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن ابراہیم بن اسماعیل نے ان کو حدیث بیان کی اسحاق بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ کہا حسن نے کہ کھجور کا نچوڑ مجھے ساری مخلوق سے زیادہ پسندیدہ تھا مگر اس نے عقل کو خراب کر دیا۔

۵۶۰۳:......ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر نے ان کو ابو محمد ربعی عبداللہ بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ عرب کے ایک آدمی سے پوچھا گیا کہ آپ نبیذ کیوں نہیں پیتے اس نے کہا کہ اللہ کی قسم میری عقل درست ہے میں کیسے اس پر ایسی چیز داخل کروں جو اس کو خراب کر دے۔

نشہ والوں کی اقسام:

۵۶۰۴:.......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو ان کے بعض اصحاب نے انہوں نے کہا۔ نشہ والے تین طرح کے ہوتے ہیں: بعض وہ ہوتے ہیں کہ جب نشہ میں آتے ہیں قے کرتے ہیں اور پاخانہ کرتے ہیں۔ ان کی مثال خنزیر جیسی ہے۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ جب نشے میں ہوتے ہیں مثل خون اور زخم کے ہوتے ہیں ان کی مثال کتے جیسی ہے اور تیسرے وہ ہیں جب نشے میں ہوتے ہیں تو ناچتے ہیں ان کی مثال بندر جیسی ہے۔

۵۶۰۵:.......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے ان کو قاسم بن ہاشم نے ان کو محمد بن عبدالحمید نے ان کو ہشام بن کلبی نے یا کہا محمد بن ہشام نے۔ کہتے ہیں کہ کہا حکم بن ہشام نے واسطے اپنے بیٹے کے وہ پینے کی چیز لا کر دیا کرتا تھا۔ اے بیٹے بچانا تم اپنے آپ کو نبیذ سے بے شک قے ہے تیری باچھوں میں اور گوبر ہے تیرے پیچھے اور کوڑا ہے تیری پیٹھ پر اور تو خود لڑکوں کی مذاق ہوگا اور عدالت کے لئے تو قیدی ہوگا۔

شراب نوشی مال کا ضیاع، دین کی تباہی، مروت واخلاق ختم کرنے کا ذریعہ ہے:

۵۶۰۶:.......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے اور ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہا بعض حکماء نے اپنے بیٹے سے کہا: کونسی چیز تجھے شراب کی دعوت دیتی ہے بولے یہ میرے کھانے کو ہضم کرتی ہے اس نے کہا اللہ کی قسم اے بیٹے یہ تیرے دین کے لئے سب سے زیادہ ہضم کرنے والی ہے۔ کہا ابوبکر نے کہ مجھے میرے والد نے شعر سنایا تھا۔ جس کا مفہوم یہ ہے جب تم شراب پر شراب پیئے جاؤ گے تو یہ بات پیسے کو ضائع کرنے کے ساتھ ساتھ تیرے دین کو تباہ کرنے والی ہے۔

۵۶۰۷:.......وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ قیس بن عاصم سے جاہلیت میں یہ کہا گیا تھا کہ تم نے شراب کیوں چھوڑ دی ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے دیکھا کہ اس میں مال کا ضیاع ہے اور یہ بری بات کے لئے داعی ہے اور مردوں کی اخلاق ومروت کو ختم کرتی ہے۔

۵۶۰۸:.......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ایک آدمی نے ابن عائشہ کے دروازے پر جس کی کنیت ابومحمد بیان کی جاتی ہے اس نے کہا کہ عباد منقری نے کہا:

اگر عقل خریدنے کی مہنگی چیز ہوتی تو لوگ اس کے مہنگا خریدنے میں مقابلہ کرتے۔ پس ان لوگوں پر حیرانی ہے جو اپنے مالوں سے اور اپنی دولت کے ساتھ وہ چیز خریدکرتے ہیں جو ان کی عقلوں کو بھی لے ڈوبتی ہے۔

۵۶۰۹:.......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن جوزی نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن عبداللہ قراطیسی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے شراب پی اسے نشہ آ گیا لہٰذا اس کی عشاء کی نماز رہ گئی چنانچہ اس کی بیوی نے جو کہ اس کی چچا زاد بھی تھی اس کو نماز کے لئے جگایا جو کہ سمجھدار اور دین دار بھی اس نے جب اس کو اٹھانے کے لئے اصرار کیا تو اس نے اس کو قطعی طلاق دینے کی قسم کھالی اور یہ کہ وہ تین دن تک نماز نہیں پڑھے گا جب صبح ہوئی تو اس نے دیکھا کہ میں نے بیوی کو بھی طلاق دے دی ہے چنانچہ چچازاد کا فراق اس پر بھاری گزرا۔ اس نے دن اس کے فراق میں ایسے ہی گذار دیا نہ اس نے دن میں نماز پڑھی نہ ہی رات کو پڑھی جب اس نے اگلی صبح کی تو اس کو کوئی ایسی بیماری لگی جس سے وہ مرگیا۔ ایسی ہی کیفیت کے لئے کسی کہنے والے نے کہا جس کے اشعار کا یہ مفہوم ہے۔ اے نشے والے کیا تم اس بات سے محفوظ ہوگئے ہو کہ کہیں اچانک تجھے نشے کی حالت میں ہی موت آ جائے۔

لہٰذا ایک طرف تو تو دنیا میں لوگوں کے لئے نشان عبرت بن جائے گا اور دوسری طرف اللہ کو اس حال میں ملے گا تو ساری مخلوق میں بدترین ہوگا۔

۵۶۱۰:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقبہ نے ان کو محمد بن ہشام نصیبی نے اور ایک جماعت اہل نصیبین ہی سے انہوں نے کہا کہ ہم میں ایک آدمی تھا جو اپنے نفس پر زیادتی کرتا تھا اس کی کنیت ابوعمرو تھی اور وہ شراب پیتا تھا ایک دن وہ اسی حال میں تھا اور سو رہا تھا رات کو اچانک وہ گھبرا کر اٹھا کسی نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے اس نے کہا کہ نیند میں میرے پاس کوئی آنے والا آیا ہے اور اس نے بار بار یہ کلام دہرایا ہے جس سے مجھے یہ یاد ہو گیا ہے:

اے عمرو! تیرا معاملہ طے ہو گیا اور تو ابھی تک شراب پر گھٹنے ٹیکے ہوئے ہے تو خالص شراب انگوری پیتا ہے رات تجھے بہا کر لے جاتی ہے اور تجھے خبر نہیں ہوتی۔ (یعنی رات رات بھر بے خبر سوتا ہے۔) جب صبح ہوئی مؤذن نے اذان دی پس وہ اچانک مر گیا۔

شراب نوشی ہر برائی کا دروازہ ہے:

۵۶۱۱:......ہمیں شعر سنائے ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب نے تفسیر میں انہوں نے کہا کہ ہمیں شعر سنائے ابوالعباس عبداللہ بن محمد جیانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے رضوان ابن احمد صیدلانی نے جن کا مفہوم اس طرح ہے:

میں نے شراب اہل شراب کے لئے چھوڑ دی ہے اور میں ان لوگوں کا ساتھی بن گیا ہوں جو اس کو برا کہتے ہیں۔

شراب پینے سے آدمی کی عزت پر دھبہ آتا ہے اور شراب پینے سے ہر برائی کا دروازہ کھلتا ہے۔

۵۶۱۲:......اور ہمیں شعر بیان کئے ابوالقاسم نے ان کو شعر سنائے ابوسعید احمد بن محمد بن رمیح نے۔ جن کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر آپ علم میں ہارون جیسے ہوں یا پھر مال میں آپ قارون جیسے ہوں اور اگر آپ سخاوت میں حاتم جیسے ہوں یا سیرت میں ابن سیرین جیسے ہوں۔ کہا گیا ہے کہ شراب اور نشے کی فطرت اور خاصیت یہ ہے کہ لوگ تجھے ذلیل ہی سمجھیں گے۔

۵۶۱۳:......اور ہمیں شعر سنائے ابوالقاسم نے اور ہمیں شعر سنائے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن احمد صفار نے ان کو ابن ابی دنیا نے ان کو حسین بن عبدالرحمٰن نے۔ (اشعار کا مطلب یہ ہے)

میں نے یہ دیکھا ہے ہر قوم کے لوگ اپنی عزت کی حفاظت کرتے ہیں مگر شرابیوں کی تو کوئی عزت ہی نہیں ہے۔ جس وقت آپ ان کے پاس آئیں وہ محبت کرتے ہوئے سلام کریں گے اور خوش آمدید کہیں گے اور جب آپ ان سے چلے جائیں لحظے بھر کے لئے بھی یا نظروں سے اوجھل ہوں تو برائی کریں گے۔ جب تک ان کے درمیان پیالہ چلتا رہے تو وہ آپس میں بھائی بھائی ہوتے ہیں جب اٹھتے ہیں تو ہر ایک بدلحاظ ہوتا ہے۔ میرا تجربہ یہی ہے میں نے نادانی سے یہ باتیں نہیں کہی ہیں بلکہ میں فاسقوں کو خوب جانتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشن گوئی:

۵۶۱۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو جعفر بن سلیمان نے۔ ان کو فرقد نے ان کو عاصم بن عمرو بجلی نے ان کو ابوامامہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسی امت کی ایک ایسی جماعت ہوگی جو کھانے، شراب پینے، لہو ولعب اور کھیل کود میں رات بھر رہیں گے جب صبح کریں گے تو شکلیں مسخ ہو چکی ہوں گی ان کی، بندر اور سور بن چکے ہوں گے اور البتہ ضرور ان کو پہنچے گا خسف یعنی زمین میں دھنسایا جانا اور اوپر سے پتھر برسنا۔ یہاں تک کہ لوگ جو صبح کریں گے وہ کہیں گے کہ آج رات فلاں قبیلے والے زمین میں دھنسا دیئے گئے ہیں۔ اور فلاں کا گھر زمین میں دھنس گیا ہے۔ خط خاص طور پر۔ اور البتہ ان پر تیز وتند ہوا چلائی جائے گی آسمان سے۔ جیسے قوم لوط پر چلائی گئی تھی۔ ان کے بعض قبائل پر اور بعض گھروں پر اور البتہ

(۵۶۱۴)......اخرجه المصنف من طريق الطيالسی (۱۱۳۷)

ضرور ان پر بھیجی جائے گی اور البتہ ضرور ان پر چلائی جائے ہوا خیر سے خالی جیسی قوم عاد پر چلی تھی جس نے قوم عاد کو ہلاک کیا تھا۔ ان کے کئی قبائل پر اور ان کے کئی گھروں پر ان کی شراب نوشی کی وجہ سے اور ان کے ریشمی لباس پہننے کی وجہ سے اور ان کے رقاصہ اور گانے بجانے والیاں رکھنے کی وجہ سے اور ان کی سود خوری کی وجہ سے اور ان کی قطع رحمی کی وجہ سے۔ ایک خصلت اور بھی ذکر کی تھی مگر جعفر بھول گئے ہیں۔

۵۶۱۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے ان کو ابو صالح نے ان کو معاویہ نے یعنی ابن صالح نے ان کو حاتم بن حریث نے ان کو مالک بن ابو مریم حکمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن غنم اشعری نے وہ دمشق میں آئے تو ان کے پاس ہم لوگوں کی ایک جماعت پہنچی۔ ہم نے آپس میں پکی ہوئی شراب کا ذکر کیا (جس کو اتنی پکایا جائے کہ ایک تہائی رہ جائے) کچھ لوگ ہم میں سے رخصت دے رہے تھے اس کی اور کچھ لوگ اس کو ناپسند کر رہے تھے میں ان کے پاس آیا اس کے بعد کہ ہم اس مسئلے میں آپس میں بحث کر چکے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت مالک اشعری رضی اللہ عنہ صحابی رسول سے سنا وہ نبی کریم سے حدیث بیان کرتے تھے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ ضرور شراب پئیں گے لوگ میری امت میں سے اس کا نام بدل کر رکھیں گے ان کے سروں پر بجانے کے آلات بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں گائیں گی اللہ ان کو زمین میں دھنسا دیں گے اور ان میں سے کچھ کو بندر بنا دے گا اور کچھ کو سور۔

۵۶۱۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو لیث نے ان کو عبدالرحمٰن بن سابط نے ان کو ابو ثعلبہ خشنی نے ان کو معاذ اور ابو عبیدہ نے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہ امر (یعنی دین اسلام) شروع ہوا تو رحمت اور نبوت سے آغاز ہوا تھا اس کے بعد خلافت و رحمت ہوگی۔ اس کے بعد کاٹنے والی بادشاہت ہوگی۔ اس کے بعد سرکشی اور جنگ ہوگی اور دھرتی پر فساد ہوگا لوگ حلال بنالیں گے ریشم کو شرابوں کو زناؤں کو اس کے باوجود بھی ان کو رزق بھی ملے گا اور دشمن کے خلاف ان کی مدد بھی ہوگی یہاں تک کہ وہ اللہ سے مل جائیں گے۔

استدراک:

مذکورہ دونوں احادیث میں بظاہر ایک تضاد معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے لوگ جب شراب پئیں گے تو ان پر خسف و مسخ کے عذاب آئیں گے۔ اور آخری حدیث بتا رہی ہے کہ شراب نوشی اور زنا کرنے کے باوجود ان کو رزق بھی ملے گا اور نصرت الٰہی بھی ہوگی؟

تو اس کا جواب اور دونوں روایتوں میں تطبیق امام بیہقی اپنے استاذ شیخ حلیمی سے نقل کرتے ہیں۔ (مترجم)

شیخ نے فرمایا کہ اگر یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں تو احتمال ہے کہ یہ آخری بات یعنی استحلال حریر و خمور و فروج کے باوجود نصرت یہ ایک خاص قوم میں ہو اور پہلی یعنی خسف و مسخ والی حدیث دوسرے لوگوں کے بارے میں پیش گوئی ہو۔

شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے شراب پینے والے متقیوں کا حکم:

دوسری توجیہ یہ ہے کہ ایک ہی قوم کے ساتھ دونوں مذکورہ سلوک مراد ہوں پہلے رزق اور نصرت ہو اور پھر انہیں کا آخری انجام خسف و مسخ ہو۔ واللہ اعلم۔

۵۶۱۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابو عامر نے ان کو اسرائیل نے ان کو سماک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے

(۵۶۱۷)......(۱) سقط من أ

ساتھیوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا اور ان کا کیا بنے گا جو شراب پیتے رہے اور وہ فوت ہو گئے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

لیس علی الذین امنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا الخ.

جو لوگ ایمان لائے ہیں اور عمل صالح کئے ہیں ان پر کوئی گناہ نہیں ہے اس بارے میں جو وہ پہلے کھا پی چکے جب وہ تقویٰ اختیار کریں الخ۔

شراب بنانے والے کے لئے انگور وغیرہ لے جانے والے کا حکم:

۵۶۱۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو علی حسین بن علی حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے نیسا پور میں ان کو عبدالکریم بن ابو عبدالکریم سکری نے ان کو حسن بن مسلم نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو ابو بردہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص انگور توڑنے کے وقت انگور روک کر رکھے پھر ان کو کسی یہودی یا عیسائی کے پاس بیچے تا کہ وہ اس سے شراب تیار کرے تحقیق وہ واضح طور پر جہنم میں گھس گیا ہے۔

۵۶۱۹:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن حسین غازی نے ان کو ابراہیم بن محمد بن یزید سکری نے ان کو عبدالکریم بن ابو عبدالکریم مروزی نے ان کو ابو علی حسن بن مسلم نے اس پر تعریف کی ہے مسلم نے پھر حدیث ذکر کی ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا قطاف کے زمانے میں اور یہ الفاظ اضافہ کئے ہیں۔ یا اس آدمی کے پاس بیچے جس کو وہ جانتا ہو کہ وہ شراب بنائے گا پس وہ شخص دیکھ بھال کر آگ میں آگے بڑھا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا شراب لے جانے والے کی اجرت دینے سے انکار:

۵۶۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو علی صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معاویہ نے ان کو حجاج نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں ان کا اونٹ بیمار ہو گیا۔ انہوں نے اس کے لئے شراب بھیجی مگر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ میں اس کو شراب کی اجرت دے دوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا جانوروں کو شراب پلانے کو ناپسند فرمانا:

۵۶۲۱:......ہمیں خبر دی ابو الحسین نے انہیں خبر دی اسماعیل صفار نے ان سے حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ ناپسند کرتے تھے کہ جانوروں کو شراب پلائی جائے۔

شیخ نے فرمایا: بعض ضعفاء نے اس کو مرفوع بھی بیان کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ عبیداللہ سے مگر وہ کوئی شئی نہیں ہے۔

۵۶۲۲:......ہم کو خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو الحسین علی بن عبدالرحمٰن بن عیسیٰ بن ماتی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو ابو نعیم فضل بن دکین نے ان کو یونس نے ان کو مجاہد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا ناپاک چیز کے ساتھ علاج سے۔

شراب دوا نہیں بلکہ داء ہے:

۵۶۲۳:......ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابو علی حسن بن مکرم بن حسان بزار نے بغداد میں ان کو عثمان بن عمر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو علقمہ بن وائل نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ایک آدمی آپ کی طرف جعفر سے کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ہم لوگ شراب بناتے ہیں اس لئے کہ وہ دواء ہے حضور صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ وہ دواء نہیں ہے بلکہ وہ بیماری ہے۔

مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

۵۶۲۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عروہ بن زبیر نے اور سیدہ عائشہ زوجۂ رسول سے کہ وہ عورتوں کو روکتی تھیں شراب کے ساتھ کنگھی کرنے سے اسی طرح یہ روایت موقوف آئی ہے۔

نشہ آور شے قلیل وکثیر حرام ہے:

۵۶۲۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابویعلیٰ موصلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوخثیمہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن ادریس سے وہ کہتے ہیں کہ ہر پینے کی چیز جو نشہ آور ہو اس کی کثیر مقدار خواہ کھجور سے ہو یا انگور سے اس کا نچوڑ وہ حرام ہے اس کی تھوڑی سی بھی، میں تمہارے واسطے اس کے شر سے ڈرانے والا ہوں۔

فصل اول:......وہ حیوانات جو حلال ہیں اور جو حرام ہیں

۵۶۲۶:......ہمیں خبر دی استاذ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل کو ان کے والد نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو حکم اور ابی بشر نے ان کو میمون بن مہران نے۔ ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا دانتوں والے درندے سے اور ہر پنجے والے پرندوں سے (کہ یہ درندے اور پرندے حرام ہیں)۔

یہ الفاظ حدیث یونس کے ہیں اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں احمد بن حنبل سے۔

شیخ فرماتے ہیں کہ ہم نے کتاب السنن میں ذکر کر دیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے سے۔ اور وہ روایت جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ نجاست کھانے والی گائے کا گوشت کھانا منع ہے۔ اور (وہ بھی ذکر کر دیا ہے) جو اس بارے میں اہل علم نے کہا ہے کہ اس سے مراد وہ گائے ہے جس کے گوشت میں نجاست کی بدبو ظاہر ہو جائے۔

اور ہم نے (کتاب السنن میں) وہ اخبار بھی ذکر کر دی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چیونٹی اور شہد کی مکھی کو قتل کرنے کی نہی کے بارے میں ہیں اور مینڈک اور ہدہد (درکھان یکھی) اور صراد (ایک پرندہ جو چڑیا کو شکار کرتا ہے) کو مارنے کی ممانعت کے بارے میں ہیں۔

اور وہ روایت بھی جو خطاف کے بارے میں ہے (ابابیل ایک کالا پرندہ کوئل وغیرہ) ممانعت کی۔

اور ہم نے وہاں روایت نقل کر دی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت مندرجہ ذیل کو مارنے کے بارے میں ہے۔ کوا، چیل، چوہا، بچھو اور کتا۔ ان چیزوں کو قتل کرنے کی اجازت ہے۔ ایک اور روایت میں ہے دشمن درندے کو قتل کرنے کی اجازت ہے۔ لہٰذا ان سب کو کھانا بھی حلال نہیں ہے۔

اور ہم نے وہاں خبر روایت کی ہے اباحت اور جواز کی لگڑ بگڑ اور لومڑی لگڑ بگڑ کے معنی میں ہے۔

(۵۶۲۵)......(۱) سقط من (أ)

(۵۶۲۶)......(۱) فی ب (النحلة والنملة)　　(۲)...... غیر واضح

والحدیث أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۲۷۴۵)

اور ہم نے خبر روایت کی ہے خرگوش، حمار وحشی، مرغی اور فاختہ یا سرخاب اور گوہ کے کھانے کی اباحت کی۔ اور ہر وہ چیز جس کو عرب کھاتے ہیں بغیر حالت ضرورت و مجبوری کے وہ سب حلال ہیں جب تک اس کی تحریم کے بارے میں نص اور خبر وارد نہ ہوئی ہو۔

اور ہم نے کئی اخبار روایت کی ہیں بلا کراہت گھوڑے کا گوشت کھانے کی اباحت و جواز کے بارے میں۔ ان چیزوں کے ذکر کا اس کتاب میں بھی اعادہ کرنے میں غرض ضروری صورت ہے۔ جو شخص ان پر اطلاع کا ارادہ کرے گا انشاء اللہ کتاب السنن کی طرف رجوع کرے گا۔

بہر حال اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

حرمت علیکم المیتة و الدم الخ

تمہارے اوپر حرام کر دی گئی ہے مردار ہوئی چیز اور خون الخ۔

پس تحقیق اس آیت کی تفسیر ہم نے ذکر کی ہے علی بن ابوطلحہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کتاب الصید میں کتاب السنن کے اندر۔

۵۶۲۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے اور ابومحمد کعبی نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یزید بن صالح نے ان کو بکیر بن معروف نے اور ان کو مقاتل بن حیان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے (واللہ اعلم) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں:

یاایھاا لذین اٰمنوا اوفوا بالعقود.

اے ایمان والو! عقد یعنی عہد پورے کرو۔

فرماتے ہیں کہ عہد پورے کرو یعنی وہ عہد جو اللہ نے قرآن میں ان کی طرف کیا تھا ان چیزوں کے بارے میں جن کا ان کو حکم دیا تھا اپنی اطاعت کرنے کا یہ کہ اس کو جانیں اور اس کی نہی کو جس کے بارے میں ان کو منع کیا تھا اور وہ عہد جو مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان ہے اور اس عہد کے بارے میں جو لوگوں کے درمیان ہیں۔ اور یہ ارشاد باری:

احلت لکم بھیمة الانعام الخ.

حلال کر دیئے گئے ہیں تمہارے واسطے چوپائے مویشی۔

اس سے مراد ہیں اونٹ، اونٹنی، گائے، بیل، بکری۔

الا مایتلی علیکم.

چوپائے جانور تمہارے لئے حلال کئے گئے ہیں۔

مگر وہ جانور جن کی حرمت تمہارے اوپر پڑھی گئی۔ یعنی وہ جانور جو تمہارے اوپر حرام کئے گئے ہیں اس آیت میں (وہ یہ ہیں):

(۱)......مرا ہوا جانور۔

(۲)......خون۔

(۳)......سور کا گوشت۔

(۴)......وہ جانور جس کے اوپر اللہ کے سوا کسی کا نام پکارا جائے۔

یہ جانور حرام تھے جب سے اللہ نے آسمان و زمین پیدا کئے تھے۔ اور گلا گھونٹ کر مری ہوئی مثلاً جب آپ بکری کو باندھ دیں یا کسی اور جانور کو اور کسی طرح اس کا گلا گھٹ جائے اور اس کے قتل کا اور مرنے کا سبب اس کا گلا گھٹنا ہو (وہ حرام ہے۔)

یا چوٹ ۔ سے اور دھک سے مری ہوئی مثلاً بکری یا کوئی اور جانور جس کو لکڑی وغیرہ سے چوٹ ماری یا چوٹ لگی یہاں تک کہ وہ قتل کر دی گئی ان کے معبودوں کے لئے (وہ بھی حرام ہے) اور اوپر سے گر کر مری ہوئی بکری یا کوئی جانور جو کنویں میں گر آیا پہاڑ کے اوپر سے یا مکان وغیرہ کے اوپر

سے گر کر مر گئی (وہ بھی حرام ہے) یا سینگ مار کر مری ہوئی بکری یا کوئی اور جانور سینگ والے جانوروں میں سے جو دوسرے کو سینگ مارے اور وہ مر جائے (وہ بھی حرام ہے۔)

اہل جاہلیت ان سب جانوروں کو کھاجاتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان پر اسلام میں ان کو حرام قرار دے دیا ہاں مگر یہ کہ ان مذکورہ جانوروں میں سے کوئی ایسا ہو کہ ایسی حالت میں مرنے سے قبل ذبح کرنے کی مہلت مل جائے اور اس کو تکبیر پڑھ کر ذبح کرلیا جائے تو وہ حلال ہے اس کے بعد کہ تڑپ رہا ہو یا حرکت کر رہا ہو۔

اور وہ جانور جس کو کوئی درندہ کھائے اور وہ مر جائے (وہ بھی حرام ہے) ہاں مگر جو زندہ بچ جائے اور تم اس کو ذبح کرلو (وہ حلال ہے)۔

وما ذبح علی النصب.

اور وہ جانور جو ذبح ہوا کسی تھان کسی بت یا کسی آستان کی یا کسی بھی مکان کی تعظیم کے لئے

(بیت اللہ کے علاوہ) وہ بھی حرام ہے۔

یہ اس پتھر کی مثل کہ جس پر وہ لوگ اپنے معبودوں کے لئے ذبح کرتے تھے۔

وما اھل لغیر اللّٰہ بہ.

اور جس جانور پر نام پکارا جائے اللہ کے سوا کسی اور کا۔ (یعنی جو ان کے الٰھوں معبودوں کے لئے ذبح کیا جائے۔

وان تستقسموا بالازلام.

اور یہ کہ تم تقسیم کرو جوئے کے تیروں سے۔

یہ تیر تھے اہل جاہلیت ان کے ذریعے قسمت معلوم کرتے تھے اپنے معاملات کے اندر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو جمع کر دیا یہ سب کے سب حرام ہیں۔

ذلکم فسق.

یہ گناہ کا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان چیزوں میں سے کسی ایک کا ارتکاب کرنا رب کی نافرمانی ہے۔

اور اسی طرح ہے اس روایت میں جو ہم نے روایت کی ہے علی بن ابی طلحہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے **الاماذکیتم** کی تفسیر میں۔

سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے کتاب کے ایک اور مقام پر کہ **الاماذکیتم** یعنی فرماتے ہیں کہ ان مذکور میں سے جو تم ذبح کرلو حالانکہ اس میں روح ہو پس اس کو کھاؤ وہ ذبیحہ ہے۔

حالت اضطرار کا حکم:

شیخ احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے بعد بے شک اللہ عزوجل نے مستثنیٰ کیا ہے ان لوگوں میں سے جن پر حرام کیا ہے مردار چیز کو، مجبور کو، اور فرمایا:

فمن اضطر فی مخمصۃ غیر متجانف لاثم فان اللّٰہ غفور رحیم.

پھر جو کوئی لاچار ہو جائے بھوک میں لیکن گناہ پر نہ مائل ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ.

پھر جو کوئی بے اختیار ہو جائے نہ تو نافرمانی کرے اور نہ زیادتی تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔
اور ہم نے حضرت مجاہد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

غیر باغ و لا عاد

سے مراد ہے کہ وہ ڈاکہ ڈالنے والا نہ ہو۔ اور ائمہ کی مخالفت کرنے والا نہ ہو اور اللہ کی نافرمانی میں اور گناہ میں نکلنے والا نہ ہو۔
اور ہم نے روایت کی ہے حدیث میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میتہ اور خون میں سے دو چیزوں کو مستثنیٰ کیا ہے الگ کیا ہے۔ پس فرمایا کہ ہمارے لئے مری ہوئی چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور دو خون حلال کر دیئے گئے ہیں۔ بہر حال دو مری ہوئی چیزیں یہ ہیں (۱) مچھلی (۲) ٹڈی۔ بہر حال دو خون یہ ہیں: (۱) جگر (کلیجی) (۲) طحال (تلی)

فصل ثانی:......کھانا زیادہ کھانے کی برائی

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر کھانا جو حلال ہے کسی انسان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اسے اتنا زیادہ کھائے جس سے اس کا وزن بڑھ جائے بدن بھاری ہو جائے۔ جو اس کو نیند کی طرف مجبور کر دے اور اس کو عبادت سے روک دے بلکہ انسان کو چاہئے کہ وہ اتنا کھائے جو اس کی بھوک کو روک دے بلکہ اس کی غرض کھانے سے یہ ہو کہ وہ عبادت کے ساتھ مشغول ہو اور عبادت پر قوت و طاقت رکھے اور انہوں نے اس بارے میں حدیث ذکر فرمائی ہے۔

مؤمن ایک آنت سے اور کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے:

۵۶۲۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور بے شک کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے اور عبد بن حمید سے اس نے عبدالرزاق سے۔
۵۶۲۹:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو عبدالصمد نے ان کو شعبہ نے ان کو واقد بن محمد نے ان کو نافع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک کہ کوئی مسکین بلا کر نہ لایا جاتا جب کوئی مسکین آ جاتا تو وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے ایک آدمی کو ان کے پاس داخل کیا اس نے کھانا زیادہ کھایا۔ لہٰذا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا:
اے نافع! اس کو میرے پاس آئندہ مت لے کر آنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں بندار سے انہوں نے عبدالصمد بن عبدالوارث سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔
۵۶۳۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبیداللہ منادی نے ان کو وہب بن جریر نے۔

(۵۶۲۶)......(۱) فی ب (العقود) (۲)...... فی ب (یطرق أو یتحرک)

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو ابومسلم نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی بہت زیادہ کھاتا تھا اب وہ مسلمان ہوگیا اس کے بعد وہ کم کھانا کھاتا تھا یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مسلم ایک آنت میں۔ یہ الفاظ سلیمان کے ہیں۔

۵۶۳۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوحازم سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وہ بہت زیادہ کھانا کھاتا تھا پھر وہ مسلمان ہوگیا اس کے بعد وہ کم کھانا کھاتا تھا پھر باقی حدیث کو ذکر کیا اسی کی مثل سوائے اس کے کہ اس اِن اور اَن زیادہ کیا اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سلیمان ابن حرب سے۔

۵۶۳۲:......اور ہمیں خبر دی ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو وہ پڑھتے تھے مالک پر۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالنضر فقیہ نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو اسحٰق بن ابوعیسیٰ طباع نے ان کو مالک نے ان کو سہیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی مہمان ہوا مگر وہ کافر تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ نکال کر پلانے کا حکم فرمایا وہ پی گیا۔ اس کے بعد دوسری بکری دوہنے اور پلانے کا حکم فرمایا وہ بھی پی گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا جب صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہوگیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری دوھ کر پلانے کا حکم فرمایا اس نے پی لیا اس کے بعد دوسری بکری کا دودھ پلانے کا حکم دیا تو اس نے پورا نہیں پیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور قعنبی کی ایک روایت میں ہے ایک بکری کا دودھ نکال کر لایا گیا اس نے اس کا دودھ پی لیا اس کے بعد دوسری بکری کا دودھ پورا نہیں پی سکا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مسلمان ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے اسحٰق بن عیسیٰ سے۔

شیخ نے فرمایا کہ تحقیق اشارہ کیا ہے ابوعبید نے حدیث کے معنی میں اس واضح روایت کی طرف میں نے نہیں دیکھا کہ حلیمی نے اس کو پسند کیا ہو۔ گویا کہ شیخ حلیمی نے اس روایت کو محفوظ نہیں کیا اس کے بعد اس نے آخر کلام میں کہا کہ اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث میں جو بات کہی ہے وہ ایک خاص اور متعین شخص کی صفت بیان کی تھی تاہم اس کا معنی وہ ہے جو کافر کی حالت کے مطابق ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ کھاتا ہے اور مؤمن کی حالت سے جو مطابقت رکھتا ہے وہ زیادہ کھانا ترک کر دیتا ہے۔ کیونکہ کافر کا مقصد صرف اور صرف بھوک کی تسکین اور شہوت پیٹ کی تکمیل ہوتا ہے۔ اور مؤمن کچھ چھوڑتا ہے کیونکہ حرام ہے اور کچھ چھوڑتا ہے ایثار کے لئے اپنے نفس پر اور چھوڑ دیتا ہے تخلی کے لئے تاکہ بوجھل نہ ہو ورنہ عبادت رہ جائے گی اور کچھ کو چھوڑ دیتا ہے بوجہ اس زیادتی کے جو نعمت میں ہے کہ بطور ضیافت کے واسطے شکر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ اور کچھ چھوڑ دیتا ہے اپنے نفس کی ریاضت کے لئے اس شہوت کا قلع قمع کرنے کے لئے حتیٰ کہ اس پر غلبہ نہ ہو سکے اور کچھ چھوڑ دے گا تاکہ اس کی عادت نہ ہو جائے۔ اگر وہ اس کو ایک وقت میں نہ پائے گا تو اس پر مشکل گذرے گی یا اپنے نفس میں وہ اس سے کوئی پریشانی پائے گا اور کافر کے ساتھ ان مذکورہ باتوں میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہوگی کیونکہ یہ تمام وجوہ ابھرتے ہیں اس نظریئے سے جس سے پہلے ایمان ہو تقویٰ ہو چنانچہ کافر ان کی وجہ سے کسی شئی کو نہیں چھوڑ سکتا اس کے سامنے تو محض اس کی خواہش نفس ہی ہوتی ہے ماسوا سب کچھ کے۔ اور ایک آنت سے مراد اس حدیث میں معدہ ہے۔ مراد یہ ہے کہ کافر ایسے کھاتا ہے جیسے وہ آدمی کھائے جس کے سات معدے ہوں اور مؤمن اپنے

ہلکے پھلکے کھانے کی وجہ ایسے کھاتا ہے جیسے وہ شخص جس کی صرف ایک ہی آنت ہو۔

تحقیق میں نے کتاب الغریبین میں پڑھا وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوعبید نے ہمارا نظریہ یہ ہے کہ مذکورہ بات یعنی ایک آنت والی یا کم کھانے والی اس لئے ہے کہ مؤمن کھاتے وقت اللہ کے نام کے ساتھ یعنی بسم اللہ پڑھ کر کھاتا ہے لہٰذا کھانے میں برکت ہو جاتی ہے۔ اور کافر بسم اللہ پڑھ کر نہیں کھاتا۔ اور یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ یہ بات خاص ہے آدمی کے ساتھ۔ ابوعبید کے علاوہ نے کہا ہے کہ اس میں ایک اور وجہ ہے جو ان سب سے زیادہ احسن ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ ایک مثال ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن کے لئے اور اس کے دنیا سے لاتعلق ہونے کے بارے میں دی ہے اور کافر کے بارے میں اور اس کی دنیا کی حرص کے بارے میں دی ہے۔ اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ دنیا کا حریص منحوس ہے اس لئے کہ اپنے ساتھی کو آگ میں گھسنے پر ابھارتا ہے اور زیادہ کھانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ دنیا میں زیادہ رغبت کے نہ ہونے کے باوجود زیادہ کھاتا ہے۔

اور ذکر کیا ہے ابوسلیمان نے جس کے لفظ مختلف ہیں اور معنی واحد ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ تحقیق یہ کہا گیا ہے کہ کھانے کے حوالے سے لوگوں کے مختلف طبقات ہیں۔

ایک طبقہ تو وہ ہے کہ جب بھی کھانے کی چیز مل جائے خواہ کھانے کی ضرورت ہو یا نہ ہو وہ ہر وقت کھاتے ہیں یہ اہلِ جہالت و اہل غفلت کا شیوہ ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کی طبائع جانوروں کی جیسی ہیں۔

دوسرا طبقہ وہ ہے جو اس وقت کھاتے ہیں جب بھوک لگتی ہے جب بھوک رفع ہو جاتی ہے وہ کھانے سے رک جاتے ہیں۔ یہ عادت میانہ روی کرنے والوں کی ہے لوگوں میں سے اور ان لوگوں کی ہے جو شمائل و اخلاق میں ایک دوسرے سے تمسک کرتے ہیں۔ تیسرا طبقہ وہ ہے جو زبردستی بھوکے رہتے ہیں اور بھوکا رہنے کو پسند کرتے ہیں نفسوں کی خواہشات کا قلع قمع کرنے کے لئے لہٰذا وہ لوگ صرف ضرورت کے وقت ہی کھاتے ہیں ضرورت سے زیادہ بالکل نہیں کھاتے بس اتنا کھاتے ہیں جس سے بھوک کی تیزی اور زور ٹوٹ جائے اور یہ بات نیک لوگوں کی عادات میں سے ہے اور نیک اور پرہیزگار لوگوں کی سیرت میں سے ہے۔

۵۶۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو مالک نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو کفایت کرتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کافی رہتا ہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک سے اور اس کو روایت کیا ہے ابوالزبیر نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بندے کا کھانے دو کے لئے کافی ہوتا ہے اور دو کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے۔

۵۶۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالحسن عبدالملک بن عبدالحمید میمونی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی ابوزبیر نے انہوں نے سنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں، پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم وغیرہ سے اس نے روح سے۔

کو کافی ہے اور دو کا کھانا چار کو پورا ہو جاتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو پورا ہو جاتا ہے۔

اسی طرح کہا ابوالازہر نے ان کو عبدالرزاق نے۔

۵۶۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے یہ روایت نافع سے مرسل ہے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس نے آگے مذکورہ بالا حدیث کو ذکر کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن مسلسل پیٹ بھر کھانا کبھی نہیں کھایا:

۵۶۳۷:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن سعید بن غالب نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو اسود نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن مسلسل پیٹ بھر کر کبھی کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ اپنے راستے پر چلے گئے۔

۵۶۳۸:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالولید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو معاویہ نے اس نے حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوا اس کے کہ اس نے کہا جب سے مدینے میں آئے تین دن مسلسل گندم کی روٹی نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن شیبہ وغیرہ سے۔

اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے۔ اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا نہیں پیٹ بھر کھانا کھایا آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے گندم کی روٹی سے تین دن یہاں تک کہ آپ اپنے راستے پر چلے گئے (یعنی وصال فرما گئے۔)

۵۶۳۹:...... اور ہمیں خبر دی ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب مفسر نے اپنے اصل سماع سے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار اصفہانی نے ان کو احمد بن مہران بن ریشم نے ان کو ابوجعفر اصفہانی نے ان کو سعید بن حکم بن ابومریم مصری نے ان کو موسیٰ بن یعقوب زمعی نے ان کو ابوحازم نے ان کو قاسم بن مہران نے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ پیٹ بھر کر ایک دن میں کبھی نہیں کھایا حتیٰ کہ وصال فرما گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نصیحت:

۵۶۴۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد سماک نے وہ کہتے ہیں کہ کہا قاسم بن منبہ نے کہ میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر ہم چاہتے کہ ہم پیٹ بھر کر کھائیں تو ہم پیٹ بھر سکتے تھے لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس پر ایثار کرتے تھے۔ اور ابن لہیعہ کی حدیث میں ہے ابوالاسود سے اس نے عروہ سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک مرتبہ دن میں دو بار کھانا کھاتے دیکھ لیا آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا آپ پسند نہیں کرتیں کہ تیری کوئی مصروفیت ہو مگر تیرے پیٹ میں؟ دن میں دو بار کھانا اسراف میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

۵۶۴۱:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو احمد بن محمد بن عبیدہ نے ان کو یحییٰ بن عثمان مصری

(۵۶۳۹)...... فی أ (الربعی) وھو خطأ

نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن لہیعہ نے پھر اس نے ذکر کیا ہے۔

قیامت کے دن دنیا میں زیادہ کھانے والے کی حالت:

۵۶۴۲:......ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو ابوبکر بن محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے ان کو ابوغسان نے ان کو عبدالسلام نے ان کو محرز ابورجاء نے اس سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی اس نے ابوجحیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا میں نے ڈکار لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا ہے اے ابوجحیفہ؟ بے شک قیامت کے دن سب لوگوں سے طویل بھوک والا وہی ہوگا جو دنیا میں سب سے زیادہ پیٹ بھرنے والا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ جب سے میں نے رسول اللہ سے یہ بات سنی اور وہ کہتے ہیں کہ یہ کام میں نے تیس سال تک کیا ہے۔

۵۶۴۳:......اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو عبیداللہ بن احمد بن منصور کسائی ہمدانی نے ان کو محمد بن خالد حنفی نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو مسعر نے ان کو علی نے اقمر سے اس نے عون بن جحیفہ سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے گوشت اور روٹی کھائی اس کے بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو میں نے زور سے ڈکار لی۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا! اے ابوجحیفہ! کم کر ہم سے اپنا ڈکار بے شک دنیا میں لمبے پیٹ بھرنے والے آخرت میں قیامت کے دن لمبی بھوک والے ہوں گے۔

۵۶۴۴:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن احمد مصری نے ان کو مقدام بن داؤد نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو علی بن ثابت جزری نے ان کو ولید بن عمرو بن ساج نے ان کو عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں میں نے گندم کا ثرید اور گوشت کھایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں بڑی بڑی ڈکار لے رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: رک رک......یا فرمایا بند کر ہم سے اپنے ڈکار اے ابوجحیفہ! بے شک تم میں سے دنیا میں زیادہ پیٹ بھرا قیامت کے دن لمبا بھوکا ہوگا کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابوجحیفہ نے کبھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ فوت ہوگیا۔ وہ جب رات کو عشاء کا کھانا کھالیتے تو صبح کا ناشتہ نہیں کرتے تھے اور جب صبح کو کھالیتے تو رات کا کھانا نہیں کھاتے تھے۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو موسیٰ ہروی نے علی بن ثابت جزری سے۔

۵۶۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید محمد بن موسیٰ بن فضل نے اپنے اصل سماع سے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوجعفر احمد بن مہران اصفہانی نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو سعید بن محمد وراق نے ان کو موسیٰ جہنی نے ان کو زید بن وہب نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سلمان سے اور میں ناپسند کرتا ہوں کھانے پر کہ کھائے اس کو۔ آپ نے فرمایا حضرت سلمان نے کہا مجھے یہ بات کافی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا:

بے شک لوگوں میں سے زیادہ پیٹ بھرے آخرت میں بہت زیادہ بھوکے ہوں گے۔

اور فرمایا کہ اے سلمان دنیا مؤمن کی قید ہے اور کافر کی جنت ہے۔

۵۶۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق بن صواف نے ان کو ابوموسیٰ ہروی نے ان کو سعید وراق نے ان کو ابوالحسن نے اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ۔ سوائے اس کے کہ اس نے کہا قیامت کے دن ان سب سے زیادہ بھوکا۔ سلمان نے کہا کہ دنیا مؤمن کی قید اور کافر کی جنت ہے۔

(۵۶۴۵)......مکرر...... سقط الحديث كله من (أ) وأثبتناه من (ب)

۵۶۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبدہ سلیطی نے ان کو جعفر بن احمد بن نصر حافظ نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ قرشی نے ان کو یحییٰ بکاء نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈکار لی تو آپ نے فرمایا روک لو اپنے ڈکار ہم سے بے شک دنیا میں تم میں سے زیادہ پیٹ بھرا قیامت کے دن زیادہ بھوکا ہوگا۔

۵۶۴۷:...... اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے ان کو عمر بن محمد شعرانی نے ان کو عبداللہ بن محمود نے ان کو محمد بن یحییٰ قصری نے ان کو بشر بن ابراہیم انصاری نے ان کو زیاد بن ابوحسان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کی مثل۔

کمر سیدھا رکھنے کے لئے چند لقمے کافی ہیں:

۵۶۴۸:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو سلیمان بن سلیم نے ان کو یحییٰ بن جابر نے ان کو مقدام بن معدیکرب کندی نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے فرمایا نہیں بھرا کسی آدمی نے بھی کوئی بدتر برتن اپنے پیٹ سے۔ ابن آدم کو تو چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا کر دیں (اگر ضرور بھرنا ہی ہے تو) ایک تہائی طعام اور ایک تہائی پینا اور ایک تہائی سانس کے لئے کر دے۔

اس کو ابن وہب نے روایت کیا ہے معاویہ بن صالح سے اس نے یحییٰ بن جابر سے۔

۵۶۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوبکر ریاحی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن متوکل نے ان کو محمد بن حرب نے ان کو ابوسلمہ سلیمان بن سلیم نے ان کو صالح بن یحییٰ بن مقدام بن معدیکرب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا مقدام نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا۔

اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن بشر مرثدی نے ان کو حاجب بن ولید نے ان کو محمد بن حرب نے ان کو ابوسلمہ سلیمان بن سلیم نے ان کو یحییٰ بن جابر طائی اور صالح بن یحییٰ بن مقدام نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بھرا کسی آدمی نے کوئی بدتر برتن اپنے پیٹ سے، کافی ہیں تجھے اے قدیم چند لقمہ جو تیری پیٹھ کو سیدھا کر دیں اگر تو انکار کرتا ہے۔

اور سلمی کی روایت میں ہے اگر ضرورت سے (زیادہ کھانا ہو تو پھر) ایک تہائی کھانا اور ایک تہائی پینا اور ایک تہائی سانس لینے کے لئے خالی چھوڑ دو۔ اور سلمی کی ایک روایت میں ایک تہائی سانس۔ مذکور ہے۔

۴۶۵۰۔ ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوجعفر احمد بن مہران اصفہانی نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو سلیمان بن سلیم کنانی نے ان کو یحییٰ بن جابر طائی نے ان کو مقدام بن معدیکرب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں کسی آدمی نے اپنے پیٹ سے تو زیادہ بدتر کوئی برتن نہیں بھرا ابن آدم کو چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا کر دیں اگر یہ زیادہ کھانا ضروری ہے تو ایک تہائی کھانے کے لئے اور ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی سانس کے لئے کر دے۔

۵۶۵۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابوغسان مالک بن اسماعیل نے ان کو عبدالسلام بن حرب ملائی نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو عتی نے ان کو ابی بن کعب نے انہوں نے اس کو مرفوع بیان کیا

(۵۶۵۱)...... (۱) فی ب (رمیتم)

ہے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ عز وجل نے دنیا کو ابن آدم کے کھانے کی مثالی جگہ بنا دیا ہے۔ اور پھر ابن آدم کے کھانے کو دنیا کے لئے عبرت بنایا ہے بے شک وہ اس کو نمک اور مصالحہ سے آراستہ کرتا ہے۔ کہا کہ پھر حسن کہتے ہیں کہ جو کچھ تم دیکھتے ہو وہ کھاتے ہیں منہ کے ساتھ پاکیزہ چیز اس کے بعد وہ کیا خارج کرتے ہیں وہ بھی تم جانتے ہو۔

۵۶۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو محمد بن عمرو بن بختری نے بطور املاء کے ان کو احمد بن محمد ابوالعباس مزی نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے ان کو عتی نے ان کو ابی بن کعب نے یہ کہ نبی کریم نے فرمایا:

بے شک ابن آدم کا کھانا دنیا کے لئے ضرب المثل ہے اس کا نمک مصالحہ بھی اس کے بعد ابن آدم سے جو کچھ خارج ہوتا ہے وہ بھی باعث عبرت ہے۔

۵۶۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوجعفر مستملی نے ان کو ابوعلی رفاء نے ان کو ابو یحییٰ زکریا بن داؤد خفاف نے ان کو عبداللہ بن جراح نے ان کو حماد بن زید نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ضحاک تیرا طعام کیا ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ گوشت اور دودھ۔ کہا کہ پھر اس سے کیا بنتا ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ وہی جو کچھ آپ جانتے ہیں، فرمایا کہ بے شک اللہ نے دنیا کے لئے مثال اور عبرت بنایا ہے جو کچھ ابن آدم سے نکلتا ہے۔

نبی علیہ السلام کے زمانے میں جو کے آٹے کی کیفیت:

۵۶۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو ابن مریم نے ان کو ابوغسان نے ان کو ابوحازم نے کہ انہوں نے سہل سے پوچھا کیا تم نے نبی علیہ السلام کے زمانے میں صاف آٹا دیکھا تھا؟ کہا کہ نہیں دیکھا تھا ابوحازم نے کہا کہ میں نے کہا کہ کیا تم جو کا آٹا چھانتے تھے کہا کہ نہیں لیکن تھے ہم لوگ پھونک مار دیتے تھے اس کو۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں سعید بن ابومریم سے۔

۵۶۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد مراغی نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن اسکندرانی نے ان کو ابوحازم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا سہل بن سعد سے میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف شدہ آٹا کھایا تھا۔ فرمایا کہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف آٹا نہیں کھایا تھا جب اللہ نے ان کو نبی بنا کر بھیجا تھا حتیٰ کہ ان کو وفات دے دی۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا رسول اللہ کے زمانے میں تمہارے پاس آٹا چھاننے کی چھننیاں ہوتی تھیں؟ کہا جب سے اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا آپ نے چھننی دیکھی بھی نہیں تھی حتیٰ کہ اللہ نے ان کو قبض کر لیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ پھر تم لوگ جو کا آٹا کیسے کھاتے تھے؟ بغیر چھنا ہوا؟ کہا کہ ہم اس کو پیس لیتے تھے اور پھر پھونک مار کر بھوسی اڑا دیتے تھے جو اڑتا وہ اڑ جاتا اور جو باقی رہنا ہوتا وہ باقی رہ جاتا۔ پھر پکا لیتے اور اسے کھا لیتے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا قتیبہ سے۔

۵۶۵۶:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو عفان نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے کہ ہم لوگ حضرت انس کے پاس آتے تھے۔ اور ان کا روٹی پکانے والا کھڑا ہوتا تھا۔ فرماتے تھے کہ کھاؤ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ

(۵۶۵۲)......(۱) فی ب (البحری)

أخرجه الطبرانی (۱/۱۹۸ رقم ۵۳۱) من طريق أبی حذيفة. به ورواه ابن حبان (۲۴۸۹. موارد) وعبدالله بن أحمد بن حنبل فی زوائد المسند (۵/۱۳۶) (وقال الهيثمی فی المجمع (۲/۲۸۸) رجال عبدالله والطبرانی رجال الصحيح.

(۵۶۵۵)......(۱) فی ب (برساه) (۵۶۵۶)......(۱) فی ب (مسمطاً)

علیہ وسلم نے کھایا تھا نہ تو باریک آٹے کی روٹی نہ بکری بھونی ہوئی ہوتی تھی حتیٰ کہ وہ اللہ کو جا ملے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن سنان وغیرہ سے اس نے ہمام سے۔

۵۶۵۷:......ہم نے دوسرے طریق سے روایت کیا ہے قتادہ سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دستر خوان پر نہیں کھایا اور باریک آٹے کی روٹی کبھی نہیں کھائی۔ اور نہ کبھی پلیٹ میں کچھ تیار کیا کہتے ہیں کہ کہا گیا اے ابوحمزہ پھر وہ لوگ کس چیز پر کھایا کرتے تھے۔ بتایا کہ سفرے اور قندوریاں ہوتی تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انس بن مالک نے وہ ہی خبر دی ہے جوان کو خبر پہنچی ہے یا پھر زیادہ تر پر مبنی ہے۔ کہ زیادہ تر یہی ہوتا تھا۔

۵۶۵۷:......مکرر ہے۔ تحقیق ہم نے روایت کی ہے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے گوہ کے قصے کے بارے میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر اور گھی کھایا تھا اور گوہ کو چھوڑ دیا تھا یہ کراہت کرنے یا ناپاک سمجھنے کی وجہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر کھائی گئی۔ اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتی۔ اور اس روایت میں دلیل ہے دستر خوان پر کھانا کھانے کے جواز کی۔ واللہ اعلم۔

(غالباً یہ واقعہ جانوروں کی حلت وحرمت کے قاعدے کے نزول سے قبل کا ہوگا اور عربوں کی قبائلی روایت کے مطابق ہوگا۔ مترجم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بھنی ہوئی بکری کھانے سے اعراض:

۵۶۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن ابوجعفر نے ان کو عبداللہ بن شیرویہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گذرے ان کے سامنے بھونی ہوئی بکری رکھی تھی انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت دی تو اس نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہو گئے تھے مگر آپ نے جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی تھی۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے گھر والوں کے لئے نفیس کھانے ناپسند فرمانا:

۵۶۵۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو عبیداللہ بن قواریری نے ان کو عبدالوارث بن سعید نے ان کو محمد بن جحادہ نے ان کو حمید شامی نے ان کو سلیمان منبہی نے ان کو ثوبان نے طویل حدیث میں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ثوبان! میں یہ نہیں چاہتا کہ میرے گھر والے اپنی دنیاوی زندگی میں نفیس کھانے کھائیں۔

اور تحقیق ہم نے ذکر کی ہے حدیث اپنی طوالت سمیت کتاب السنن کی جز اول کے آخر میں۔

پڑوسی کا حق:

۵۶۶۰:......ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو ابومریم فریابی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوجعفر مستملی

(۵۹۵۹)......اخرجه المصنف فی السنن الکبری له (۱/۲۶) وقال البیهقی : قال ابو أحمد بن عدی الحافظ:

حمید الشامی هذا إنما أنكر علیه هذا الحدیث وهو حدیثه لم أعلم له غیره ونقل عن عثمان بن سعید الدارمی أنه قال لیحی بن معین :

فحمید الشامی کیف حدیثه الذی یروی حدیث ثوبان عن سلیمان المنبهی؟ فقال:

ماأعرفهما، روی فیه حدیث آخر منکر.

نے ان کو ابوعلی رفاء نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو عبد الملک بن بشیر نے ان کو عبد اللہ بن مساور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ خبر دے رہے تھے ابن زبیر کو اور فریابی کی روایت میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے اور وہ ان سے گفتگو کر رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: وہ شخص مؤمن نہیں ہے۔ جس کا پیٹ بھرا ہوا ہو اور اس کا پڑوسی برابر میں بھوکا ہو۔

زیادہ کھانا نحوست ہے:

۵۶۶۱:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن حسن بن عبد الجبار صوفی نے ان کو علی بن جعد نے ان کو ابواسحٰق نے میرا گمان ہے کہ کہا شیبانی نے یعقوب بن محمد طلاء سے اس نے ابوالرجال سے اس نے عمرہ سے اس نے سیدہ عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا ایک غلام خرید کرنے کا تو اس کے آگے کھجوریں رکھ دیں غلام نے بہت ساری کھالیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک زیادہ کھانا نحوست ہے پھر آپ نے اس غلام کو واپس کرنے کا حکم دے دیا۔

کہا ابواحمد نے ابواسحاق شیبانی یہ وہی ابراہیم بن ہراسہ ہے ہم نے اس کی کنیت علی بن جعد کی ہے اس کے ضعف کی وجہ سے تا کہ یہ حدیث اس اسناد کے ساتھ نہ پہنچائی جائے روایت کرتے ہیں اس کو سوائے ابراہیم بن ہراسہ کے۔

۵۶۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو ابوعبد الرحمٰن سلمی اور ابوسعید بن ابی عمرو نے اور ابوصادق عطار نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابویعقوب یوسف بن عبد اللہ خوارزمی نے بیت المقدس میں ان کو ابن مقلاص نے ان کو عبد اللہ بن مغیرہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابوالزناد نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل کے لئے خوشی ہوتی ہے گوشت کھانے کے وقت نہیں دائم رہتی خوشی کسی امر کی مگر زیادہ برا ہوتا ہے زیادہ تکبر والا۔ پس باری باری ہونا چاہئے۔

۵۶۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابودارم حافظ نے ان کو احمد بن عیسیٰ بن مخلد کلابی نے ان کو ابوشریح محمد بن زکریا بن یحییٰ مصری نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن مغیرہ نے۔ پھر اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اس کی مثل متفرد ہے اس کے ساتھ عبد اللہ بن محمد بن مغیرہ نے ثوری سے۔

۵۶۶۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن موسیٰ نہریری نے ان کو صفوان بن عمرو سکونی نے ان کو یحییٰ بن صالح نے ان کو بشر بن منصور نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: بے شک دل کے لئے ایک فرحت وخواہش ہوتی ہے گوشت کھانے کے وقت۔

بار بار کھانا اسراف ہے:

۵۶۶۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو علاء بن سلمہ رواسی نے ان کو خالد بن نجیح مصری نے ان کو عبد اللہ بن لہیعہ نے ان کو ابوالاسود نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

(۵۶۶۱)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱/۲۴۴)

(۵۶۶۴)......(۱) فى ب (البهرشيرى)

وانظر الحديث فى اللآلىء المصنوعة (۲/۲۲۶)

(۵۶۶۵)......(۱) فى ب (الراوى)

وسلم نے دیکھا کہ میں دن میں دوبار کھا رہی تھی فرمایا: اے عائشہ! آپ نے دنیا کو اپنا پیٹ بنالیا ہے ہر دن کے ایک بار کھانے کے علاوہ کھانا اسراف اور فضول خرچی ہے اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اس کی سند ضعیف ہے۔

موٹے آدمی کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد:

۵۶۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسرائیل نے ان کو جعدہ جشمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے ایک موٹے آدمی کے پیٹ کی طرف اور کہہ رہے تھے اگر یہ ہوتا اس کے علاوہ کسی اور میں تو یہ تیرے لئے بہتر ہوتا۔

۵۶۶۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابواسرائیل جشمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعدہ سے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور کوئی آدمی آپ کے سامنے اپنا خواب بیان کر رہا تھا آپ نے ایک موٹے آدمی کو دیکھا آپ اس کے پیٹ پر کسی چیز سے ہلکے ہلکے مارنے لگے کسی چیز کے ساتھ کہ آپ کے ہاتھ میں تھی۔ اور کہہ رہے تھے اگر اس میں سے کچھ اس کے علاوہ کسی اور میں ہوتا تو بہتر تھا۔

۵۶۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معین سے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبدالصمد نے شعبہ سے اس نے محمد بن ابوالنوار سے ان کو محمد بن ذکوان نے ایک آدمی سے اس نے کعب سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ بغض رکھتے ہیں اس گھر والوں سے جو موٹے موٹے ہوں اور موٹے عالم کو کہتے ہیں کہ میں نے سنا عباس سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عبید طنافسی سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سفیان ثوری کے پاس بیٹھے تھے ان کے پاس کوئی آدمی آیا اور ان سے کہنے لگا۔ اے عبداللہ! کیا آپ اس حدیث کو جانتے ہیں جو روایت کی گئی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے موٹے گھرانے والوں سے کیا وہ کثرت کے ساتھ گوشت کھاتے ہیں۔ سفیان نے کہا کہ نہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جو کثرت سے لوگوں کے گوشت کھاتے ہیں اور یہ تاویل حسن ہے سوا اس کے کہ ظاہر اس کا زیادہ کرتا ہے گوشت کھانے کو۔ اس کو جمع کرنے میں حبر سمین موٹے عالم کے ساتھ مثل دلالت کے ہے اسی پر۔

امت محمدیہ کے بدترین وشریر لوگ:

۵۶۶۹:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابن دریج عکبری نے ان کو ابوابراہیم ترجمانی نے ان کو علی بن ثابت نے ان کو عبدالمجید بن جعفر انصاری نے ان کو عبداللہ بن حسن نے ان کی والدہ سے اس نے فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے شریر اور بدترین لوگ وہ ہیں جو نعمتوں میں پرورش پاتے ہیں جو اچھا کھانا کھاتے ہیں اور رنگ برنگے کپڑے پہنتے ہیں اور بات کرنے میں باچھیں پھاڑتے ہیں۔ متفرد ہے اس کے ساتھ علی بن ثابت عبدالحمید سے۔

قیامت کے دن زیادہ کھانے پینے والے کا وزن:

۵۶۷۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو بہلول بن اسحاق نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو محمد بن عمار موذن مسجد مدینہ نے ان کو خبر دی صالح مولی توءمہ نے انہوں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ ضرور قیامت کے دن لایا جائے گا ایسے آدمی کو بہت بڑا المباتر نگا ہوگا بہت زیادہ کھانے والا بہت زیادہ پینے والا اللہ

(۵۶۶۷)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۲۳۵)　(۵۶۶۸)......محمد بن أبي النوار له ترجمة في الجرح والتعديل (۸/۱۱۱)

(۵۶۶۹)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۵/۱۹۵۶)　(۵۶۷۰)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۶/۲۲۳۵)

کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی وزنی نہیں ہوگا۔ پڑھ لو اگر چاہو تو فلانقیم لھم یوم القیٰمۃ وزناً. ہم قیامت کے دن ان کے لئے ترازو ہی نہیں اٹھائیں گے۔

دنیاوی نعمتوں کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خدشہ:

۵۶۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے: بچاؤ تم اپنے آپ کو دو شرابوں سے ایک گوشت دوسرا کھجوروں کا رس، یہ دونوں چیز مال کو خراب کرتی ہیں اور دین کو جلاتی ہیں۔

۵۶۷۲:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی ان کو یحییٰ بن سعید نے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابر بن عبداللہ کو پالیا جب ان کے ساتھ گوشت اٹھانے والا ساتھ تھا انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ بولے اے امیر المؤمنین! یہاں پر گوشت پک رہا تھا میں نے ایک درہم کا خرید لیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم میں سے کوئی یہ نہیں چاہتا کہ اپنے پیٹ کو اپنے پڑوسی کے لئے لپیٹ دے یا اپنے چچازاد کے لئے۔ کہاں جائے گی تم سے یہ آیت:

اذھبتم طیبا تکم فی حیاتکم الدنیا و استمتعتم بھا.

ضائع کیے تم نے اپنے مزے دنیا کی زندگانی میں اور ان کو استعمال کر چکے تم۔

روایت کی گئی ہے عبداللہ بن دینار سے بطور مرسل و موصول۔

۵۶۷۳:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبدالعزیز بن ابو حازم نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ملے اور میں ایک درہم کا گوشت خرید چکا تھا۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اے جابر، میں نے کہا کہ گوشت ہے میرے گھر والوں کے لئے میں نے ان کے لئے گوشت خریدا ہے ایک درہم کے بدلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جملہ دہرانا شروع کیا قرم الاھل. گھر کا کھانا گھر کا کھانا۔ حتیٰ کہ میں نے تمنا کی کہ وہ درہم مجھ سے گر چکا ہوتا یا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نہ ملا ہوتا۔

۵۶۷۴:...... اور ہم نے روایت کی اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی وجوہ سے کتاب فضائل عمر رضی اللہ عنہ کے آخر میں۔

شیخ حلیمی رحمہ اللہ نے فرمایا۔ یہ مذکورہ وعید اگرچہ اللہ کی طرف سے کفار کے لئے ہے جو پاکیزہ چیزوں پر ممنوع چیزوں کو مقدم کرتے ہیں اسی لئے فرمایا الیوم تجزون عذاب الھون. آج تم ذلت والے عذاب کی سزا دیئے جاؤ گے۔

آیت اگرچہ کفار کے بارے میں ہے۔ تاہم ان لوگوں پر بھی اس کی مثال فٹ بیٹھی ہے جو مباح طیبات اور پاکیزہ کھانوں میں منہمک ہیں اس لئے کہ جو شخص ان چیزوں کی عادت بنا لیتا ہے اس کا نفس دنیا کی طرف جھک جاتا ہے لہٰذا وہ اس بات سے محفوظ نہیں رہ سکتا کہ وہ شہوات ولذات کا ارتکاب کرنے لگ جائے جب ایک مرتبہ کوئی انسان کسی ایک کی طرف ان میں سے نفس کی بات مان لیتا ہے تو وہ اس کو دوسری کی طرف بھی دعوت دیتا اور بلاتا ہے لہٰذا پھر وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ اس کے لئے اپنے نفس کی بات نہ ماننا اس کی نافرمانی کرنا اس کی خواہش کے آگے ناممکن اور مشکل ہو جاتی ہے قطعی طور پر، لہٰذا اس کے آگے عبادت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے جب معاملہ یہاں تک پہنچتا ہے تو نہیں بعید کہ اس کے بارے میں یہی کہا جائے اذھبتم طیبا تکم فی حیاتکم الدنیا و استمتعتم بھا کہ تم لوگ اپنی دنیوی زندگی میں اپنا نفس رزق اڑا چکے ہو اس سے

خوب فائدہ اٹھا چکے ہو۔لہٰذا یہ مناسب نہیں ہے کہ نفس کی عادت بنائی جائے ان چیزوں کی جن کے ذریعے وہ شر کی طرف جھک جائے اس کے بعد پھر اس کا تدارک کرنا مشکل ہو جائے بلکہ چاہئے کہ شروع سے ہی درست روش پر اس کو راضی رکھا جائے یہ بات آسان ہے۔اس سے کہ فساد اور خرابی پر ڈال دیا جائے اس کے بعد اصلاح کی طرف لانے کی کوشش کی جائے۔

حضرت ابن مطیع رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اچھا کھانا کھانے کا مشورہ دینا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب:

۵۶۷۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو عکرمہ بن خالد نے یہ کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن مطیع رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تینوں نے کلام کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ اگر آپ طیب کھانا کھائیں گے تو یہ تمہارے لئے اقوی ہوگا حق پر (مراد یہ ہے کہ اگر ہم اچھا کھانا کھائیں گے تو اچھی قوت وطاقت پیدا ہوگی اور طاقت حق کی تائید کے لئے کام آئے گی۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا تم میں سے ہر شخص کی یہی سوچ ہے۔انہوں نے کہا کہ جی ہاں یہی سوچ ہے۔اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تم میں سے ہر شخص خیر خواہی کرنے والا ہے۔(یعنی تم میں سے ہر شخص اپنی جگہ درست ہے) لیکن میں نے اپنے صاحب کو یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک طریق پر چھوڑا ہے اور میں ان کے طریق اور راستے کو چھوڑ دوں گا تو میں ان کو منزل میں نہیں پاسکوں گا عکرمہ کہتے ہیں کہ اس سال لوگ قحط سالی کا شکار ہوں گے لہٰذا اس سال نہ کوئی گھی کھانے والا رہا اور نہ ہی کوئی چربی والا گوشت کھانے والا۔یہاں تک کہ پھر قحط سے نکل گئے لوگ۔ہم نے کتاب الفضائل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس مفہوم میں کئی احادیث اور اخبار روایت کی ہیں اور ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے دبلا گوشت خریدا اور اس کے اوپر چربی رکھ دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوپر سے ہاتھ اٹھا کر دیکھا تو فرمانے لگے اللہ کی قسم یہ دونوں گوشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کبھی جمع نہ ہوتے تھے مگر ایک کو کھاتے تھے دوسرے کو صدقہ کر دیتے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین! کھائیے آپ ،اللہ کی قسم نہیں جمع ہوئے یہ دونوں میرے پاس کبھی مگر میں نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

۵۶۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے ان کو ابراہیم بن محمد بن ابوالعنبس نے ان کو معلیٰ بن منصور نے ان کو مالک بن انس نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے لئے کھجوروں کا ایک صاع رکھا جاتا تھا اور وہ اس کو کھا لیتے تھے یہاں تک کہ ردی کھجور بھی۔

۵۶۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سہل نے ان کو ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا مالک نے اگر حضرت عمر روٹی اور تیل سے پیٹ بھرتے تو پورا صاع کھجوروں کا نہ کھاتے حتیٰ کہ ردی بھی۔اور کہا ہے مالک نے نہیں تھا لوگوں کے لئے صبح کا کھانا اور رات کا کھانا اس زمانے کی مثل اور کہا حلیمی رحمہ اللہ نے ایک کھانے میں کثیر رنگ کے یعنی قسم قسم کے کھانے نہیں چنے جاتے تھے از راہ تکبر وغرور مگر یہ کہ کوئی جمع کرنے والا چاہتا تو چیزیں یا کئی چیزیں جمع کر لیتا تاکہ ایک دوسرے کو ملا کر تعدیل کر کے اپنی طبیعت کے موافق بنالے جو چاہے۔اور اس کے ساتھ ساتھ وہ بیجا خرچ اور زیادہ خرچ سے بھی بچتا جس کا زیادہ اندیشہ رہتا ہے (اگر ایک) بھی کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھیرے یا خربوزے کو تازہ کھجور کے ساتھ ملا کر کھانا:

۵۶۷۸:......ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی تازہ کھجور کے ساتھ کھا

رہے تھے۔

۵۶۷۹:......اور ہم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھیرے، کو یا خربوزے کو تازہ کھجور کے ساتھ کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کی گرمی کا اس کی ٹھنڈک سے توڑ ہو گا اور اس کی ٹھنڈک کا توڑ اس کی گرمی سے۔

۵۶۸۰:......اور ہم نے کتاب الفضائل میں روایت کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے روٹی کھائی جس کے اوپر کے حصے پر جو کے چھلکے نظر آرہے تھے۔ چنانچہ ان کو نوکرانی نے یہ گمان کیا تھا کہ یہ روٹی اس کے لئے پیش کی گئی ہے تا کہ آئندہ اس کو کھانا نہ دینا پڑے۔

اور ہم نے علی سے روایت کی ہے کہ ان کو فالودہ دیا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا کھانے سے اور فرمایا کہ یہ ایسی شئی ہے جس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا تھا۔ لہذا میں بھی پسند نہیں کرتا کہ میں اس میں سے کھاؤں۔ اور ہم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ سرکہ اور ترکاری کھاتے تھے ان سے کہا گیا آپ امیر المؤمنین کے صاحبزادے ہو تم یہ کھاتے ہو اور وہ بھی کشادگی اور فراخی کے زمانے میں۔ دونوں نے جواب دیا کس چیز نے آپ کو غافل کیا ہے امیر المؤمنین سے سوائے اس کے نہیں کہ وہ سب کچھ مسلمانوں کا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض:

۵۶۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان آدمی نے بغداد میں ان کو احمد بن عبدالجبار عطاردی نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو عنبسہ بن ازہر نے ان کو یحییٰ بن عقیل نے ان کو علی بن ابی طالب نے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اے امیر المؤمنین! بے شک آپ کے اپنے پیشرو ساتھیوں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ لاحق ہونے اور مل جانے کا راز یہ ہے کہ آپ آرزو اور امید چھوٹی کر دیں۔ پیٹ بھر کھانا کھانے سے کم کھائیں تہہ بند چھوٹی کریں اور قمیص کو پیوند لگائیں اپنی جوتی خود سیئیں آپ ان دونوں کے ساتھ مل جائیں گے۔

۵۶۸۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید قعنبی نے اس میں جو انہوں نے مالک پر پڑھی۔ ان کو یحییٰ بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روٹی گھی کے ساتھ کھاتے تھے چنانچہ انہوں نے دیہات کے ایک آدمی کو بلایا وہ ان کے ساتھ کھانے لگا وہ لقمے پیالے میں سے بھر بھر کر کھانے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ شاید تم روکھی روٹی کھانے والے ہو۔ اس نے کہا اللہ کی قسم میں نے کبھی گھی چکھا بھی نہیں ہے اتنے اتنے عرصے سے میں نے کسی کو یہ کھاتے دیکھا بھی نہیں ہے۔ میں آج کے بعد گھی کے ساتھ روٹی نہیں کھاؤں گا حتیٰ کہ لوگ خوش حال ہو جائیں جیسے پہلے خوش حال تھے۔

بھوکا رہنے سے متعلق حضرت یوسف علیہ السلام کا فرمان

۵۶۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف فراء نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوطاہر محمد بن احمد بن عبداللہ نے بطور املاء کے ان کو حسین بن عمر کوفی نے ان کو علاء بن عمرو حنفی نے ان کو عبداللہ بن مسعر بن کدام نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا گیا آپ بھوکے رہتے ہیں حالانکہ زمین کے خزانے آپ کے ہاتھ میں ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ میں سیر ہو کر کہیں بھوکوں کو نہ بھول جاؤں۔

عاملین خوخی کا طرزِ عمل

۵۶۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابومحمد بن ابی حامد مقریٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار

(۵۶۸۲)......(۱) غیر واضح في الأصل

بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو مالک بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ایک آدمی نے جس نے صدر اول کو یعنی اسلام کا ابتدائی زمانہ پایا تھا۔ اس نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو خوخی پر عامل بنا کر بھیجا اور حکم دیا کہ تم خوخی چلے جاؤ اور وہاں کا خراج وصول کرو اور وہاں رہ جاؤ یہاں تک کہ تیرے پاس میرا تازہ حکم آ جائے۔ وہ روانہ ہو گئے اور ان کے ساتھ ایک کالا غلام بھی ساتھ تھا وہ باری باری اونٹ پر سوار ہو رہے تھے ایک بار وہ سوار ہوتے غلام پیدل چلتا اور دوسری بار غلام سوار ہوتا اور وہ پیدل چلتے ایسے کرتے کرتے خوخی تک پہنچ گئے۔ غلام نے کہا میرے آقا مجھے حیا آتی ہے کہ آپ اس طرح داخل ہوں کہ آپ پیدل چل رہے ہوں اور میں سواری پر سوار ہوں اور آپ مجھے لے کر چل رہے ہوں۔ آپ نے کہا کہ پھر میں کیسے کروں؟ باری تو تیری ہے غلام نے کہا کہ میں اپنی باری آپ کے لئے چھوڑ دیتا ہوں۔ مالک نے پوچھا کہ کیا بطیب خاطر اور خوشی کے ساتھ چھوڑیں گے اس نے کہا کہ طیب خاطر خوشی کے ساتھ چھوڑ دوں گا آقا سوار ہو گئے اور غلام مہار تھام کر آگے آگے چلنے لگا۔ حتیٰ کہ خوخی میں داخل ہو گئے۔

جب بستی میں داخل ہوئے تو اہل زمین میں اور کسانوں میں اعلان کر دیا گیا کہ امیر آ گیا ہے امیر آ گیا ہے۔ لوگ اس کے لئے سجدہ میں گر گئے۔ اس نے کہار کو میرے اونٹ کو، امیر نے اونٹ سے نیچے اتر کر ان کے ساتھ سجدہ کر لیا۔ لوگوں نے جب سر اٹھا کر دیکھا تو امیر خود سجدے میں پڑا تھا اس نے جب سجدے سے سر اٹھایا تو لوگوں نے اس سے پوچھا کہ آپ نے کس چیز کے لئے سجدہ کیا؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے پوری قوم کو سجدہ کرتے دیکھا تو میں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کر لیا۔ اس کو بتایا گیا کہ ان لوگوں نے تو آپ کے لئے سجدہ کیا تھا۔ امیر نے پوچھا کہ کیا واقعی انہوں نے میرے لئے سجدہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ہم نے تو آپ کے لئے ہی سجدہ کیا تھا۔

چنانچہ امیر نے اپنے غلام سے کہا کہ لگتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ مجھے اللہ کے سوا الٰہ بنا لیا جائے بس بچو۔ بچو۔ کہتے ہوئے کہ وہ فوراً اپنے اونٹ پر سوار ہو لئے اور واپس چل دیئے حتیٰ کہ مدینے میں واپس آ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب اس نے دیکھا تو پوچھا کہ اے امیر المؤمنین! آپ نے مجھے ایسے راستے بھیجا تھا کہ مجھے اللہ کے سوا الٰہ ٹھہرالیا جائے؟ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہنسے اور اسے چھوڑ دیا اس کے بعد انہوں نے انصار کے دو آدمیوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ تم دونوں خوخی چلے جاؤ وہ جب خوخی میں آئے تو ان لوگوں نے آپس میں کہا کہ ان دونوں کو سجدہ نہ کرو ورنہ یہ بھی چلے جائیں گے جیسے پہلا امیر چلا گیا تھا۔ جب ان کے لئے کھانا لایا گیا تو وہ یا تو رات کا تھا یا صبح کا دستر خوان لایا گیا ان دونوں کے آگے بچھا دیا گیا اس کے بعد ڈش رکھی گئی ان دونوں نے بسم اللہ پڑھی اور کھانا شروع کیا۔ آدمی آیا اور وہ ڈش لے جانے لگا لہٰذا دونوں امیروں نے اس سے کہا کہ مت لے جاؤ بے شک یہ تو بہت ہی بہترین کھانا ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس تو اس سے بھی زیادہ بہترین کھانے ہیں چنانچہ اس نے اسے اٹھا لیا اور دوسرا قصعہ یا دوسری ڈش لا کر رکھ دی۔ مگر ان دونوں میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ لگتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہاں اس لئے بھیجا ہے تاکہ ہم اپنے نفیس اور عمدہ کھانے اپنی دنیوی زندگی میں کھالیں۔ لہٰذا بچو۔ بچو۔ چنانچہ وہ بھی سوار ہو لئے۔ مدینے میں پہنچے تو سیدھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے پوچھا کہ تم کیوں آ گئے۔ بولے اے امیر المؤمنین! آپ نے شاید ہمیں اس لئے بھیجا تھا کہ ہم اپنے پاکیزہ کھانے اپنی دنیوی زندگی میں ہی کھالیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اور فرمانے لگے کہ میں کیسے کروں؟ کس کو میں عامل بناؤں؟ کس سے میں مدد لوں؟ پھر ان کو بھی آپ نے چھوڑ دیا، پھر آپ نے قبیلہ مزینہ کے ایک مہاجر کو بلا بھیجا جسے ابو یسار کہتے تھے۔

پھر اس کو خوخی کی طرف روانہ کیا۔ اور پہلا قصہ بھی اس کے سامنے ذکر کر دیا۔ وہ لوگ خراج لے کر آ گئے اور کہنے لگے کہ یہ تو ہمارا خراج ہے۔ اور یہ تیرے لئے ہدیہ ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ یہ ہم لوگوں نے خوشی سے کیا ہے اور ہم نے

(۵۱۸۴)...... (۱) فی ب (عقیبک)

آپ کو یہ بطیّب خاطر دیا ہے۔ مگر اس نے کہا کہ نہیں مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے امیر المؤمنین نے اس بات کا حکم نہیں دیا تھا۔

چنانچہ اس نے وہ ہدیہ واپس کر دیا اور خراج لے لیا۔

کم کھانا ایک اچھی خصلت:

۵۶۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن ابواسامہ حلبی نے ان کو بشر نے ان کو عبدالرحمٰن بن علاء ابن اللجاج نے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے۔ کہتے ہیں کہ میں جب سے مسلمان ہوا ہوں میں نے اپنے پیٹ کو کھانے کے ساتھ نہیں بھرا ہے میں اپنی ضرورت کا کھاتا ہوں اور اپنی ضرورت کا پیتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ یہ صاحب ایک سو بیس سال زندہ رہے تھے۔ بچاس سال جاہلیت میں اور ستر سال اسلام میں۔

ابو ہمام الولید نے کہا کہ روایت کیا ہے مبشر نے عبدالرحمٰن بن علاء بن خالد بن اللجلاج سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا اللجلاج سے۔

۵۶۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نافع نے کہ اہل عراق کے ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جوارش ہدیہ کیا ابن عمر نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہ آپ کا کھانا ہضم کر لے گا انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو چھ ماہ سے پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ لہٰذا آپ نے جوارش واپس کر دی۔

۵۶۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سعید بن محمد قاضی نے بیروت میں ان کو عبدالوہاب بن ضحاک نے ان کو ابن عیاش نے ان کو مطعم بن مقدام نے ان کو برد بن سنان نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بسا اوقات مہینہ میں تیس ہزار درہم صدقہ کر دیتے تھے اور اس میں گوشت کا ایک لقمہ بھی نہیں کھاتے تھے۔

۵۶۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب سے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابویحییٰ حمانی نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ سالم بن عبداللہ سخت آدمی تھے۔ (گویا کہ وہ سامان اٹھانے والا ہے) بعض امراء نے اس سے پوچھا آپ کا کھانا اور آپ کی خوارک کیا ہے تو اس نے کہا کہ سرکہ اور تیل انہوں نے کہا کہ جب آپ کو اس کی خواہش نہ ہو فرمایا کہ میں اسے بھی چھوڑ دیتا ہوں حتیٰ کہ مجھے اس کی خواہش ہو سکے۔

دنیا کی چار خصلتیں:

۵۶۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد نے ان کو ہشام نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ عامر بن عبداللہ نے کہا میں نے دنیا میں چار خصلتیں پایا ہے۔ عورتیں۔ لباس۔ کھانا۔ اور سونا۔ بہر حال عورتیں۔ تو اللہ کی قسم مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ میں نے عورت کو دیکھا ہے یا کسی دیوار کو۔ رہا لباس پس اللہ کی قسم میں پرواہ نہیں کرتا کہ میں نے کس چیز کے ساتھ اپنی شرم گاہ کو چھپایا۔ بہر حال کھانا اور نیند یہ مجھ پر غالب آ گئے ہیں مگر یہ کہ میں پالوں ان دونوں میں سے۔ اللہ کی قسم میں ان دونوں کے ساتھ کوئی نقصان نہیں اٹھاؤں گا جس قدر میں استطاعت رکھتا ہوں۔ حسن نے فرمایا پس کہا اللہ کی قسم۔

۵۶۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی جعفر بن محمد خلدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ

(۵۶۸۸)......(۱) فی ب (لأضرب بهما)

میں نے سنا سری بن مغلس سے۔ تحقیق ذکر کیا تھا اس کے لئے اہل حقائق نے بندوں میں سے۔ فرمایا کہ کھانا ان کا مریضوں کی طرح ہوتا ہے اور نیند ان کی ڈوبنے والے کی طرح۔

زیاد رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے نفس کو ڈانٹنا:

۵۶۹۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی حسن بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو علی بن محمد نے ان کو ابوصالح عبداللہ بن صالح نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمد بن منکدر نے میں زیاد بن زیاد مولیٰ بن عیاش کے پیچھے پیچھے گیا وہ مسجد میں اپنے نفس کو ڈانٹ رہے تھے کہہ رہے تھے۔ بیٹھ جاتو۔ کہاں جائے گا تو۔ کیا تو اس مسجد سے بھی کسی خوبصورت جگہ پر جائے گا۔ دیکھ لے تو کس چیز کا ارادہ کرتا ہے۔ یہی کہ تو مجھے فلاں کا۔ فلاں کا گھر اور فلاں کا گھر دیکھانا چاہتا ہے اور وہ اپنے آپ سے کہہ رہے تھے کہیں سے تیرے لئے کھانے نہیں۔ اے نفس مگر یہی روٹی اور زیتون اور نہیں ہے تیرے لئے لباس میں سے مگر یہی دو کپڑے۔

اور نہیں ہے تیرے لئے عورتوں میں سے مگر ایسی سڑھیا کیا تو یہی چاہتا ہے کہ تو مجھے مار دے وہ کہتی ہے کہ میں صبر کروں گی اسی زندگی پر۔

۵۶۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن عمران بن عبدالملک نے ان کو ولید بن عقبہ نے کہتے ہیں کہ روٹی لگاتا تھا داؤد طائی کے لئے ساٹھ روٹیوں کا آٹا گوندھا جاتا ہے اور وہ لٹکا دیتے تھے رسی پر ہر رات دو روٹیوں سے افطار کرتے تھے نمک اور پانی کے ساتھ ہر رات اس کی افطار کا سامان مذکور لیتے اور اس کی طرف دیکھتے۔ کہتے ہیں کہ ان کی ایک سیاہ فام لونڈی تھی اس کی طرف دیکھتے وہ کھڑی ہو جاتی اور کوئی چیز لے آتی سوکھی کھجوروں میں سے ایک پلیٹ میں۔ افطار کر لیتے اور صبح روزے سے ہوتے۔ جب افطار کا وقت آتا ایک روٹی، نمک اور پانی لے لیتے۔ ولید بن عقبہ نے کہا: مجھے ان کے ایک پڑوسی نے بتایا کہ میں نے ان سے سنا تھا کہ وہ اپنے نفس کو ڈانٹ رہے تھے اور وہ کہہ رہے تھے کہ گذشتہ رات تو نے کھجوروں کی خواہش کی تھی میں نے تجھے وہ کھلا دیں اور آج رات تم نے پھر کھجوروں کی خواہش کی ہے مگر سنو داؤد علیہ السلام جب تک دنیا میں رہے انہوں نے کھجور چکھی بھی نہیں تھی۔

حماد بن ابی حجیفہ کا اپنے نفس کو سرزنش کرنا:

۵۶۹۳:......ہمیں خبر دی ابومنصور محمد بن محمد بن عبداللہ بن نوح نخعی نے ان کو ابوالقاسم علی بن محمد بن ابوسعید عامری نے ان کو ابوالحسن عبیداللہ بن ثابت جریری نے ان کو ابوسعد لحج نے ان کو عبداللہ بن عبدالکریم بن حسان نے حماد بن ابی حجیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ تم نے گاجر کی خواہش ظاہر کی تو وہ میں نے تجھے کھلا دی۔ اس کے بعد تم نے گاجر اور خشک کھجور کی خواہش کر دی ہے میں نے قسم کھالی ہے کہ تم اسے کبھی بھی نہیں کھاؤ گے۔ اتنے میں، میں نے سلام کیا اور اندر داخل ہو گیا دیکھا تو وہ اکیلے بیٹھے تھے اور اپنے نفس کو سرزنش فرما رہے تھے۔

طاعات وتلاوت قرآن کے لئے اوقات کی حفاظت:

۵۶۹۴:......ہمیں خبر دی ابومنصور نخعی نے ان کو ابوالقاسم نے ان کو ابوعلی محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن نے رقہ میں ان کو ہارون بن ہارون بغدادی نے ابوداؤد سلیمان بن سیف کی مجلس میں ان کو علی بن حرب نے ان کو اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد طائی کی دائی نے اس سے کہا اے ابوسلیمان کیا آپ روٹی کی خواہش نہیں کرتے؟ اس نے جواب دیا ہاں دائی میں خواہش کرتا ہوں لیکن جتنی دیر میں میں روٹی کھاؤں گا اور پانی پیوں گا اتنی دیر میں پچاس آیات پڑھی جاسکتی ہیں۔

۵۶۹۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو میرے

(۵۶۹۳)......(۱) فی ب (إذاً)

والد نے ان کو غلابی نے ان کو علی بن مدینی نے وہ کہتے ہیں کہ شمیط کی بیوی نے ان سے کہا اے ابو ہمام ہم کسی شئی کا عمل کرتے ہیں اور اس کو بناتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس میں سے ہمارے ساتھ کھائیں۔ مگر آپ آتے نہیں یہاں تک کہ وہ ٹھنڈی ہو کر خراب ہو جاتی ہے۔ پس آپ نے فرمایا اور اللہ کی قسم میرے اوقات میں سے میرے نزدیک مبغوض اور ناپسندیدہ وقت وہی ساعت ہے جس میں کھاتا ہوں۔

۵۶۹۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن سعید ادیب نے ان کو عباس بن سہل نے ان کو بشر بن نضر نے ان کو علی بن عثام نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ کہا مالک بن دینار نے البتہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا رزق ایک چھوٹی سی کنکری میں رکھ دیتا جس کو میں چوس لیتا۔ البتہ تحقیق مجھے بار بار پاخانے کے مقام پر جانے آنے میں حیا آتی ہے۔

ایک دیہاتی عورت کا انار کے چھلکے کھانا:

۵۶۹۷:......میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن احمد بن موسیٰ بیہقی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن انباری نے ان کو ابو عیسیٰ نے ان کو ابو یعلیٰ نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دیہاتن عورت کو دیکھا کہ وہ انار کے چھلکے کھا رہی تھی میں نے اس سے پوچھا کہ یہ چھلکے آپ کیوں کھا رہی ہیں؟ بولی کہ میں اس کے ذریعے اپنے آپ سے بھوک کو دفع کر رہی ہوں اس لئے کہ میں بھوک کو جب کسی شئی کے ساتھ دفع کرتی ہوں تو وہ دفع ہو جاتی ہے۔

حضرت لقمان کی بیٹے کو نصیحت:

۵۶۹۸:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس سے جس نے سنا حسن سے کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے! پیٹ بھر لے نہ کھانا بار بار کیونکہ اگر آپ بھرے پیٹ بار بار کھانے کے بجائے کتے کو کھلا دیں گے تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔

اے بیٹے! اس مرغے سے بھی زیادہ عاجز و کمزور نہ بن جو سحری کے وقت اس وقت آواز دیتا ہے جب تم نیند میں ہوتے ہو اپنے بستر پر۔

۵۶۹۹:......ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نخعی نے ان کو ان کے والد نے فرمایا: وہ چھوٹی چادر اوڑھتے تھے جو پیچھے کولہوں تک اور آگے سینے تک ہوتی تھی میں نے کہا اے ابا جان! اگر تھوڑی سی بڑی لے لیتے تو پوری ہو جاتی فرمایا اے بیٹے کتنی بڑی آپ کہتے ہیں، اللہ کی قسم کوئی ایسا لقمہ نہیں ہے جو میں نے پاکیزہ لقمہ کھایا ہو مگر میں پسند کرتا ہوں کاش کہ ہوتا وہ ساری مخلوق سے زیادہ برا میرے نزدیک۔

سیر ہو کر کھانا نماز و ذکر اللہ سے غفلت کا سبب:

۵۷۰۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد عبدالرحمٰن بن حامد نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ابلیس ظاہر ہو گیا تھا یحییٰ بن زکریا کے سامنے یہاں تک انہوں نے اسے دیکھ لیا اس کے اوپر ہر شئی کے لٹکانے کی کھونٹیاں لگی ہوئی تھیں حضرت یحییٰ نے اس سے پوچھا کہ اے ابلیس! یہ کیسی کیسی لٹکانے کی رسیاں یا کھونٹیاں ہیں۔ جو میں دیکھ رہا ہوں تیرے اوپر اس نے کہا کہ یہ شہوات ہیں جن کے ساتھ میں انسانوں کو پھنساتا ہوں۔ یحییٰ نے پوچھا کہ کیا میرے لئے بھی اس میں سے کوئی شئی ہے اس نے کہا کہ نہیں ہے۔ یحییٰ نے ابلیس سے پوچھا کہ کیا تجھے مجھ سے کوئی توقع ہے کہ آپ مجھے کوئی غلطی کرا لیں گے ابلیس نے کہا بسا اوقات تم پیٹ بھر کر سیر ہو کر کھا لیتے ہو لہٰذا میں تجھے نماز سے غافل کر دیتا ہوں اور ذکر اللہ سے۔ یحییٰ نے پوچھا کہ کیا اس کے سوا بھی کوئی تجھے مجھ پر دسترس حاصل ہے اس نے کہا کہ نہیں ہے۔ یحییٰ نے کہا کہ لامحالہ میں آئندہ کبھی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھاؤں گا۔

غیر طیب کھانے کا اثر:

۵۷۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خواص نے ان کو جنید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سقطی سے وہ کہتے تھے کہ مجھے بات بتائی احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان دارانی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے گھر والوں کے پاس کہیں سے گوشت وروٹی آ گئی اور نمک بھی تھا اور نمک میں ایک تل تھا میں نے اسے کھالیا لہٰذا میں نے ایک سال بعد اس کی وجہ سے اپنے دل پر زنگ کو پایا ہے۔

جنید کہتے ہیں کہ میں نے سری سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے نفس نے میرے ساتھ جھگڑا کیا ہے کہ میں گاجر شہد میں ڈبو کر کھاؤں پچھلے تیس سال سے مگر میں نے اس کی بات نہیں مانی۔

اہل تقویٰ کا شہوات سے دور رہنا:

۵۷۰۲:......ہمیں بات بتائی ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو حسین بن عبدالوہاب بن حسن کلابی نے دمشق میں ان کو سعید بن عبدالعزیز حلبی نے ان کو ابوعثمان احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کا یہ فرمان ہے۔

اولئک الذین امتحن اللّٰہ قلوبھم للتقوٰی

وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے تقویٰ کے لئے آزمالیا ہے۔

سلیمان نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ اللہ نے ان سے شہوات کو دور کر دیا۔ کہتے ہیں کہ ابوسلیمان نے مجھ سے کہا۔

اگر میں عشاء کے کھانے کا ایک لقمہ چھوڑ دوں تو یہ بات مجھے اس کو پورا کرنے سے زیادہ محبوب ہے لہٰذا میں رات کے اول سے آخر تک قیام کروں گا۔

۵۷۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن دستویہ فارسی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے یہ کہ ابوسلیمان دارانی نے حمدان ابوصالح کو دیکھا انہوں نے عباء پہنی ہوئی تھی۔

انہوں نے مجھ سے کہا کہ عباء پہننے سے انہوں نے کیا ارادہ کیا ہے۔ میں نے کہا کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں۔ کہا کہ وہ عباء پہننے کے ساتھ کیا ذلیل ہوں گے وہ تو پہلے بھی کس قدر اپنے نفس کو ذلیل کر چکے ہیں۔ ایک رات اپنی روزی کا تھیلا اٹھاتے ہیں۔

بھوک و پیاس کے فوائد اور سیر ہو کر کھانے کے نقصانات:

۵۷۰۴:......ہمیں بات بتائی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ بن حسین صوفی نے ان کو محمد بن عبداللہ نے ان کو سہیل بن علی نے ان کو ابوعمران جصاص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ جب دل بھوکا اور پیاسا رہتا ہے تو اس میں جلا اور صفائی اور نرمی آتی ہے اور جب خوب پیٹ بھرتا ہے اور سیر ہوتا ہے تو اندھا ہو جاتا ہے۔

۵۷۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو سبیعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا بشر بن الحارث نے کہ ابراہیم بن ادھم نے کہا کہ بھوک دل کو نرم کرتی ہے اور انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت فضیل بن عیاض نے کہا دو خصلتیں ایسی ہیں جو دل کو سخت کرتی ہیں زیادہ کھانا اور زیادہ سونا۔

(۵۷۰۱)......(۱) ھکذا بالأصل (۲)...... فی (أ) (مضغہ)

(۵۷۰۳)......(۱) سقط من الأصل (۲)...... سقط من (أ)

اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے ایسی کوئی شے نہیں دیکھی جو اس بندے کے لئے اس کے پیٹ سے بڑھ کر رسوا کرنے والی ہو۔

نفس کی مخالفت:

۵۷۰۶: ...... ہمیں خبر دی شیخ ابوالفتح محمد بن ابی الفورس حافظ نے بغداد میں ان کو احمد بن جعفر بن مسلم نے ان کو احمد بن محمد بن عبدالخالق نے ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن حجاج نے ان کو عبدالصمد بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ بشر بن حارث نے کہا کہ یہ بات نہیں ہے کہ میں نے چالیس سال سے شہوات چھوڑ دی ہیں بلکہ میں نے ہر وہ چیز جو نفس نے خواہش کی اس کو نہیں دی اور بے شک میں پچھلے چالیس سال سے بھونے ہوئے گوشت کی خواہش کر رہا ہوں مگر مجھے اس کام کے لئے میرے پاس حلالی درہم میسر نہیں آ سکا ہے۔

۵۷۰۷: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل احمد بن محمد بن سہل صیرفی نے بغداد میں ان کو سعید بن عثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری بن مغلس سے وہ کہتے ہیں کہ میں عتبہ علام کے پاس سے گذرے اور وہ جو کی روٹی موٹے پیسے ہوئے نمک کے ساتھ کھا رہے تھے۔ ان سے اس بارے میں بات کی گئی کہ آپ کب تک یہ کھائیں گے۔ فرمایا حتیٰ کہ ہم پالیں بھونا ہوا اور شوربے والا آخرت والے گھر میں۔

۵۷۰۸: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الطاہر سہل بن عبداللہ بن فرخان زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو یوسف صولی سے وہ کہتے ہیں میں سفیان بن عیینہ کے پاس ان کے مرض الموت میں اکیلا بیٹھا تھا انہوں نے جو منگوائے اور کہا اے ابو یوسف! لوگ کیا کہتے ہیں چھوڑ یئے اس بات کو یہی میرا کھانا ہے تیس سال سے۔

۵۷۰۹: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد فقیہ نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن اصفہانی نے ان کو ابوالعباس احمد بن محمد بغدادی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا شافعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بیس سال سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

۵۷۱۰: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یحییٰ بن معین نے وہ کہتے ہیں کہ اصمعی نے کہا ایک آدمی نے مجلس میں ڈکار لی۔ تو اس سے دوسرے آدمی نے کہا جس کھانے کو کھا کر آپ نے ڈکار لی ہے اس کھانے میں آپ نے کسی اور کو شریک کرنے کے لئے بلایا تھا؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ اس آدمی نے کہا کہ اللہ نے اس کھانے کو صرف ڈکار اور نجاست بنا دیا ہے۔

۵۷۱۱: ...... میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نصر بن ابونصر عطار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حاتم الاصم کی کتابوں میں پایا تھا کہ انہوں نے کہا: جو شخص ہمارے اس مذہب میں داخل ہوا سے اپنے نفس میں چار خصلتیں کر لینی چاہئیں۔ موت میں سے سفید موت اور سیاہ موت سرخ موت اور سبز موت۔ سفید موت بھوک ہے اور سیاہ موت لوگوں کی تکلیف اٹھانا (برداشت کرنا) اور سرخ موت نفس کی مخالفت کرنا اور سبز موت بعض رفاع (پیوند لگانا) کو بعض پر ڈالنا ہے۔

شہوت کی اقسام:

۵۷۱۲: ...... اور میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعلی سعید بن احمد بلخی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد

(۵۷۰۵) ...... (۱) سقط من (أ)　(۵۷۰۸) ...... (۱) فی أ (الغسولی)　(۵۷۱۱) ...... (۱) سقط من (أ)

أخرجه السلمی فی طبقات الصوفیة (ص ۹۳)

سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے ماموں محمد بن لیث سے انہوں نے سنا حامد لفاف سے وہ کہتے ہیں کہ حاتم نے کہا شہوات تین ہیں۔ شہوت کھانے میں، بولنے میں، دیکھنے میں۔ کھانے کی حفاظت کر منہ کو روکنے اور بند کرنے کے ساتھ، زبان کو سچ کے ساتھ اور دیکھنے کو عبرت کے ساتھ۔

دنیا سے بے رغبتی:

۵۷۱۲:.....مکرر۔ میں نے سنا ابوعبدالرحمن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن فضل بلخی نے کہا کہ دنیا تیرے پیٹ کے بمنزلہ ہے تو جس قدر اپنے پیٹ سے زاہد اور بے رغبت ہوگا اسی قدر دنیا سے بے رغبت ہوگا۔

۵۷۱۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق اسفرائنی نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں یہ یاد نہیں رکھتا کہ میں کھانے کے لئے گھر کب گیا تھا۔

دنیا سب کے لئے، بھوک صرف اپنے محبوبین کے لئے:

۵۷۱۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک دنیا (اللہ تعالیٰ سب کو دیتے ہیں) جس کو پسند کرتا ہے اس کو بھی اور جس کو پسند نہیں کرتا ہے اس کو بھی اور بے شک بھوک ایسے خزانوں میں ہے جو خاص کر انہیں کو دیتا ہے جن سے محبت کرتا ہے۔

۵۷۱۵:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان عبدالرحمن بن احمد بن عطیہ عبسی دارانی سے وہ کہتے ہیں کہ دنیا کی کنجی پیٹ بھر کر کھانا کھانا ہے اور آخرت کی کنجی بھوکا رہنا ہے اور دنیا وآخرت میں ہر خیر کی اصل خوف خدا ہے (یعنی خشیت الٰہی) بے شک اللہ تعالیٰ دنیا اس کو بھی دیتا ہے جس کو وہ پسند کرتا ہے اور اس کو بھی جس کو وہ پسند نہیں کرتا۔

مگر بھوک اس کے نزدیک ایسے محفوظ خزانوں میں ہے جو خاص طور پر ان کو ملتی ہے۔ جن کو وہ پسند کرتا ہے اور البتہ اگر میں اپنی عشاء کے کھانے سے لقمہ چھوڑ دوں یہ بات مجھے محبوب ہے اس سے کہ میں اس کو کھاؤں اور میں اول رات سے آخر تک قیام کروں۔

ہمیشہ خیر پر ہونا:

۵۷۱۶:.....اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے ابوسلیمان دارانی سے وہ کہتے ہیں کہ جب میں ہمیشہ خیر سے ہوتا ہوں وہ اس وقت ہوتا ہے جب میرا پیٹ میری پیٹھ سے چپکا ہوا ہوتا ہے۔ بسا اوقات میں شکم سیر ہوتا ہوں (اصل میں غیر واضح ہے) اور بسا اوقات میں بھوکا ہوتا ہوں مجھ پر بیوی شفقت کرتی ہے تو بھی میں اس کی طرف توجہ نہیں دیتا۔

ستر صدیقوں کی رائے:

۵۷۱۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن ہلال نے ان کو احمد نے وہ ابن ابوالحواری سے ان کو ابواسحق موصلی نے وہ کہتے ہیں کہ ستر صدیقوں کی رائے اس بات پر متفق ہے کہ نیند کی زیادتی زیادہ پانی پینے سے ہوتی ہے اور میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے تھے کہ معدہ سے دونوں آنکھوں تک دو رگیں ہیں جب معدہ بھاری ہو جاتا ہے تو آنکھیں بند ہو جاتی ہیں اور جب معدہ

(۵۷۱۲).....أخرجه السلمي في طبقات الصوفية (ص ۹۶) (۵۷۱۶).....(۱) سقط من الأصل.

ہلکا ہوتا ہے تو وہ کھل جاتی ہیں۔

پیٹ بھر کھانا عقل کے رخصت ہونے کا سبب:

۵۷۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن ہلال نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے ان کو محمد بن معاویہ نے ان کو ابوعبداللہ صوفی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن معاویہ ابوعبیداللہ صوری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ نہیں پیٹ بھرا کسی آدمی نے پیٹ بھرنا مگر اس کی کچھ نہ کچھ عقل اس سے رخصت ہوگئی جو اس کی طرف واپس نہیں آئے گی۔ اور پہلی روایت میں ہے کہ قیامت تک واپس نہیں آئے گی۔ اور احمد بن ابی الحواری نے کہا کہ جب وہ بھوکا ہوگا تو وہ گئی ہوئی عقل انشاء اللہ واپس آجائے گی۔

۵۷۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان (اصل نسخہ میں محمد ہے) نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مضاء بن عیسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک مثقالی گوشت چالیس روز تک دل کو سخت کر دیتا ہے۔

فاسقین جیسا فعل:

۵۷۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان نے ان کو احمد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوسلیمان دارانی نے کہ فاسق لوگ تم لوگوں سے کس چیز میں زیا[illegible] ہیں جب کہ حالت یہ ہے کہ جب بھی تم کسی چیز کی خواہش کرتے ہو اسے تم کھا لیتے ہو اور وہ فاسق لوگ جب بھی کسی فعل کا ارادہ کرتے ہیں وہ بھی اس کو کر لیتے ہیں۔

اسراف وفضول خرچی:

۵۷۲۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو سوید نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو یوسف بن ابوکثیر نے ان کو نوح بن ذکوان نے ان کو حسن نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات اسراف اور فضول خرچی میں سے ہے کہ آپ ہر وہ چیز کھائیں جس کی خواہش کریں۔

۵۷۲۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن مرداس نے ان کو سوید نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کے مثل اور اس کے سوا دیگر نے بھی اس کو روایت کیا ہے بقیہ سے اس نے شعبہ سے اس نے یوسف سے۔

۵۷۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید مالینی نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد بن صالح مالکی نے بغداد میں ان کو محمد بن احمد بن سلیم ضراب نے ان کو سلیمان بن عمر نے ان کو بقیہ نے ان کو شعبہ نے ان کو یوسف بن ابی کثیر نے اس نے مذکور کو ذکر کیا ہے مگر انہوں نے کہا ہے من السرف، من الاسراف کے بجائے۔

شہوات سے صبر کرنے والوں کے لئے مغفرت:

۵۷۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے ان کو

(۵۷۱۹)......(۱) فی الأصل (محمد)

ابو سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی لھم مغفرۃ۔

وہی لوگ ہیں اللہ نے جن کو تقویٰ کے لئے آزمایا ہے۔ان کے لئے مغفرت ہے۔

فرمایا کہ ان کے دلوں سے شہوات دور کر دی ہیں۔

اور اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے انہوں نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو سلیمان نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

وجزاھم بما صبروا جنۃ وحریراً۔

انہوں نے صبر کیا یعنی شہوات سے صبر کیا۔

کامل بننے کا راستہ:

۵۷۲۵:..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن فراس مالکی نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو اسحاق بن ابراہیم طبری۔نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے کہا بندہ کامل نہیں بن سکتا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی خواہش پر ترجیح دے۔

موعود چیز کے لئے موجود کو چھوڑ دینا:

۵۷۲۵:..... مکرر۔کہا ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن نصر حلبی سے ان کو ابن سابور نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عیسیٰ بن حاتم نے۔مبارک باد ہے اس شخص کے لئے جس نے موجود شئی کی خواہش کو ایسی موعود شئی کے لئے چھوڑ دیا ہے جس کو اس نے دیکھا بھی نہیں ہے (بن دیکھی شئی کے وعدے پر موجود کی خواہش کو چھوڑا ہے۔)

ترک شہوات ترک شبہات ہی سے ممکن ہے:

۵۷۲۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اس نے سنا ابو عبد الرحمٰن سلمی سے ان کو ابو سعد مالینی اور ابو بکر محمد بن ابراہیم حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا ابو حفص عمر بن احمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حسین بن حربویہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سقطی سے وہ کہتے ہیں کہ ترک شہوات پر ترک شبہات کے ساتھ ہی قابو پایا جا سکتا ہے،یعنی مشتبہ کو ترک کر کے شہوات پر قابو پایا جائے۔)

خواہش نفس سے اجتناب:

۵۷۲۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد بن سماک نے وہ کہتے ہیں کہ قاسم بن منبہ نے کہا میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی سے کہا گیا کہ تم اپنے نفس کو اس کی خواہش کی چیزیں کھاؤ کہنے لگے کہ میں اس کی خواہش کی چیزیں کیسے کھلاؤں حالانکہ میرے نزدیک اس سے زیادہ مبغوض تیری کوئی مخلوق نہیں ہے۔

۵۷۲۸:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن ابو علی سقا نے ان کو محمد بن احمد یوسف نے ان کو احمد بن عثمان نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو خالد بن خداش نے انہوں نے سنا معلّی وراق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آٹے میں راکھ ملا دی ہے میں اس کو کھاتا ہوں میں راکھ کھانے سے عاجز اور کمزور ہوں اگر میں اس پر قدرت رکھتا تو میں صرف اسی کو کھاتا۔

کامیاب مرید کون؟

۵۷۲۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبد اللہ بجلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا الکتانی سے وہ کہتے ہیں کہ مرید

(۵۷۲۶)..... (۱) سقط من (ب)

کے لئے یہ حکم ہے کہ اس میں تین چیزیں ہوں ۔ نینداس کے غلبے کے وقت ۔ کھانا فاقہ کے وقت ۔ کلام ضرورت کے وقت ۔

۵۷۳۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو عمیر بن سعد قراطیسی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن ابوالدنیا نے کہ ایک آدمی نے بشر بن حارث سے کہا اے ابونصر میں نہیں جانتا کہ میں کس چیز کے ساتھ اپنی روٹی کھاؤں اس نے کہا کہ جب آپ اپنی روٹی کھانا چاہیں تو آپ عافیت کو یاد کریں اس کو اپنا سالن بنالیں ۔

۵۷۳۱:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد نصر آبادی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو خثیمہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا داؤد بن سلیمان نے کہ ہم نے عیش اور زندگی کا تجربہ کیا ہے اس کی نرمی اور سختی کا ہم نے اس کو اس طرح پایا ہے کہ اس کا ادنیٰ کافی ہوتا ہے ۔

مختصر کھانا ولباس راحت کا سبب:

۵۷۳۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن یعقوب نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمد بن موسیٰ نے اوسط میں ۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوداؤد سجستانی سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص مختصر لباس اور مختصر کھانے پر اکتفاء کرتا ہے وہ اپنے بدن کو آرام سے رکھتا ہے ۔

پیٹ بھر کھانے ، کثرت نوم ، ظلم ، فضول گوئی ، حب مال وجاہ ، مخلوق کی محبت اور دنیا سے رغبت کا نقصان:

۵۷۳۳:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن فراس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم خواص سے وہ کہتے ہیں کہ بعض اہل علم نے کہا کوئی شخص پیٹ بھرنے کے ساتھ بیداری کی امید نہ کرے ۔ نیند کی کثرت کے ساتھ حزن وغم کی امید نہ کرے ۔ ظلم کے ساتھ اپنے معاملے کی صحت ودرستگی کی امید نہ کرے ۔ فضول گوئی کے ساتھ دل کی نرمی کی امید نہ کرے ۔ حبِ مال اد . حب جاہ کے ساتھ حبِ الٰہی کی امید نہ کرے ۔ مخلوق کی محبت دل میں رکھ کر اللہ کی محبت کی امید نہ کرے ۔ دنیا میں رغبت کے ساتھ روحانی ترقی کی امید نہ کرے ۔

اللہ تعالیٰ کو محبوب ومبغوض اشیاء:

کہتے ہیں کہ ہمیں بات بیان کی ابراہیم بن فراس نے وہ کہتے ہیں کہ ابواسحٰق خواص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تین چیزوں کو پسند کرتا ہے اور تین سے بغض رکھتا ہے جن کو پسند کرتا ہے ۔ وہ یہ ہیں:

کم کھانا ، کم سونا ، کم بولنا ۔

جو ناپسند میں وہ یہ ہیں: کثرت کلام ، کھانے کی کثرت ، نیند کی کثرت ۔

خواہش نفس کا نقصان آخرت میں:

۵۷۳۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر خلدی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم خواص سے وہ کہتے ہیں ۔ میں نے ایک سخت یا بلند پہاڑ پر انار کا درخت دیکھا تو مجھے اس کی خواہش ہوئی میں نے اس میں سے انار لے کر اسے توڑا تو میں نے اس کو کھٹا پایا میں نے اسے وہیں چھوڑ دیا اور آگے چلا گیا ۔ آگے جا کر دیکھا کہ ایک آدمی پڑا ہوا ہے اس کے اوپر بھڑ جمع ہیں میں نے اسے کہا السلام علیک اس نے کہا وعلیک السلام اے ابراہیم ۔ میں نے کہا کہ تم نے مجھے کیسے پہچانا ؟ اس نے کہا جو شخص اللہ کو پہچان لیتا ہے اس پر کوئی شئی مخفی نہیں رہتی جو اللہ کے سوا ہے ۔ میں نے اسے کہا کہ میں تیرا یہ حال دیکھ رہا ہوں جب کہ تیرا

اللہ سے اتنا قرب ہے۔ آپ اللہ سے دعا کرتے (تو شاید آپ کو یہ پریشانی نہ ہوتی) اس نے کہا کہ اگر آپ اللہ سے سوال کرتے تو وہ آپ کو انار کی خواہش سے بچالیتا۔ بے شک انار کے ڈسنے کا درد اور اس کی تکلیف انسان آخرت میں پائے گا۔ اور بھڑوں کا درد انسان صرف دنیا میں پائے گا میں نے اس کو وہیں چھوڑا اور آگے روانہ ہو گیا۔

شیخ نے فرمایا کہ یہ بات میرے نزدیک محمول ہے اس توجیہ پر کہ وہ نیند میں اور خواب میں علم غیب کی وہ بات جان لیتا ہوگا جس کی طرف اس کی حاجت ہوئی ہوگی۔ یا اس کی زبان پر فرشتہ بات کرتا ہوگا ان میں سے کسی شئی کے بارے میں جیسے نبی کریم نے فرمایا:

تحقیق ہوتے تھے امتوں میں محدث لوگ۔ اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوتو وہ ان میں سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوگا۔

اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابراہیم بن سعد سے کہ انہوں نے کہا اس حدیث میں یعنی اس کے دل میں ڈالا جاتا ہے۔

سری سقطی کا ایک واقعہ:

۵۷۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر خواص نے ان کو جنید نے وہ کہتے ہیں میں ایک دن سری سقطی کے پاس چلا گیا انہوں نے مجھے کہا کہ میں آپ کو حیران کردوں گا ایک چڑیا سے وہ آئیگی اور اس چھت پر اترے گی میں اس کے لئے اس کی خوراک تیار کر چکا ہوں میں اسے اپنی ہتھیلی پر توڑوں گا لہٰذا وہ آکر میری انگلیوں کے پوروں پر آبیٹھے گی اور اپنی خوراک کھائے گی۔ پس جب وہ وقت ہو گیا تو وہ چھت پر آبیٹھی میں نے روٹی اپنے ہاتھ پر توڑی مگر وہ میرے ہاتھ پر نہ آئی جیسے آتی تھی میں نے دل میں سوچا کہ شاید میرے ڈر سے نہیں آرہی۔ میں نے خیال کیا تو میں خوشبودار نمک کھا چکا تھا۔ اب میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں خوشبودار نمک سے توبہ کرتا ہوں۔ اتنے میں وہ میرے ہاتھ پر آگئی اور اپنی خوراک کھا کر چلی گئی۔

۵۷۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی جعفر خواص نے ان کو عمر بن عاصم ابوالقاسم بقال نے ان کو احمد بن خلف ادیب نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت سری سقطی کے کمرے میں داخل ہوا میں نے دیکھا کہ وہ رو رہے تھے۔ میں کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے مجھے ایک ٹوٹے ہوئے مٹکے کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ کل رات ایک چھوٹی بچی یہ مٹکا لے کر آئی تھی اور بولی اے میرے ابا یہ مٹکا یہاں لٹکا ہوا ہے آپ جب افطار کریں تو اس میں سے پانی پینا یہ رات اندھیری ہے اور وہ بچی یہ کہہ کر چلی گئی میں اپنے کام سے اٹھا جیسے میں اٹھا تھا مجھے نیند غالب آگئی میں سو گیا اتنے میں خواب میں دیکھتا ہوں ایک خوبصورت لڑکی آتی ہے جیسے خوبصورت لڑکیاں ہوتی ہیں۔ میرے حجرے میں داخل ہوتی ہے، میں اس سے پوچھتا ہوں اے لڑکی آپ کس کے لئے ہیں وہ کہتی ہیں کہ اس شخص کے لئے جو ڈونگوں میں ٹھنڈا پانی نہیں پیتا اور وہ اپنے ہاتھوں میں اس مٹکے کو اٹھالیتی ہے اور اس کو زمین پر دے مارتی ہے اور اسے توڑ دیتی ہے (چنانچہ یہ ٹوٹا پڑا ہے۔)

جعفر کہتے ہیں کہ اس کے مٹکے کی ٹھیکریاں ان کے حجرے میں ہمیشہ پڑی رہیں حتیٰ کہ ان پر مٹی آگئی۔ جعفر نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی احمد بن عمرو حلفانی نے اس حکایت کے بارے میں ان الفاظ کے قریب قریب۔

تیسری فصل:......پاکیزہ کھانے اور پاکیزہ لباس استعمال کرنا، حرام سے پرہیز کرنا اور مشتبہ سے بچنا

۵۷۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب عبدی نے اور علی بن حسن ہلالی نے ان کو ابونعیم نے ان کو فضل بن مرزوق نے ''ح''۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ طیب اور پاک ہے نہیں قبول کرتا مگر پاکیزہ چیز ہی کو اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو ایسی چیز کا حکم دیا ہے جس چیز کا اس نے رسولوں کو حکم دیا ہے۔ ارشاد فرمایا۔

یایھا الرسل کلوا من الطیبت و اعملوا صالحا انی بما تعملون علیم.

اے رسولو! تم لوگ پاکیزہ چیزیں (صاف ستھری چیزیں) کھاؤ اور نیک عمل کرو تم جو کچھ عمل کرتے ہو میں جانتا ہوں۔

نیز ارشاد فرمایا:

یایھا الذین اٰمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم.

اے ایمان والو ہم نے تمہیں جو رزق دیا ہے پاکیزہ چیزوں کا اسی کو تم کھاؤ۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے بکھرے اور غبار آلود بالوں والا آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے یا رب یا رب حالانکہ اس کا کھانا حرام ہوتا ہے، پینا حرام ہوتا ہے بس کہاں سے اس کے لئے قبولیت ہوگی۔ یہ روایت ابونعیم کی ہے۔

۵۷۳۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابواسامہ نے ان کو فضیل بن مرزوق نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل سوائے اس کے کہ اس نے یایھا الناس اے لوگو! کا لفظ فقط ذکر نہیں کیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوکریب سے۔

مشتبہ چیزوں سے بچنا دین وعزت کی حفاظت کا ذریعہ:

۵۷۴۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو یعلی بن عبید نے اور فضل بن دکین نے ان کو زکریا بن ابی زائدہ نے ان کو شعبی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے (اور نعمان نے اپنی دو انگلیوں سے اپنے دونوں کانوں کی طرف اشارہ کیا تھا) بے شک حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور حلال وحرام کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جنہیں لوگوں میں سے زیادہ تر نہیں جانتے۔ جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچتا رہے۔ اس نے اپنا دین بھی بچالیا اور عزت بھی۔ اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا۔

اس چرواہے کی طرح جو کسی کھیت یا کسی محفوظ چراگاہ یا باغ کے اردگرد جانوروں کو چراتا ہے قریب ہے کہ جانور اس ممنوعہ جگہ میں واقع ہو جائے خبردار ہر بادشاہ کی کچھ ممنوعات ومحفوظات ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ممنوعات اس کی محارم ومحرمات ہیں۔

۵۷۴۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے بیت المقدس میں ان کو علی بن عبید نے اور ابونعیم نے ان کو زکریا بن ابی زائدہ نے ان کو شعبی نے ان کو نعمان بن بشر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خطبہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا: کہ حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں اور یہ الفاظ زیادہ کہتے ہیں۔

خبردار بے شک جسم کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ اصلاح یافتہ ہو جائے پورا جسم درست ہوتا ہے اور جس وقت وہ خراب ہو جائے پورا جسم غلط ہو جاتا ہے خبردار وہ دل ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابونعیم فضل بن دکین اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے۔ کئی طریقوں سے ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۲:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ابوفروہ ہمدانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ حلال واضح ہے اور

حرام واضح ہے اور مشتبہ اس کے درمیان ہے جو شخص چھوڑ دے اس امر کو جو اس پر مشتبہ ہو جائے گناہ میں سے تو وہ ظاہر وعیاں کو زیادہ چھوڑنے والا ہوگا اور جو شخص جرأت کرلے مشکوک چیز پر ممکن ہے کہ وہ حرام میں واقع کردیا جائے۔ اور بے شک ہر بادشاہ کے لئے کچھ محفوظات وممنوعات ہوتی ہیں اللہ کی ممنوعات زمیں پر اس کی نافرمانیاں ہیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں علی سے اس نے سفیان سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشتبہ اشیاء سے پرہیز:

۵۷۴۲:......مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابو الفتح محمد بن احمد بن ابی الفوارس حافظ نے بغداد میں ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسحق بن حسن حربی نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو طلحہ بن مصرف نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک دانہ پایا تو فرمایا۔ اگر نہ ہوتی یہ بات کہ ہوگی یہ کھجور صدقہ کی تو میں اس کو کھالیتا۔

اس کو بخاری نے نکالا ہے حدیث ثوری سے اور مسلم نے اس کو نکالا دوسرے طریق سے۔

۵۷۴۳:......ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو عبیداللہ بن ابراہیم بن بالویہ مزکی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ ہے جو ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بے شک میں اپنے گھر لوٹتا تھا اور میں اپنے بستر پر یا اپنے گھر میں کھجور پڑی ہوئی پاتا ہوں میں کھانے کے لئے اس کو اٹھالیتا ہوں پھر ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ صدقے کی ہو لہٰذا میں اسے پھینک دیتا ہوں۔

اس کو بخاری نے نکالا ہے اور کہا ہے اور کہا ہمام نے۔

۵۷۴۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس قاسم بن قاسم سیاری نے مقام مرو میں ان کو ابو الموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر پریشان رہے آپ سے پوچھا گیا کہ کس وجہ سے آپ بے آرام ہیں فرمایا کہ میں گھر میں نے کھجور کا ایک دانہ پڑا ہوا پایا تو اسے اٹھا کر کھالیا پھر مجھے یاد آیا کہ گھر میں صدقہ کی کھجور بھی تو آئی تھی مجھے معلوم نہیں کہ یہ دانہ صدقہ کی کھجور میں سے تھا یا گھر کی کھجور میں سے اسی بات نے مجھے رات بھر بے آرام رکھا۔

متقین کے مقام تک پہنچنے کا راستہ:

۵۷۴۵:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابو الازہر نے ان کو ابو النضر نے ان کو ابو عقیل نے ان کو عبداللہ بن یزید دمشقی نے ان کو ربیعہ بن یزید نے اور عطیہ بن قیس نے ان کو عطیہ سعدی نے وہ صحابی تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بندہ متقین کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ مباح اور جائز کو ممنوع کے ڈر سے چھوڑ دے۔

ایمان وگناہ کی حقیقت:

۵۷۴۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہشام بن ابو عبداللہ نے۔ اور ہمیں خبر دی حسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن ابو العوام نے ان کو

(۵۷۴۴)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۴/۱۴) بنفس الإسناد ووفقه الذهبي.

ابو عامر نے ان کو ہشام دستوائی نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو زید بن ابی سلام نے ان کو ان کے دادا ممطور نے ان کو ابو امامہ نے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے؟ فرمایا: جب تیری برائی تجھے بری لگے اور تیری نیکیاں تجھے اچھی لگیں بس تو مؤمن ہے۔ اس نے پوچھا کہ گناہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جب تیرے دل میں کچھ کھٹکے پس تو اس کو چھوڑ دے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تیری اچھائی تجھے اچھی لگے اور تیری برائی تجھے بری لگے پس تو مؤمن ہے۔ اس نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گناہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جب تیرے دل میں کسی شئی کے بارے میں کھٹکا ہو بس اس کو چھوڑ دے۔

شکوک اشیاء کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم:

۵۷۴۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو ابو صالح فراء نے ان کو ابو اسحق فزاری نے ان کو حسن بن عبید اللہ نے ان کو یزید بن ابی مریم نے ان کو ابوالجوزاء نے ان کو حسن بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ یعنی اس آدمی سے جوان کے پاس آیا تھا۔ چھوڑ دے اس چیز کو جو تجھے شک میں ڈالے اس شئی کے لئے جو تجھے شک میں مبتلا نہ کرے، بے شک شر شک ہے اور خیر اطمینان ہے اور اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے یزید سے اور اس نے حدیث میں کہا ہے۔ بے شک سچ اطمینان ہے اور بے شک جھوٹ شک ہے۔

۵۷۴۸:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو حارث بن ابی اسامہ نے ان کو ابوالنضر نے ان کو سلیمان ابن مغیرہ نے ان کو حمید یعنی ابن ہلال نے ان کو ابوقتادہ نے ان کو ابوالدہماء نے دونوں نے کہا ہم لوگ دیہات کے ایک آدمی کے پاس گئے۔ اس دیہاتی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے وہی سکھانے لگے جو اللہ نے ان کو سکھلایا تھا۔ میں نے جو کچھ ان سے سیکھا وہ یہ تھا کہ آپ نے فرمایا کہ بے شک تو اللہ کی ناراضگی سے بچنے کے لئے جس چیز کو چھوڑے گا اللہ تعالیٰ تجھے اس سے بہتر عطا کرے گا۔

دنیاوی اشیاء کو اللہ کے لئے چھوڑ دینے والے پر انعام:

۵۷۴۹:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو جعفر بن محمد ازہر نے ان کو فضل بن غسان غلابی نے ان کو ان کے والد نے ایک آدمی سے وہ صاحب کہتے ہیں کہ میں سفیان بن عیینہ اور فضیل بن عیاض اور عبداللہ بن مبارک کے پاس بیٹھا تھا۔ سفیان نے کہا میرے ساتھ عبداللہ بن مرزوق کے پاس چلو وہ بیمار ہے اس کی مزاج پرسی کر آئیں۔ پس وہ کھڑے ہو گئے جب اس پر داخل ہوئے تو دیکھا کہ کنکریوں پر لیٹے ہوئے ہیں اور ان کے ضروری جسم پر ایک کپڑے کا ٹکڑا ڈالا ہوا ہے جس سے بمشکل ستر پوشی ہو رہی ہے اور ان کا سر ایک اونچی جگہ پر ہے دراصل وہ گھر کی مسجد تھی۔ سفیان بن عینیہ نے اس سے پوچھا کہ اے ابومحمد! مجھے خبر پہنچی ہے کہ جو شخص بھی دنیا میں سے کسی شئی کو چھوڑ دیتا ہے مگر اللہ اس کو اس کا بہتر معاوضہ دیتا ہے آپ نے تو دنیا کی بہت ساری چیزوں کو چھوڑ دیا ہے اللہ نے آپ کو اس کا کیا معاوضہ دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رضا کا عوض دیا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔

عبادت گزار، شکر گزار اور حقیقی مسلم بننے کا راستہ:

۵۷۵۰:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے ان کو محاربی نے ان کو ابورجاء نے ان کو برد بن سنان نے ان کو مکحول نے ان کو واثلہ بن اسقع نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۵۷۴۹)......(۱) فی الأصل (شیء)

فرمایا: اے ابوہریرہ! تم پرہیزگار بن جاؤ تو تم سب لوگوں سے بڑے عبادت گذار ہو جاؤ گے اور تم قناعت کرنے والے بن جاؤ تم سب لوگوں سے زیادہ شکر گذار بن جاؤ گے اور تم لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے کرتے ہو تم مؤمن ہو جاؤ گے اور جو شخص تیرا پڑوسی ہے اس کے ساتھ اچھا پڑوس نبھا تو (حقیقی) مسلم ہوگا۔ اور ہنسا کم سے کم کر دے کیونکہ زیادہ ہنسا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

طالب علم کی فضیلت:

۵۷۵۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر محمد بن علی بن ایوب بن سلمویہ نے ان کو محمد بن یزید سلمی نے ان کو حفص بن عبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن عبدالملک نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ یہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے۔ بے شک اللہ عزوجل نے میری طرف وحی کی ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں کسی راستے پر چلے اس کے لئے جنت کا راستہ آسان ہو جاتا ہے جس کی کوئی قیمتی چیز چھن جائے اللہ اس کے بدلے میں اس کے لئے جنت ثابت کر دیتے ہیں اور علم میں ترقی کرنا بہتر ہے عبادت میں اضافہ کرنے سے اور دین کی پونجی اور اصل پرہیزگاری ہے۔

حلال کھانے اور سنت پر عمل کرنے والا جنت میں:

۵۷۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو قبیصہ بن عقبہ سوائی نے ان کو ابوعامر نے ان کو اسرائیلی نے ان کو ہلال بن مقلاص بن صارفی نے ان کو ابوبشر نے ان کو ابووائل نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حلال کھاتا ہے اور سنت پر عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی ہلاکتوں سے امن میں ہیں وہ جنت میں ہوگا۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! بے شک یہ عادات لوگوں میں بہت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ہوں گے میرے بعد کے زمانوں میں۔

دوسروں کو بدنام کرنے والے اور اختلاف ڈالنے والے کا انجام:

۵۷۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عمر حافظ نے ان کو ابومحمد یحییٰ بن محمد بن صالح نے بطور املاء کے ان کو اسحاق بن شاہین نے ان کو بشر نے ان کو خالد بن عبداللہ نے جریری سے۔ اس نے طریف بن ابوتمیمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا صفوان سے اور جندب سے اور ان کے اصحاب سے وہ ان کو نصیحت کر رہا تھا۔ ابن صاعد نے کہا ارادہ کرتا ہے اس جندب کا جوان کو وصیت کرتا ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز سنی تھی کہا کہ میں نے سنا تھا فرماتے تھے۔ جو شخص بدنام کرے گا، اللہ قیامت کے دن اس کو بدنام کریں گے۔ جو شخص اختلاف ڈالے گا، اللہ قیامت کے دن اس پر قیامت میں مشقت ڈالیں گے۔ لوگوں نے کہا کہ ہمیں اب وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ پہلی چیز انسان کے اعضاء میں سے جو بدبودار ہوگی وہ اس کا پیٹ ہوگا جو شخص تم میں سے استطاعت رکھتا ہے پاکیزہ چیز کھانے کی اس کو چاہئے کہ وہ ایسا ضرور کرے اور تم میں سے جو شخص استطاعت رکھتا ہے کہ نہ حائل ہو ہتھیلی بھر خون جو اس نے بہایا ہو جنت کے اور اس کے درمیان تو وہ ضرور کرلے بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں اسحاق بن شاہین سے۔

ناحق قتل کرنے والے کو ٹھکانا:

۵۷۵۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو ابوکامل نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو جندب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے استطاعت

(۵۷۵۱)......(۱) فی أ (عن) وهو خطأ (۲)......فی ب (أثيب)

(۵۷۵۳)......أخرجه البخاری (۹/۸۰) عن إسحاق بن شاهين الواسطی. به.

رکھتا ہے کہ وہ خون حرام کو نہ پہنچے (وہ نہ ارتکاب کرے) اور نہ ہی خون حرام کے نزدیک نشتر کو پہنچے گا کوئی مگر جنت کے کسی دروازے پر آئے گا وہ خون ناحق اس کے اور جنت کے داخلے کے درمیان حائل ہو جائے گا۔ اسی طرح روایت کیا گیا ہے اسی اسناد کے ساتھ مرفوع واللہ اعلم۔

زبان وشرمگاہ کی حفاظت کرنے والا جنت میں:

۵۷۵۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو عباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو معلی بن منصور نے ان کو موسیٰ بن اعین نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو سلیمان بن یسار نے ان کو عقیل مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان کو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں اور ابو درداء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زبان کی اور شرمگاہ کی حفاظت کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

جنت وجہنم میں جانے کا سبب:

۵۷۵۶:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو عامر بن خراش نے ان کو عبداللہ بن ادریس نے ان کو ان کے والد نے اور ان کو ان کے دادا نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگ جنت میں زیادہ تر کس چیز کی وجہ سے داخل ہوں گے فرمایا کہ اللہ کا ڈر اور حسن خلق۔ اور پھر پوچھا گیا زیادہ تر لوگ جہنم میں کس چیز کی وجہ سے جائیں گے فرمایا کہ دوسرا رخ یعنی منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے۔ (یعنی زبان اور شرمگاہ کے ناجائز استعمال سے)

۵۷۵۷:..... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو یزید بن ابی حبیب نے ان کو عبدالرحمن بن شماسہ نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ جنت میں وہ خون اور گوشت داخل نہیں ہوگا جو مال حرام سے پیدا ہوا ہو۔

۵۷۵۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن فضل بن نصیف فراء نے مکہ میں ان کو ابو الفضل عباس بن محمد بن نصر بن سری رافعی نے بطور املاء کے ان کو ہلال بن علاء نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے اس نے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اسی کی مثل سوا اس کے کہ اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۵۷۵۹:..... ہمیں خبر دی ابو علی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن منصور نے ان کو عبدالواحد بن زید نے۔ اور ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابو بکر احمد بن سعید بن نصر نے بخارا میں ان کو ابو علی صالح بن محمد بغدادی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ابو عبیدہ نے یعنی عبدالواحد بن واصل حداد نے ان کو عبدالواحد بن زید (اصل نسخہ میں عبداللہ بن یزید ہے) نے ان کو اسلم کوفی نے ان کو مرہ طیب نے ان کو زید بن ارقم نے ان کو ابو بکر صدیق نے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ہر جسم جو حرام سے پیدا ہوا آگ اس کے لئے سب سے بہتر ہے اور مؤذن کی ایک روایت میں ہے جونسا گوشت حرام سے ہے پس آگ اس کے ساتھ بہتر ہے۔

۵۷۶۰:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو حسن بن علی بن سہل مھہ نے ان کو قرہ نے یعنی ابن حبیب نے ان کو عبدالواحد بن زید نے ان کو حدیث بیان کی اسلم کوفی نے مرہ طیب سے اس نے زید بن ارقم سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ان کا ایک غلام ان کے لئے کھانا لایا وہ جب لقمے کے لئے جھکے اور اسے کھایا تو پھر اس سے پوچھا کہ یہ تم نے کہاں سے کمایا تھا اس

(۵۷۵۷)..... (۱) سقط من (أ)   (۵۷۵۹)..... (۱) فی أ (عبداللہ بن یزید)

نے بتایا کہ میں جاہلیت میں اسلام لانے سے قبل لوگوں کے اونٹ چراتا تھا انہوں نے مجھے وعدہ دیا تھا آج انہوں نے مجھے یہ کھانے کو دیا ہے تو میں آپ کے پاس لے آیا ہوں۔صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ تم نے مجھے وہ چیز کھلا دی ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا ہے اس کے بعد اپنی دو انگلیاں حلق میں داخل کر کے قے کر دی اس کے بعد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے کہ جونسا گوشت حرام سے پیدا ہوا آگ اس کے ساتھ سب سے بہتر ہے۔

دو قسم کے لوگ:

۵۷۶۱:......اور ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان کو عبدالرحمٰن سابط نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔اے کعب بن عجرہ! بے شک وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا گوشت مال حرام سے بنا ہے آگ اس کے لئے بہتر ہے۔اے کعب بن عجرہ! نماز قربانی ہے روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے۔اے کعب! لوگ دو طرح صبح کرتے ہیں ایک اپنے نفس کو فروخت کرنے والا۔دوسرا اپنی گردن کو ہلاکت میں ڈالنے والا۔اور کوئی اپنے نفس خریدتا ہے اور اپنی گردن کو آزاد کراتا ہے۔معمر نے ابن خثیم سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۵۷۶۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے ان کو امیہ بن بسطام نے ان کو معتمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالملک بن ابی جمیلہ سے وہ ابوبکر بن موسیٰ سے وہ کعب بن عجرہ سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب! کیسا وقت ہوگا تیرے اوپر جب تیرے اوپر ایسے امیر مقرر ہوں گے۔جو بھی ان کے پاس جائے گا ان کے جھوٹ کے باوجود ان کو سچا کہے گا اور ان کے ظلم کے باوجود ان کی مدد کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہوگا میں ان میں سے نہیں ہوں وہ میرے پاس حوض پر نہیں آسکے گا۔اے کعب! جنت میں وہ گوشت اور خون داخل نہیں ہوگا جو حرام سے پیدا ہوا ہے ہر وہ گوشت اور خون جو حرام سے پیدا ہوا آگ اس کے لئے بہتر ہے۔اے کعب! لوگ دو طرح کے ہیں صبح کرنے والے اور شام کرنے والے کوئی صبح کرتا ہے اپنی گردن چھڑانے میں وہ اس کو آزاد کراتا ہے اور کوئی صبح کرتا ہے تو اس کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔اے کعب! نماز دلیل برہان ہے۔

اور روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ سے دور کرتا ہے جیسے صاف پتھر پر سے غبار جاتا ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ اسی طرح لکھا ہوا تھا ابوبکر بن موسیٰ کی کتاب میں اور میں اس کو گمان کرتا ہوں کہ وہ ابوبکر بن بشیر بن کعب بن عجرہ ہے۔

۵۷۶۳:......ہمیں خبر دی ابوسہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حبیب نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو موسیٰ بن بشار نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ اگر کوئی شخص تم میں سے کسی کے منہ میں مٹی دے دے تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے اس بات سے کہ اس کے منہ میں ایسی چیز دے جس کو اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے۔

اور روایت کی گئی ہے حفص بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابواسحٰق سے اس نے سعید بن یسار سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور پہلی سند بہتر ہے۔

۵۷۶۴:......ہمیں خبر دی ابومنصور محمد بن محمد بن عبداللہ بن نوح نخعی نے کوفے میں ان کو ابوالقاسم علی بن محمد بن عبد بن کثیر عامری نے ان کو

(۵۷۶۰)......(۱) فی أ (لحم) (۵۷۶۱)......أخرجه الحاکم (۴/۴۲۲)......من طریق ابن خثیم. به وصححه الحاکم ووافقه الذهبی.

(۵۷۶۲)......(۲) فی أ (فالنار النار)

ابواحمد محمد بن عمران بن موسیٰ صیرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن محمد ابوبکر مروزی نے ان کو عبدالصمد بن محمد بن مقاتل عبادانی نے ان کو بشر بن حارث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا المعافی بن عمران سے وہ کہتے ہیں کہ گذرے ہوئے لوگوں میں دس اہل علم تھے۔ وہ حلال وحرام کے معاملے میں سخت نظر رکھتے تھے وہ اپنے پیٹ میں صرف اسی چیز کو داخل کرتے تھے جس کو وہ جانتے تھے کہ یہ حلال ہے۔ ورنہ وہ مٹی پھانکتے اس کے بعد بشر نے ان کی گنتی کی۔

(۱)......ابراہیم بن ادہم۔

(۲)......سلیمان الخواص۔

(۳)......علی بن فضیل بن عیاض۔

(۴)......ابومعاویہ اسود۔

(۵)......یوسف بن اسباط۔

(۶)......وہیب بن ورد۔

(۷)......حذیفہ شیخ اہل حران۔

(۸)......داؤد طائی۔

بشر نے ان کو دس گنوایا کہ وہ پیٹ میں داخل نہیں کرتے تھے مگر وہی چیز جس کو وہ جانتے تھے کہ یہ حلال ہے ورنہ وہ مٹی پھانک لیتے۔

۵۷۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن ہمدانی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو یعلی بن عطاء نے انہوں نے سنا اپنے والد سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو بن العاص سے انہوں نے فرمایا کہ مؤمن کی مثال کھجور کے درخت جیسی ہے کہ کھاتا بھی پاکیزہ ہے اور جنتا بھی پاکیزہ ہے۔

شیخ نے فرمایا یہی محفوظ ہے اس اسناد کے ساتھ جو کہ موقوف ہے اور اس کو مرفوع کیا ہے سلام بن سلیمان نے شعبہ سے۔

۵۷۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو دقاق نے ان کو محمد بن عیسیٰ مدائنی نے ان کو سلام بن سلیمان نے شعبہ سے۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو دقاق نے ان کو محمد بن عیسیٰ مدائنی نے ان کو سلام بن سلمان نے ان کو شعبہ نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ موضوع روایت کے طور پر اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن بریدہ نے ان کو حصین نے وہ کہتے ہیں کہ ایسی ہی پایا تھا میں نے اس کو ابوسبرہ ھذلی سے اس نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے اگر کھاتا ہے تو پاکیزہ کھاتا ہے اگر پھل دیتا ہے تو پاکیزہ دیتا ہے۔ اور اگر گر جائے درخت کی ٹکر پر ایسے توڑتا نہیں ہے اور مؤمن کی مثال سونے کی ڈلی جیسی ہے اگر اس کو آگ میں پھونک دیں سرخ ہو جاتا ہے اور اگر اس کو وزن کریں تو کم نہیں ہوتا۔

۵۷۶۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن اسماعیل بن ابوسمینہ بصری نے ان کو محمد بن ابوعدی نے ان کو حسین المعلم نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو حصین نے اس نے اسی روایت کو ذکر کیا ہے سوا اس کے کہ اس نے کہا کہ عبداللہ بن عمر نے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی کریم سے مروی ہے اور درست جو ہے وہ عبداللہ بن عمرو ہے واللہ اعلم۔ اور ان کے ماسوا نے اس کو روایت کیا ہے ابن ابی عدی سے اس نے حسین سے اس نے عبداللہ بن بریدہ سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے مجھے ذکر کیا تھا کہ ابوسبرہ ہذلی نے سنا ابن زیاد سے اس نے قصہ ذکر کیا حوض کے بارے میں پھر اس نے ذکر کی روایت ابن سبرہ کی عبداللہ بن عمرو سے۔

(۵۷۶۴)......(۱) فی ب (المعلی) وھو خطأ

۵۷۶۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو ہشام نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ابوسبرہ ہذلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے ایک طویل حدیث میں جس کو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو ذکر کیا ہے کہ اگر اس سے بہتر ہوتا تو علی اس کو ترجیح نہ دیتا اس بات پر کہ میں اس کو پسند کروں اس سے افضل کو بس انکار کر دیا یہ کہ اس سے کھائے اس سے (اور ہمیں حکم دیا قیدیوں کے لئے کھانے کا۔)

حضرت داؤد علیہ السلام کا دودھ کے بارے میں تحقیق کرنا:

۵۷۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابومحمد (اصل نسخہ میں لفظ بن بھی ہے) عبدالرحمٰن بن ابی حامد مقری نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت اور عبدالوہاب بن ابوحفص نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے شام کی، روزہ دار تھے جب افطار کا وقت ہوا تو ان کے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا انہوں نے پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا؟ بتایا گیا کہ ہماری بکریوں کا ہے ان کی قیمت کہاں سے آئی ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ کہاں سے پوچھ رہے ہیں یا کیوں پوچھ رہے ہیں؟ فرمایا ہم لوگ رسولوں کی جماعتیں ہیں ہمیں حکم ملا ہے کہ ہم حلال کھائیں اور عمل صالح کریں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی احتیاط:

۵۷۷۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابومحمد دعلج بن احمد نے ان کو فریابی نے ان کو احمد بن محمد مقدمی نے ان کو ابن ابی اویس نے ان کو میرے بھائی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو قاسم بن محمد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو اس کے لئے خراج وصول کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر ان کے خراج سے کھاتے تھے ایک دن کوئی شئی لے کر آیا تو انہوں نے اس میں سے کچھ کھایا غلام نے ان سے کہا آپ کو معلوم ہے یہ کیسا تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تھا یہ؟ غلام نے کہا اسلام سے پہلے میں ایک کے لئے کہانت کیا کرتا تھا یعنی اس کو غیب کی خبریں دیتا تھا میں بہتر طریقہ پر خبریں تو نہیں دے سکتا پس میں اس کو دھوکہ دیا کرتا تھا۔ وہ آج مل گیا تو اس نے مجھے وہی معاوضہ دیا تھا یہ جو آپ نے کھایا یہ اس میں سے تھا لہٰذا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ منہ میں ڈالا اور جو کچھ پیٹ میں تھا سب کچھ نکال دیا بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے اسماعیل بن ابی اویس سے مگر اس نے کہا اپنے بھائی سے۔ اس نے سلیمان سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اس نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے اس نے اپنے والد سے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی احتیاط کا ایک واقعہ:

۵۷۷۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر اس نے زید بن اسلم سے کہ انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا اور ان کو کچھ تعجب سا ہوا تو انہوں نے اس سے پوچھا جس نے پلایا تھا کہ یہ دودھ کہاں سے لائے تھے؟ اس نے بتایا کہ میں پانی کے فلاں گھاٹ پر گیا تھا وہاں صدقے کے جانور پانی پی رہے تھے اور وہ لوگ اونٹیوں کا دودھ پلا رہے تھے انہوں نے مجھے بھی نکال کر دیا تو میں نے اسے اپنے برتن میں ڈال لیا یہ وہی ہے؟ یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ منہ میں ڈال کر قے کر ڈالی۔

اور ہم نے روایت کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کے پاکیزہ کھانے کے بارے میں کہ ان کے پاس ایک ڈبہ لایا جاتا چمڑے کے تھیلے میں مدینے سے۔ اور وہ کتاب الفضائل میں مذکور ہے۔

(۵۷۶۸)......(۱) فی ب (وأمر بالطعام للأساری)

(۵۷۶۹)......(۱) فی ب (أبو محمد بن) بدلاً من (أبو محمد)

(میں نے اس حدیث کو علی بن عاصم کے حالات میں نہیں پایا۔ دیکھئے الکامل ٥/١٨٣٥، ١٨٣٨)

نیک عمل و پاکیزہ کھانے کی وصیت:

٥٧٧٢:...... ہمیں خبر دی ابوسہل احمد بن محمد بن ابراہیم عدل مہرانی نے ان کو محمد بن اسحٰق ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے ان کو عبدالعزیز بن اویسی نے ان کو مالک بن انس نے کہ ربیع سے خبر پہنچی ہے کہ ربیع بن خثیم اپنے ایک ساتھی کو رخصت کرنے لگے تو رخصت ہوتے وقت ان کے دوست نے کہا کہ مجھے آپ کوئی وصیت کیجئے ربیع نے ان کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نیک عمل کیا کرو اور پاکیزہ کھانا کھایا کرو۔

نجات تین اشیاء میں:

٥٧٧٣:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ بن شاذان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر حربی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سے وہ کہتے ہیں کہ نجات تین چیزوں میں ہے۔ پاکیزہ غذا کھانا۔ مکمل تقویٰ اختیار کرنا۔ ہدایت کی راہ چلنا۔

ابلیس کا ناجائز کھانا کھانے والے کو بہکانے سے چھوڑ دینا:

٥٧٧٤:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابوالحسن علی بن یوسف نصیبی نے ان کو عبداللہ بن محمد مفسر نے ان کو محمد بن مثنی نے وہ کہتے ہیں کہ بشر بن حارث نے کہا کہ یوسف بن اسباط نے کہا جب جوان آدمی عبادت کرتا ہے تو ابلیس کہتا ہے کہ دیکھو اس کا کھانا کہاں سے ہے۔ اگر اس کا کھانا برا اور ناجائز ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اس کو اس کے مال پر چھوڑ دو اس کے در پے نہ ہو وہ چھوڑ و کوشش کرتا ہے اور ضائع کرتا ہے اس کے اپنے نفس نے تمہارے لئے کفایت کرلی ہے۔ (یعنی تمہیں بہکانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کی عبادت قبول نہیں ہوگی۔)

کھانے میں حلال وحرام کرنا دنیا سے بے رغبتی وزہد کا ذریعہ ہے:

٥٧٧٥:...... ہمیں خبر دی محمد بن حسین سلمی نے انہوں نے سنا ابوالعباس بن خشاب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جریری سے انہوں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص اپنے کھانے پر نظر رکھتا ہے (یعنی احتیاط کرتا ہے کہ حرام نہ ہو) اس پر دنیا سے بے رغبتی اور زہد داخل ہوجاتا ہے بغیر دعویٰ کے اور وہ شخص سچائی کے راستے کی بو بھی نہیں سونگھے گا جو اپنے نفس کو اور دوسرے کو سست کرے دین کے معاملے میں۔)

٥٧٧٦:...... ہمیں خبر دی ابوسعد شعیبی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد مفید نے ان کو محمد بن حسین بن صباح نے ان کو اسحاق انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ حذیفہ مرعشی نے دیکھا لوگوں کو کہ وہ صف اول کی طرف ایک دوسرے سے جلدی کر رہے تھے۔ فرمانے لگے مناسب ہے اور چاہئے کہ یہ لوگ اس طرح کل حلال کی طرف ایک دوسرے سے جلدی کریں۔ (اصل نسخہ میں اکل خبز الحلال کے الفاظ ہیں)۔

حلال وحرام کی فکر:

٥٧٧٧:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن محمد مروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد ازدی نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا

(٥٧٧١)......لم أجد هذا الحديث فى ترجمة على بن عاصم وانظر الكامل (٥/١٨٣٥، ١٨٣٨)

(٥٧٧٥)......(١) سقط من (أ)ى

مردویہ صائغ سے انہوں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے سفیان ثوری سے پوچھا صف اول کی فضیلت کے بارے میں اس نے کہا تم اس ٹکڑے کو دیکھو جس کو کھاتے ہو کہ تم کہاں سے کھاتے ہو (یعنی حلال کھانے کی فکر کرو) اور آخری صف میں کھڑے ہوا کرو (یعنی حرام کھاؤ اور صف اول میں نماز پڑھو تو کیا فائدہ)۔

ہم نے روایت کی ہے شعیب بن حرب سے اس نے کہا کہ سفیان ثوری نے کہا کہ اپنے درہم کو دیکھو کہ وہ کہاں سے آیا ہے (یعنی حلال کھانے کی فکر کرو) اور نماز بھلے آخری صف میں پڑھو)۔

پانچ اصول:

۵۷۷۸:...... ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوجعفر ہروی نے ان کو ابوالحسین خلادی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمد بن بشر بن مطر نے ان کو محمد بن قدامہ جوہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعیب بن حرب سے وہ کہتے ہیں اس نے اسی کو ذکر کیا۔

۵۷۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن سعید بن عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسحاق بن محمد بن ایوب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں ہمارے اصول پانچ چیزیں ہیں۔ کتاب اللہ کو مضبوطی کے ساتھ تھامنا۔ سنت رسول کی اقتداء کرنا۔ حلال کھانا گناہوں سے بچنا۔ حقوق ادا کرنا۔

حلال کمائی کو صدقہ کرنا:

۵۷۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد بن یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو بقیہ بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابراہیم بن ادھم نے کھانے پر بلایا میں گیا وہ بھی بیٹھ گئے مگر اس طور پر کہ انہوں نے اپنا بایاں پاؤں اپنے کولہے کے نیچے رکھا اور دایاں پاؤں کھڑا رکھا اور ہاتھ کی کہنی اس پر رکھی کہتے ہیں کہ پھر اس نے کہا اے ابومحمد! کیا آپ اس بیٹھک کو پہچانتے ہیں میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹھک ہے (آپ ایسے بیٹھے تھے) آپ غلام کے بیٹھنے کی طرح بیٹھتے تھے اور چھوٹے غلام کی طرح کھاتے تھے شروع اللہ کے نام کے ساتھ۔ کہتے ہیں کہ جب ہم کھا چکے تو میں نے ان کے رفیق سے کہا مجھے یہ بتایئے کہ آپ جب سے ان کی خدمت کر رہے ہیں آپ کے اوپر سخت مرحلہ کوئی پیش آیا ہے اس نے بتایا کہ جی ہاں کہ ہم لوگ ایک دن روزے سے تھے جب رات ہونے لگی تو ہمارے پاس افطار کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا۔ جب ہم نے صبح کی تو میں نے کہا:

اے ابواسحٰق۔ کیا آپ تیار ہیں کہ ہم لوگ باب رستن پر جائیں اور اپنے آپ کو مزدوری اور کرائے کے لئے پیش کریں ان مزدوروں اور کھیت کی کٹائی کرنے والوں کے ساتھ۔ انہوں نے حامی بھر لی اور ہم لوگ مقررہ مقام پر پہنچ گئے۔ ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے مجھے ایک درہم مزدوری یا کرائے پر لے لیا میں نے اس سے کہا کہ میرے ساتھ یہ میرے ساتھی بھی ہیں اس نے کہا تیرے ساتھی کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے میں اس کو ضعیف سمجھتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں بار بار اس کو اصرار کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے ان کو بھی اجرت پر لے لیا مگر صرف چار دانق (پیسے) کہتے ہیں کہ ہم نے دن بھی کٹائی کی اور میں نے اپنی اجرت لی اور بازار میں گیا اور اپنی ضرورت پوری کی اور باقی جو کچھ بچ گیا اس کا میں نے صدقہ کر لیا اور جو کچھ خریدا تھا وہ ان کے پاس لے آیا کہتے ہیں کہ جب ابراہیم بن ادہم نے میری طرف دیکھا تو رونے لگے میں نے کہا کہ کیوں رو رہے ہیں؟ کہنے لگے: کہ بہر حال ہم نے تو اپنی اپنی اجرتیں پوری وصول کر لیں میری زندگی کی قسم کیا ہم نے اپنے مالک کا کام بھی پورا کیا ہے؟ یا نہیں کیا؟ یہ سن کر میں ان کے ساتھ ناراض ہو گیا کہ (دن بھر کام کیا ہے مگر آپ یہ کہتے ہیں) چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ تم

(۵۷۷۶)......(۱) فی ب (أكل خبز الحلال) (۵۷۷۷)......(۱) سقط من (أ) (۵۷۷۹)......(۱) سقط من (أ)

غصہ کس بات کا کر رہے ہو کیا تم میرے لئے ضامن بنتے ہو (اللہ کے آگے) کہ اگر ہم سے کوئی کوتاہی ہوتی ہو تم نے اس کام کو پورا پورا نہ کیا ہو (جیسے ہم نے مزدوری پوری پوری لے لی ہے) کہتے ہیں کہ میں نے کھانا اٹھایا اور اسے صدقہ کر دیا۔ پس یہ بڑا مشکل مرحلہ تھا میرے ساتھ جب سے میں نے ان کی صحبت اختیار کی ہے۔

سری بن مفلس کا طرز عمل:

۵۷۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی جعفر بن محمد خواص نے ان کو جنید بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سری بن مغلس نے ایک دن ذکر کیا اور میں ان سے سن رہا تھا۔ وہ شہر کے گرد ونواح کو ناپسند کرتے تھے یعنی گرد ونواح کی چیز سبزی وغیرہ کھانا پسند نہیں کرتے تھے اور اس میں وہ بڑی سختی کرتے تھے شہر کے کنارے کی سبزی یا پھل وغیرہ نہیں کھاتے تھے اور دوسری کوئی بھی شئی جس کے بارے ان کو معلوم ہو جاتا کہ وہ وہاں سے ہے میں نے دیکھا کہ ایک آدمی نے ان کو خرنوب (ایک خاردار بوٹی) اور خشکی کی لکڑی ہدیہ کی جس کو وہ ارض جزیرہ سے لائے تھے ان کو انہوں نے قبول کر لیا اور میں نے دیکھا کہ ان کو اس سے خوشی ہوتی اور وہ پرہیز گاری میں سختی کرتے تھے۔

چند نوجوانوں کی پرہیز گاری:

۵۷۸۲:......اور اپنی اسناد کے ساتھ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سے وہ کہتے ہیں کہ میں شہر طرسوس میں تھا میرے ساتھ مکان میں کچھ جوان تھے جو کہ عبادت کرتے تھے اور مکان میں ایک تندور تھا جس میں وہ لوگ روٹیاں لگاتے تھے وہ ٹوٹ گیا لہٰذا میں نے اپنے پیسے سے تندور لگوا دیا مگر ان نوجوانوں نے از راہ پرہیز گاری اس میں روٹیاں پکانے سے پرہیز کیا۔

ابو یوسف غسولی کا زہد:

۵۷۸۳:......اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا سری سے وہ ذکر کرتے تھے ابو یوسف غسولی کا اور ابو یوسف شعر کو لازم رکھتے تھے اور جہاد کرتے تھے جب وہ لوگوں کے ساتھ جہاد کرتے اور بلاد روم میں داخل ہوتے تو ان کے ساتھ اہل روم کی ذبیحہ کھاتے اور ان کے پھل بھی کھاتے تھے مگر ابو یوسف غسولی نہیں کھاتے تھے ان سے کہا گیا کہ ابو یوسف کیا تم شک کرتے ہو کہ حلال ہے یا نہیں؟ بولے کہ نہیں شک نہیں کرتا۔ کہا جاتا ہے سب کچھ حلال ہے بولے کہ زہد تو ہوتا ہی حلال میں ہے۔

سری المغلس کا ایک واقعہ:

۵۷۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابراہیم بن سعید بن عثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سے ایک مرتبہ میں واپس لوٹا تو میں نے راستے میں صاف پانی کا بھرا ہوا ایک برتن دیکھا جس کے ارد گرد حشیش کی گھانس و پودے اُگ چکے تھے میں نے دل میں سوچا اے سری اگر میں کسی دن حلال لقمہ کھا سکتا ہوں اور حلال پانی پی سکتا ہوں تو وہ آج کا دن ہے لہٰذا میں اپنی سواری کے جانور سے اترا اور اس حشیش سے کھایا اور اس پانی میں سے پیا۔ اس کے بعد غیب سے آواز دینے والے نے مجھے آواز دی میں نے آواز سنی مگر آواز دینے والے شخص کو نہیں دیکھا (اس نے کہا) اے سری المغلس وہ خرچہ جس کے ذریعہ تو یہاں تک پہنچا تھا وہ کہاں سے آیا تھا۔

نفس پر کنٹرول:

۵۷۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل احمد بن محمد صیرفی نے ان کو سعید بن عثمان خیاط نے پس اس نے ذکر کیا اس

(۵۷۸۱)......(۱) فی ب (نکر) (۵۷۸۳)......(۱) فی الأصل بدون فاء

حکایت کو الفاظ میں کمی زیادتی کے ساتھ اور آخر میں کہا ہے کہ اس نے میرے نفس کو میرے لئے توڑ دیا۔

۵۷۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن احمد بن جعفر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن داؤد دینوری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ بن جلاد سے وہ کہتے ہیں میں اس شخص کو پہچانتا ہوں جو تیس سال تک مکے میں مقیم رہا مگر اس نے آب زمزم میں سے کچھ نہیں پیا سوائے اس کے جو اس کے ڈول اور رسی میں جذب ہوا ہوتا تھا اور کھانا اس نے کچھ بھی نہیں کھایا سوائے اس دودھ کے جو تھوڑا سا اس نے مصر میں دوہا تھا۔

۵۷۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو ابومحمد جریری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سہل بن عبداللہ تستری سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے طعام کے (حرام وحلال) پر نظر رکھے اس پر زہد بغیر دعویٰ کے داخل ہو جاتا ہے۔

یحییٰ بن معین کے چند اشعار:

۵۷۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو دعلج بن احمد سنجری نے ان کو احمد بن علی آباد نے ان کو ابوطاہر نے ان کو عبدالرحمٰن بن قاسم نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن عبدالعزیز نے کہا پرہیزگار انسان لگام چڑھایا ہوا ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ ارادہ کرے اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو عیسیٰ بن سلیمان نے ان کو داؤد بن رشید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے یحییٰ بن معین نے مال تو ایک دن ختم ہو جاتا ہے خواہ حلال ہو خواہ حرام ہو مگر اس کا گناہ کل قیامت تک باقی رہے گا متقی اور پرہیزگار صرف وہی نہیں ہے جو صرف دوسرے الٰہ نہ بنائے بلکہ وہ ہے جس کا کھانا پینا پاک ہو۔ اور نیت صاف ہو اور ہاتھ کی کمائی پاک ہو اور اس کی کلام اچھی بات کرنے کے لئے ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے اپنے رب سے یہی ہدایات بتائی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام ہو۔

عبداللہ بن اکتم کے اشعار:

۵۷۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید موقر بن محمد بن جراح ادیب ہروی نے ان کو ابواسحٰق احمد بن محمد بن سعید نے ان کو محمد بن عبدالکریم مروزی نے وہ کہتے ہیں کہ جب یحییٰ بن اکتم قضاء کے لئے قبیلے کے حاکم بنائے گئے۔ اور ان کے بھائی عبداللہ بن اکتم نے مرو سے لکھا اور وہ زاہد لوگوں میں سے تھا۔ شعر میں جن کا مفہوم یہ ہے۔

وہ ایک لقمہ جسے تم موٹے کوٹے ہوئے نمک کے ساتھ کھاتے ہو وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے اس کھجور سے جس کے اندر بھڑ بھری ہوئی ہوں۔ اور وہ ایک لقمہ جس کے اس کا مالک تیرے منہ کے قریب کرے مثل اس دانے کے ہے جو (پرندے پھانسنے کی پھانسی میں اٹکا ہوتا ہے) جو پرندوں کی گردن توڑ دیتی ہے۔

بنات حوا پر رونا لازم کر دیا گیا:

۵۷۹۰:......ہمیں خبر دی تھی ابونصر قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ابراہیم بن علی ذہلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو سفیان بن حسین نے ان کو یعلیٰ بن مسلم نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب درخت سے کھایا جس سے منع کئے گئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا جو کچھ تم نے کیا اس پر تمہیں کس چیز نے

(۵۷۸۶)......(۱) فی الأصل : (أبو الحسن) (۲)......فی ب (عن) (۳)...... سقط من (أ)
(۵۷۸۸)......(۱) سقط من أ (۵۷۸۹)......(۱) سقط من (أ)

آمادہ کیا تھا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عذر پیش کرتے ہوئے کہا اے میرے رب! اس معاملے کو میرے لئے حوا نے خوبصورت بنا کر پیش کیا تھا۔ اللہ نے فرمایا کہ میں اس کو یہ سزا دوں گا کہ وہ حمل تکلیف کے ساتھ گذارے گی اور وضع حمل بھی تکلیف کے ساتھ کرے گی اور ہر مہینے دو مرتبہ خون آلود ہوگی حوا یہ سن کر زور سے رو پڑی تھی کہتے ہیں کہ رونا تیرے اوپر لازم ہو گیا ہے اور تیری بیٹیوں پر بھی۔ یہ روایت اسی طرح موقوف آئی ہے۔

اپنے ہاتھوں کی کمائی بہترین کمائی:

۵۷۹۱:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابوصالح نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیساپوری نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل بن حسین بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو ابوصالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے اسی طرح یحییٰ بن سعید سے اس نے خالد بن معدان بن مقدام بن معدیکرب صاحب نبی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جو اپنے ہاتھوں کی کمائی سے زیادہ بہتر کوئی طعام کھائے۔ فرمایا کہ داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی کے سوا نہیں کھاتے تھے دونوں روایتوں کے الفاظ برابر ہیں۔ سوائے اس کے کہ صنعانی کی روایت میں صاحب نبی کے الفاظ نہیں ہیں۔ اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریقہ سے خالد بن معدان سے۔

۵۷۹۲:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو شریح بن نعمان نے ان کو ابوعوانہ نے اعمش سے ان کو شمر بن عطیہ نے ان کو یحییٰ بن وثاب نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے فرمایا: اے لڑکے! عصیدہ (ایک قسم کا حلوا) پکوایئے ہم سے تیل کی گرمی دور کیجئے۔

چار مفید خصلتیں:

۵۷۹۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو عبدالعزیز بن حبیب نے ان کو جعفر بن محمد بن یعنی ابن ہارون نے۔ مشہور حکیم علی بن مرہ طائی سے جن کی نوے برس کے قریب عمر تھی۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا اور آپ اپنی طب سے ہمیں مستفید فرمائیں۔

بولے چار خصلتوں سے آپ حفاظت کریں۔ میں نے کہا بتایئے۔ فرمایا کہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب تم بیمار ہو جاؤ اور تمہارے گھر والے تمہارے اوپر شفقت کریں کہ آپ یہ کھالیجئے یہ پی لیجئے اگر تجھے کسی ایسی چیز کی خواہش ہو رہی ہو جو ان کی کہی ہوئی شئی سے مختلف ہے تو وہ کچھ کھا لیجئے بے شک صحت آچکی ہے تیرے پاس۔ اور اگر تم کسی شئی کی خواہش نہ کرو تو ان کی بات پر توجہ نہ دو۔ کیونکہ اگر آپ بغیر بھوک کے صرف ان کے کہنے پر کھائیں گے تو تیرے جسم میں فائدے سے زیادہ نقصان ہوگا اور دوسری چیز یہ ہے کہ اگر تیری بیوی یا لونڈی ہو اس کے قریب بالکل نہ جانا صحبت کرنے کے لئے مگر جماع کی خواہش کے بعد۔ کیونکہ شدید خواہش کے بغیر اگر آپ صحبت کریں گے تو تیرے جسم میں نقصان ہوگا اور جب آپ اس سے صحبت کریں گے جماع کی خواہش کے مطابق تو یہ بمنزلے خواب میں احتلام کے ہوگا بہر حال تیسری چیز یہ ہے کہ جب تم بیمار ہو تو غسل کرنے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ اس سے رکی ہوئی بیماری ہو سکتی ہے۔ اور صحت ہونے کے بعد غسل کرو وہ فائدے کی چیز ہے۔

چوتھی چیز یہ ہے ایک آدمی گھر میں گھستا ہے دروازے بند کرتا ہے پردہ ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ میں سونا چاہتا ہوں حالانکہ اسے نیند نہیں آرہی

(۵۷۹۳)۔۔۔۔۔(۱) المقرم البعير المكرم لايحمل عليه ولا يذلل ولكن يكون للفحولة وكذا القرم. ومنه قيل قوم ومقرم والقرم شدة الشهوة إلى اللحم

ہوتی مگر زبردستی سوتا ہے لہٰذا جب اٹھتا ہے تو پہلے سے بھی زیادہ بوجھل ہوتا ہے اگر وہ شخص نیند نہ کرے بلکہ خالی اونگھ لے تو ایسے ہو جائے گا جیسے رسی اور بندش سے نکل گیا ہے۔

حکمت کی تین اشیاء:

۵۷۹۳:......مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو خبر دی ہے حسن بن سفیان نے ان کو عمر بن کثیر بن دینار نے ان کو بقیہ نے ان کو ارطاۃ نے وہ کہتے ہیں بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کے دربار میں اہل طب حکیم جمع ہوئے بادشاہ نے ان سے پوچھا کہ معدہ کی سردار دواء کون سی ہے؟ ہر آدمی نے اپنا اپنا جواب دیا مگر ان میں ایک آدمی خاموش بیٹھا تھا جب سب فارغ ہو گئے تو بادشاہ نے کہا کہ تم کیا کہتے ہو اس نے کہا کہ سب نے ایسی چیزیں ذکر کی ہیں جو کچھ فائدہ ضرور دیتی ہیں۔ لیکن ان سب کا خلاصہ تین چیزیں ہیں کھانا کبھی نہ کھانا مگر بھوک کے بعد اور گوشت کبھی نہ کھانا مگر جب اچھی طرح گل کر پک جائے۔ لقمہ کبھی نہ نگلنا حتیٰ کہ تم اسے خوب چبالو اچھی طرح سے کہ معدہ پر مشقت نہیں ہوگی۔

چار ہزار کلمات کا خلاصہ:

۵۷۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزکریا عنبری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن علی ذہلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عام کلام میں سے چار ہزار کلمات نکالے پھر چار ہزار کلمہ کا خلاصہ چار سو کلمہ میں نکالا۔ پھر چار کلمے میں سے میں نے چالیس کلمے نکالے پھر چالیس میں سے میں نے چار کلمے نکالے۔ پہلا ان میں سے یہ ہے کہ عورتوں کے ساتھ اختلاط نہ رکھو، دوسرا یہ ہے کہ معدے کو اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہ اٹھواؤ۔ تیسرا یہ ہے کہ مال تمہیں دھوکہ نہ دے۔ چوتھا یہ کہ تجھے اتنا علم کافی ہے جس کے ساتھ فائدہ اٹھایا جائے۔

جسم وصحت اور بیماری کا مدار معدہ پر ہے:

۵۷۹۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق حمیدی نے ان کو سفیان بن ابجر نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے، وہ کہتے ہیں کہ معدہ پورے جسم کے لئے حوض ہے اور رگیں اس میں نالیاں ہیں جو کچھ حوض میں صحت کے ساتھ اور درستگی کے ساتھ داخل ہوگا اور درستگی کے ساتھ اس میں سے نکلے گا۔ جو کچھ اس میں بیماری کے ساتھ داخل ہوگا بیماری کے ساتھ نکلے گا۔ اور اس بارے میں ایک مرفوع حدیث بھی مروی ہے مگر ضعیف سند کے ساتھ۔

۵۷۹۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن داؤد رزار نے بغداد میں ان کو بکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو عبداللہ بن حسن حرانی نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن جریج رہاوی نے ان کو زید بن ابوانیسہ نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معدہ بدن کے لئے حوض ہے اور رگیں اسی کی طرف جاتی ہیں جب معدہ صحیح ہوگا تو رگیں صحت کے ساتھ نکلیں گی جب معدہ خراب ہوگا تو رگیں بیماری کے ساتھ نکلیں گی۔

اس جہاں کے علاوہ دوسرا جہاں تلاش کرلو:

۵۷۹۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری اسفرائنی نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد امام مسجد ابوخلیفہ نے ان کو حارث بن عبدالرحمٰن بن سلام نے ان کو عمرو بن ابوخلیفہ نے ان کو خبر دی ہے ایک آدمی نے اہل بصرہ میں سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حسن

سے کہا اے ابوسعید! بے شک میں جب شکم سیر ہو جاتا ہوں تو میرا پیٹ مجھے تکلیف دیتا ہے اور جب میں بھوکا ہوتا ہوں تو بھی میرا پیٹ مجھے تکلیف دیتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ لہٰذا تم اس جہان کے علاوہ دوسرا جہاں تلاش کرلو۔

دعوت قبول کرنا:

۵۷۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو یحییٰ بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب میں پایا عبداللہ بن معاذ سے اس نے اپنے والد سے اس نے شعبہ سے اس نے مزاحم بن زفر سے اس نے ربیع بن عبداللہ سے اس نے سنا ایک آدمی سے کہ اس نے پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ میرا ایک پڑوسی ہے وہ سود کھاتا ہے یا یوں کہا تھا کہ خبیث اور حرام کمائی کرتا ہے۔ اور بسا اوقات مجھے کھانے کے لئے بلاتا ہے کیا میں اس کی بات مانوں یعنی دعوت قبول کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں۔

شیخ نے فرمایا: یہ بات اباحت اور جواز پر مبنی ہے۔ اس لئے کہ دعوت قبول کرنے والا یہ نہیں جانتا کہ جس نے اس کو کھلایا ہے وہ اس کی حلال کمائی سے ہے یا حرام کمائی سے اور دعوت قبول کرنا حق ہے۔

۵۷۹۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد بن عبدالوہاب نے ان کو ابویعلیٰ بن عبید نے ان کو مسعر نے ان کو جواب تیمی نے ان کو حارث بن سوید نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ کے پاس آیا یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس۔ اور کہنے لگا کہ میرا ایک پڑوسی ہے میں اس کی کوئی کمائی کوئی شئی نہیں جانتا سوائے خبیث اور حرام کے اور وہ مجھے بلاتا رہتا ہے میں اس کے پاس جانے سے گریز کرتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ مجھے اس کے پاس نہ جانا پڑے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ اس کے پاس جائیے اور دعوت بھی قبول کیجئے۔ سوائے اس کے نہیں کہ اس کا گناہ اور بوجھ اسی پر ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ جواب التیمی میں بحث ہے اور غور ہے۔ میں نہیں جانتا کیا انہوں نے ان کے قول کو محفوظ کیا ہے؟ یہ قول کہ میں اس کے لئے کسی شئی کو نہیں جانتا مگر حرام۔ اس کے بعد کبھی ہوگی اس کے لئے کوئی حلال شئی۔ جس کو وہ اس کے ساتھ نہیں جانتے ہوں گے۔ اور کبھی وہ کھانا خریدیں گے جس کھانے پر وہ ان کو دعوت دیں گے۔ اپنے ذمے میں لہٰذا وہ کھانا حلال ہوگا۔ اگر اس کو حلال کر لیتے اس کو ترک اجابت میں تو اچھا ہوتا۔

۵۸۰۰:......ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو زائدہ نے ان کو منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ایک سردار یا سمجھدار آدمی تھے وہ حج کے زمانے میں مجمعوں میں نکل جاتے تھے۔ کہا کہ اس وقت یہ سردار لوگ فحش گوئی بھی کرتے تھے کہتے ہیں کہ وہ جب آئے تو انہوں نے کچھ لوگوں کو بلایا۔ محلے میں سے اور انہوں نے مجھے بھی بلایا۔ مگر میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں اس کے پاس نہ جاؤں۔ کہتے ہیں میں ابراہیم کو ملا اور میں نے انہیں یہ بات بتائی۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ شیطان تیرے دل میں عداوت اور بغض ڈال رہا ہے۔ (یہ بات ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے) عامل اور نمائندے آتے تھے اور لوگوں کو بلاتے تھے اور لوگوں کو نکالتے تھے۔

شیخ کہتے ہیں کہ یہ بات اس لئے ہے کہ احتمال ہے کہ ان کے لئے حلال موجود ہو اور انہوں نے اس کو حلال میں سے دیا ہو جب رک جائیں گے تو یہ رک جانا ان کے دل میں عداوت واقع کرے گا اور رعایا کو والی کے ساتھ عداوت کرنے کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ اگر ان کی دشمنی سے امن ہو تو پھر ان کے طعام و کھانے سے پرہیز کرلیں تحقیق یہ کام اہل تقویٰ کی ایک جماعت نے کیا ہے وباللہ التوفیق۔

(۵۷۹۹)......(۱) فی ب (هل حفظ) (۵۸۰۰)......(۱) فی ب (العمال)

۵۸۰۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو مسلم نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو مسلم بن خالد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو سمی نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو اس کے ہاں سے کھانا کھائے اور پوچھے نہیں اور اس کے ہاں پیئے مگر اس سے مت پوچھے۔

شیخ فرماتے ہیں:

۵۸۰۲:......اس کو روایت کیا ہے سفیان بن عیینہ نے ابن عجلان سے اس نے سعید سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت فرماتے ہیں کہ اگر یہ صحیح ہو تو اس لئے کہ ظاہر ہے مسلمان اس کو حلال ہی کھلائے گا اور حلال ہی پلائے گا۔ جو اس کے نزدیک حلال موجود ہوگا۔

۵۸۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مطلب شیبانی نے کوفے میں ان کو عبداللہ بن سعید بن یحییٰ قاضی نے ان کو محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو حسن بن عمران بن حصین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا فاسقوں کے طعام کی دعوت قبول کرنے سے۔

چوتھی فصل:......کھانے اور پینے کے آداب اور کھانا کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا

۵۸۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد بن محمد بن علی روذباری نے مقام طوس میں۔ ان کو ابوبکر محمد بن بکر بن عبدالرزاق نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو قیس نے ان کو ابو ہاشم نے ان کو زاذان نے ان کو سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا۔ بے شک کھانے کی برکت اس سے پہلے وضو کرنا ہے (وضو سے مراد ہاتھ دھونا) میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا: بے شک کھانے کی برکت وضو کرنا ہے کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد۔ ابوداؤد نے کہا کہ یہ روایت قوی نہیں ہے۔ سفیان کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کو مکروہ کہتے تھے۔ احمد فرماتے ہیں کہ اسی لئے مالک بن انس رحمہ اللہ (امام مالک) نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے۔

۵۸۰۵:......اس میں جو ہمیں دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن موسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضل بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مصعب سے وہ کہتے ہیں کہ امیروں میں سے کسی امیر نے امام مالک کو ناشتہ کی دعوت دی کہتے ہیں کہ جب پانی کا ڈونگا اور تھال (ہاتھ دھونے کے لئے) ان کے قریب کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں آئندہ آپ کے ناشتے کی دعوت قبول نہیں کروں گا۔ اس نے پوچھا کہ کیوں؟ انہوں نے کہا اس لئے کہ کھانے کے وقت دونوں ہاتھ دھونا بدعت ہے۔

کہا ہے احمد نے کہ ہمارے صاحب شافعی نے بھی اس کے ترک کرنے کو مستحب کہا ہے اور انہوں نے درج ذیل حدیث سے حجت پکڑی ہے۔

۵۸۰۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار نے کہ انہوں نے سنا سعید بن حویرث سے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

(۱)...... وفی المخطوطة سفیان بن أبی عینة

(۵۸۰۴)......أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۳۷۶۱)

وأخرجه الترمذی فی الأطعمة وقال: لاتعرفه إلا من حدیث قیس وقیس ضعیف فی الحدیث.

تھے آپ بیت الخلاء گئے آپ واپس آئے تو کھانا لایا جاچکا تھا آپ کھانے کے لئے بیٹھنے لگے تو کسی نے پوچھا کیا آپ وضو نہیں کریں گے آپ نے فرمایا کہ مجھے نماز نہیں پڑھنی کہ میں وضو کروں اس کو مسلم نے روایت کیا ہے (وضو سے مراد ہاتھ دھونا لیا گیا ہے۔)

ابوبکر ابن ابی شیبہ سے مروی ہے کہ امام شافعی نے فرمایا: آداب میں سے سب سے بہتر یہی ہے کہ وہ چیز لی جائے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو۔ انسان ہاتھ دھونے سے پہلے کھانا کھالے (یعنی ہاتھ بعد میں دھوئے) یہ بات میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے مگر یہ کہ اس نے نجاست یا کسی ناپاک چیز کو ہاتھ لگایا ہو (تو پھر پہلے ضرور دھولے۔)

کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا گھر کی خیر و برکت کی زیادتی کا سبب:

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کثیر بن سلیمان سے روایت ہے کہ اس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے گھر کی خیر و برکت کو زیادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ ہاتھ دھولے اس وقت جب اس کا صبح کا کھانا حاضر ہو اور جس وقت اٹھالیا جائے (یعنی پہلے بھی اور بعد میں بھی۔)

٥٨٠٧:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بکر بن سہیل نے ان کو عبداللہ بن صالح کا تب لیث نے ان کو کثیر نے اور یہ کوئی شئی نہیں ہے اور کثیر بن سلیم ایسی روایت لاتے ہیں جس کا کوئی متابع نہیں ہوتا۔

٥٨٠٨:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو ابوعاصم نے ان کو ابن جریج نے ان کو سعید بن حویرث نے کہ انہوں نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے قضاء حاجت کے بعد آئے اور کھانا پیش کیا گیا آپ نے کھانا کھایا اور پانی کو چھوا بھی نہیں۔

٥٨٠٩:۔۔۔۔۔اور ہمیں خبر دی عمرو بن دینار نے ان کو سعید بن حویرث نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تو نے وضو کیوں نہ کیا؟ فرمایا میں نے نماز کا ارادہ نہیں کیا کہ میں وضو کروں، اور عمرو نے گمان کیا ہے کہ اس نے اسے سنا ہے سعید بن حویرث سے، مسلم نے اس کو روایت کیا ہے عمرو بن عباد بن جبلہ سے اس نے ابوعاصم سے۔

کھانے کے بعد ہاتھ دھونا:

٥٨١٠:۔۔۔۔۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قضاء حاجت کی اور ان کے پاس کھانا لایا گیا ان سے پوچھا گیا اے امیر المؤمنین آپ ہاتھ نہیں دھوئیں گے؟ انہوں نے فرمایا میں نے صفائی بائیں ہاتھ سے کی ہے اور کھانا میں دائیں ہاتھ کے ساتھ کھاؤں گا بہر حال ہاتھ دھونا کھانے کے بعد ہے۔

٥٨١١:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے زہری سے اس نے عبداللہ بن عبداللہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک اسے پہنچاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جس نے اس حال میں رات گذاری کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہوئی تھی پھر اسے کسی چیز نے کاٹ لیا تو وہ محض اپنے آپ کو ہی ملامت کرے اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابن عیینہ نے۔

(٥٨٠٦)۔۔۔۔۔(١) سقط من (أ)

(٥٨٠٩)۔۔۔۔۔(١) في ب (قيل)　　(٢)۔۔۔۔۔في الأصل (ابن)

۵۸۱۲:..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن بالویہ مزکی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے یہ کہ نافع بن یزید نے اس کو حدیث بیان کی ہے عقیل بن خالد سے اس نے ابن شہاب زہری سے اس نے عبید اللہ بن عبداللہ سے اس نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں جس نے رات اس حال میں گذاری کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی اور کوئی شئی لگی ہوئی تھی اور اس کو کوئی شئی پہنچی وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔

اس کو اسی طرح روایت کیا ہے عقیل نے اسی اسناد کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور موصول روایت کے اور معمر نے اس کی مخالفت کی ہے اس نے اس کو روایت کیا ہے (درج ذیل روایت میں۔)

۵۸۱۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے اس کو محمد بن اسحاق صغانی نے اور عباس دوری نے دونوں نے کہا کہ ان کو عفان بن مسلم نے۔

۵۸۱۴:..... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے وہیب نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے رات اس حال میں گذاری کہ اس کے ہاتھ میں کوئی چکنی چیز لگی ہوئی تھی پھر اس کو کوئی چیز پہنچ گئی (یعنی چیز نے کاٹ لیا) وہ اپنے آپ کے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے وہیب نے معمر سے بطور مرسل روایت کے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ذکر کے سوا اور اس کو روایت کیا ہے سفیان بن حسین نے زہری سے۔ اور اس پر اس میں اختلاف کیا گیا ہے۔ زہری سے اس نے عروہ سے اس نے عائشہ سے۔ اور کہا گیا ہے کہ اس نے سالم سے اس نے ان کے والد سے۔ اور یہ کوئی شئی نہیں ہے۔ اور دوسرے طریق سے روایت کی گئی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جیسے درجہ ذیل ہے۔

۵۸۱۵:..... ہیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی شیبانی نے ان کو احمد بن حازم نے ابوغرزہ سے ان کو ابوغسان مالک بن اسماعیل نے ان کو زہیر بن ابی صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی (مذکور کی) مثل اور اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو روح بن قاسم نے اور حماد بن سلمہ نے اور خالد بن عبداللہ نے ان کو سہیل نے اور اس کو روایت کیا ہے جریر بن عبدالحمید نے ان کو سہیل نے بطور موقوف روایت کے اور اس کو روایت کیا ہے ابوہمام دلال نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو سہیل بن ابی صالح نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے۔

۵۸۱۶:..... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابوہمام دلالی نے ان کو سفیان نے پس اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے منصور بن ابوالاسود نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی مثل۔

۵۸۱۷:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوجعفر محمد بن عیسیٰ عطار نے ان کو محمد بن جعفر مدائنی نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو عباس دوری نے ان کو محمد بن جعفر مدائنی نے ان کو منصور بن ابی الاسود نے ان کو اعمش نے پھر اس مذکور کو ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوامیہ نے ان کو سلیمان بن عبداللہ رقی نے ان

کوعبداللہ بن عمر نے ان کوعبدالکریم نے ان کوعکرمہ نے ان کوابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی اور ایک آدمی سے آپ نے گوشت کی بومحسوس کی، جب واپس لوٹے تو فرمایا کیا تم نے اپنے آپ سے گوشت کی بوکونہیں دھویا۔

۵۸۱۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کواحمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو محمد بن سلیمان بن کعب نے ان کوابوعمرو صباح معلم نے ان کوعیسیٰ بن شعیب نے ان کوابوالفضل مستملی نے ان کوعمار بن ابوعمار نے ان کوابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اٹھایا کرو تھال (ہاتھ دھونے کا) یہاں تک کہ پھرا دیا جائے (سب پر) سب کیا کرو ہاتھ دھونے کے عمل کو، جوڑ کرر کھے گا اللہ تعالیٰ تمہاری جماعت اور اتفاق کو۔ اس اسناد میں بعض مجہول راوی ہیں اور اس کا مفہوم دوسری ضعیف روایت میں بھی مروی ہے۔

۵۸۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کوخبر دی ہے خلف بن محمد بخاری نے ان کو سہیل بن شاذویہ نے ان کوحلوان بن سمرہ نے بطور املاء کے ان کوعصام بن مقاتل بن مقاتل نحوی نے ان کوعیسیٰ بن موسیٰ نے ان کوعبدالعزیز بن ابوداؤد نے ان کونافع نے ان کوابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تھال (تشلے پلیٹ) استعمال کرو (یعنی ہاتھ دھلانے کے لئے) اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

امام احمد نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول: اترعوا اس سے مراد ہے املؤو یعنی ان کو بھر لو اور ایک روایت ہے عمر بن عبدالعزیز سے۔

۵۸۲۱:......جیسے ہمیں اس کی حدیث بیان کی ہے ابومحمد حسن بن احمد حافظ نے ان کو قاضی ابوعاصم محمد بن علی بن محمد بن یعقوب بلخی نے ان کو ابوبکر اسماعیل بن محمد بن احمد فراء نے ان کو ابوبکر محمد بن محمد بن خطاب نے ان کو ابوجعفر محمد بن موسیٰ بن شداد نے ان کو وکیع نے ان کو خارجہ بن مصعب نے ان کو داؤد بن ابی ہند نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے واسط میں مقرر اپنے عامل کی طرف لکھا مجھے خبر پہنچی ہے کہ آدمی ایک تشلے میں (ہاتھ دھوتا ہے) پھر وہ کہتا ہے اور اس پانی کو گرا دیا جاتا ہے۔ بے شک یہ عجمیوں کی عادت ہے۔ تم سب اسی میں ہاتھ دھو۔ پس جیسے بھر جائے تو گرادو۔

۵۸۲۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کوعثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو بشیر بن یسار مولیٰ حارثہ نے کہ سوید بن نعمان نے اس کوخبر دی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے۔ خیبر والے سال جب یہ لوگ مقام صہباء پر پہنچے یہ خیبر کے قریب ایک جگہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے اور عصر کی نماز پڑھی اس کے بعد آپ نے کھانے کا سامان منگوایا تو ستو کے سوا کچھ نہیں لایا گیا آپ نے حکم دیا تو اسے گھولا گیا۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا ہم لوگوں نے بھی کھایا اس کے بعد آپ مغرب کے لئے اٹھے آپ نے کلی کی ہم سب نے بھی کلیاں کیں پھر آپ نے نماز پڑھائی مگر وضو نہیں کیا۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے حدیث مالک سے۔

۵۸۲۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کواحمد بن عبید نے ان کوعبید بن شریک اور ابن ملحان نے دونوں نے کہا ان کوخبر دی یحییٰ نے ان کولیث نے ان کوعقیل نے ان کوابن شہاب نے ان کوعبیداللہ بن عبداللہ بن عقبہ نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر آپ نے پانی منگوایا اور کلی کی اس کے بعد فرمایا کہ بے شک اس کی چکناہٹ ہوتی ہے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا یحییٰ بن بکیر سے۔

۵۸۲۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کواحمد بن عبید صفار نے ان کواسماعیل بن اسحاق نے ان کوعیسیٰ بن میناء نے ان کو محمد بن

(۵۸۱۹)......(۱) فی ب (القسمانی)

جعفر نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا اس کے بعد آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا تھا۔ اور کلی بھی نہیں کی تھی۔

ہم نے روایت کی ہے انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور کلی نہیں کی اور نہ ہی وضو کیا اور نماز پڑھائی۔ ان دونوں حدیثوں میں جواز پر دلالت موجود ہے اور پہلی میں مستحب ہونے پر دلیل ہے۔

۵۸۲۵:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو سماک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا اس کے بعد آپ نے کپڑے کے ساتھ اپنا ہاتھ پونچھ لیا جو اس کے نیچے تھا۔ اس کے بعد کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے کہ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا واجب نہیں ہے۔

۵۸۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقریٔ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو یحییٰ ابن یعلی نے ان کو زائدہ بن قدامہ نے ان کو عبدالعزیز رفیع نے ان کو عکرمہ نے اور عبداللہ بن ابی ملیکہ نے دونوں نے کہا کہ ہم نے سنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم گذرتے اور ہنڈیا چڑھی ہوئی تھی آپ اس میں سے ایک گوشت والی ہڈی نکالتے اور کھاتے تھے پھر آپ نماز کی طرف چلے جاتے تھے نہ اسی سے آپ کلی کرتے تھے اور نہ ہی وضو کرتے تھے۔

۵۸۲۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو حمزہ بن سعید مازنی نے ابان بن عثمان سے کہ حضرت عثمان نے روٹی کھائی گوشت کے ساتھ۔ اس کے بعد انہوں نے کلی کر لی اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر انہوں نے وہ منہ پر پھیر لئے اس کے بعد نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔

۵۸۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو طلق بن غنام نے ان کو محمد بن بشر بن بشیر اسلمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو بیعۃ الرضوان میں شریک تھے ان کے پاس کہیں سے کھاد کا پودا لایا گیا کہ ہاتھ دھوئیں گے آپ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ ان سے کہا گیا کہ بائیں ہاتھ سے بھی لیا جاتا ہے انہوں نے فرمایا بے شک ہم لوگ خیر کو اپنے دائیں ہاتھوں سے ہی لیتے ہیں۔

فصل:......کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا

۵۸۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو یحییٰ بن حلف نے ان کو ابوعاصم نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے۔ کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام ذکر کرے تو شیطان کہتا ہے نہ تمہاری رات گذارنے کی جگہ ہے اور نہ ہی رات کا کھانا ہے۔ (یعنی اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے۔) اور جب کوئی داخل ہو مگر اللہ کا ذکر نہ کرے دخول کے وقت تو شیطان اپنے شیطانوں سے کہتا ہے کہ تم نے رات گذارنے کی جگہ پالی ہے جب کھانے پر بسم اللہ نہیں کہتا تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے رات گذارنے کی جگہ بھی پالی ہے اور رات کا کھانا بھی۔

اس کو مسلم نے روایت کیا محمد بن مثنیٰ سے اور اس نے ابوعاصم سے۔

(۵۸۲۸)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود السجستاني (۳۷۶۵)

شیطان کا اس کھانے کو حلال سمجھ لینا جس پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے:

۵۸۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو خثیمہ نے ان کو ابوحذیفہ نے حذیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوتے تھے کسی کھانے پر ہم لوگ کھانے پر ہاتھ نہیں رکھتے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا کرتے اور ہاتھ رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم کھانے پر موجود تھے اتنے میں ایک چھوٹی لڑکی بھاگی ہوئی آئی اور جلدی سے اس نے کھانے میں ہاتھ ڈال دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ بے شک شیطان اس کھانے کو اپنے لئے حلال سمجھ لیتا ہے جس پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا گیا ہو۔ بے شک وہ اس لڑکی کے ساتھ آیا تھا تاکہ وہ اس کے ذریعے کھانے پر قادر ہو سکے میں نے اس میں بچی کا ہاتھ پکڑ لیا ہے اور وہ اس اعرابی کے ساتھ بھی آیا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے کھانے پر قادر ہو سکے میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا ہے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک اس کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوکریب سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ثوری نے اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے۔

۵۸۳۱:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اعمش نے ان کو زید بن وہب نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم لوگ کھانے پر آئے۔ راوی نے حدیث ذکر کی ہے مذکور کے مفہوم میں۔ اور جماعت یاد رکھنے کے لئے ایک سے زیادہ بہتر ہے۔

ایک دیہاتی کا واقعہ:

۵۸۳۲:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے استاذ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہشام نے ان کو بدیل عقیلی نے ان کو عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی نے ایک عورت سے جو انہیں میں سے تھی۔ اسے ام کلثوم کہا جاتا تھا وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ کے ساتھ کھا رہے تھے کہ اچانک ایک دیہاتی آیا اس سے دو لقمے کھا لئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خبردار بے شک وہ اگر اللہ کا نام ذکر کرتا تو کھانا تمہیں کافی ہو جاتا جب تم میں سے کوئی کھائے اور بسم اللہ بھول جائے اسے چاہئے کہ یوں کہے بسم اللہ اوله و آخره۔

اور ہم نے روایت کی ہے امیہ بن مخشی کی حدیث میں اس آدمی کے بارے میں جس نے کھانا کھایا تھا مگر بسم اللہ نہیں پڑھی تھی یہاں تک کہ اس کے کھانے میں سے صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا تھا تب اس نے کہا بسم اللہ اوله و آخره۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو ہنس پڑے اور فرمانے لگے:

شیطان اس کے ساتھ برابر کھانے میں شریک رہا اس نے جب اللہ کا نام لیا تو جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اس نے قے کر دی ہے۔ ہم نے اس کی اسناد کتاب الدعوات میں ذکر کی ہے۔

(۵۸۳۲)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (١٠٦٦)

مؤمن اور کافر کے شیطانوں کا مکالمہ:

۵۸۳۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحٰق ہمدانی نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بے شک مؤمن کا شیطان کافر کے شیطان سے ملا (جو ساتھ ساتھ رہتے ہیں) تو کافر والے نے دیکھا کہ مؤمن والا پریشان ہے غبار آلود ہے مریل ہو رہا ہے۔ کافر والے شیطان نے اس سے کہا ہلاک ہو جائے تجھے کیا ہو گیا ہے تو تو مر رہا ہے اس شیطان نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں اس کے ساتھ رہتے ہوئے کسی شئی تک نہیں پہنچ سکتا ہوں جب وہ کھانا کھاتا ہے تو بسم اللہ پڑھتا ہے۔ پیتا ہے تو بسم اللہ پڑھتا ہے سوتا ہے تو پڑھتا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ میں اس کے کھانے میں سے کھاتا ہوں اور پینے میں سے پیتا ہوں اس کے بستر پر سوتا ہوں۔ لہٰذا اس کی تونت پڑی ہوئی تھی اور یہ کمزور تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوسلمہ کو نصیحت:

۵۸۳۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو سلیمان بن احمد بن ایوب لخمی نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو فریابی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سلیمان بن بشر بن موسیٰ نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن ابی سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کھانا کھا رہے تھے آپ نے فرمایا بیٹھ جائیے اے بیٹے اور بسم اللہ پڑھیے اور دائیں ہاتھ سے کھائیے اور اپنے قریب سے کھائیے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایسے ہی پایا سلیمان کے مجموعے میں سفیان ثوری کی حدیث میں۔

اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو سفیان بن عیینہ نے ہشام سے کہ کہا علی بن مدینی نے: سوائے اس کے نہیں کہ اس کو روایت کیا ہے اصحاب ہشام بن عروہ نے ہشام سے اس نے وہ ابووجزہ سے اس نے مزینہ کے ایک آدمی سے اس نے عمر بن ابی سلمہ سے۔

ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا برکت کا سبب:

۵۸۳۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو سعید بن عثمان اھوازی نے ان کو علی بن محمد نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو وحشی بن حرب بن وحشی نے ان کو ان کے والد نے ان کے دادا سے یعنی وحشی بن حرب سے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہم لوگ کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید کہ تم الگ الگ کھاتے ہو اس نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے طعام پر اکٹھے بیٹھا کرو اور بسم اللہ پڑھا کرو اللہ تمہارے لئے اس میں برکت دے گا۔

۵۸۳۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابومحمد جعفر بن محمد بن نصر نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن یونس بغدادی نے مصر میں ان کو احمد بن حرب نے ان کو قاسم جرمی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو تمیم بن سلمہ نے فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے طعام پر بسم اللہ پڑھے وہ اپنی نعمت کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔

مکمل طعام کے لئے چار باتوں کا اہتمام:

۵۸۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسین نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو خبر دی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ طعام اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس میں چار باتیں ہوں اس پر اللہ کا نام ذکر کیا جائے جب رکھا جائے اور اس پر الحمدللہ کہا جائے یعنی اللہ کا شکر ادا کیا

جائے جب کھانا اٹھایا جائے۔اور اس میں زیادہ ہاتھ ہوں یعنی اجتماعی طور پر کھایا جائے اور وہ حلال کمائی سے تیار کیا جائے۔

یہ حدیث مروی ہے ضعیف اسناد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے اسے اس کے ضعف کی وجہ سے نقل نہیں کیا اور وہ سنن سلمی میں ہے۔

سیدھے ہاتھ سے کھانا اور پینا:

۵۸۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران عدل نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابویحییٰ زکریا بن یحییٰ مروزی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو ابوبکر بن عبیداللہ بن عبداللہ نے اپنے دادا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کھائے اسے چاہئے کہ وہ دائیں ہاتھ کے ساتھ کھائے اور جب پیئے تو اسے چاہئے کہ دائیں ہاتھ کے ساتھ پیئے بے شک شیطان بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا ہے اور پیتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔صحیح میں ابوبکر بن ابی شیبہ سے اور دیگر نے سفیان سے۔

عبرت انگیز واقعہ:

۵۸۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالنضر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ولید نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو شعبہ نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ایاس بن سلمہ بن رکوع نے ان کو ان کے والد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے ایک آدمی کو بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا تو اس کو فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھایئے اس نے کہا کہ میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔راوی نے کہا کہ اس کے بعد وہ اپنے دائیں ہاتھ کو منہ کی طرف کبھی نہ اٹھا سکا۔

اور ابوالولید کی ایک روایت میں ہے کہ اس کا ہاتھ کبھی منہ تک اس کے بعد نہ پہنچ سکا۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے عکرمہ بن عمار سے۔

وضو،کھانے اور استنجے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول:

۵۸۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو سعید نے ان کو ابومعشر نے ان کو ابراہیم بن اسود بن یزید نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ ان کے وضو اور کھانے کے لئے مخصوص تھا۔اور ان کا بایاں ہاتھ استنجے کے لئے تھا اور دیگر تکلیف کے امور کے لئے۔

۵۸۴۱:.....ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو احمد بن محمد بن سہل صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن یونس نے ان کو بکر بن اسود نے ان کو محمد بن ربیعہ نے ان کو نصر بن عربی نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ قرآن کی یہ آیت ولقد کرمنا بنی آدم. کہ ہم نے اولاد آدم کو عزت بخشی ہے۔فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے ان کو ایسا بنایا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ کھا سکتے ہیں۔

اپنے آگے سے کھانا:

۵۸۴۲:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر اس نے ابونعیم بن کیسان سے کہ انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا لایا گیا اور آپ کے ساتھ آپ

کی زیر پرورش عمر بن ابی سلمہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا بسم اللہ پڑھیے اور اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ کھائیے اور اپنے سامنے اور قریب سے کھائیے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے بطور مرسل روایت کے اور اس کو روایت کیا ہے خالد بن مخلد سے اس نے وہب بن کیسان سے اس نے عمر بن ابی سلمہ سے۔ اور اس کو روایت کیا ہے ولید بن کثیر نے وہب بن کیسان سے اس نے اس کو سنا عمر بن ابوسلمہ سے۔ بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔

۵۸۴۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم علی بن محمد بن یعقوب ایادی نے بغداد میں ان کو منجاب ابوالقاسم طبری نے ان کو احمد بن یوسف بن خلاد نصیبی نے ان کو عبید بن عبدالواحد نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو خبر دی محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ان کو وہب بن کیسان نے ان کو عمر بن ابی سلمہ نے کہ انہوں نے کہا میں نے ایک دن نبی کریم کے ساتھ کھانا کھایا میں گوشت کی بوٹیاں پیالے کے اردگرد سے لینے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب سے کھاؤ۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبدالعزیز بن عبداللہ سے اس نے محمد بن جعفر سے اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے حسن بن علی حلوائی اور ابوبکر بن ابی اسحاق سے ان کو سعید بن ابی مریم نے۔

برتن میں مختلف اشیاء ہوں تو کھانے کا حکم:

۵۸۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوعثمان صابونی نے ان کو ابوسعید عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب رازی نے ان کو یوسف بن عاصم نے ان کو ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے ان کو علاء بن فضل بن عبدالملک بن ابوسوقہ المنقری ابوالہذیل نے ان کو حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن عکراش نے ان کو ان کے والد عکراش بن ذویب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بھیجا بنو مرہ بن عبید نے اپنے مالوں کے صدقات دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں مدینے میں آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں نے ان کو اونٹ پیش کئے گویا کہ وہ رطوبت کی وجہ سے زمین کی رگیں ہیں آپ نے فرمایا کہ کون جوان ہو تم؟ میں نے جواب دیا کہ عکراش بن ذویب ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوپر کی طرف اپنا نسب بیان کیجیے میں نے بتایا کہ ابن مرقوص بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید اور یہ صدقات بنی مرة بن عبید کے ہیں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میری قوم کے اونٹ ہیں یہ صدقات میری قوم کے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے حکم دیا کہ ان جانوروں کو نشان صدقہ لگائے جائیں نشان لگانے کے آلے کے ساتھ اس کے بعد ان کو ان کے ساتھ ملا دیا جائے اس کے بعد آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے۔ آپ نے پوچھا کہ کھانا ہے؟ ہمارے پاس ایک تھال کثیر ثرید اور گوشت والا لے آیئے (وہ لے آئیں) اور ہم لوگ کھانے لگے میں اس برتن کے کناروں سے ڈھونڈھنے لگا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے سے کھایا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ میرے دائیں ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا اے عکراش ایک جگہ سے کھائیے۔ یہ ایک ہی کھانا ہے اس کے بعد ہمارے پاس ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں تازہ بھی سوکھی بھی عبیداللہ نے شک کیا ہے کہ مختلف قسم سے مراد تازہ اور خشک کھجوریں مراد ہیں؟ لہٰذا اب میں نے اپنے آگے سے کھجوریں کھانا شروع کیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پورے تھال میں گھوم رہا تھا لہٰذا آپ نے اب فرمایا اے عکراش جہاں سے تم چاہو کھاؤ کیونکہ یہ ایک ہی طرح کی کھجوریں نہیں ہیں۔ اس کے بعد ہمارے پاس پانی لایا گیا آپ نے اس کے ساتھ دونوں ہاتھ دھوئے اور اس کے ساتھ دونوں ہتھیلیاں اور کلائیاں آپ نے پونچھ لیں اور فرمایا اے عکراش یہ وضو ہے اس چیز سے جس کو آپ نے متغیر کیا ہے۔

(۵۸۴۴)...... (۱) فی أ (سویه) (۲)...... فی أ (جرعوم) (۳)...... فی ب (الودک)

۵۸۴۵:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق بن ابوایوب ضبعی نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو ابوالہذیل علاء بن عبدالملک بن ابوسویہ منقری نے ان کو عبیداللہ بن عکراش نے ان کو ابوعکراش بن ذویب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بنومرہ بن عبید نے اپنے مالوں کے صدقات دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ میں آیا تو میں نے آپ کو مہاجرین وانصار کے مابین بیٹھے ہوئے پایا۔ اور اس نے حدیث ذکر کی سوا اس کے کہ انہوں نے فرمایا: زیادہ سرید اور زیادہ بوٹیوں والا۔ پس میں برتن کے کناروں سے ہاتھ مارنے لگا۔ اس راوی نے وضو میں لفظ و راسه کا اضافہ کیا ہے۔

۵۸۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو عبید بن قاسم نسیب سفیان ثوری نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آگے سے کھایا کرتے تھے۔ جب خشک کھجوریں لاتے تو پھر پورے برتن میں آپ کا ہاتھ گھومتا تھا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابن صلت بن مسعود نے عبید سے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا ہاتھ برتن میں گھومتا تھا۔ اس روایت میں عبید متفرد ہے اور یحییٰ بن معین نے کذب کے ساتھ متہم کیا ہے۔

برتن کے کناروں سے کھانا اور بیچ سے نہ کھانا:

۵۸۴۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن محمد بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن عثمان بن کثیر بن دینار نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن یحصبی نے ان کو عبداللہ بن بشر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بکری ہدیہ کی گئی ان دنوں غلہ کم ہوتا تھا آپ نے اپنے گھر والوں سے کہا اس بکری کا گوشت پکالو اور آٹا دیکھو جو کچھ ہے پکادو اور اس کا ثرید بنادو۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا کھلانے کا ایک بڑا قصعہ اور برتن تھا جسے غراء یا غرا کہتے تھے اسے چار آدمی اٹھاتے تھے۔ آپ نے جب صبح کی اور چاشت کی نماز پڑھ لی تو وہ قصعہ اور برتن لایا گیا سب لوگ اس برتن کے گرد مل کر بیٹھ گئے لوگ جب زیادہ ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھے یعنی دونوں گھٹنے نیچے ڈال لئے۔ ایک دیہاتی نے کہا کہ یہ کون سا بیٹھنا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے کریم وشریف بندہ بنایا ہے مجھے زبردستی کرنے والا سرکش نہیں بنایا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگ اس برتن کے کناروں کناروں سے کھاؤ اور اس کے بیچ کی چوٹی کو چھوڑ دو اس میں برکت ہوگی۔ اس کے بعد فرمایا: کھاؤ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ تمہارے اوپر ضرور فارس اور روم کی سرزمین فتح ہوگی یہاں تک کہ غلہ اناج کھانا کثیر مقدار میں ہوگا مگر اس پر اللہ کا نام ذکر نہیں کیا جائے گا۔

تین انگلیوں کے ساتھ کھانا اور فارغ ہونے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لینا:

۵۸۴۸:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن سعید نے ان کو ابی بن کعب بن مالک نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے تھے اور ان کو چاٹ لینے سے پہلے پونچھتے اور صاف نہیں کرتے تھے۔ اس کو مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے ابومعاویہ سے روایت کیا ہے۔

۵۸۴۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر

کیا ہے ابن جریج سے اس نے عبید اللہ بن یزید سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عشاء کا کھانا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھاتے تھے۔ میں نے انہیں دیکھا کہ وہ تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے تھے۔

لقمہ جب گر جائے اسے اٹھالینا اور پیالے یا برتن کو صاف کرنا، انگلیوں کو چاٹنے کے بعد رومال سے صاف کرنا:

۵۸۵۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو عیاش بن محمد نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے کسی ایک کا لقمہ گر جائے تو اس کے اوپر جو کچھ لگا ہو اس کو صاف کر دے اور اس کو کھالے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

۵۸۵۱:......اور اسی اسناد کے ساتھ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے اس کو چاہئے کہ اپنی انگلیوں کو چوس لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ تمہارے کون سے کھانے کے ذرے میں برکت ہے۔

۵۸۵۲:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صاغانی نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے پھر اس نے دونوں حدیثوں کو اسی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے: بے شک شیطان تمہارے ایک انسان کے پاس آتا ہے اس کے ہر حال میں یہاں تک کہ اس کے کھانے کے وقت بھی جب شیطان تمہارے کسی ایک کا لقمہ گرادے اسے چاہئے کہ اس پر جو کچھ لگ جائے اسے صاف کر کے کھالے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے جب فارغ ہو جائے تو انگلیوں کو چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کون سے ذرے میں برکت ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عثمان بن ابی شیبہ سے۔

۵۸۵۴:......ہمیں خبر دی ابونصر محمد بن احمد بن اسماعیل (اسماعیل) طابرانی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن منصور طوسی نے ان کو محمد بن اسماعیل صائغ نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی ابوزبیر نے انہوں نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنے ہاتھ کو رومال سے صاف نہ کرے جب تک اس کو چاٹ نہ لے۔ کیونکہ کوئی آدمی یہ نہیں جانتا کہ اسکے کھانے کے کون سے ذرے میں اس کے لئے برکت دے دی جائے گی۔ اور شیطان لوگوں کے لئے گھات میں رہتا ہے ہر شئی کے وقت حتیٰ کہ کھانے کے وقت، اور پیالے کو یا برتن کو نہ اٹھائے یہاں تک کہ اسکو صاف کر لے یا چاٹ لے بے شک طعام کے آخر میں برکت ہوتی ہے۔

۵۸۵۵:......اور اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے اور اس کا لقمہ گر جائے اس کو چاہئے کہ اس کو صاف کر دے جو اس میں سے مشکوک ہو اس کے بعد اس کو کھالے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے بے شک آدمی یہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کون سے حصے میں اس کے لئے برکت دی جائے گی۔

ثوری نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے ہاتھ کو رومال سے صاف نہ کرے حتیٰ کہ اپنی انگلیوں کو چاٹ لے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا اس کو مسلم نے نقل کیا ہے کئی طریقوں سے سفیان سے جو کہ اس مذکور سے زیادہ تام ہے اور فرمایا کہ حتیٰ کہ اس کو چاٹ لے یا چٹوا لے اور اسی طرح یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے اگر یہ شک اس کی طرف سے نہ ہوتا۔ تو دونوں محفوظ ہیں۔ سوا اس کے نہیں کہ ارادہ کیا ہے کہ لڑکے کو یا لڑکی کو چٹوا دے یا اس کو جس کو سمجھے کہ وہ کراہیت نہیں کرے گا ان میں سے جس کے منہ کو چھونا اس کے لئے حلال ہو اور احتمال ہے کہ انگلیوں کو چاٹنے سے مراد منہ مراد ہو تو پھر چاٹ لے کہ معنی میں ہوگا۔ اور تمام اخبار اس پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ چاٹنا کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ہے واللہ اعلم۔

۵۸۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کو چاٹنے) اور پیالے کو صاف کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ بے شک تم نہیں جانتے کہ کون سے کھانے میں برکت ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر سے اس نے سفیان سے۔

۵۸۵۸:......ہم نے روایت کی ہے حماد بن سلمہ سے اس نے ثابت سے اس نے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تھے تو اپنی تین انگلیاں چاٹ لیتے تھے اور فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے اس کو صاف کر کے کھالے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور ہم لوگوں کو حکم دیا تھا کہ ہم پیالہ اور برتن صاف کریں۔ کہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔

۵۸۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے اس نے اس کو ذکر کیا اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حماد کی حدیث سے۔

۵۸۶۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقرئی نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو نصر بن علی نے ان کو معلیٰ بن راشد نے ان کو میری دادی اور عاصم نے اور وہ کیسان بن سلمہ ہذلی کی ام ولدہ تھی کہتی ہیں کہ ہمارے ہاں نبشۃ الخیر آئے اس نے ہمیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: جو شخص پیالہ وغیرہ برتن میں کھائے پھر اس کو چاٹ لے یعنی ہاتھ سے صاف کرلے اس کے لئے وہ پیالہ دعاء استغفار کرتا ہے۔

اس کو ابوعیسیٰ نے روایت کیا ہے اپنی کتاب میں نصر بن علی سے۔

فصل:......مہمان میزبان کی اجازت کے بغیر کھانے وغیرہ میں کسی دوسرے آدمی کو کچھ نہ دے

۵۸۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو نے ان کو ابوالبختری نے ان کو سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ سلمان نے ایک آدمی کو بلایا کھانے پر۔ لہٰذا کوئی مسکین بھی آ گیا اس آدمی نے مسکین کو بھی ایک ٹکڑا دے دیا سلمان نے ان سے کہا کہ آپ اس ٹکڑے کو واپس وہاں رکھ دیجئے جہاں سے آپ نے اس کو لیا ہے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ گناہ تجھ پر ہو اور اجر تیرے غیر کے لئے ہم نے تمہیں اس لئے بلایا تھا کہ تم خود کھاؤ (دوسرے کو کھلانے کے لئے نہیں۔)

۵۸۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو عمرو بن محمد عنقری نے ان کو اسرائیل نے ان کو زبرقان نے ان کو ضحاک نے انہوں نے فرمایا کہ جب تم دوسرے کے کھانے پر ہو اور کوئی سائل آ جائے تو اس کو اس میں سے کوئی شئی نہ دینا۔

فصل:...... مہمان اگر مہمان نواز کی دی ہوئی چیز میں سے کسی ایسے شخص کو کچھ دے جو اس کے ساتھ بیٹھا ہوا ہو

۵۸۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صاغانی نے ان کو ابونصر نے ان کو سلمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی دعوت کی وہ گیا اور میں بھی ساتھ چلا گیا کہتے ہیں کہ شوربا لایا گیا اس کے اندر لوکی کے ٹکڑے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے لوکی کے ٹکڑے کھانے لگے آپ کو وہ پسند تھے میں نے جب یہ دیکھا تو میں وہ ٹکڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنے لگا میں نے اس میں سے کچھ نہ کھایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں نے ہمیشہ لوکی کو پسند کیا۔ سلمان نے کہا کہ میں نے سلیمان تیمی کو یہ حدیث بیان کی۔ تو انہوں نے کہا ہم تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس کبھی بھی لوکی کے موسم میں گئے بھی نہیں مگر ہم نے پایا تھا اس کو ان کے طعام میں۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے انس سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوکی پسند فرماتے:

۵۸۶۴:...... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک پر پڑھی اس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے کہ اس نے سنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی حضرت انس کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا اس کھانے پر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا گیا جس میں لوکی تھی اور بوٹیاں تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیالے کے اطراف سے لوکی کو تلاش کر رہے تھے اس دن کے بعد میں نے بھی اسے پسند کرنا شروع کر دیا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے قعنبی سے۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ سے اس نے مالک سے امام احمد نے کہا گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تلاش کر رہے تھے نظروں سے برتن کے کناروں سے پھر انس ان کے قریب کر رہے تھے حدیث اول کے مطابق۔ اور اس کھانے میں ان دونوں کے سوا اور کوئی بھی نہیں تھا۔ اور عبدالاعلیٰ بن اعین نے روایت کیا ہے۔ مگر میں اس کی ذمہ داری سے بری ہوں یحییٰ بن ابوکثیر سے اس نے عروہ سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب دسترخوان رکھ دیا جائے تو آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنے آگے سے کھائے اور اپنے ساتھی کے آگے سے نہ کھائے پیالے وغیرہ برتن کے بیچ اور چوٹی سے نہ کھائے اس لئے کہ برکت اوپر سے ہی آتی ہے کوئی آدمی دسترخوان اٹھائے جانے سے پہلے بھی نہ اٹھے اور اگر وہ سیر ہو جائے تب

(۵۸۶۱)...... (۱) فی ب (مارغبتک)

بھی کھانے سے ہاتھ نہ کھینچے یہاں تک کہ سب لوگ بس کر جائیں اور اگر ایسا نہیں کرے گا تو وہ اپنے ساتھی کو شرمندہ کر دے گا لہٰذا وہ بھی کھانے سے ہاتھ کھینچ لے گا ممکن ہے کہ اس کو ابھی کھانے کی حاجت ہو۔

۵۸۶۵:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو عبدالاعلیٰ بن اعین نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

فصل:......کھانا جو پیش کیا جائے اس میں کوئی شخص عیب نہ نکالے

۵۸۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید بن عمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابویحییٰ مولیٰ جعدہ بن ہبیرہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کھانے میں عیب نکالتے نہیں دیکھا عادت مبارکہ تھی کہ جب آپ کو بھوک ہوتی تو اسے کھا لیتے اگر اس کھانے کی خواہش نہ ہوتی تو خاموش رہتے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابوکریب وغیرہ سے۔اس نے ابومعاویہ سے۔

۵۸۶۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین علی بن عبدالرحمٰن دھقان نے کوفے میں۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بتائی ہے ابراہیم بن عبداللہ عبسی نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے کہتے ہیں کہ میں نے گمان کیا ہے کہ ابوحازم نے اس کو ذکر کیا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کا عیب نہیں نکالا اگر اس کی خواہش ہوئی تو کھا لیا ورنہ چھوڑ دیا۔بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے کئی وجوہ سے اعمش سے اس نے ابوحازم سے۔

شیخ حلیمی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ عیب نکالنا اس وقت برا ہے جب نفس کھانے کو برا کہے اور بہرحال اگر اس کے بنانے والے کے بنانے میں عیب نکالے اس کی کوتاہی کی اس کو نشاندہی کرنے کے لئے تو اس کو اس کی طرف سے محفوظ کیا جائے گا اور اس کو سکھانے کے لئے تو برا نہیں ہے کیونکہ اس طرح کرنے سے کھانے کو برا کہنا نہیں ہے بلکہ بنانے والے کی اصلاح مقصود ہے۔لہٰذا یہ مکروہ نہیں ہے اور اس میں حرج نہیں ہے۔ امام احمد نے فرمایا۔

۵۸۶۸:......ہم نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ان سے ایک آدمی نے پوچھا کہ کھانوں میں سے ایک کھانا ایسا ہے جس سے میں گریز کرتا ہوں یا حرج سمجھتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے دل میں کوئی شے نہ کھٹکے جس میں آپ نصرانیت کی تابعداری کریں۔

روٹی کا اکرام:

۵۸۶۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن عیسیٰ مستملی نے ان کو ابوالعباس فضل بن محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو محمد بن قبیصہ اسفرائنی نے ان کو بشر بن مبارک عبدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ ولیمہ میں گیا وہاں پر غالب بن قطان بھی تھے دسترخوان لگایا گیا لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے اس نے کہا کیا ہوا تمہیں حتیٰ کہ آجائے۔غالب نے کہا مجھے حدیث بیان کی تھی کریمہ بنت ہشام طائیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روٹی کا اکرام کرو۔فرمایا کہ روٹی کے اکرام میں سے یہ بات

(۵۸۶۸)......(۱) فی ب (جاهلية)

ہے کہ سالن کا انتظار نہ کیا جائے۔

۵۸۷۰:......اس کو روایت کیا ہے محمد بن محمد بن مرزوق باہلی نے ان کو بشر بن مبارک راسبی نے انہوں نے کہا کہ کریمہ بنت ہمام طائیہ نے کہ لوگ سالن کا انتظار کرتے ہیں۔

۵۸۷۱:......ہمیں خبر دی ابوحسان محمد بن احمد بن محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابو سہل محمد بن سلیمان حنفی نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو محمد نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا سوائے اس کے کہ اس نے کہا کریمہ مگر اس کا نسب ذکر نہیں کیا۔

بہترین سالن:

۵۸۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق سراج نے ان کو محمد بن طریف نے ان کو ابراہیم بن عبید نے۔''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین احمد بن جعفر بن حمویہ جوزی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو ابوعبدالرحمٰن قرشی نے ان کو ابراہیم بن عیینہ نے ان کو ابوطالب قاضی نے ان کو محارب بن دثار نے ان کو جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر سالن سرکہ ہے کسی آدمی کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ جو چیز اس کے قریب کی جائے اور دی جائے اور وہ اس کو کم سمجھے یا ناپسند کرے۔ یہ ابن عبدان کی روایت کے الفاظ ہیں اور ابن بشران نے سرکہ کا ذکر نہیں کیا۔

فصل:......کھجور کھانا

۵۸۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسین قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو جبلہ بن سحیم نے وہ کہتے ہیں کہ ایک سال ہمیں قحط سالی پہنچی ابن زبیر کی حکومت میں لہٰذا ہمیں کھجوریں کھانے کو دی گئیں۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر ہمارے پاس سے گذرتے تھے اور ہم کھجوریں کھا رہے ہوتے تھے تو وہ فرماتے تھے دو دو مت کھاؤ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈبل ڈبل کھانے سے منع کیا تھا۔ پھر وہ کہتے ہاں مگر یہ جائز ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی سے اجازت مانگے۔ شعبہ نے کہا کہ اجازت کی بات ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ہے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے آدم سے اور مسلم نے کسی دوسری وجوہ سے شعبہ سے۔

۵۸۷۴:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے عطا بن سائب سے اس نے ابوحجیش سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں اصحاب صفہ میں سے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ آپ کے پاس جب خشک کھجور یا عجوہ مدینے کی کھجور آتی تو ہم لوگ کھاتے تھے فرماتے تھے اے صفہ والو میں دو دو کھا رہا ہوں تم لوگ بھی دو دو کھاؤ۔

میں نے اپنی کتاب میں اسی طرح پایا ہے ابوحجیش سے اور اس کو روایت کیا ہے جریر نے عطا بن سائب سے اس نے شعبی سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۵۸۷۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد دیبلی نے ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو محمد بن عبداللہ سلمہ قعنبی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو عامر بن سعد بن ابووقاص نے اپنے والد سعد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص سات کھجوریں کھالے وہ کھجوریں جو مدینے کی دو پہاڑوں یا دو کناروں کے درمیان ہیں جب صبح کرے اس کو کوئی زہر نقصان نہیں پہنچائے گی شام تک۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قعنبی سے۔

۵۸۷۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحاق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے کہا ابوعبدالرحمن نے ان کو ابومعمر نے اور عبداللہ بن عمرو نے ان کو عبداللہ بن سکن رقاشی نے ان کو عقبہ بن عبداللہ رفاعی نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا:

تمہاری بہترین کھجور برنی ہے جو کہ بیماری کو دور کرتی ہے اور اس میں کوئی بھی بیماری نہیں ہے۔

۵۸۷۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عمار بن ابی عمار نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پاس تازہ کھجوریں کھائیں اور پانی پیا اور فرمایا: یہ ان نعمتوں میں سے ہے جن کے بارے میں تم سے سوال ہوگا۔

کھجور کی گٹھلی پھینکنے کا طریقہ

۵۸۷۸:......اور اپنی اسناد کے ساتھ مروی ہے ابوداؤد سے اس نے شعبہ سے اس نے یزید بن خمیر سے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا عبداللہ بن بشر سلمی سے اس نے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میری امی نے ان کے لئے کپڑا بچھایا حضور اس پر بیٹھ گئے اور پھر وہ ان کے پاس کھجوریں لائیں آپ کھانے لگے اور گٹھلیاں یوں پھینکنے لگے۔ ابوداؤد نے کہا کہ اس طرح اشارہ کیا شہادت کی اور بیچ کی انگلی کے ساتھ۔ جیسے گٹھلی انگلی پر رکھ کر پھینکی جاتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے پانی مانگا اور پیا اس کے بعد اس کو پلایا جو آپ کی دائیں طرف تھا۔ میری امی نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے حق میں دعا فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ تو برکت عطا فرما اس میں جو تو نے ان کو رزق دیا ہے اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔

اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے کئی وجوہ سے شعبہ سے۔

۵۸۷۹:......کہا ابن ابی عدی نے ان کو شعبہ نے اس حدیث میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے پاس سے گذرے آپ سفید خچر پر سوار تھے میرے والد نے اس کی لگام پکڑ لی اور عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نیچے اتریئے میرے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتر پڑے ان کے والد نے ان کے پاس گھی خرما اور پنیر سے تیار کردہ حلوہ پیش کیا سب نے کھایا اس کے بعد وہ ان کے پاس سوکھی کھجوریں لائے۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم نے وہ کھائیں اور گٹھلی ایسے پھینکنے لگے۔

شعبہ نے سبابہ اور درمیانی انگلی ملائی اور گٹھلی ان کی پشت پر رکھی اور اس کو پلٹا اس طرح کہ اس کے ساتھ گٹھلی پھینکی۔ اس کے بعد وہ پانی لائے اور آپ نے پانی پیا۔ اس کے بعد اس کو دیا جو دائیں طرف تھا اور دعا فرمائی: اے اللہ ان کے لئے برکت دے جو جو ان کو آپ نے رزق دیا ہے اور انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

۵۸۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو ابن ابی عدی نے اس نے اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

(۵۸۷۵)......(۱) فی أ (الدیلی) (۵۸۷۶)......(☆) : مابین المعکوفتین من الکنز العمال (۲۸۱۹۶)

(۵۸۷۷)......أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۷۹۹)

(۵۸۷۸)......(۱) فی الأصل (فوضع) والحدیث أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۲۷۹)

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن بشار سے۔

۵۸۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن بیاضی نے بغداد میں ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن زبیر قرشی نے (۱) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب عکلی نے ان کو یعقوب بن محمد بن طحلا مدنی نے ان کو ابوالرجال نے اپنی والدہ سے انہوں نے اپنی ماں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ گھر جس میں سوکھی کھجوریں نہ ہوں اس گھر کے مالک بھوکے ہوتے ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن مسلم سے اس نے یعقوب سے۔

۵۸۸۲:...... ہم نے روایت کی ہے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا اور اس پر سوکھی کھجور رکھ کر فرمایا کہ یہ اس کا سالن ہے۔

۵۸۸۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے ان کو محمد بن حسین انماطی نے ان کو محمد بن بکار نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو جبلہ بن سحیم نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا کہ کھجور کو چیرا جائے اس سے جو کچھ اس میں ہے۔

۵۸۸۴:...... اور اس کو بھی روایت کیا ہے داؤد بن زبرقان نے اپنے چچا ابوحفص کندی سے اس نے حبیب بن ابوثابت سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا ہم لوگوں کو روزانہ تیل لگانے سے مگر کبھی کبھی اور کھجور کے دو دانے ملا کر کھانے سے یا اس میں جو کچھ ہے اس کو چیرنے سے۔

۵۸۸۵:...... ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو حسن بن علویہ قطان نے ان کو اسماعیل بن عیسیٰ نے ان کو داؤد نے پس اسی روایت کو ذکر کیا ہے۔

پرانی کھجوروں سے صحیح وخراب کو جدا کرنا:

۵۸۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن عمرو بن جبلہ نے ان کو سلم بن قتیبہ نے ان کو ہمام نے ان کو اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پرانی کھجور لائی گئی آپ نے اس کو چیک کر کے اس میں سے کیڑا اور خراب کھجور نکال دی۔ (جس میں کیڑا آ یا یا کوئی اور خرابی تھی۔)

۵۸۸۷:...... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوداؤد نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو ہمام نے ان کو اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوریں لائی جاتی تھیں اس میں کیڑا وغیرہ ہوتا (تو آپ اس کو نکال دیتے) پھر اسی مذکورہ حدیث کا مفہوم ذکر کیا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا یہ حدیث مرسل ہونے کے باوجود قیس بن ربیع اور داؤد بن زبرقان کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اگر یہ صحیح ہو تو پھر اول سے مراد وہ ہے جو نئی ہو۔

۵۸۸۸:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو احمد بن داؤد سمنانی نے ان کو سعید بن حفص حرانی نے ان کو زہیر نے

(۵۸۸۱)...... (۱) فی ب (الساجی) (۲)...... فی الأصل (العتکی)

(۵۸۸۶)...... أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۵۸۸۶)

ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گذرے اور ہم لوگ ڈھال پر کھجوریں رکھ کر کھا رہے تھے ہم نے کہا تشریف لائیے آپ یا رسول اللہ جابر کہتے ہیں کہ حضور ہمارے پاس آئے اور ہمارے ساتھ کھائیں۔

۵۸۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو ہشام بن عبدالملک نے ان کو ابوالولید طیالسی۔ نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو ابوبشر نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا ایک دن آپ کے گھر میں۔ میں نے آپ کو دیکھا آپ کھجور کی گری کھا رہے تھے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ ابوالولید سے۔

۵۸۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید بن دینار نے ان کو یحییٰ بن زکریا بن یحییٰ بن حمویہ نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو حمید نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کھجور کی گٹھلیاں کھجوروں کے ساتھ پلیٹ میں رکھی جائیں۔

گوشت کھانا......بہترین گوشت پیٹھ کا گوشت:

۵۸۹۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم فضل بن دکین نے ان کو مسعر نے ان کو ایک آدمی نے قبیلہ فہم سے وہ کہتا ہے کہ میں نے سنا عبداللہ بن جعفر سے وہ کہتے ہیں کہ بہترین گوشت یا کہا تھا پاکیزہ ترین گوشت پیٹھ کا گوشت ہوتا ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت دیا کرتے تھے۔

۵۸۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو مسعر نے ان کو بنوفہم کے ایک شیخ نے میرا گمان ہے کہ ان کا نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے اور میں اس کو حجازی گمان کرتا ہوں اس نے سنا تھا عبداللہ بن جعفر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن زبیر سے ان کے لئے اونٹ ذبح کیا گیا تھا یا جزور کہا تھا (لہاک) جوان بچہ اونٹ کا۔ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

''صاف ستھرا گوشت پشت کا گوشت ہوتا ہے۔''

۵۸۹۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو داؤد نے ان کو مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی اس شخص نے جو عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن زبیر کو مل چکے تھے اور ابن زبیر نے اونٹ ذبح کیا تھا عبداللہ بن جعفر کے لئے گوشت بنایا اور انہیں کھلایا۔ ابن جعفر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے صاف ستھرا گوشت پیٹھ کا گوشت ہوتا ہے۔

۵۸۹۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کی خواہش ہوئی۔ میرا گمان ہے کہ عروہ نے کہا کہ آپ نے ایک خاتون کے پاس بندہ بھیجا۔ اور فرمایا کہ ہمارے پاس صرف ایک عناق بھیڑ کا بچہ رہ گیا ہے۔ مجھے شرم آتی ہے کہ میں آپ کے لئے صرف وہی ہدیہ کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا: کیا وہ خیرات کے زیادہ قریب اور تکلیف سے زیادہ بعید نہیں ہے۔ اسی طرح یہ مرسل روایت آئی ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری کا بچہ ذبح کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے لئے دعا:

۵۸۹۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو محمد بن عمر بن علی بن مقدم نے ان کو ابراہیم بن حبیب بن شہید بن قاسم عتکی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن دینار نے ان کو جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے حکم دیا خزیرہ بنانے کے لئے میں نے بنایا اس کے بعد کہا پھر میں اسے رسول اللہ کے پاس اٹھا لایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے آپ نے پوچھا یہ کیا ہے اے جابر! کیا یہ گوشت ہے میں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! بلکہ یہ خزیرہ ہے میرے والد نے مجھے حکم دیا ہے اور میں نے اسے تیار کیا ہے پھر مجھے انہوں نے کہا ہے میں آپ کے پاس لے کر آیا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے پاس آیا انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ میں نے بتایا کہ مجھے انہوں نے کہا تھا کہ کیا یہ گوشت ہے؟ تو میرے والد نے کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کی خواہش ہو رہی ہوگی۔ میرے والد اٹھے اور انہوں نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا اور اس کی کھال اتاری مجھے اس کو بھوننے کا حکم دیا اس کے بعد مجھے والد نے حکم دیا میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا کر لے گیا۔ اس وقت آپ مجلس میں بیٹھے تھے آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے اے جابر! میں نے بتایا کہ میں واپس گیا تو میرے والد نے ایسے ایسے پوچھا میں نے آپ کے الفاظ بتائے کہ کیا یہ گوشت ہے تو میرے والد نے کہا شاید رسول اللہ کو گوشت کھانے کی خواہش ہو رہی ہے اس کے بعد میرے والد نے بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور میں نے اسے بھونا ہے والد نے حکم دیا ہے میں اسے آپ کے پاس اٹھا کر لایا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دیتے ہوئے فرمایا، اللہ تعالیٰ انصار کو جزائے خیر عطا کرے خصوصاً عبداللہ بن عمرو بن حازم کو اور سعید بن عبادہ کو۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے اسحاق بن ابراہیم بن حبیب نے اپنے والد سے۔

احد کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ:

۵۸۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابوالولید ہشام بن عبدالملک طیالسی نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو اسود بن قیس نے ان کو نبیح عنزی نے ان کو جابر بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے والد کا قصہ ذکر کیا احد کے دن کا اور ان کے قرضوں کا قصہ ذکر کیا اور اس کے لئے رسول اللہ کی آمد کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے میں نے آپ کے لئے بستر اور تکیہ بچھا دیا آپ نے سر رکھا اور سو گئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے غلام سے کہا یہ بھیڑ کا بچہ ذبح کرو یہ موٹا تازہ (لیلہ ہے) اور جلدی کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سو کر اٹھنے سے پہلے تیار کر لے اور میں بھی تیرے ساتھ ہوں۔ کہتے ہیں کہ ہم اسی کام میں لگے رہے ابھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے کہ ہم اس سے فارغ ہو گئے۔ آپ جب اٹھے تو فرمایا۔

جابر میرے پاس وضو کا پانی لاؤ۔ کہتے ہیں کہ آپ ابھی تک وضو کر کے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ میں نے وہ بھونا ہوا بچہ لا کر آپ کے پاس رکھ دیا۔ حضور نے میری طرف خاص انداز سے دیکھا اور فرمانے لگے غالباً آپ نے گوشت کے بارے میں ہماری چاہت جان لی تھی۔ اچھا جائیے ابوبکر صدیق کو میرے پاس بلا کر لے آئیے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حواریوں کو بلایا سب آ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ابتدا کرتے ہوئے فرمایا کہ کھاؤ اللہ کے نام کے ساتھ۔ سب نے کھایا یہاں تک کہ سب نے پیٹ بھر لیا مگر ابھی تک بہت سارا گوشت باقی بچ گیا تھا۔

(۵۸۹۶)...... (۱) فی أ (ملیح)

یہودیوں کا گوشت میں زہر ملا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا:

۵۸۹۷:..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو زہیر نے ان کو ابواسحاق نے ان کو سعد بن عیاض نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت میں سب سے زیادہ پسند اور مرغوب بکری کی نلی تھی۔ اور اسی میں آپ کو زہر ملا کر دی گئی تھی اور حضور یہ سمجھتے تھے کہ یہودیوں نے آپ کو زہر دیا ہے۔

گوشت کو منہ سے کاٹ کر کھانا:

۵۸۹۸:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن علی بن ایوب بن سلمویہ نے ان کو محمد بن یزید سلمی نے ان کو حسان بن حسان بصری نے۔ ''ح''

اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق بن ایوب ضبعی نے ان کو حسن بن علی زیاد نے ان کو سعید بن سلیمان نے دونوں نے کہا کہ کہا ابومعشر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

گوشت کو چھری سے مت کھاؤ کیونکہ وہ عجمیوں کا عمل ہے بلکہ گوشت کو منہ کے ساتھ کاٹ کاٹ کر کھاؤ اس طرح گوشت آسانی کے ساتھ زیادہ کھایا جاتا ہے اور زیادہ ہضم ہوتا ہے۔

ابومعشر مدنی اس روایت میں متفرد ہے اور وہ قوی بھی نہیں ہے۔

گوشت چھری سے کاٹ کر کھانا:

۵۸۹۹:..... بے شک ہم نے روایت کی ہے عمرو بن امیہ ضمری سے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ کے ہاتھ میں بکری کے شانے کی ہڈی تھی آپ اس کے اوپر سے گوشت چھری کے ساتھ کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے اتنے میں آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ نے اس شانے کی ہڈی کو رکھ دیا اور اس چھری کو بھی جس کے ساتھ کاٹ رہے تھے۔ آپ کھڑے ہو گئے اور آپ نے نماز پڑھائی مگر وضو نہیں کیا۔

واضح رہے کہ اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے نہ ہی وضو ٹوٹتا ہے اور نہ ہی دوسرا وضو ضروری ہوتا ہے اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر وضو نہیں کیا تھا۔ یہی احناف کا مسلک ہے اور یہ حدیث ان کے مسلک کی دلیل ہے۔ کذا فی اعلاء السنن للعلامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تفصیل وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

چونکہ یہ حدیث امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور مصنف کتاب کے موقع کے خلاف تھی اس لئے وہ اس کی تاویل فرماتے ہیں ملاحظہ کریں۔ فرماتے ہیں۔ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو یعنی حدیث ابومعشر تو پھر احتمال ہے کہ یہ ایسے گوشت کے بارے میں ہو جو اچھی طرح پکا نہیں ہوگا۔ اور دوسری حدیث ابومعشر اس گوشت کے بارے میں ہوگی جس کا کامل نضج ہو چکا ہوگا اور علاوہ اس کے وہ زیادہ صاف ہوگا۔

۵۹۰۰:..... ہم نے روایت کی ہے عثمان بن ابی سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ کہا صفوان بن امیہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ ہڈی سے گوشت اتار دیا تھا آپ نے فرمایا اے صفوان، میں نے کہا لبیک آپ نے فرمایا کہ گوشت کو منہ کے قریب کر اس سے خوب پیٹ بھرتا ہے اور خوب ہضم ہوتا ہے۔

۵۹۰۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو زعفرانی نے ان کو ربعی بن علیہ نے ان کو عبد الرحمٰن بن اسحاق نے ان کو عبد الرحمٰن بن معاویہ نے ان کو عثمان بن ابی سلیمان نے اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

تمام سالن کا سردار:

۵۹۰۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبید اللہ المنادی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو مجاشعی ہشام بن سلیمان نے ان کو یزید رقاشی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بہترین سالن گوشت کا ہے اور وہ تمام سالن کا سردار ہے۔

۵۹۰۳:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن علی بن احمد عبادی نے ان کو ابوعلی صواف نے ان کو محمد بن محمد مروزی نے ان کو سہل بن عباس نے ان کو مسعدہ بن یسع نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ گوشت گوشت سے درست ہوتا ہے جو شخص چالیس دن تک گوشت نہ کھائے اس کے (اخلاق برے ہو جاتے ہیں) دوسرا مفہوم ہے کہ اس کی خلقی اور پیدائشی ساختیں بگڑنے لگتی ہیں (یعنی صحت خراب ہونے لگتی ہے۔)

۵۹۰۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد الرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے ان کو محمد بن محمد بن ہارون شافعی نے ان کو محمد بن زیاد بن قیس نے ان کو احمد بن منیع نے ان کو عباس بن بکار نے ان کو ابو ہلال راسبی نے ان کو عبد اللہ بن یزیدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا و آخرت میں سردار سالن گوشت کا ہے اور دنیا آخرت میں تمام مشروبات کا سردار پانی ہے اور تمام روحوں اور خوشبو کی سردار دنیا آخرت میں مہند ہے۔ اس کو جماعت نے روایت کیا ہے ابو ہلال راسبی سے ابو ہلال محمد بن سلیم اس میں متفرد ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرغی کھانا:

۵۹۰۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو زھدم جرمی نے ان کو ابوموسیٰ اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مرغی کھا رہے تھے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن ابوعمر رضی اللہ عنہ سے اس نے سفیان سے۔

فاختہ کا گوشت کھانا:

۵۹۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابراہیم بن عبد الرحمٰن مہدی نے ان کو ابراہیم بن عمر بن سفینہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا سفینہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فاختہ کا گوشت کھایا ثرید بنا ہوا اور دیگر کا بھی سالن بنا ہوا۔

ثرید کی فضیلت:

۵۹۰۷:......ہمیں خبر دی انس بن مالک نے اور ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت کھانے پر۔

۵۹۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن حسان سمتی نے ان کو مبارک بن سعید نے

ان کو عمرو بن سعید نے ان کو اہل بصرہ کے ایک آدمی نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب ترین کھانا ثرید تھا روٹی سے ۔ (یعنی گوشت روٹی کا ملیدہ) اور گھی کھجور اور پنیر کا ثرید (یعنی ان چیزوں کا ملیدہ۔)

۵۹۰۹:......ہم نے روایت کی ہے کتاب السنن میں اسماء بنت ابی بکر سے کہ وہ جب ثرید بناتی تھی تو اس کو کسی چیز سے ڈھک کر رکھتی تھی حتیٰ کہ اس کا جوش ختم ہو جاتا اس کے بعد کہتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ فرماتے تھے کہ اس طرح کرنے سے عظیم برکت ہوتی ہے۔

مجھے اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو قرہ بن عبدالرحمٰن نے ابن شہاب سے اس نے عروہ سے اس نے اسماء بنت ابی بکر سے اس نے مذکور حدیث کو ذکر کیا ہے۔

گرم کھانا کھانے کی ممانعت:

۹۵۱۰:......اور ہم نے روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے: کھانا نہ کھایا جائے اس وقت کہ اس کا دھواں ختم ہو جائے اور ہم نے روایت کیا ہے اس کے مفہوم میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے۔

۵۹۱۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے یحییٰ بن ایوب نے ان کو حسن بن ہانی خضرمی نے ان کو عبدالواحد بن معاویہ بن حدیج نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرم کھانا کھانے سے منع فرمایا تھا یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو جائے۔ یہ روایت منقطع ہے۔

۵۹۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی نے ان کو علی بن سعید عسکری نے ان کو عباس بن ابی طالب نے ان کو ابوالمسیب نے ان کو سالم بن سلام واسطی نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ابوبکر بن ابومریم غسانی نے ان کو خمرہ بن حبیب نے ان کو صہیب نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا گرم کھانا کھانے سے جب تک کہ ٹھنڈا نہ ہو جائے۔

۵۹۱۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عیسیٰ بن نعمان بن رفاعہ بن رافع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاذ بن رفاعہ سے، اس نے رافع سے وہ حدیث بیان کرتے تھے خولہ بنت قیس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس داخل ہوئے انہوں نے اس کے لئے خزیرہ بنایا جو اس نے پیش کیا تو حضور نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا تو اس کی گرمی محسوس کی للہذا جلدی سے ہاتھ کھینچ لیا اس کے بعد فرمایا کہ اے خولہ ہم لوگ گرم پر صبر نہیں کر سکتے ٹھنڈے پر صبر ہم کرتے ہیں۔

عتبان بن مالک کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت:

۵۹۱۴:......ہم نے روایت کی ہے حدیث ثابت سے عتبان بن مالک سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کے گھر میں داخل ہونے کے بارے میں جب انہوں نے حضور کو بلایا تھا تا کہ آپ ان کے گھر میں نماز پڑھیں کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو خزیرہ پر روک لیا تھا جو ہم نے آپ ہی کے لئے تیار کیا تھا۔

ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ:

۵۹۱۵:......ہم نے روایت کی ہے حدیث میں جو ثابت ہے انس بن مالک سے صفیہ بنت حیی کے قصہ میں کہتے ہیں کہ ہم لوگ مقام صہباء میں تھے کہ آپ نے کھجور اور گھی اور پنیر کا حلوا بنایا چمڑے کے دستر خوان پر بچھایا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا میں نے سب لوگوں کو

(۵۹۰۸)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۳۷۸۳) (۵۹۰۹)......(۱) في ب (يحيى)

بلایا انہوں نے کھایا۔

دلیہ کھانے کا حکم:

۵۹۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبید اللہ المنادی نے ان کو روح نے ان کو ایمن بن نابل نے ان کو فاطمہ بنت ابولیث نے ان کو ام کلثوم بنت عمرو بن ابوعقرب نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتی تھیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ لازم کرلو تم (تابن بغیض نافع کو۔) نرم پانی کی طرح بنا ہوا دلیہ۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک وہ تمہارے ایک کے پیٹ کو ایسے دھودیتا ہے جیسے پانی تمہارے چہرے کے میل کو۔ کہتے ہیں کہ جب گھر میں سے کوئی بیمار ہوتا تو ہنڈیا آگ پر چڑھی رہتی تھی یہاں تک کہ ہر ایک اس کے کناروں پر آتا۔

تلبینہ مریض کے دل کے لئے مفید:

۵۹۱۷:......اور ہم نے روایت کی ہے عروہ سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بے شک تلبینہ مریض کے دل کو طاقت دیتا ہے اور بعض حزن وغم کو دور کرتا ہے۔

۵۹۱۸:......ابوسلیمان اصمعی نے کہا کہ وہ ایک قسم کا حلوا ہے یا سوپ ہے جو آٹے سے یا جو سے بنایا جاتا ہے اور اس میں شہد ڈالا جاتا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسکا نام تلبینہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ لبن کے یعنی دودھ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اپنی سفیدی اور پتلے ہونے میں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تین باتوں کی وصیت:

۵۹۱۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو محمد بن عبید اللہ المنادی نے ان کو شبابہ نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی تھی یہ کہ میں سنوں اور اطاعت کروں۔ اگرچہ وہ ناک کان کٹے ہوئے غلام کا حکم کیوں نہ ہو۔ اور جب میں شوربے دار سالن پکاؤں تو پانی زیادہ ڈالوں اس کے بعد میں اپنے قریبی ہمسایوں کی طرف دیکھوں ان کے پاس رزق پہنچاؤں۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے۔

شوربہ زیادہ بنانے کا حکم:

۵۹۲۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید ان نے کو تمتام اور عبدالعزیز بن معاویہ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مسلم نے اور وہ ابن ابراہیم ہے ان کو محمد بن فضاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو علقمہ بن عبداللہ مزنی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تمتام کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی گوشت خرید کرے تو اس کو چاہئے کہ شوربا زیادہ بنائے اگر تم میں سے ایک کو گوشت تک نہیں پہنچے گا تو شوربا تو اس کو ملے گا وہ بھی دو میں سے ایک گوشت ہے۔

اور عبدالعزیز نے کہا اپنی روایت میں کہ اگر اس کو گوشت میں سے کچھ نہیں ملے گا تو شوربا تو ملے گا وہ بھی دو میں سے ایک گوشت ہے اور اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی خبر گیری کرے۔ اس روایت کے ساتھ محمد بن فضاء منفرد ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔

(۵۹۱۸)......(۱) فی ب (حیساً)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحاب صفہ کو کھانا کھلانا:

۵۹۲۱: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو شعیب بن یحیی التجیبی نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو محمد بن یزید بن ابوزیاد نے ان کو ربیعہ بن یزید دمشقی نے ان کو خبر دی ہے واثلہ بن اسقع نے کہ انہوں نے کہا کہ میں اصحاب صفہ میں سے تھا جن کا کوئی کنبہ قبیلہ نہیں تھا ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا آپ نے روٹیاں لیں اور ان کو ایک بڑے قصعے میں توڑا اور ان پر تھوڑا سا گرم پانی ڈال دیا اور چربی پگھلائی ہوئی ڈال دی اس کے بعد اس کو مل کر وہ سب اس میں رچا دیا اس کے بعد اس کو ملیدہ کیا پھر اس کو تھوڑا ابھوڑا ابنا کر رکھا اس کے بعد مجھے حکم دیا کہ تم جاؤ صفہ کے نو آدمیوں کو میرے پاس بلا لاؤ تم دسویں ہوا ان میں چنانچہ میں نے ان کو بلایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اللہ کا نام لے کر اس کے نیچے سے کھاؤ اور اس کو اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ اس پر برکت اوپر سے نازل ہوگی۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دعوت:

۵۹۲۲: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالحسین بن اسماعیل حافظ نے ان کو محمد بن اسحاق بن ابراہیم نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو مبارک بن سعید نے ان کو عکرمہ نے وہ کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے ابن عباس کے پاس پیغام بھیجا میں نے آپ کے لئے کھانا لیا ہے آپ تشریف لائیے اور جس کو آپ چاہیں ساتھ بھی لے آئیں۔ وہ تشریف لائے اور ان سے کہا اے ابوسعید میں تو آنے والا نہیں تھا کیا کسی ایک پر حکم کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو اپنے آپ میں سے ایک فرد شمار کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا اچھا اب ہمارے پاس ثرید لائیے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ کھانا روٹی سے بنا ہوا سرید تھا اور ثرید کھجور سے تیار کیا جائے تو حیس ہے۔ جب اٹھایا گیا تو فرمایا اٹھا لیجئے اے لڑکے! اللہ محمود ہے۔ اللہ مشکور ہے۔ اسی طرح کہا کہ مروی ہے عکرمہ سے اور دونوں کے درمیان کسی کو ذکر نہیں کیا۔

ثرید بنانے کا حکم:

۵۹۲۳: ...... ہمیں خبر دی ابوسعید سعید بن محمد بن احمد شعیبی نے ان کو ابوالحسن محمد بن ابراہیم بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبدۃ سلیطی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابوجعفر نفیلی نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو عاصم بن طلحہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثرید بناؤ اگرچہ پانی کے ساتھ ہو (ممکن ہے پانی سے مراد خالی شوربا ہو۔)

۵۹۲۴: ...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابومحمد انباری نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عباد بن عباد نے ان کو حمید نے ان کو انس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثفل پسند تھا۔ اسی طرح کہا ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے دیگر نے سعید بن سلیمان سے اور مجھے خبر پہنچی ہے ابن خزیمہ سے کہ انہوں نے کہا ثفل ثرید ہے۔ اور دیگر نے کہا ہے کہ ثفل آٹا ہے اور ایسا کھانا جو پیا نہ جا سکے۔ اس حدیث کے مرفوع ہونے کے بارے میں عباد نے اس کو مرفوع ہونے کے بارے میں مخالفت کی ہے۔

۵۹۲۵: ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو حماد اور وہیب نے اکٹھے ان کو حمید نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کھانا ثفل تھا (یعنی ثرید)

(۵۹۲۱) ...... (۱) کذا بالأصل (۵۹۲۴) ...... (۱) فی ب (عباس)

اور محبوب ترین مشروب ان کے نزدیک نبیذ تھا۔ یہ پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے واللہ اعلم۔

نبیذ سے مراد وہ انگور کا پانی ہے جو میٹھا ہو اور ابھی جوش نہ مارے۔ بے شک ہم نے دیگر مقام پر وہ روایات نقل کی ہیں جو مذکورہ بات پر دلالت کرتی ہیں۔

ٹھنڈا و میٹھا مشروب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا:

۵۹۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن اھوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار رضی اللہ عنہ نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو حجاج نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن جریج نے کہ مجھے خبر دی اسماعیل بن امیہ نے ایک آدمی سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ کون سا مشروب عمدہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ جو ٹھنڈا اور میٹھا ہو۔

۵۹۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے کہ رسول اللہ سے پوچھا گیا کہ کون سا مشروب عمدہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ میٹھا ٹھنڈا۔ یہ مرسل ہے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابن مبارک نے معمر سے اس نے یونس سے اس نے زہری سے بطور مرسل روایت کے اور اس کو ابن عیینہ نے معمر سے بطور موصول روایت کیا ہے۔

۵۹۲۸:...... جیسے ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمن سلمی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن شیبان نے ان کو سفیان نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ کے نزدیک محبوب ترین مشروب ٹھنڈا اور میٹھا ہوتا تھا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے جماعت نے ابن عیینہ سے۔ اور پہلی زیادہ صحیح ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے زمعہ بن صالح نے زہری سے اس نے ابن مسیب سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ محفوظ نہیں ہے۔

حلوہ و شہد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھے:

۵۹۲۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابومحمد بن شوذب مقری واسطی نے ان کو شعیب بن ایوب نے ان کو ابواسامہ نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حلوے اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے اسحاق حنظلی سے اس نے ابواسامہ سے۔

ابوسلیمان نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلوا کو پسند کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کو ان کی زیادہ خواہش ہوتی تھی۔ اور آپ کا نفس شدت کے ساتھ اس کی طرف کھینچتا تھا۔ اس کو بنانے میں شدت اشتیاق بھوکوں پیاسوں اور نہتوں کا فعل ہے۔ (حضور اس سے پاک تھے) پسند ہونے کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ جب حلوا اور کوئی میٹھی چیز آپ کو پیش کی جاتی تو اس میں سے آپ مناسب مقدار میں لے لیتے تھے۔ اسی سے یہ سمجھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا ذائقہ اور میٹھا س اچھا لگا۔ اسی میں دلیل ہے میٹھی چیزوں کو تیار کرنے اور مختلف چیزوں کو ملا کر کھانے بنانے کے جواز کی۔ کہ یہ درست اور جائز ہے۔

شہد میں شفا ہے:

۵۹۳۰:...... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو احسن بن محمد صباح نے ان کو سعید بن زکریا مدائنی

نے ان کو زبیر بن سعید ہاشمی نے ان کو عبدالحمید بن سالم نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر ماہ تین صبح شہد چاٹ لیا کرے۔ اس کو کوئی بڑی مصیبت کبھی نہیں پہنچے گی۔

۵۹۳۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن اسحاق صواف نے ان کو اسماعیل بن بہرام خزاز نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو حامد احمد بن ابو خلف اسفرائنی نے وہاں پر۔ ان کو ابو بکر محمد بن یزداد بن مسعود جوسقانی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو اسماعیل بن بہرام اشجعی نے ان کو مسعر نے ان کو حشرم نے ان کو عامر بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن بھیجا میں اس سے شفاء طلب کرتا تھا حضور نے میرے پاس شہد کا ایک کپہ بھیجا۔ دونوں کے الفاظ برابر ہیں سوائے اس کے کہ صواف کی حدیث میں ہے مسعد بن کدام سے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کھجور و گھی کا حلوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنا:

۵۹۳۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن مؤمل نے ان کو کدیمی نے ان کو ابو عاصم نے ان کو یزید بن ابراہیم نے ان کو لیث بن ابو سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے کھجور اور گھی کا حلوا بنایا تھا وہ عثمان بن عفان تھے ان کے پاس شہد اور کوئی چیز بھیجی گئی انہوں نے ان کو ملا کر حلوا تیار کیا اور بی بی ام سلمہ کے گھر بھیج دیا اتفاق سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں تھے جب آئے تو انہوں نے ان کے آگے رکھا آپ نے اس میں سے کھایا آپ نے اس کو عمدہ قرار دیا اور پوچھا کہ کس نے تمہارے پاس یہ بھیجا ہے ام سلمہ نے بتایا کہ عثمان بن عفان نے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ! عثمان تیری رضا ڈھونڈھتا ہے تو اس سے راضی ہو جا۔ یہ روایت منقطع ہے۔

خبیص بنانا اور کھانا:

۵۹۳۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن متوکل نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو محمد بن حمزہ بن یوسف بن عبداللہ بن سلام نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے یا دیگر نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کی طرف نکلے تو دیکھا عثمان بن عفان ایک اونٹنی کو پکڑ کر لا رہے ہیں جس پر آٹا اور شہد اور گھی لدا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا:

اونٹنی کو بیٹھا، بیٹھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہنڈیا منگوائی اس میں آپ نے گھی آٹا اور شہد نکالا اس کے بعد حکم دیا اس کے نیچے آگ جلائی یہاں تک کہ وہ پک کر تیار ہو گیا پھر آپ نے اپنے صحابہ سے کہا کہ سب کھاؤ اور آپ نے خود بھی کھایا اس کے بعد فرمایا کہ یہی شئی ہے جس کو اہل فارس خبیص بولتے ہیں۔

مؤمن حلاوت و میٹھے پن کو پسند کرتا ہے:

۵۹۳۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید نے ان کو ابو یحییٰ زکریا بن حارث بزاز نے ان کو حسن بن سراج ازدی نے ان کو سہل بن ابو سہل نے ان کو بقیہ نے ان کو محمد بن زیاد الہانی نے ان کو ابو امامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کا دل میٹھا ہوتا ہے وہ حلاوت اور میٹھے پن کو پسند کرتا ہے۔

ہمارے شیخ نے اس کو تاریخ میں نقل کیا ہے سہل بن بشر بن قاسم نیساپوری کے عنوان میں۔ اور حدیث کا متن منکر ہے اور اسناد میں مجہول راوی ہے۔

۵۹۳۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابراہیم دنوقانے ان کو ابو معمر نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے یونس سے یعنی ابن عبید سے اس نے حسن سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی یا عصر کی نماز پڑھی جب ہم سلام پھیر چکے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو۔ فرمایا کہ میرے پاس ایک مٹی کا برتن ہدیہ کیا گیا ہے جس میں میٹھی چیز ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے سب کے پاس جا کر آپ نے چٹانا شروع کیا میرے پاس جب پہنچے اور مجھے ایک بار چٹانے کے بعد فرمایا کہ تجھے اور دوں کیونکہ میں چھوٹا تھا لہٰذا اس لئے مجھے مزید چٹوایا اسی طرح آپ نے سب کو وہ میٹھی چیز یا حلوا کھلایا۔

خوشبو لگانے کا حکم:

۵۹۳۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی خزاز نے ان کو ابراہیم بن عرعرہ شامی نے ان کو فضالہ بن حصین عطار ضبی نے ان کو محمد بن عمر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے پاس خوشبو آئے تو اس میں سے ضرور لگائے اور جب کوئی میٹھی چیز آئے تو ضرور کھائے۔ اس روایت میں فضالہ بن حصین عطار متفرد ہے اور اس حدیث کی وجہ سے ان پر تہمت بھی ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۹۳۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو بکار بن محمد نے ان کو عبداللہ بن عون نے وہ کہتے ہیں کہ ہم جب بھی کبھی حضرت ابن سیرین کے پاس عید کے دن گئے انہوں نے یا تو ہمیں حلوا کھلایا یا فالودہ کھلایا۔

زیتون کھانے کا حکم:

۵۹۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن مہران نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوشعیب نے ان کو عبداللہ بن حسن خرانی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو عطاء بن ابی اسید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سفیان کی ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیتون کھاؤ اور اس کی مالش کرو بے شک وہ برکت والے درخت سے ہے۔

اس کو ابوعیسیٰ نے نقل کیا ہے اپنی کتاب میں ثوری کی حدیث میں اور عطا کی جو کہ یہی ہے۔ اس نے کہا کہ وہ اہل شام سے ہے۔

۵۹۳۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں اسے گمان کرتا ہوں عمران سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زیتون کا سالن استعمال کرو اور اس کا تیل لگاؤ بے شک وہ برکت والے درخت سے نکلتا ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے زمعہ بن صالح نے زیاد بن سعد سے اس نے زید بن اسلم سے اس نے اپنے والد سے اُس نے عمر سے بطور مرفوع روایت کے۔

۵۹۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن خلیل نے ان کو واقدی نے ان کو ابوحرزہ یعقوب بن مجاہد

نے ان کو سلمہ بن ابوسلمہ نے ان کو عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی تھیں حالانکہ ان کے سامنے زیتون کا ذکر آیا تھا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرمایا کرتے تھے کہ زیتون کھایا جائے اور اس کا تیل لگایا جائے اور ناک میں چڑھایا جائے اور کہتے تھے کہ یہ برکت والے درخت میں سے ہے۔

سرکہ بہترین سالن:

۵۹۴۱:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مثنیٰ بن سعید نے ان کو طلحہ بن نافع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سرکہ بہترین سالن ہے۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے ابن علیہ کی حدیث سے۔

۵۹۴۲:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوجعفر مستملی نے ان کو حامد بن محمد رفاء نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو مثنیٰ بن سعید ازدی نے ان کو طلحہ بن نافع نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھروں میں سے ایک میں لے آئے اور گھر میں آپ نے کہا کیا تمہارے ہاں صبح کے کھانے کے لئے کوئی چیز ہے بتایا گیا کہ آدھی روٹی ہے۔ فرمایا کہ لے آؤ۔ سالن کا پوچھا تو بتایا گیا کہ سرکہ ہے فرمایا کہ لے آؤ۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔

جابر کہتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا اس کے بعد سے مجھے سرکہ اچھا لگنے لگا۔

۵۹۴۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعید مسعود نے ان کو محمد بن علی جرجانی الادیب نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یزید بن عبدالصمد دمشقی نے ان کو یحییٰ بن صالح نے ان کو محمد بن عبدالملک نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں سرکہ ہو وہ گھر بھوکا نہیں رہ سکتا۔

۵۹۴۴:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن علاء نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو ثابت ثمالی نے ان کو شعبی نے ان کو ام ہانی نے وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم میرے پاس آئے اور پوچھا کہ کیا تیرے پاس کھانے کی کوئی شئی ہے میں نے کہا کہ نہیں ہے مگر ایک سوکھا ٹکڑا روٹی کا اور سرکہ۔ فرمایا: وہ گھر سالن سے بھوکا نہیں رہ سکتا جس میں سرکہ موجود ہو۔ اس کو ابوعیسیٰ نے روایت کیا ہے محمد بن علاء سے۔

۵۹۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن عمیر نے دونوں نے کہا کہ کہا ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو حسن بن بشر ہمدانی نے ان کو سعدان بن ولید سابری فروش نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ام ہانی بنت ابی طالب کے پاس گئے اور آپ بھوکے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیرے ہاں کھانے میں سے کوئی چیز ہے میں کھاؤں گا اس نے کہا کہ میرے ہاں تو سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا ہے مجھے آپ کے آگے وہ پیش کرتے ہوئے شرم آتی ہے آپ نے فرمایا کہ لے آ تو اس کو اس نے لا کر دی آپ نے اسے پانی میں توڑ کر ڈالا اور وہ نمک لے کر آئی آپ نے پوچھا کہ کوئی سالن ہے اس نے کہا کہ یارسول اللہ! میرے پاس کوئی شئی نہیں ہے بس تھوڑا سا سرکہ ہے آپ نے فرمایا کہ وہی لے آئیے وہ لے کر آئی تو آپ نے اسے روٹی کے اوپر ڈال دیا آپ نے اس میں سے کھایا اس کے بعد اللہ کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد فرمایا سرکہ اچھا سالن ہے۔ اے ام ہانی! جس گھر میں سرکہ

(۵۹۴۱)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۷۷۴)

ہو وہ بھوکے نہیں رہ سکتے۔

ایک درزی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت:

۵۹۴۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ثابت اور عاصم نے ان کو انس بن مالک نے کہ ایک آدمی درزی تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور ثرید سامنے لا کر رکھا جس پر لوکی کا سالن اس نے ڈال رکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوکی کے ٹکڑے لے کر کھائے کیونکہ آپ لوکی کو پسند کرتے تھے ثابت کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے۔ جب بھی میرے لئے کھانا تیار کیا گیا اور میرے لئے اگر ممکن تھا کہ میں اس میں لوکی ڈالوں تو میں نے ضرور ڈالوائی۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبد بن حمید وغیرہ سے اس نے عبدالرزاق سے۔

کدو عقل و دماغ کے اضافہ کا باعث:

۵۹۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو مخلد بن قریش نے ان کو عبدالرحمٰن بن دلہم نے ان کو عطاء نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: کدو کو لازم پکڑو بیشک وہ عقل میں اضافہ کرتا ہے اور دماغ کو بڑا کرتا ہے۔

مسور کی تعریف وتقدیس:

۵۹۴۸:......اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسور کی تعریف وتقدیس بیان کی گئی ہے ستر نبیوں کی زبان پر ان میں سے ایک عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بھی ہیں وہ دل کو نرم کرتی ہے اور آنسوں کو تیز کرتی ہے دونوں روایتیں منقطع ہیں۔

۵۹۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسین جماجی نے ان کو ابوالجہم نے ان کو ابراہیم بن یعقوب جوز جانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسحٰق بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مبارک سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تھا جو مسور کھانے کے بارے میں بیان ہوئی ہے کہ ستر انبیاء کی زبان پر اس کی تقدیس بیان ہوئی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ کسی ایک نبی کی بھی زبان پر نہیں۔ اس کی اجازت ہے کھانے کی۔ یہ نفع پیدا کرتی ہے۔ کس نے تمہیں اس کے بارے حدیث بیان کی ہے۔ کہا: سالم بن سالم نے انہوں نے کہا کہ کس سے؟ انہوں نے کہا آپ سے اس نے فرمایا کہ مجھ سے بھی۔

انڈے کا استعمال:

۵۹۵۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے متعدد بار کہ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو ابوالازہر سلیطی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انبیاء میں سے ایک نبی نے اللہ کی بارگاہ میں شکایت کی اپنے ضعف اور کمزوری کی، تو اللہ نے اس کو انڈا کھانے کا حکم فرمایا۔

ابوالازہر متفرد ہے اس روایت کے ساتھ اور اس نے ابوالربیع سے روایت کی ہے۔

(۵۹۴۷)......(۱) فی ب (یکسر)

سالن کا سردار نمک:

۵۹۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد بن عمرویہ نوقانی نے ان کو تمیم بن محمد طوسی نے ان کو سوید بن سید نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی علی بن احمد زوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن حاتم نے ان کو سوید نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو عیسیٰ بن ابوعیسیٰ بصری نے ان کو موسیٰ نے وہ اہوازی نہیں ہے۔ انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سالن کا سردار نمک ہے۔

۵۹۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عیسیٰ بن اشعث نے ان کو جویبر نے ضحاک سے اس نے نزال سے اس نے ابن سبرہ سے اس نے علی سے کہ اس نے کہا جو شخص اپنے صبح کے کھانے کی ابتدا نمک سے کرے وہ اس سے ستر قسم کی بلائیں دور کرتا ہے۔ اور حدیث کو ذکر کیا ہم نے اس کے طویل ہونے کے باوجود اس کو مناقب امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ میں نقل کیا ہے۔

پنیر کھانے کا حکم:

۵۹۵۳:......اور ہم نے روایت کی ہے کتاب السنن میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پنیر لایا گیا آپ نے چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اور اس کو کاٹا۔

۵۹۵۴:......ہمیں خبر دی علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو خبر دی ہے محمد بن عبداللہ بن عمار نے ان کو معافی بن عمران نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو میمونہ زوجۂ رسول نے وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم سے پنیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ چھری سے کاٹیے اور بسم اللہ کہہ کر کھائیے۔

گائے کا گھی و دودھ استعمال کرنے کی تاکید:

۵۹۵۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حسن بن علی متوکل نے ان کو ابوالربیع نے ان کو وکیع جراح بن ملیح نے ان کو قیس بن مسلم نے ان کو طارق بن شہاب نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم دوا علاج کیا کریں؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں تم لوگ علاج کیا کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اتاری ہے اس کی (دوا بھی اتاری ہے) شفاء بھی اتاری ہے۔ تم لوگ گائے کے دودھ کو لازم کرلو بے شک وہ ہر پودا کھاتی ہے۔ ابوحنیفہ نے اس کی متابع حدیث بیان کی ہے۔ اور ایوب بن عائذ نے اس نے قیس سے اس کے مرفوع ہونے کے بارے میں۔

۵۹۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنصر نے ان کو ابوخثیمہ نے ان کے خاندان کی ایک عورت اس نے ملیکہ بنت عمر وجعفیہ سے بے شک سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا تھا گائے کا گھی لازمی استعمال کیجئے گوشت میں سے بھی اور دودھ میں سے بھی بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: بے شک اس کا دودھ شفاء ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور اس کا گوشت بیماری ہے۔

گوشت کے کھانے سے کراہت:

۵۹۵۷:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن یزید نے ان کو علی بن زید نے ان کو عمرو بن حرملہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنی خالہ میمونہ کے گھر میں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ اور خالد بن ولید ان کے ساتھ تھے خالہ میمونہ نے ان سے عرض کی کیا ہم آپ کو وہ کھانا کھلائیں جو ام عتیق نے ہمارے لئے ہدیہ بھیجا ہے لہٰذا دو بھونی ہوئی گوہ چمڑے کے دستر خوان پر رکھ کر لائی گئیں (یا ثمامہ نامی سوکھی گھانس پر رکھ کر لائی گئی) رسول اللہ نے جب انہیں دیکھا تو ایک طرف تھوک دیا۔ خالد بن ولید نے کہا یا رسول اللہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ اس سے کراہت کر گئے ہیں (یا آپ اس کو ناپاک قرار دے رہے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ایسے کیا ہے میں نے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا آپ نے پی لیا۔ اور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب بیٹھا تھا اور خالد بن ولید بائیں طرف تھے۔ مجھ سے فرمایا کہ تم اس کے پینے کے لئے زیادہ حق دار ہو (دائیں طرف ہونے کی وجہ سے) کیا تم اس دودھ کے لئے اپنے اوپر خالد کو ترجیح دو گے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ میں آپ کے پس خوردہ اور جوٹھے کے معاملے میں کسی کو ترجیح دوں لہٰذا میں نے دودھ پیا اس کے بعد خالد کے لئے کوئی مشروب لایا گیا انہوں نے بھی پی لیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھا چکے تو یوں کہے اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما اور ہمارے لئے اس سے بہتر بدل دے۔ اور جب کوئی پانی پیئے تو یوں کہے اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت عطا کر اور اس سے زیادہ دے۔ بے شک حال یہ ہے کہ کوئی ایسی شئی نہیں ہے جو کھانے اور پینے کے قائم مقام ہو سکے سوائے دودھ کے۔

انار کھانے کا طریقہ:

۵۹۵۸:...... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو محمد بن شوذب واسطی نے ان کو احمد بن رشید بن خثیم کوفی نے ان کو ان کے چچا سعید بن خثیم نے ان کو ربیعہ بنت عیاض خلابیہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوفے کے منبر پر فرما رہے تھے: اے لوگو! انار کو اس کی چربی اور گری سمیت کھاؤ کیونکہ وہ معدے کو زنگ دینے والی یا صاف کر دینے والی ہے۔ اور درست کرنے والی ہے۔

۵۹۵۹:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو محمد بن اسحاق بن بغدادی نے ہراۃ میں ان کو معاذ بن نجدہ نے ان کو خلاد بن یحیٰی نے ان کو مالک بن مغول نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مرجانہ سے وہ کہتی تھی کہ میں نے حضرت علی کو دیکھا وہ انار کھا رہے تھے تو اس نے دیکھا کہ جو دانہ گر جاتا وہ اس کو تلاش کرتے اور کھا لیتے۔

۵۹۶۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابو معروف فقیہ نے اور ابونصر بن قتادہ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو عمرو بن نجید نے ان کو ابو مسلم نے ان کو ابو عاصم نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو ان کے والد نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ انار کا ایک ایک دانہ لیتے اور اس کو کھاتے، ان سے کہا گیا: اے ابن عباس! آپ ایسے کیوں کرتے ہیں فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ دھرتی پر جو بھی انار ہے جو بار آور ہوتا ہے مگر جنت کے اناروں کے دانے سے شاید کہ وہ دانہ یہی ہو۔

۵۹۶۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہلال بن محمد عجلی نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابو یزید مدینی نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ انصار کہتے تھے جس نے فریکہ کھایا (ایک کھانے کا نام ہے)

(۵۹۵۷)...... (۱) فی ب (عقیق)

وہ اپنی قوم کو شرمندہ کراتا ہے۔

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریک لایا گیا آپ نے اس کو کھرچا اور اپنا لعاب دھن اس میں ڈالا اس کے بعد انصار کے ایک لڑکے کو وہ پکڑا دیا اس نے کھالیا۔

اور اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ نے حماد بن زید سے بطور مرسل روایت مگر ابوہریرہ کا ذکر نہیں کیا۔

پیاز و لہسن کھانے کا حکم:

۵۹۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن منادی نے ان کو خالد بن میسرہ نے وہ ابوحاتم بصری سے وہ مکے میں آیا کرتا تھا وہ معاویہ بن قرہ سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص ان دو خبیث (یعنی بدبودار) پودوں کو کھائے وہ (ان کو کھا کر منہ صاف کئے بغیر) ہماری اس مسجد میں نہ آئے! اگر تم لازمی طور پر ان کو کھانا ہی چاہتے ہو تو (ان کی بو کو) پکا کر یا ابال کر مار دیا کرو۔

۵۹۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ اس کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو جابر بن سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ جب کھانا کھاتے تھے تو جو بچ جاتا وہ کھانا ابوایوب انصاری کے پاس بھیج دیتے تھے ایک مرتبہ آپ نے ایک قصعہ بھیجا جس میں سے کھایا نہیں گیا تھا۔ اس میں لہسن تھا۔ ابوایوب ان کے پاس آئے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا وہ حرام ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حرام نہیں ہے لیکن اس کی کراہت اس کی بو کی وجہ سے ہے اس نے کہا جس چیز کو آپ ناپسند کرتے ہیں میں بھی اسے ناپسند ہی کروں گا۔

۵۹۶۴:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو داؤد نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے ان کو سالم بن ابی الجعد نے ان کو معدان بن ابوطلحہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کا خطبہ دیا اور انہوں نے حدیث ذکر کی فرمایا: پھر بے شک تم لوگ اے لوگو! ان دو پودوں کو کھاتے ہو میں ان کو خبیث و ناگوار ہی سمجھتا ہوں یہ پیاز اور لہسن۔ البتہ تحقیق میں نے دیکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب ان دونوں کی بو پاتے تھے کسی آدمی سے تو اس کے لئے حکم دیتے تھے اس کے باہر نکال کر بقیع کی طرف بھیج دیا جاتا تھا تم میں سے جو اسے کھانا چاہے لازمی طور پر تو پھر انہیں جوش دے کر بو ختم کر دیا کرے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں۔

کاسنی کھانا:

۵۹۶۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن عباس نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو مسعدہ نے ان کو جعفر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاسنی کے ہر پتے پر جنت کے پانی کا ایک دانہ ہوتا ہے۔ یہ مرسل ہے اور مسعدہ بن یسع متعدد طریقے سے ضعیف ہے۔

انگور کھانا:

۵۹۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد نے ان کو اسحاق بن عبداللہ کوفی نے ان کو سلیمان بن ربیع نے ان کو کادح بن رحمہ نے ان کو حصین بن نمیر نے ان کو حسین بن قیس نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے عباس بن مطلب سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انگور چوس کر

(۵۹۶۴)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (ص ۱۱) (۵۹۶۵)...... أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۲۳۸۷/۶)

(۵۹۶۶)...... أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۲۱۰۴/۶)

کھا رہے تھے (خرط المعب) کا مطلب ہے انگور کا خوشہ منہ میں رکھ کر بغیر دانے کے نکالنا۔

۵۹۶۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام محمد بن غالب نے ان کو محمد بن عقبہ سدوسی نے ان کو داؤد بن عبد الجبار ابو سلیمان کوفی نے ان کو ابو الجارود نے ان کو حبیب بن یسار نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ انگور بغیر دانہ نکالے کھا رہے تھے۔ اس میں اسناد قوی نہیں ہے۔

۵۹۶۸:......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ اور ابو بکر فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا شریک کے سامنے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اس نے ربیع سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا تھال لے کر آیا اس میں کچھ چھوٹی بھی تھیں۔ آپ نے مجھے میری ہتھیلی پر دے دی میٹھی یا سنہری۔ ابو بکر فارسی نے میری ہتھیلی کا ذکر نہیں کیا۔

سہارا لگائے کوئی چیز کھانا:

۵۹۶۹:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو نعیم نے اور قبیصہ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے علی بن اقمر سے اس نے کہا۔ مجھے خبر دی ہے ابو جحیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سہارا لگائے ہوئے بیٹھ کر نہیں کھاتا ہوں۔

۵۹۷۰:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسین بن علی بن عفان نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو مسعر نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے ان کو ابو بکر بن سلمان نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو ابو نعیم نے ان کو مسعر نے ان کو علی بن اقمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا ابو جحیفہ سے وہ کہتے ہیں پس ذکر کیا ہے اس کو۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابو نعیم سے اس نے مسعر سے۔

۵۹۷۱:......اس حدیث کے بعض طرق میں مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہر حال میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا ہوں۔ اور ہم نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے پاس ایک فرشتہ بھیجا اس نے آکر آپ کو اختیار دیا کہ ہوں آپ بندہ نبی یا بادشاہ نبی اس نے اشارہ کیا کہ عاجزی کیجئے لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں بندہ اور غلام اور نبی ہونا پسند کرتا ہوں فرمایا کہ اسی حکمت کی وجہ سے اس کے بعد آپ نے کبھی سہارا لگا کر کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ اپنے رب سے جا ملے۔

۵۹۷۲:......ہمیں خبر دی ابو الحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عباس ادیب نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے علی روذ باری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابو داؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو شعیب بن عبد اللہ بن عمرو نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں دیکھے گئے ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے کبھی بھی۔ (اور چلنے میں اس قدر تیز چلتے تھے کہ) آپ کی ایڑیوں کو کبھی کسی کے دو پیر نہیں روند سکتے تھے۔ ایک حدیث میں عقبیہ دو ایڑیوں کا ذکر ہے۔

۵۹۷۳:......ہمیں خبر دی زید بن ابی ہاشم علوی نے کوفے میں ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین حسینی نے ان کو فضل

(۵۹۶۷)......(۱) فی ب (تمتام ثنا محمد بن غالب) وهو خطأ (۵۹۷۲)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۳۷۷۰)

بن دکین نے ان کو مصعب بن سلیم زہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس سے وہ کہتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خشک کھجوریں ہدیہ کی گئیں آپ نے اپنا ہدیہ لیا اور انس کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک کی وجہ سے اقعاء کر کے بیٹھے ہوئے کھجوریں کھا رہے تھے۔

اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے مصعب سے نقل کیا ہے۔

۵۹۷۴:.....ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن بشر کی حدیث میں قصعہ اور ثرید کے قصے میں کہ جب لوگ زیادہ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے ایک اعرابی نے کہا کہ یہ کیسی نشست ہے؟ نبی کریم نے جواب دیا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے شریف بندہ، یا مہربان بندہ بنایا ہے مجھے سرکش اور متکبر نہیں بنایا۔

۵۹۷۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو امادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں غلاموں کی طرح کھاتا ہوں اور غلاموں کی طرح بیٹھتا ہوں بس بات فقط یہی ہے کہ میں بندہ ہوں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قاضی ابوالعباس رحمہ اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سہارا لگا کر کھانے کے عمل کو ترک کرنے اور مکمل طور نہ کرنے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصیات سے میں شمار کیا ہے اور احتمال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر لوگوں کے لئے بھی مختار اور افضل یہی ہو کہ سہارا لگانے کی حالت میں نہ کھائیں۔ اس لئے کہ متکبر لوگوں کا فعل ہے اور اس کا اصل عجمیوں سے ماخوذ ہے۔ ہاں اگر کسی آدمی کو تکلیف ہو جسم کے کسی حصے میں جس کی وجہ سے وہ سہارے کے بغیر نہ بیٹھ سکے تو تکیہ لگا کر کھانے میں حرج یا کراہت نہیں ہے۔

۵۹۷۶:.....اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یزید بن ابو زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے اس نے جس نے دیکھا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہ وہ سہارا لگا کر کھا رہے تھے۔

۵۹۷۷:.....اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی تکیہ اور سہارا لگا کر کھائے۔

۵۹۷۸:.....اور اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے معمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے سہارا لگا کر کھانے کی بابت پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو صالح مولیٰ تو اُمہ نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ وہ سہارا لگا کر کھاتے تھے بائیں ہاتھ کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے۔

کھڑے کھڑے کھانا اور پینا:

۵۹۷۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو ہمام نے اور ابان نے ان کو قتادہ نے انس بن مالک سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹا تھا کھڑے ہو کر کھانے اور پینے سے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ہدبہ بن خالد سے اس نے ہمام سے اور اس کو نقل کیا ہے انہوں نے سعید ابن ابو عروبہ سے اور ہمام دستوائی سے اس نے قتادہ سے۔

۵۹۸۰:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عبداللہ قطان نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع فرمایا تھا کھڑے ہو کر پینے سے میں نے پوچھا کہ کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے انہوں نے بتایا کہ یہ اور

زیادہ برا ہے۔

حافظ نے کہا ہے کہ اس روایت میں یحییٰ بن قطان کا تفرد ہے یحییٰ قطان سے وہ سعید سے۔

اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے اسی مفہوم سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۵۹۸۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے بطور املاء کے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو احمد بن سعید دارمی نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو شعبہ نے ان کو ابی زیاد طحان مولیٰ حسن بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کھڑے کھڑے پانی پیتے دیکھا تو اس سے پوچھا کیا تجھے پسند ہے کہ تیرے ساتھ بلا پانی پیئے اس نے کہا کہ نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق شیطان نے تیرے ساتھ پیا ہے اس پانی میں سے جو تم نے پیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ احتمال ہے کہ کھڑے ہو کر پینے کی نہی بطور ادب اور احسان کے ہو بیٹھ کر پینے سے یا اس لئے ہو کہ کھڑے ہو کر پینے میں بیماری ہے اہل طب کے خیال کے مطابق۔ خصوصاً اس آدمی کے لئے جس کو نچلے اعضاء میں کوئی بیماری ہو جس کی وہ شکایت کرے سردی سے یا رطوبت سے۔ لہٰذا یہ نہی برائے تحریم نہیں ہے۔

۵۹۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی عبدالملک بن میسرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نزال بن سبرہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز کھیت والی سرزمین پر ادا کی اس کے بعد لوگوں کے مسائل کے لئے بیٹھ گئے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا اس کے بعد پانی کا ایک لوٹا لایا گیا انہوں نے اسے ہاتھوں پر بہایا اور اپنا منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا اور پیروں کا مسح کیا اس کے بعد کھڑے ہو کر پانی پیا وضو کا بچا ہوا پانی درانحالیکہ وہ کھڑے ہوئے تھے۔ اس کے بعد فرمانے لگے کہ بعض لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ایسے کرتے ہوئے دیکھا تھا جیسے میں نے کیا ہے اور حضرت علی نے فرمایا یہی وضو ہے اس شخص کا جو بے وضو نہیں ہوا۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے آدم سے اس نے شعبہ سے۔

۵۹۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن شوذب مقری نے مقام واسط میں ان کو شعیب بن ایوب نے ان کو عمرو بن عوف نے ان کو خالد نے ان کو عطا بن سائب نے ان کو میسرہ نے ان کو زاذان نے دونوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر میں نے کھڑے ہو کر پانی پیا ہے تو کوئی اچنبھے کی بات نہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا تھا اور اگر میں بیٹھ کر پانی پیوں تو کوئی غلط بات نہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پانی پیتے دیکھا ہے۔

۵۹۸۴:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے یوسف اصفہانی نے ان کو ابن اعرابی نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم نے ان کو شعبی نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم پیا حالانکہ آپ کھڑے ہوئے تھے۔

۵۹۸۵:...... ہمیں خبر دی علی بن عبدان نے ان کو سلیمان بن احمد طرائفی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے اس نے اسی مذکور کو ذکر کیا ہے۔ اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابونعیم سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے کئی وجوہ سے عاصم احول سے۔

(۵۹۸۲)......(۱) فی الأصل (یشربون) وھو خطأ

أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۴۸)

۵۹۸۶: ...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوالحسین بن بشران نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل صفار نے ان کو سعید بن نصر نے ان کو ابو بدر نے ان کو زیاد بن خیثمہ نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو عبداللہ بن عطاء نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا جوتے اتار کر بھی اور جوتے پہن کر بھی اور دیکھا پانی پیتے کھڑے ہو کر بھی اور بیٹھ کر بھی۔ اور نماز کے بعد پیچھے کو پھرتے تھے دائیں طرف سے بھی اور بائیں طرف سے بھی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے پھرنے کے لئے ادھر سے پھیریں یا ادھر سے۔

(نوٹ) ...... پھرنے کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھتے تھے یہی سنت ہے جو لوگ قبلہ رخ سے بیٹھے دعا کرتے ہیں یا دائیں بائیں منہ کر کے بیٹھتے ہیں یہ سنت سے ثابت نہیں ہے۔

۵۹۸۷: ...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن سعید نے ان کو عبداللہ بن عطاء نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہنتے دیکھا ہے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پانی پیتے دیکھا ہے۔ اور تحقیق کیا گیا ہے عبداللہ بن عیسیٰ سے اس نے عبداللہ بن عطاء سے اس نے محمد بن سعید سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

۵۹۸۸: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر اسماعیل بن محمد بن اسماعیل فقیہ نے مقام رے میں ان کو سعید بن یزید بن عطیہ تیمی نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو عمران بن حدیر نے ان کو یزید بن عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم لوگ پیتے تھے درانحالیکہ ہم لوگ کھڑے ہوتے تھے اور ہم کھاتے تھے اس حال میں کہ ہم دوڑ رہے ہوتے تھے عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں۔

۵۹۸۹: ...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسحق بن حسن نے ان کو عثمان بن ہیثم نے ان کو عمران بن حدیر نے پھر اس کو ذکر کیا اس نے سوائے اس کے کہا کہ عبداللہ بن عمر نے۔

پیٹ کے بل لیٹ کر کھانے کی ممانعت:

۵۹۹۰: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو عبداللہ بن مرزوق نے ان کو کثیر بن ہشام نے ان کو جعفر بن برقان نے ان کو زہری نے ان کو سالم نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا ایسے کھانا کھانے والوں کے دستر خوان پر بیٹھنے سے جس پر شراب پی جائے اور اس بات سے بھی منع فرمایا تھا کہ کوئی اس حالت میں کھائے کہ وہ پیٹ کے بل اوندھا پڑا ہوا ہو۔

گرم سرد کو برابر کرنے کے لئے دو قسم کی چیزوں کو ملا کر کھانا:

۵۹۹۱: ...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ککڑی کو تازہ کھجور کے ساتھ ملا کر کھا رہے تھے۔ بخاری اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے ابراہیم کی حدیث سے۔

۵۹۹۲: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد فقیہ نے رے میں ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو نوح بن یزید ادیب نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ وہ کہتی ہیں کہ میری امی نے ارادہ کیا کہ میں ان کو بھی عنایت کروں گی بوجہ میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ہونے کے۔ میں نے کوئی شئی ان کو پیش نہ کی اس میں سے جو وہ

(۵۹۸۸) ...... (۱) فی أ (جابر) (۲) ...... فی أ (عطاء)

ارادہ کرتی تھیں جب تک کہ مجھے کھیرا تازہ کھجوروں کے ساتھ کھانے کو نہ دے دے لہٰذا میں نے ان کو اچھا گھی پیش کیا۔

۵۹۹۳:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالعزیز بن عبداللہ اصفہانی تاجر نے مقام رے میں۔ان کو ابوالقاسم حمزہ بن عبداللہ بن احمد مالکی نے ان کو محمد بن ایوب نے۔ان کو سہل بن بکار نے ان کو وہب نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی یا کھیرا اور تازہ کھجور ملا کر کھاتے تھے۔اس کو روایت کیا ہے ابواسامہ نے ہشام سے اور اس میں یہ الفاظ اضافہ کئے ہیں کہ وہ کہتے تھے اس کی گرمی اس کی سردی کو توڑے گی اور اس کی سردی کو اس کی گرمی توڑے گی۔

۵۹۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سعید بن نصیر نے ان کو ابواسامہ نے پھر اس کو ذکر کیا ہے علاوہ ان کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے (فلاں فلاں)۔

۵۹۹۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسن بن ابراہیم بن صل امام جامع مسجد انطاکیہ نے ان کو محمد بن عمرو بن عباس نے ان کو یوسف بن عطیہ صفار نے ان کو مطر وراق نے ان کو قتادہ نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ دائیں ہاتھ سے تازہ کھجور اور ککڑی بائیں ہاتھ سے کھاتے تھے۔تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ کھاتے تھے اور یہ آپ کے نزدیک اچھا پھل تھا۔یوسف بن عطیہ ضعیف ہے۔

۵۹۹۶:......اس کو بھی روایت کیا ہے سلیمان بن حرب نے اور عمرو بن مرزوق نے ان کو یوسف بن عطیہ نے ہمیں اس کی خبر دی۔ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو اسماعیل قاضی نے اس کو سلیمان بن حرب نے اور عمرو بن مرزوق نے۔

۵۹۹۷:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم تاجر نے رے میں ان کو حمزہ بن عبیداللہ مالکی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو حمید نے ان کو انس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی اور کھجور کو ملا کر استعمال کرتے تھے۔

۵۹۹۸:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو زمعہ بن صالح نے ان کو محمد بن ابی سلیمان نے بعض اہل جابر سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خربوزہ کو کھجور کے ساتھ کھاتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ دونوں عمدہ ہیں۔

۵۹۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ان کے دادا اسماعیل بن محمد نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو قاسم بن امیہ نے اور عبیداللہ بن محمد نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن قیس ابوزکریا نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں رسول اللہ نے فرمایا۔کھاؤ کچی کھجور سوکھی کھجور کے ساتھ بے شک شیطان کہتا ہے ابن آدم عیش کرتا ہے یہاں تک کہ نئی چیز کو پرانی کے ساتھ کھاتا ہے۔

۶۰۰۰:......اور ہمیں خبر دی ابن بشران نے اور ابوالقاسم حرفی نے بغداد میں دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوبکر شافعی نے ان کو ابویعلی محمد بن شداد نے ان کو ابوبکر نے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ روایت کی نقل سوائے اس کے کہ ابن شداد کی روایت میں ہے۔بے شک شیطان جب ابن آدم کوئی چیز پرانی کے ساتھ کھاتا ہوا دیکھتا ہے تو اس کو سخت رنج ہوتا ہے۔ابن بشران نے اضافہ کیا ہے۔

(۵۹۹۴)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۳۸۳۶) (۵۹۹۵)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۷/ ۲۶۱۱)

(۵۹۹۸)......(۱) في مسند الطيالسي (سليمان)

أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۷۶۲)

(۵۹۹۹)......(۱) في المخطوطة (وليقول) ولعل الواو زائدة

محمد بن شداد نے کہا کہ ابوزکریا مدینہ میں آتا تھا قیام کرتا تھا وہ بصرے میں بھی آتا ہے اور سلیمان کے بیٹے کے پیچھے قیام کرتا تھا اس حدیث کے ساتھ ابوزکریا متفرد ہے ہشام سے۔

۶۰۰۱:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن وزیر دمشقی نے ان کو ولید بن فرید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن جابر سے اس نے مجھے حدیث بیان کی ہے سلم بن عامر سے بسر سلمین کے دو بیٹوں سے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہم نے مکھن اور کھجوریں آپ کو پیش کیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور اور مکھن کو پسند فرماتے تھے۔

۶۰۰۲:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو فضل بن موسیٰ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن عبدالعزیز بن ابورزمہ نے ان کو فضل بن موسیٰ نے یعنی شیبانی نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس سفید روٹی ہو کندلی رنگ کی گندم سے جو پیسی ہوئی ہو گھی اور دودھ میں۔

ایک آدمی کھڑا ہو گیا قوم میں سے اسے حاصل کیا اور اسے لے کر آ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کس چیز میں تھا اس نے جواب دیا کہ گوہ (کی کھال) کے کپی میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھا لو اس کو کہا ابوداؤد نے کہ یہ حدیث منکر ہے واللہ اعلم۔

برتن میں سانس لینا اور اس میں پھونک مارنا:

۶۰۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو عبداللہ بن ابی قتادہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں (پینے کے دوران) سانس لینے سے منع فرمایا تھا۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ہشام وغیرہ سے اس نے یحییٰ بن ابی کثیر سے۔

۶۰۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبداللہ بن محمد نفیلی نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو عبدالکریم نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونک مارنے سے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ سانس لینا اور پھونک مارنا اس لئے منع ہے کہ معدے سے اوپر کو اٹھنے والے اور سر سے نیچے کو اترنے والے بخارات اور اسی طرح پیٹ کی بو بھی ناگوار اور بری ہوتی ہے۔ یا تو وہ پانی کے ساتھ معلق اور وابستہ ہو جائیں گے لہٰذا نقصان پہنچائیں گے۔ یا چھوٹے کو لینے والے کے علاوہ دوسرے کے لئے فاسد اور خراب کر دیں گے اس لئے کہ وہ کبھی کراہت کر سکتا ہے جب وہ جان لے کہ اس میں (کسی کے منہ کی ناگوار بو شامل ہے) لہٰذا وہ نہیں پیئے گا۔ (یہ بندہ حقیر فقیر پر تقصیر ابوارشد محمد اسماعیل کہتا ہے کہ یہ تو اہل علم کی اس وقت کی تحقیق ہے جس کو صدیاں بیت چکی ہیں یہ اس وقت کی ان کی طہارت و نظافت کی مثال ہے اگر وہ آج کے دور میں ہوتے تو کس قدر تاکید اور ممانعت فرماتے جب کہ آج کے سائنسی دور میں یہ بات اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ ہر جاندار اور ہر انسان کے منہ سے اور سانس والے بخارات سے لاتعداد جراثیم آگے برتنوں میں منتقل ہو کر بے شمار بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔

(۶۰۰۱).....أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۳۸۳۷)

(۶۰۰۲).....أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۳۸۱۸)

(۶۰۰۴).....أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۳۷۲۸)

(۱)..... في الحليمي (۶۸/۳) قد يكون كريهاً

الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین صدیاں بیت جانے کے باوجود آج اس سائنسی دور میں سو فیصد درست اور علم و عقل کے عین مطابق ثابت ہو رہے ہیں اور حق ثابت ہو رہے ہیں جو کہ اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ فرامین تعلیمات الٰہی کا کرشمہ ہیں۔ (مترجم)

اور کلیب جری نے ذکر کیا ہے کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ کے ہاں حاضر ہوئے انہوں نے قصابوں کو گوشت میں پھونکیں مارنے سے منع فرمایا تھا کہ وہ کھانے پینے میں پھونک مارنے کی طرح ہے جس کی ممانعت آ چکی ہے۔ اس لئے کہ منہ کی بو بسا اوقات ناپسندیدہ ہوتی ہے لہٰذا گوشت کو بھی وہ کراہت زدہ کر سکتی ہے اور اس کی بو کو متغیر کر سکتی ہے اور یہ بات بار بار کے تجربوں سے ثابت ہو چکی ہے۔

۶۰۰۵:......ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر اس نے ایوب بن حبیب مولیٰ سعد بن ابی وقاص سے اس نے ابو المثنی جہنی سے انہوں نے کہا کہ میں مروان بن حکم کے پاس تھا ان کے پاس ابو سعید خدری آئے اور مروان نے ان سے کہا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ انہوں نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع کیا تھا ابو سعید نے فرمایا جی ہاں میں نے سنا ایک آدمی نے کہا تھا یا رسول اللہ! میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم فرمایا کہ پیالے کو اپنے منہ سے دور کر لیجئے پھر سانس لیجئے۔ اس نے کہا کہ میں اس میں کراہت محسوس کرتا ہوں آپ نے فرمایا پھر اسے تو گرا دے۔

۶۰۰۶:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کے بارے میں فرات کو خبر دی اور میں نے اس کے بارے میں پوچھا اور مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے میرے لئے اسے ثابت کیا تھا یا منع کیا تھا۔ ابو حازم سے مروی ہے اس نے ابن عمر سے کہ انہوں نے مکروہ جانا کہ کھانے کی چیز کو ایسے سونگھا جائے جیسے اس کو درندہ سونگھتا ہے۔ اور تحقیق اس میں مروی ہے ضعیف اسناد کے ساتھ۔

۶۰۰۷:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو ابو عبد اللہ نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ام سلمہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے کو ایسے نہ سونگھو جیسے اسے درندہ سونگھتا ہے۔

اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے ام سلمہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روٹی کو چھری سے نہ کاٹو جیسے عجمی اس کو کاٹتے ہیں۔

تین سانس میں پینا:

۶۰۰۸:......ہمیں خبر دی ابو القاسم زید بن ابو ہاشم علوی نے ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین حسینی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہشام نے ان کو ابو عاصم نے۔ ”ح“ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو بکر بن عبد اللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو شیبان بن فروخ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد بن مقرئی نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابو بکر نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی عبد الرزاق بن سعید نے ان کو ابو عاصم نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چیز پیتے تھے تو تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے اور زیادہ خوش ہضم ہے، اور زیادہ خوشگوار ہے۔ مقری کی حدیث کے الفاظ یہی ہیں۔ اور علوی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پیتے تھے تو تین بار سانس لیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ زیادہ خوشگوار ہے اور زیادہ خوش ہضم ہے اور زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور روایت کیا ہے اس کو مسلم نے ان کو شیبان بن فروخ اور یحییٰ بن یحییٰ نے۔ اور اس کو نقل کیا ہے حدیث وکیع سے اس نے ہشام سے۔

۶۰۰۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو جعفر بن محمد بن لیث زیادی نے ان کو عبید اللہ بن محمد بن عائشہ نے عبدالوارث بن ابوعصام سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا: چسکیاں لو اس کی چسکیاں لینا نہ گھونٹ بھرو بڑے گھونٹ۔

۶۰۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوالحسن بن بختویہ عدل نے ان کو اسحٰق بن حسن بن میمون نے ان کو ابونعیم نے ان کو عروہ بن ثابت نے ان کو ثمامہ نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ برتن میں دو بار سانس لیتے تھے یا تین بار اور وہ یہ گمان کرتے تھے کہ رسول اللہ برتن میں تین بار سانس لیتے تھے بخاری نے اس کو ابونعیم سے روایت کیا ہے اور مسلم نے اس کو حدیث وکیع سے اس نے عروہ سے۔

نوٹ:......فی بمعنی من کیا جائے تو یہ روایت دیگرے کے مطابق ہو جائے گی۔

۶۰۱۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن لہیعہ نے اور لیث بن سعد نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیتے تھے تو تین بار سانس لیتے تھے اور منع فرمایا تھا غٹا غٹ ایک سانس میں پینے سے۔ اور فرماتے تھے کہ یہ شیطان کا پینا ہے۔ یہ روایت مرسل ہے۔

۶۰۱۲:......ہم نے روایت کی ہے معمر سے اس نے ابن ابوحسین سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی پیئے اسے چاہئے کہ چھوٹی چھوٹی چسکیاں بھرے اور غٹا غٹ بڑے بڑے گھونٹ لے کر نہ پیئے بے شک جگر کا درد غٹا غٹ پینے سے ہوتا ہے (شاید اس سے مراد کوڑی کا اور معدے کا درد ہو۔)

۶۰۱۳:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے معمر سے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اور معمر سے مروی ہے اس نے ایوب سے اس نے ابن سیرین سے کہ وہ تین سانس میں پینے کو مستحب سمجھتے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قتادہ سے وہ اس کو مستحب کہتے تھے۔

۶۰۱۴:......اور اسی اسناد کے ساتھ اس نے کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ان کو خالد حذاء نے ان کو عکرمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک سانس میں نہ پیو یہ شیطان کا پینا ہے۔

۶۰۱۵:......ہمیں خبر دی عبدالواحد بن محمد بن اسحٰق بن نجار نے کوفے میں ان کو علی بن حسین بن سفیان نے ان کو احمد بن عیسیٰ بن ہارون نے ان کو محمد بن عبدالعزیز بن ابورزمہ نے ان کو فضل بن موسیٰ نے ان کو ابوفروہ رہاوی نے ان کو زہری نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ہی بار مت پیو جیسے اونٹ پیتا ہے بلکہ دو دو اور تین گھونٹ کر کے پیو اور جب پینا شروع کرو تو بسم اللہ پڑھو اور جب پی لو تو پھر الحمد للہ کہو۔

مشک سے منہ لگا کر پینا۔ مشک کو سوراخ کرنا اور اس کی کراہت:

۶۰۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن نصر نے دراوردی نے مقام مرو میں۔ ان کو عبد بن روح مدائنی نے ان کو شبابہ نے ان کو ابن ابی ذئب نے ان کو زہری نے ان کو عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے منع فرمایا تھا مشکوں کو سوراخ کرنے سے اور اس بات سے کہ مشک کے منہ سے پانی پیا جائے۔ رواہ البخاری آدم سے ابن ابوذئب مراد سے۔ اور اس کو اس نے نقل کیا ہے یونس وغیرہ کی حدیث سے اس نے زہری سے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہمارے نزدیک وہ یزید بن ہارون سے اس نے اسماعیل مکی سے اس نے زہری سے روایت کیا ہے اپنی

اسناد کے ساتھ۔اور فرمایا کہ ایک آدمی نے ڈول یا مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پیا تھا تو اس کے پیٹ میں ایک سانپ چلا گیا تھا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک سے منہ لگا کر پینے سے منع فرما دیا تھا۔

۶۰۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو اسماعیل نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اور یہ اسماعیل حدیث میں غیر قوی ہے۔اور وہ اس روایت میں سب سے زیادہ بہتر ہے اور میں اس کو محفوظ نہیں سمجھتا ابن ابوذئب کی حدیث سے اس لفظ کے ساتھ واللہ اعلم۔

۶۰۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن شیبہ نے۔ اسماعیلی نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی ہے عمران نے ان کو عثمان نے۔دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے یزید بن ہارون نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو زہری نے ان کو عبیداللہ بن ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مشک کو منہ سے لگا کر پانی پیا تو اس کے پیٹ میں سانپ چلا گیا تھا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک یا ڈول وغیرہ سے منہ لگا کر پینے سے منع کر دیا تھا۔میں نے اس کو اسماعیلی کی کتاب میں اسی طرح پایا ہے اور وہ اس لفظ کے ساتھ ابن ابوذئب کی حدیث سے غریب ہے۔سوائے اس کے نہیں ہے کہ وہ ہمارے نزدیک یزید بن ہارون سے ہے اور اس کو روایت کیا قرۃ بن عبدالرحمٰن نے ابن شہاب زہری سے۔سوائے سانپ کے قصے کے انہوں نے اس کے الفاظ میں یوں کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے سے اور پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے۔

۶۰۱۹:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وہب نے۔وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے قرہ بن عبدالرحمٰن نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۰:......اور ہمیں خبر دی ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے حسن بن علویہ قطان نے ان کو عباد بن موسیٰ ختلی نے ان کو ابن علیہ نے ان کو ایوب نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے......اور احمد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ کوئی آدمی مشک سے پیئے۔

ایوب نے کہا۔مجھے خبر دی گئی ہے کہ ایک آدمی نے مشک سے منہ لگا کر پیا تھا اور سانپ نکلا تھا۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے۔مسدد سے اس نے اسماعیل سے ایوب کے قول کے سوا یہ تاکید ہے اسماعیل مکی کی روایت کی۔

۶۰۲۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے۔ان کو اسماعیل نے ان کو ایوب نے۔ اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم نے اس بات سے منع کیا تھا کہ مشک کے منہ سے پیا جائے۔

۶۰۲۲:......کہا ہشام نے (سوراخ کرنے والا) اس کو پرانا کرتا یعنی خراب کرتا۔اور اس کو روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے ہشام سے اس نے ان کے والد سے اسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بطور موصول روایت کی اور انہوں نے کہا۔اس لئے کہ یہ کام اس کو پرانا کر دے گا اور صحیح یہ ہے کہ وہ قول ہشام سے ہے اور یہ وہ ہے جسے ہشام بن عروہ نے کہا کہ احتمال ہے کہ جس چیز کو اس کی سانس لگے گی اور اس کے معدے کے بخارات کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہر ایک کا دل خوشی سے قبول نہیں کرے گا اس کا جھوٹا پینے کے لئے لہٰذا صاحب شریعت نے اس سے بچنے اور صفائی رکھنے کو پسند کیا تا کہ وہ پانی وغیرہ کو دوسرے کے لئے فاسد اور خراب نہ کر دے۔واللہ اعلم۔

اور پیالے وغیرہ کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے سے منع کرنے کی حکمت یہ ہے کہ اس جگہ سے ایسے نہیں آتا جسے صحیح جگہ سے آتا ہے بلکہ بکھرتا ہے اور ارد گرد کو لگتا ہے جس سے پانی پینے والے کے کپڑے وغیرہ بھیگ سکتے ہیں جس سے وہ تکلیف اٹھاتا ہے۔اور ٹوٹی ہوئی جگہ

کبھی ایسی بھی ہوتی ہے جہاں سے کوئی پینے والی چیز لگ کر بہنے والے کو زخمی کرسکتی ہے اس لئے صاحب شریعت نے از راہ شفقت ورحمت واز راہ تربیت منع فرمایا۔ (مترجم)

۶۰۲۳:......تحقیق ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ انصار کے ایک آدمی سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد والے دن لوٹا منگوایا اور فرمایا کہ اس کوزے یا لوٹے کا منہ توڑ دے اس کے بعد اس کے منہ سے پی لے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو نصر بن علی نے ان کو عبدالاعلیٰ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے انہوں نے اسی حدیث کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو محمد بن عبدالملک بن زنجویہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو عیسیٰ بن عبداللہ بن انیس نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا آپ لٹکی ہوئی مشک کی طرف اٹھے اور اسے اچک لیا پھر اس کے منہ سے آپ نے پانی پیا۔ پہلی روایت مکمل ہے اور اسی ادا میں کہ زیادہ محفوظ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ نہی کی خبر اس کے بعد تھی۔ واللہ اعلم۔

۶۰۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبدالرحمٰن بن قاسم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی ایک عورت کے پاس آئے ان کے گھر میں پانی کی مشک لٹکی ہوئی تھی اسے جھکایا اور کھڑے کھڑے پانی پیا۔

ہمیں خبر دی ابوالحسن علاء بن محمد بن سعید اسفرائنی نے وہاں پر۔ ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو یزید بن یزید بن جابر نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے ان کو ان کی دادی نے اسے کبشہ کہا جاتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور آپ نے لٹکی ہوئی مشک سے پانی پیا جب کہ آپ کھڑے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ دوسروں نے یہ اضافہ کیا ہے مشک کے منہ سے پیا حالانکہ آپ کھڑے ہوئے تھے۔

۶۰۲۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شریک نے ان کو عبدالکریم جزری نے ان کو ابن بنت انس بن مالک نے اپنی دادی ام سلیم سے وہ کہتی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مشک کے منہ سے پانی پی رہے تھے میں نے اسے کاٹ لیا میں نے کہا کہ حضور کے بعد اسی جگہ سے دوسرا کوئی نہیں پیئے گا۔

۶۰۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعلی حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنصر نے ان کو خثیمہ نے ان کو عبدالکریم نے ان کو براء بن ابنۃ انس بن مالک نے اس نے انس سے اس نے اپنی ماں سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں داخل ہوئے اور گھر میں مشک لٹکی ہوئی تھی انہوں نے اس سے کھڑے ہوکر پانی پیا لہٰذا میں نے ان کو اپنے پاس روک لیا یا یوں کہا کہ وہ میرے پاس ہے۔

امام احمد نے فرمایا: یہ مذکورہ اخبار جواز پر دلالت کرتی ہیں اور ممانعت والی خبر دلالت کرتی ہے استحباب پر تکلیف سے بچنے کے لئے پینے والے وغیرہ سے۔ اس کو ترک کرنے سے اور احتمال ہے کہ نہی والی حدیث غیر معلق کے لئے ہو اور رخصت والی خبر معلق کے بارے میں اس لئے کہ معلق اور لٹکی ہوئی سانپ کے اس میں داخل ہونے سے زیادہ بعید ہے۔

(۶۰۲۳)......أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۳۷۲۱) (۶۰۲۶)......أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۶۵۰)

فصل:...... برتن میں اگر مکھی گر جائے

۶۰۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو ابوالجماہر محمد بن عثمان دمشقی تنوخی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو عتبہ بن مسلم نے یہ کہ عبید بن حنین نے اس کو خبر دی ہے کہ اس نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکھی گر جائے تمہارے کسی ایک کے برتن میں اس کو چاہئے کہ وہ اسے ڈبو دے اس کے بعد اس کو نکال کر پھینک دے بے شک اس کے ایک پر میں دو میں سے بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں خالد بن مخلد سے اس نے سلمان بن بلال سے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا برتن میں مکھی کو ڈبونا اس کو مارنے کے لئے نہیں ہے۔

نہر یا تالاب پر آکر ہاتھ کے ساتھ پانی پینا اور اس میں منہ ڈال کر پانی پینے کا جواز:

۶۰۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو لیث نے ایک آدمی سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی تالاب سے گذرے اور فرمایا: سو مگر منہ نہ ڈالو چاہئے کہ ایک انسان اپنے دونوں ہاتھ دھولے اس کے بعد ہاتھوں سے پی لے کون سا برتن زیادہ صاف ہے تمہارے ہاتھوں سے جب تم اسے دھولو گے۔

۶۰۳۰:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر احمد بن سعید اخمیمی نے ان کو بکر بن سہل نے ان کو احمد بن اشکیب نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو لیث نے اس کو سعید بن عامر نے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانی کے ایک ٹھکانے پر گذرے، ہم لوگوں نے منہ ڈال کر پینے کی کوشش کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کہ منہ ڈال کر نہ پیو اس میں سے بلکہ اپنے ہاتھ دھولو اور ہاتھوں سے پیو اس لئے کہ ہاتھ سے زیادہ صاف اور کوئی برتن نہیں ہے۔ یہ ابن یوسف کی حدیث کے الفاظ ہیں اور پہلی روایت میں ہے کہ ہم لوگ سفر میں تھے۔ ہم لوگ بارش کے پانی کے ایک مقام پر پہنچے اور ہم لوگوں نے منہ ڈال کر پینا چاہا۔ جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرما دیا اس کے بعد فرمایا اپنے ہاتھوں کو دھولو اور ہاتھوں سے پیو اس لئے یہ تمہارے سب سے زیادہ پاکیزہ اور سب سے زیادہ ستھرے برتن ہیں۔

امام احمد نے فرمایا: احتمال ہے کہ ممانعت پینے والے سے تکلیف دور کرنے کے لئے ہو اور اس لئے تاکہ پینے والا اس میں سانس نہ چھوڑے اگر پانی چھوٹے حوض میں ہو یا کسی برتن میں تو دوسرا آدمی دیکھ کر کراہت کرتے ہوئے پانی پینا چھوڑ دے گا البتہ منہ ڈال کر پینا فی الجملہ جائز ہے جس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

۶۰۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو علی بن حسین بن جنید نے ان کو معافی بن سلیمان نے ان کو فلیح نے ان کو سعید بن حارث نے ان کو جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک آدمی کے پاس گئے اور ان کے ساتھ ان کے ایک صحابی بھی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کے ساتھی نے السلام علیکم کہا۔ آدمی نے جواب دیا۔ راوی کہتا ہے کہ وہ گرمی کا وقت تھا اور وہ آدمی اپنے باغ میں پانی لگا رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تیرے پاس مشک میں رات کا رکھا پانی ہو تو ٹھیک ہے

(۶۰۲۸)......(۱) فی أ سلیمان بن سلیمان بن بلال) (۲)......فی أ حسین

(۶۰۳۰)......(۱) فی الأصل (بن بن)

ورنہ ہم لوگ منہ ڈال کر اس میں سے پی لیں۔ کہتے ہیں کہ وہ آدمی اپنے باغ میں پانی پھیر رہا تھا۔ اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس رات والا پانی ہے آپ چھپرے کی طرف چلئے گا کہتے ہیں کہ وہ ان دونوں کو ساتھ لئے چھپرے کی طرف گیا۔ اور اس نے پیالے میں پانی روندڈیا اور اس میں اس نے اپنی بکری کا دودھ دوہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیا اس کے بعد اس آدمی کو دے دیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا تھا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن صالح سے اس نے فلیح سے۔

میٹھا پانی حاصل کرنا:

۶۰۳۲:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوالنصر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو عبدالعزیز دراوردی نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشک سے میٹھا پانی لیا جاتا تھا۔

اور حکایت کی ہے ابوداؤد سجستانی نے ان کو احمد بن حنبل نے کہ انہوں نے اس حدیث کا انکار کیا تھا۔ اور دراوردی نے کہا کہ اس کی تحریر و کتاب اس کے حفظ سے اور یادداشت سے زیادہ صحیح ہے۔ کہنے کا منشاء یہ ہے کہ انہوں نے یہ حدیث اپنی یادداشت اور حافظے سے بیان کی ہے۔

اور امام احمد نے فرمایا کہ ایک اور طریق سے مروی ہے ہشام سے جیسے درج ذیل ہے۔

۶۰۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن ابوبکر اہوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد خزاز نے ان کو علی بن مسعود نے ان کو عامر بن صالح بن عبداللہ بن عروہ بن زبیر بن عوام نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ کے لئے مشک وغیرہ سے میٹھا پانی لیا جاتا تھا حمام کے وقت اور گرمی کے وقت۔

پینے والا جب منہ لگا کر پی چکے تو اپنا مشروب پس خوردہ اسے دے جو اس کی دائیں طرف سے ہو۔

۶۰۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم بن حبان نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا اور جب آپ کا انتقال ہوا میں بیس سال کا تھا۔ اور میری مائی مجھے حضور کی خدمت پر آمادہ کرتی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے گھر میں تشریف لائے ہم نے آپ کے لئے بکری کا دودھ دوہا۔ گھر میں کنواں تھا اس سے آپ کے لئے پانی لیا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے بائیں جانب بیٹھے تھے اور ایک دوسرا دیہاتی دائیں جانب تھا اور عمر رضی اللہ عنہ ایک کونے میں تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیجئے۔ مگر حضور نے دیہاتی کو پہلے دیا اور فرمایا کہ دائیں طرف سے۔ دائیں طرف سے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ابوبکر بن ابی شیبہ سے اور دیگر سے انہوں نے سفیان سے۔ اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک وغیرہ سے انہوں نے زہری سے۔

۶۰۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر اس نے ابوحازم بن دینار سے اس نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی مشروب لایا گیا آپ نے اس میں سے پیا اور آپ کی دائیں طرف کوئی لڑکا بیٹھا تھا اور بائیں طرف بوڑھے بوڑھے بیٹھے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے پوچھا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں پہلے ان بزرگوں کو دے دوں مگر لڑکے نے کہا نہیں یا رسول اللہ آپ کے ہاتھ سے (نصیب والوں کو ملتا ہے) ملنے والے اپنے حصے کے لئے میں اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پس خوردہ اور بچا ہوا دودھ اسی کے ہاتھ

میں دے دیا۔ بخاری و مسلم نے اس کو حدیث مالک سے لیا ہے۔

فصل:......قوم کو پلانے والے کا نمبر آخر میں ہوتا ہے

۶۰۳۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے اور محمد بن یوسف نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوبکر قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوالمختار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن ابواوفیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور لوگوں کو شدید پیاس لگی۔ لہٰذا ایک منزل پر اترے اصحاب رسول نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ پی لیجئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے رہے کہ لوگوں کو پلانے والے کا نمبر آخر میں ہوتا ہے لوگوں کو پلانے والے کا نمبر آخر میں آتا ہے۔ بخاری میں منقول ہے۔

۶۰۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور عبدالرحمٰن سلمی نے دونوں کو ابوالعباس عمر بن یعقوب اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدالرحمٰن بیاع ہروی نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کے ساتھ کھاتے تھے تو آپ سب سے آخری ہوتے تھے کھانے والے۔

فصل:......کھانا کھانے سے فراغت پر دعا

۶۰۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے بطور املاء کے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو محمد بن قاسم نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا لیتے تھے تو یوں کہتے تھے شکر ہے اللہ کے لئے کثیر شکر پاکیزہ شکر۔ اور بابرکت شکر ہے۔ نہ اس کی ناشکری کی جاسکتی ہے۔ نہ اس کو خیر باد کہی جاسکتی ہے۔ اور نہ ہی اس سے انسان بے پرواہی کرسکتا ہے وہی ہمارا رب ہے۔

اور قطان کی ایک روایت میں ہے کہ جب دسترخوان اٹھالیا جاتا تھا تو حضور فرماتے تھے کہ وہی غیر محتاج ہے وہی کافی ہے۔

بخاری نے صحیح میں نقل کی ہے ابوعاصم سے اس نے ثور بن یزید سے اور اس نے کہا ہے حدیث میں:

شکر ہے اللہ کی جس نے ہماری ضرورت پوری فرمائی جس نے ہمیں خوب سیر فرمایا نہ وہ کھانے کا محتاج ہے نہ ہی اس کی ناشکری کی جاسکتی ہے۔

اور ایک بار یوں فرمایا۔ اے ہمارے رب تیرا ہی شکر ہے تو کھانے کا محتاج نہیں ہے سب کی محتاجی تو پوری کرتا ہے تجھے چھوڑا بھی نہیں جاسکتا اور تجھ سے بے پرواہی بھی نہیں کی جاسکتی اے ہمارے مالک!

(قولہ ولا مودع) کا مطلب ہے کہ اس سے استغناء اور بے پرواہی نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی اس سے مانگنے اور طلب کرنے کو ترک کیا جاسکتا ہے اور جو کچھ اس کے پاس ہے نہ ہی اس سے بے رغبت ہوا جاسکتا ہے۔

۶۰۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار اصفہانی نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسحاق نے یعنی ابن اسماعیل نے ان کو وکیع نے ان کو عبداللہ بن عامر اسلمی نے ان کو ابوعبید صاحب سلیمان نے ان کو نعیم بن سلام نے ان کو ایک آدمی نے بنی سلیم

سے جسے نبی پاک کی صحبت حاصل تھی کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تھے تو یوں کہتے تھے اے اللہ تیرا شکر ہے اس نعمت پر جو آپ نے کھلایا پلایا اور شکم سیر کیا اور پیاس کے بعد سیراب کیا تیرا ہی شکر ہے جس کی نہ تو ناشکری کی جاسکتی ہے اور نہ ہی اس سے لا پرواہ ہوا جاسکتا ہے اے ہمارے مالک۔

(اسحاق بن اسماعیل نے) کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحاق نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو ابو ہاشم نے ان کو اسماعیل بن رباح بن عبیدہ نے ان کو ان کے والد وغیرہ نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کھانے سے فارغ ہوتے تھے تو یوں فرماتے تھے۔ الحمدللہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین. اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

۶۰۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو خالد بن خراش نے ان کو مہدی بن مہدی بن میمون نے انؒ کو سعید بن جریری نے ان کو ابن اعبد نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب نے کہا کھانا جب تیرے آگے رکھ دیا جائے تو اس کا یہ حق ہے کہ اس پر قناعت کرے اور یہ کہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ کھاتا ہوں اے اللہ تو ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما جس کا تو نے ہمیں رزق عطا کیا۔ اے ابن اعبد! کیا تم جانتے ہو کہ طعام کا شکر کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ کھانے کا شکر یہ ہے کہ تم یوں کہو جب کھانا کھا چکو اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا، نیز دیگر تمام دعائیں جو اس بارے میں آئی ہیں وہ کتاب الدعوات میں مذکور ہیں۔

۶۰۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو علی بن زید نے ان کو عمر بن ابی حرملہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھا چکے تو یوں کہے۔ اے اللہ تو ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے اور بہتر کھلا۔ اور جب دودھ پیئے تو یوں کہے۔ اے اللہ تو ہی ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما اور اس سے اور زیادہ عطا فرما۔ بے شک کھانے اور پینے کا کوئی بدل نہیں سوائے دودھ کے۔

۶۰۴۲:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو حاتم بن یونس جرجانی نے ان کو موسیٰ بن سندی نے ان کو یعیش بسطامی نے ان کو معان بن بشر نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا لیتے تو یوں دعا کرتے تھے۔ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا اور خوب شکم سیر کیا اور ہمیں پلایا اور خوب سیر کیا۔

۶۰۴۳:......ہمیں خبر دی ہے علی بن محمد بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو وکیع نے اعمش سے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو حارث بن سوید نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان فارسی جب کھانا کھا لیتے تھے تو یوں دعا کرتے تھے۔ اللہ کا شکر ہے جس نے ہماری ضرورت و مشقت سے ہماری کفایت فرمائی اور ہمارے لئے رزق کو کشادہ فرمایا۔

۶۰۴۴:......ہمیں خبر دی ابوسہل احمد بن محمد بن ابراہیم مہرانی نے ان کو ہارون بن احمد بن ہارون جرجانی نے ان کو فضل بن حباب جمحی نے ان کو معاذ بن معاذ بن ابی خلاد عمی نے اور عبدالرحمٰن بن شریک نے ان کو بزیع ابوالخلیل نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اپنے کھانے ذکر الٰہی کے ساتھ اور نماز کے ساتھ تحلیل اور ہضم کیا

یہ روایت منکر ہے اس کے ساتھ بزیع متفرد ہے اور وہ ضعیف بھی تھا۔

۶۰۴۵:.....ہمیں خبر دی ابو سعد شعیثی نے انہوں نے سنا علی بن ہارون حربی سے بغداد میں۔ انہوں نے سنا جنید بغدادی سے وہ کہتے تھے کہ شکر کرنے کا حق یہاں تک ہے کہ اللہ نے جو انعام فرمایا ہے اس میں اس کی ناشکری نہ کی جائے اور فرمایا کہ جس کی زبان ذکر اللہ سے تر رہتی ہے وہ جنت میں ہنستا ہوا جائے گا اور فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص ایسے بندے میں جو اللہ کے ذکر کی طرف پناہ پکڑتے ہیں جیسے چیل اپنے آشیانے میں پناہ لیتی ہے اور فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب تم کھانا کھا چکو تو اسے اللہ کے ذکر کے ساتھ تحلیل کرو کیونکہ جب کھانا کھا کر اس کے بعد سو جائے تو دل سخت ہو جاتا ہے۔

۶۰۴۶:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے اور ابوزکریا بن ابی اسحاق نے اور ابوبکر محمد بن محمد بن احمد رجاء ادیب نے اپنی اصل کتاب سے انہوں نے کہا۔ ہمیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار حارثی نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے ان کو سعید بن ابو بردہ نے ان کو انس بن مالک نے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ البتہ خوش ہوتا ہے بندے سے اس بات پر کہ وہ لقمہ کھائے اور پانی کا گھونٹ پیئے اور اس پر اللہ کا شکر کرے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ سے اس نے ابو اسامہ سے۔

۶۰۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابو اسحاق نے ان کو محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو ابو الزاہر نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص کھانا کھاتا ہے مگر اللہ کا شکر نہیں کرتا وہ ایسا ہے جیسے اس نے کھانے کو چرا کر کھایا ہے۔

کھانا کھلانے والے کے لئے دعا کرنا:

۶۰۴۸:.....ہم نے روایت کیا ہے انس بن مالک کی حدیث میں کہ نبی کریم سعد بن عبادہ کے پاس آئے وہ حضور کے پاس روٹی اور زیتون لے کر آیا آپ نے کھایا اس کے بعد آپ نے فرمایا: روزہ داروں نے تمہارے ہاں افطار کیا ہے اور نیک لوگوں نے تمہارے ہاں کھانا کھایا ہے اور تمہارے اوپر فرشتے دعا مغفرت کر رہے ہیں۔

۶۰۴۹:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو علی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مخلد بن خالد نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے پھر اس نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۵۰:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے سوا اس کے کہ انہوں نے کہا مروی ہے انس وغیرہ سے۔

۶۰۵۱:.....ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عمرو بن سنان نے ان کو عباس بن عثمان اور عباس بن ولید خلال نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو منیر بن زبیر نے ان کو مکحول نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ کھانے کے اوپر سے نہ اٹھا جائے یہاں تک کہ پہلے کھانا اٹھایا جائے۔

۶۰۵۲:.....ہمیں خبر دی ابو القاسم طلحہ بن علی صقر بغدادی نے وہاں پر ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو سعید بن محمد نے ان کو ابو غیلہ نے ان کو خبر دی محمد بن اسحاق نے ان کو عبد الملک بن ابوبکر نے ان کو محمد بن عبد الرحمٰن مولیٰ ابوطلحہ نے ان کو موسیٰ بن طلحہ نے

(۶۰۴۹).....أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۳۸۵۴)

(۶۰۵۱).....أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۲۴۶۰/۶) وعند ابن عدي (يفرغ) بدلاً من (يرفع)

ان کو ابو الحوتکیہ نے یہ کہ عمار نے کہا عمر بن خطاب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ کی چیز کو نہیں کھاتے تھے بلکہ پہلے ہدیہ کرنے والے کو اس میں سے کھلاتے تھے۔ اس بکری کی وجہ سے جو ان کے لئے خیر کے دن ہدیہ کی گئی تھی (جو کہ زہر آلود تھی)۔

کھانا کھانے کے بعد خلال کرنا:

۶۰۵۳:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقرئی نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے اور عمرو بن ولید نے دونوں کو ثور ریزید نے ان کو حصین حرانی نے ان کو ابو سعید نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کھانا کھائے اور خلال کرے، جو کچھ دانتوں میں سے نکلے اسے منہ سے پھینک دے اور وہ حصہ جس کو اپنی زبان سے نکالے اس کو نگل لے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہیں کیا اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۰۵۴:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین علوی نے ان کو ابو حامد بن شرقی نے ان کو ابو احمد بن محمد بن عبد الوہاب فراء نے ان کو قدامہ بن محمد نے ان کو اسماعیل بن شیبہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم فرمائے دانتوں کا خلال کرنے والے مردوں اور دانتوں کا خلال کرنے والی عورتوں پر۔

۶۰۵۵:...... ہمیں خبر دی ابو محمد مؤملی نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اور کہا گیا ہے اسماعیل سے تم اس کو مجھ سے کیا دیکھتے ہو کہا کہ منہ اس کے ساتھ متفرد ہے قدامہ بن محمد اسماعیل بن ابراہیم بن شیبہ طالع سے اور دونوں میں نظر ہے۔

۶۰۵۶:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو ابو الازہر نے ان کو یحییٰ بن حجاج نے ان کو عیسیٰ بن عبد العزیز نے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے عاملوں کو لکھا تھا کہ تم لوگ اپنی طرف حکم نامہ جاری کر کے لوگوں کو روکو منع کر دو کہ وہ سرکنڈے کے کھانے سے اور آس وغیرہ سے دانتوں کا خلال نہ کیا کریں۔

۶۰۵۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمٰن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو قاسم بن مالک نے ان کو عبد اللہ بن ولید نے ان کو عبید بن حسن نے ان کو عبد اللہ بن مغفل مزنی نے ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے کانٹے کے ساتھ یا گنے کے چھلکے کے ساتھ خلال کیا تھا جس سے اس کا منہ سوج گیا تھا جس سے عمر بن خطاب نے اس چھلکے کے ساتھ خلال کرنے سے منع کر دیا تھا۔

ابو عبید نے کہا کہ اصمعی نے کہا تھا **نفر فمہ**۔ کا مطلب ہے کہ اس کا منہ سوج گیا تھا ابو عبید نے کہا کہ یہ لفظ لیا گیا ہے **نفار الشئی من الشئی** کے محاورے سے وہ خلا کو کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ میں نے اس کو ایسے ہی پایا ہے کہ عبد اللہ بن معقل مقید ہے عین اور قاف کے ساتھ۔

برتن کو ڈھک دینا اور مشک کا منہ کس دینا:

۶۰۵۸:...... ہمیں خبر دی فقیہ ابو القاسم نے عبید اللہ بن عمر بن علی الفامی نے بغداد میں ان کو ابو بکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو روح نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے اس نے سنا جابر بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات چھا جائے یا کہا تھا: جب تم شام کرو تو تم لوگ اپنے بچوں کو روک لیا کرو۔ بے شک شیطان (جنات خبیث) اس وقت پھیل جاتے ہیں جب رات کا کچھ حصہ چلا جائے تو ان کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر لیا کرو اور اللہ کا نام ذکر کیا کرو بے شک شیطان بند دروازوں کو نہیں کھول سکتا اور اپنی مشکوں کے منہ باندھ دیا کرو اور اللہ کا نام یاد کیا کرو اور اپنے برتنوں کو ڈھک دیا کرو اور اللہ کا نام یاد کیا کرو اور اگر تم اس پر کوئی شئی دے دو۔ اور دیئے

(۶۰۵۵)......(۱) فی ب (سعید الطالع) (۶۰۵۸)......(۱) فی أ (عبید)

بجھا دیا کرو۔ اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے روح بن عبادہ کی حدیث سے۔

۶۰۵۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو محمد بن عبدک قرار نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو لیث نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوذر بن حسین بن ابوالقاسم مذکی نے دونوں نے کہا ان کو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار اصفہانی نے ان کو احمد بن مہران اصفہانی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو جعفر بن عبداللہ بن حکم نے ان کو قعقاع بن حکیم وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے برتن کو ڈھک دو مشکوں کو منہ باندھ دو بے شک سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبال نازل ہوتی ہے وہ جب ایسے برتن سے گذرتی ہے جس کا منہ ڈھکا ہوا نہ ہو اور مشک جس کا منہ بندھا ہوا نہ ہو تو اس میں واقع ہو جاتی ہے ایسی وبا میں سے۔ (اور قعقاع نے کہا) کہ مروی ہے جابر بن عبداللہ انصاری سے۔ مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے دو طریقوں سے لیث سے اور ایک روایت میں ہے لیث سے کہا لیث نے پس عجمی لوگ اس سے بچتے ہیں۔ کانون اول سے (کانون اول رومی نام ہے دسمبر کا مہینہ مراد ہوتا ہے) (اور کانون ثانی سے مراد جنوری ہوتا ہے)۔

۶۰۶۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فام نے ان کو حجاج بن محمد اعور نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے ابوالزبیر نے کہ اسی نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے ابوحمید نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بقیع کی طرف سے ایک دودھ کا پیالہ آیا تھا جو کہ اوپر سے ڈھکا ہوا نہیں تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا کہ کیا تم نے اسے ڈھکا نہیں۔ اگرچہ تم اس پر لکڑی ہی رکھ لیتے وہ کہتے ہیں کہ ابوحمید نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ مشکوں کا منہ باندھ دیا جائے رات کو اور دروازے بند کر دیے جائیں رات کو۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ابن جریج سے۔

۶۰۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن یوسف اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو وہب نے ان کو خبر دی ہے لیث نے ان کو ابوالزبیر نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برتنوں کو ڈھک دو، اور مشکوں کے منہ باندھ دو اور دروازے بند کر دو اور دیئے بجھا دیا کرو بے شک شیطان مشک کا منہ نہیں کھول سکتا اور برتن کا ڈھکنا نہیں اتار سکتا اور دروازہ نہیں کھول سکتا۔ اگر تم میں سے کوئی آدمی برتن ڈھکنے کے لئے کچھ نہ پائے سوائے اس کے کہ اس پر کوئی لکڑی ہی لے کر آڑ کر دے اور بسم اللہ پڑھ دے تو وہ ایسا ضرور کرے۔

بے شک موذی جانور جلا دیتے ہیں اہل گھر پر ان کے گھر کو۔ مسلم نے اس کو نقل کیا لیث کی حدیث سے۔

۶۰۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن احمد بن امیہ سباق نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسدد نے ان کو حماد بن زید نے ان کو قیس بن شنظیر نے ان کو عطا ابن ابورباح نے ان کو جابر بن عبداللہ نے مرفوع کیا ہے۔ فرمایا کہ برتنوں کو اوپر سے ڈھانک دیا کرو اور مشکوں کے منہ باندھ دیا کرو اور دروازوں کو بھیڑ دیا کرو اور شام کے وقت اپنے بچوں کو روک لیا کرو بے شک (شام کے وقت) جنات کا پھیلنا ہوتا ہے اور جھپٹنا ہوتا ہے اور اچکنا ہوتا ہے۔ اور چراغ بجھا دیا کرو سوتے وقت بے شک یہ موذی جانور بسا اوقات دیئے کی جلتی فتیلی اور تار کھینچ کر لے جاتے ہیں جس سے پورے گھر کو آگ پکڑ لیتی ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا مسدد سے۔

۶۰۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوامیہ طرسوسی نے

(۶۰۵۹)......(۱) فی ب (المذکر)

ان کو عمرو بن حمشاذ نے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے اسباط نے ان کو سماک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ چوہا آیا اس نے دیئے کا جلتی ہو بٹ کو کھینچ کر گھسیٹا اتنے میں لڑکی نے دیکھا تو وہ اس کو دور کرنے لگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو (تاکہ دیکھیں کیا کرتا ہے) اس نے اسے گھسیٹ کر اس مصلے پر ڈال دیا جس پر آپ بیٹھے تھے اس میں سے ایک درہم کی مقدار وہ جل گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم لوگ سویا کرو تو اپنے چراغ بجھا دیا کرو بے شک شیطان رہنمائی کرتا ہے اس جیسے جانوروں کو ایسے ہی کاموں پر پھر وہ تمہیں جلا دیتا ہے۔

۶۰۶۴:۔۔۔۔۔ہمیں حدیث بیان کی امام ابوطاہر زیادی نے بطور املاء کے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال بزار نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سوؤ تو اپنے گھروں میں آگ کو نہ چھوڑا کرو (یعنی جلتی نہ چھوڑا کرو بلکہ بجھا دیا کرو۔)

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے سفیان کی حدیث سے۔

۶۰۶۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبید حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو ابواسامہ نے ان کو یزید نے ان کو ان کے دادا نے ابوموسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ رات کو مدینے میں ان کے گھر والوں سے سمیت جل گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے فرمایا بے شک یہ آگ تمہاری دشمن ہے تم جب سویا کرو تو آگ کو بجھا دیا کرو۔ اس کو بخاری و مسلم نے حدیث اسامہ سے نقل کیا ہے۔ شیخ حلیمی نے یہاں پر ولیمے کا اور اس کے کھانے جس کی دعوت دی جاتی ہے ذکر کیا ہے۔ اور امام احمد نے کہا کہ ہم نے یہ تمام روایات کتاب السنن میں کتاب الصدق کے آخر میں ذکر کر دی ہیں۔

دعوت قبول کرنا:

۶۰۶۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزار نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ہشام نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی کھانے کے لئے بلایا جائے ضرور دعوت قبول کرے اگر بغیر روزے کے ہو تو کھانا کھائے اور اگر روزے سے ہو تو جا کر دعا کرے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا کئی طریقوں سے ہشام بن حسان سے۔

فخر وریا کاری کرنے والے کی دعوت قبول نہ کرنا:

۶۰۶۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو سعید بن عمرو سکونی نے ان و بقیہ نے ان کو ابن مبارک نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو زبیر بن حارث نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا کہ دو ہلاک ہونے والے یا دو مقابلے کرنے والوں کی ضیافت قبول کرنے سے۔

۶۰۶۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو معلی بن اسد مروزی نے ان کو علی بن حسن نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ریا کاری کرنے والوں کی دعوت کی اجابت و قبولیت نہ کی جائے اور نہ ہی ان کے ہاں کھانا کھایا جائے۔

امام احمد نے فرمایا کہ اس سے مراد ہیں دو ضیافت اور مہمانی پیش کرنے والے ایک فخر کرنے کے لئے اور دوسرا لوگوں کو دکھانے کے لئے۔

(۶۰۶۷)۔۔۔۔۔(۱) غیر واضحة فی المخطوطة

فصل:......جو شخص پاکیزہ و خوشبودار طعام کے لئے بلایا جائے اور اسے خوشبو پیش کی جائے

۶۰۶۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر قاضی نے اور ابوالحسین محمد بن علی بن خشیش مقری نے کوفے میں دونوں نے کہا ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو محمد بن حسینی بن ابوالحسین قراز نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو عروہ بن ثابت انصاری نے ان کو ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے کہ حضرت انس خوشبو کا تحفہ رد نہیں کرتے تھے۔اور وہ یہ خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو رد نہیں کرتے تھے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ابونعیم سے۔

۶۰۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو عبیداللہ بن ابی جعفر نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے فرمایا: جس شخص پر خوشبو پیش کی جائے وہ اسے واپس نہ کرے بے شک وہ ہلکے بوجھ والی اور پاکیزہ خوشبو والی ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابی شیبہ سے اس نے مقریٔ سے اور اس کو روایت کیا ہے فضالہ بن حسین نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مذکور مفہوم میں اور اس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ جب ایک تمہارے پر حلوا پیش کیا جائے تو وہ اس کو واپس نہ کرے یہاں تک کہ اس میں سے کچھ لے لے۔کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو اور میٹھی چیز پسند تھی۔

۶۰۷۱:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن عمر حافظ نے ان کو محمد بن یوسف بن سلمان بن ریان نے ان کو ہیثم بن سہل نے ان کو فضالہ بن حسین نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔اور یہ اسناد غیر قوی ہے۔

۶۰۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے تاریخ میں ان کو ابراہیم بن اسماعیل قاضی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن مثنی نے ان کو ابومحمد نے ان کو فضالہ بن حصین عطار ضبی نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے کسی ایک کے آگے خوشبو رکھی جائے تو اس میں سے کچھ لے لے اسے یوں ہی واپس نہ کرے۔

۶۰۷۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو احمد بن عیسیٰ مصری نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو مخرمہ بن بکیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ وہ جب دھونی دیتے تو اگر کی لکڑی کی دھونی دیتے تھے جس پر چھینٹا نہیں دیا گیا ہوتا تھا۔اور کافور کی جس کو وہ اگر کی لکڑی کے ساتھ ڈالتے تھے۔اور کہتے تھے کہ حضور کا دھونی دینا ایسے ہوتا تھا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا احمد بن عیسیٰ سے۔

۶۰۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو سلیمان ابوداؤد نے ان کو عبدالحمید بن قدامہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے نزدیک خوشبودار پودوں یا پھولوں میں فاغیہ یعنی مہندی کا پھول تھا (یا یوں کہیں کہ عطر حنا پسند تھا۔)

۶۰۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو عبداللہ بن رجاء یعنی ابوعمر و غدانی نے پھر اس نے اسے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اور کہا ہے کہ کہا ابومحمد بن درستویہ نے کہ الفاغیہ، مہندی کی لکڑی کو کہتے ہیں جس کو الٹا کر کے زمین میں لگایا جاتا

(۶۰۷۱)......فضالة بن حصين مضطرب الحديث كما في الجرح والتعديل (۷/۷۸)

ہے اور اس سے مہندی سے زیادہ خوشبودار پھول آتے ہیں۔ اور ان کا نام فاغیہ رکھا جاتا ہے۔

۶۰۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو علائی نے ان کو حسن بن حسن نے اور علی بن ابوطالب بزار نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو ہلال نے ان کو قتادہ نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا و آخرت میں سب سالن کا سردار گوشت کا سالن ہے اور دنیا و آخرت میں مشروبات میں سے پانی سردار ہے اور دنیا و آخرت میں خوشبو کی سردار فاغیہ ہے یعنی عصر مہدی۔

۶۰۷۷:......اس میں سے جو قتیبی سے مروی ہے اس نے تونسی سے اس نے اصمعی سے اس نے ابو ہلال سے اس نے عبداللہ بن بریدہ سے اس نے اس کے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا دنیا و آخرت کے سالن میں سردار گوشت کا سالن ہے اور اہل جنت کی خوشبو میں سردار مہندی کی خوشبو ہے، یا مہندی کا پھول ہے۔

اصمعی نے کہا کہ الفاغیہ یہاں پر مہندی کا پھول ہے اور اس کا نور ہے۔

قتیبی نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ اہل جنت کی خوشبوؤں میں ہر قسم کے درختوں کے پھول ہیں، میں کہتا ہوں کہ حدیث ......انس سے یہی مراد ہے۔

تکیہ، تیل اور دودھ رد نہ کرنا:

۶۰۷۸:......اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مہندی کی خوشبو کو ناپسند کرتے تھے۔

۶۰۷۹:......ہمیں خبر دی ابواحمد حسین بن علوشا بن محمد بن نصر اسد آبادی نے وہاں پر ان کو ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک نے ان کو علی بن طیفر ابن عالب نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ابن فدیک نے ان کو عبداللہ بن مسلم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عمر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ادا کرتے ہوئے واپس نہ کی جائیں تکیے، تیل اور دودھ۔ اس کو روایت کیا ہے ابوعیسیٰ نے قتیبہ سے۔

اور ابوعیسیٰ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن مسلم بن جندب وہی مدنی ہے۔

لوبان کی دھونی:

۶۰۸۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو سعید بن ابو ایوب نے ان کو عبداللہ بن ابوجعفر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھونی دیا کرو اپنے گھروں کو لوبان اور شیح کے ساتھ۔ یہ روایت منقطع ہے۔

۶۰۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو اسود نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو عبیداللہ بن ابوجعفر نے ان کو ابان بن صالح نے ان کو انس بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔

اپنے گھروں کو لوبان اور شیح کی اور مر اور پودینہ جبلی کی دھونی دیا کرو۔ (مر کا معنی کڑوا یہ ایک درخت کا منجمد رس یا گوند ہے۔) اور صعتر پہاڑی پودینہ کا نام ہے۔ شیح ایک خاص قسم کی گھانس کا نام ہے۔

(۶۰۷۷)......(۱) فی أ (العین)

(۶۰۷۹)......(۱) فی الأصل (علی)　　　(۲)...... فی الأصل (الاسترا بادی)

(۶۰۸۱)......(۱) فی جمع الجوامع (الزعتر) بالزای

شعب الایمان کا چالیسواں شعبہ

لباس، ہیئت، برتن کا استعمال اور ان میں سے ریشم و سونے کا حکم

۶۰۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قتیبہ بن سعد نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو ابوافلح ہمدانی نے ان کو عبداللہ بن زریر نے انہوں نے سنا علی بن ابی طالب سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم سیدھے ہاتھ میں پکڑا اور سونا الٹے ہاتھ میں پکڑا اس کے بعد فرمایا کہ یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو ابوافلح نے۔

۶۰۸۳:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ابن کو ابواعرابی نے ان کو زعفرانی یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن اسحاق نے، اس نے اسی مذکور کو ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے تشریف لائے اور ان کے ایک ہاتھ میں سونا تھا۔ اور دوسرے ہاتھ میں ریشم تھا انہوں نے کہا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

اور ہم نے روایت کی ہے ابوموسیٰ اور عقبہ بن عامر وغیرہ کی حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ یہ چیزیں حلال ہیں ان کی عورتوں کے لئے۔

۶۰۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم نے ان کو عبدالرحمٰن بن رافع نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ کے پاس ریشم اور سونا تھا لہٰذا آپ نے فرمایا یہ دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر حلال ہیں ان کی عورتوں پر۔

۶۰۸۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوالفیاض بکار بن عبداللہ نے ''ح''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ریشمی دوشالہ وحلہ پہننے سے اجتناب:

اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن علی بن فضل بن محمد بن عقیل نے ان کو ابراہیم بن ہاشم بغوی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے ان کو جویریہ بن اسماء نے ان کو نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دوشالہ یا دوہری لمبی چادر دیکھی جو کہ ریشمی تھی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اگر آپ اسے خرید لیں تو آپ ان کو آنے والے وفود کے سامنے پہنا کریں۔ اور جمعہ کے دن بھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں فرمایا کہ اس کو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ اس کے بعد ایک موقعہ پر حضور نے ویسی ہی ایک ریشمی چادر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجی ان کو وہ پہننے کو دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ نے تو مجھے یہ پہنائی ہے حالانکہ آپ نے تو اس وقت مجھے وہ بات کہی تھی تو رسول اللہ نے فرمایا: کہ میں نے تو وہ تیرے پاس اس لئے بھیجی تھی تا کہ تم اس کو بیچ دو یا اسے اپنی بعض عورتوں کو استعمال کراؤ۔

۶۰۸۶:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ''ح'' اور ہمیں

(۶۰۸۲)......(۱) فی ب (منبہ) وھو خطأ (۲)...... فی ب (درید)

أخرجه المصنف من طريق أبی داود (۴۰۵۷)

(۶۰۸۴)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسی (۲۲۵۳)

خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو عفان نے اور شبابہ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے شعبہ نے ان کو ابن عون ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابوصالح حنفی سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ حضور کی خدمت میں ایک ریشمی حلہ پیش کیا گیا انہوں نے میرے پاس بھیج دیا میں نے اسے نہیں لیا۔ لہٰذا میں نے آپ کے چہرے پر ناراضگی محسوس کی پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو میں نے اس کو آپ کی عورتوں کے درمیان استعمال کرادیا۔ اور ابن عبدان کی روایت میں ہے کہ میں نے اس کو اپنی عورتوں میں استعمال کرادیا۔ مسلم نے اس کو کئی طریقوں سے نقل کیا ہے شعبہ سے اور انہوں نے کہا ہے حدیث میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا اور میں نے اس کو اپنی عورتوں میں استعمال کرادیا۔

۶۰۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ایاس نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالعزیز بن صہیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا شعبہ نے کہ میں نے پوچھا کہ کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے؟ انہوں نے سختی سے کہا نبی پاک کی طرف سے ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ اسے آخرت میں ہرگز نہیں پہنے گا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے آدم سے اور اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے نقل کیا ہے عبدالعزیز سے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا چاندی کے برتن میں پانی نہ پینا:

۶۰۸۸:......اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن حسن قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ابن ابولیلیٰ سے کہ حضرت حذیفہ مدائن میں تھے انہوں نے پانی مانگا تو ایک کسان برتن میں ان کے پاس پانی لے کر آیا چاندی کے برتن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں نے اس کی خواہش نہیں کی تھی میں اس سے منع کیا گیا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ریشم اور دیباج اور چاندی کے برتن اور سونے کے برتن (کفار کے لئے) دنیا میں ہیں اور تمہارے (مسلمانوں کے) لئے آخرت میں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے سلیمان بن حرب سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعیب سے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا:

۶۰۸۹:......اور اس کو روایت کیا ہے مجاہد نے ابن ابی لیلیٰ سے اس نے حذیفہ سے وہ کہتے ہیں حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا تھا اس سے کہ ہم سونے چاندی کے برتنوں میں کھائیں پئیں اور ریشم اور دیباج پہننے سے اور اس پر بیٹھنے سے اور فرمایا کہ وہ کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

اور یہ بخاری کی کتاب سے منقول ہے۔ اور ہم نے اس کو کتاب السنن میں نقل کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ:

۶۰۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عمرو نے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خچر سواری کے لئے لایا گیا اس کے اوپر ریشمی کپڑا ڈالا ہوا تھا انہوں نے جب رکاب میں پیر رکھا اور زمین کو پکڑنے لگے تو ان کا ہاتھ اس سے پھسل گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ دیباج ریشم ہے۔

(۶۰۸۶)......(۱) فی ب (ابن عبداللہ) (۶۰۸۷)......(۱) فی (أ) (آدم) وھو خطأ (۶۰۸۸)......سقط من (أ)

کہنے لگے اللہ کی قسم میں اس پر سواری نہیں کروں گا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ریشمی کپڑا اپھاڑ دینا:

۶۰۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو اسرائیل بن یونس نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں انکا چھوٹا بچہ ان کے پاس آ گیا جسے ان کی والدہ نے ریشمی قمیص پہنا دی تھی جس سے وہ خوش ہو رہا تھا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ابن مسعود نے فرمایا: اے بیٹے! تمہیں کس نے یہ پہنا دی ہے؟ آپ آگے آ یئے بچہ آگے آیا تو انہوں نے قمیص پکڑ کر پھاڑ دی اور فرمایا جاؤ اپنی امی کے پاس کہ وہ تجھے دوسرا کپڑا پہنا دے۔

ریشم کی قلیل مقدار کا حکم:

۶۰۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے۔ ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو عبداللہ نے کہ عویس نے پوچھا تھا ابواسحاق سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عبداللہ بن عمر کے پاس گئے وہ وادی بطحا میں تھے۔ ہم نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! ہمارے یہ کپڑے ایسے ہیں جن میں ریشم ملا ہوا ہے مگر وہ کم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کم ہو یا زیادہ ہو۔

اور شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

۶۰۹۳:...... اور روایت کی گئی ہے ابراہیم سے کہ اس نے کہا کہ اہل مکروہ گردانتے تھے اس کو جس کا تانا خز (ریشم) کا ہو اور بانا ابریشم کا ہو یا تانا ابریشم کا ہو اور بانا میں خز کا ہو۔ یہ صحیح ہے اس لئے کپڑا اچھی لباس بنتا ہے جب اس کا تانا بانا دونوں ہوں لہٰذا دونوں میں کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔

اور اجازت دی تھی اس صورت میں جب بانا ابریشم کا ہو اور تانا غیر ابریشم کا۔ حالانکہ وہ دونوں اکٹھے کپڑے کا رکن ہیں ان کے بغیر کپڑا نہ تو کپڑا بنتا ہے اور نہ ہی لباس لباس بنتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کی صحت پر یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

۶۰۹۴:...... جو روایت ہے حضرت علی سے وہ کہتے ہیں کہ حضور کی خدمت میں ایک حلہ ہدیہ کیا گیا جس کا تانا ریشم تھا اور بانا اس کا میسرہ کا تھا آپ نے میرے پاس بھیجا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اس کا کیا کروں۔ کیا میں اس کو پہنوں آپ نے فرمایا کہ میں جو چیز اپنے لئے پسند نہیں کرتا وہ تیرے لئے بھی پسند نہیں کروں گا۔ اس کو دو حصوں میں کر کے اپنی والدہ فاطمہ اور میری بیٹی فاطمہ کا دوپٹہ بنا دو۔

راوی کہتا ہے کہ مسیر سیراء سے بنا ہے۔ اور سیراء یمن کی چادروں کو کہتے تھے۔ کہتے ہیں کہ یقینی بات ہے کہ معاف ہونا اور درگذر کرنا اس سے پھول یا نقش نگار میں ہے کپڑے میں۔

۶۰۹۵:...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہمارے ہاں ایک روئیں دار کپڑا تھا۔ ہم لوگ کہتے تھے کہ اس کا پھول یا نقش نگار ریشم ہے حضور نے ہمیں اس کو پہننے سے کبھی منع نہیں کیا تھا۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ریشم دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت تک پہنو۔ واللہ اعلم، دو پھولوں یا نشانوں کے لئے ہے جو قمیص کے کفوں پر ہوں ہر ایک ان دونوں میں سے دو انگلیوں کے بقدر ہو جو سب ملا کر چار انگلیوں کی مقدار میں ہو۔ یہی مراد ہے اس سے جو ان سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا یا مثل کف کے دونوں میں چار انگشت ہو۔ اور مراد یہی ہے کہ قمیص کے کفوں پر ہو اس قدر کے جب جمع کیا جائے۔

مجموعی طور پر ہتھیلی سے قدرے زیادہ ہو۔ اور اسی طرح اگر کپڑا سوتی ہو اور ابریشم کے ساتھ سیا جائے وہ حرام نہیں ہے۔

امام احمد نے فرمایا۔ یہی ہے وہ جو کچھ شیخ حلیمی نے کہا ہے۔ کہ نشانوں، پھول وغیرہ میں استعمال صحیح ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بطور مرفوع روایت بھی اور موقوف روایت بھی جو اس کے جواز پر دال ہے۔ حسن میں سے موقوف روایت درج ذیل ہے۔

۶۰۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم بن ایاس نے ان کو سعید بن عبداللہ بن ابوالسعر نے ان کو شعبی نے ان کو سوید بن غفلہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ شام کے ملک سے واپس آئے تھے۔ اور اللہ نے ہمارے لئے فتوحات کی تھیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مدینہ پر بیٹھے تھے وہ ہمیں ملے تو ہم لوگ باریک اور موٹا ریشم پہنے ہوئے تھے۔ اور عجمیوں والے کپڑے بھی انہوں نے جب ہمیں دیکھا تو ہمیں خوب ڈانٹا۔ لہٰذا ہم واپس لوٹ آئے اور ہم نے یمنی چادریں پہن لیں اس کے بعد جب ہم ان کے پاس آئے تو فرمایا مرحبا ہو مہاجرین کو بے شک اللہ نے ریشم کو تم سے پہلے لوگوں کے لئے پسند نہیں کیا تھا کہ تمہارے لئے پسند کرتا۔ بے شک ریشم میں سے استعمال درست نہیں مگر اتنی اتنی یعنی ایک انگلی یا دو یا تین یا چار کے برابر۔

اور اس بارے میں مرفوع روایت یہ ہے۔

۶۰۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد عبداللہ بن اسحٰق بن ابراہیم خراسانی العدل نے بغداد میں ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو شعبی نے سوید بن غفلہ سے یہ کہ عمر بن خطاب۔ نے لوگوں کو مقام جابیہ میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشم پہننے سے مگر ایک انگلی یا دو یا تین یا چار کی جگہ اور اپنی ہتھیلی سے پچاس کا حلقہ بنایا۔ اس کو روایت کیا ہے مسلم نے محمد بن عبداللہ دارمی سے اس نے عبدالوہاب سے

۶۰۹۸:......اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو جعفر بن محمد بن معاذ بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو نفیلی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے زہیر نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابوعثمان نے۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ آذربیجان میں تھے عتبہ بن فرقد کے ساتھ۔ بے شک حال یہ ہے کہ نہ تو تیری محنت سے ہے اور نہ تیرے باپ کی محنت سے تین بار یہ کہا۔ پیٹ بھر کھانا کھلاؤ تم مسلمانوں کو ان کے گھروں میں یا ان کے سامان میں۔ جیسے تم اپنے سامان پیٹ بھر کھاتے ہو۔ اور تم لوگ تہہ بند باندھو۔ اوپر چادریں اوڑھو۔ پھینک دو موزوں کو۔ پھینک دو پاجاموں کو اونٹوں کے پلانوں کو ترک کر دو پھینک دو خواہشات کو۔ اور لازم کرو عربی بولنے کو۔ اور بچاؤ تم اپنے آپ کو آرام و آسائش کی زندگی سے اور بچاؤ تم اپنے آپ کو اہل شرک کے لباس اور ہیئت سے۔ اور بچاؤ تم اپنے آپ کو ریشم پہننے سے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشم پہننے سے مگر ایسے ایسے۔ اور اپنی دو انگلیاں سبابہ اور وسطی رکھ دیں اور انگلیوں کو آپس میں ملا دیا۔

زہیر نے کہا کہ عاصم نے کہا تھا۔ یہی درج ہے کتاب میں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے احمد بن یونس سے اختصار کے ساتھ اور اسی طرح مسلم نے۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے قتادہ نے ابوعثمان سے، سو اس کے نہیں اس سے ارادہ کیا تھا دو انگلیوں کی مقدار ہر کف میں۔ جیسے شیخ حلیمی نے فرمایا کہ دونوں کفوں میں استعمال ہونے والے ریشم کی مقدار صرف چار انگل ہو گی بس۔

۶۰۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو عاصم بن ابوعثمان نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع فرماتے تھے حریر اور دیباج (باریک اور موٹے دونوں طرح کے ریشم) سے مگر

(۶۰۹۸)......(۱) فی الأصل (ثنا)

(۱)...... كذا بالمخطوطة ولعل الصحيح (مع عتبة بن فرقد) انظر الورقة (أ ۱۶۰)

جو صرف اس قدر ہو، اس کے بعد انہوں نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اس کے بعد دوسری پھر تیسری پھر چوتھی ملا کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا تھا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں ابن نمیر سے اس نے حفص سے۔

۶۱۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن مالک نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو اسماعیل نے ان کو داؤد نے ان کو عروہ نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو سعد بن ہشام نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ ہمارے ہاں ایک پردہ تھا جس میں پرندوں کی تصویریں تھیں اور وہ اندر لٹکا ہوا تھا آپ جب اندر داخل ہوتے تو وہ سامنے ہوتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ اس کو یہاں سے ہٹا دو میں جب بھی داخل ہوتا ہوں اور اس پر نظر پڑتی ہے تو میں دنیا کو یاد کرتا ہوں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے یہاں ایک ریشمی لائن والا کپڑا تھا اس کے نقش نگار ریشمی تھے میں اس کو پہنتی تھی۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے اسماعیل بن علیہ سے۔

بہر حال شیخ حلیمی نے جو کچھ کہا ہے انکار کے بارے میں ان پر جنہوں نے تانے اور بانے کے بارے میں فرق کیا ہے وہ اس روایت پر مبنی ہے جو اس بارے میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اگر وہ غیر ثابت ہے تو معاملہ اسی پر مبنی ہے جو حلیمی نے فرمایا۔ اور اگر ثابت ہے تو پھر ان کے انکار کرنے کا کوئی معنی نہیں ہے وہ جب بیان کرتے ہیں تو اپنی کتاب میں حجت اور دلیل پکڑتے ہیں اس حدیث کے ساتھ جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ ضعیف اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے کتاب السنن میں۔

۶۱۰۱:...... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحیٰی بن یحیٰی نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو خصیف نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ قرار دیا تھا اس کپڑے کو جس کا تانا بانا دونوں ریشم ہوں۔ بہر حال وہ کپڑا جس کے نقش نگار ریشمی ہوں یا صرف تانا کپڑے کا ریشمی ہو اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے۔

اور شیخ نے فرمایا کہ یہ وہ حدیث ہے جس کو زہیر بن معاویہ ابوخیثمہ نے عصیف سے اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو ابن جریج نے روایت کیا ہے عصیف سے اس نے عکرمہ اور سعید بن حبیب سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح دوسری روایت میں ہے۔

بہر حال وہ کپڑا جس کا تانا بانا ریشم ہو (صرف ایک چیز) تو اس کے پہننے میں حرج نہیں ہے۔

اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو اسماعیل بن مسلم نے عطاء بن عباس سے۔

۶۱۰۲:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحیٰی بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو اسماعیل بن مسلم نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ریشمی کپڑے کو حرام قرار دیا تھا جس کا تانا بانا ریشمی ہو۔

بہر حال وہ جس کا بانا کاٹن ہو اور تانا ریشم ہو یا بانا ریشم ہو اور تانا کاٹن ہو اس کے استعمال میں حرج نہیں ہے۔

(۶۱۰۰)...... (۱) فی ب (فکنا نلبسها) (۲)...... أظن أن هنا سقط کلمة (ما)

(۶۱۰۱)...... (۱) کذا فی المخطوطة ولعلها صلی الله علیه وسلم

(۶۱۰۲)...... (۱) لعل هنا سقط کلمة (قالا) (۲)...... سقط من (أ)

اسماعیل بن مسلم ضعیف ہے۔اور پہلی روایت ابراہیم کی جو موافق ہے زہیر کی روایت کے خصیف سے وہ محفوظ ہونے کے اعتبار سے اولیٰ ہے۔

بہر حال خصیف بن عبدالرحمٰن جزری سے کبائر مرویات میں ان کی عدالت میں اختلاف ہے۔

اور ابواحمد بن عدی حافظ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے جب خصیف سے کوئی ثقہ راوی روایت کرے تو اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔اور اس کی دیگر روایات میں بھی ہاں مگر یہ کہ اس سے کوئی ضعیف روایت کرے۔

حالت جنگ میں اور مریض کے لئے ریشم کا حکم:

۶۱۰۲:.....مکرر ہے۔ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے کہ یہ تانے اور بانے کے ریشمی ہونے کے بارے میں جو فرق کیا گیا ہے اس لئے ہے کہ بانا زیادہ ہوتا ہے۔اور تانا کم ہوتا ہے اور اس کپڑے کو جائز قرار دیا ہے کہ جب اس کا زیادہ حصہ سوتی ہو یا غیر ابریشم ہو۔اور غیر مباح قرار دیا ہے جب اس کا زیادہ ابریشم ہو۔

یہی ہے وہ جس پر امام شافعی کا کلام دلالت کرتا ہے جو انہوں نے کتاب صلوٰۃ الخوف میں کہا ہے۔

جب وہ کپڑے پہننے میں جو حفاظت نہیں کرتا اصلی ریشم ہو اور سوت یا کتان۔اور سوت غالب ہو تو میں اس کو مکروہ نہیں کہتا اس نمازی کے لئے جو خوف میں ہو اور نہ ہی اس کے لئے پہننا جو غیر خائف ہو۔اور اگر اصلی ریشم غالب اور ظاہر ہو تو میں اس کو مکروہ کہتا ہوں ہر نمازی کے لئے خواہ وہ جنگ میں ہو اس کو پہنے یا غیر جنگ میں۔جنگ والے کے لئے تو اس لئے مکروہ کہتا ہوں کہ وہ حفاظت نہیں کرتا ریشمی کپڑے والا۔

فرمایا کہ اگر جنگ کرنے والا پاک دیباج یا حریر حفاظت کے لئے پہنے تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ اس کا پہننا حفاظت کے لئے ہے۔لہٰذا کوئی حرج نہیں ہے۔انشاء اللہ اس لئے کہ کبھی اس کے لئے جنگ میں رخصت دی جاتی ہے اس چیز کی جو اس پر غیر جنگ میں ممنوع ہوتی ہے۔

گاڑھے ریشم کا حکم:

۶۱۰۳:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو مسلم بن سلام مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو عبدالسلام نے مالک بن دینار سے اس نے عکرمہ سے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ خز کا ریشم استعمال کرتے تھے اور فرمایا تھا کہ نبی کریم نے گاڑھے ریشم سے منع کیا تھا جس کا تانا اور بانا دونوں ریشمی ہوں۔

اور اس کو ابومعمر نے بھی روایت کیا ہے عبدالسلام بن حرب سے۔

شیخ نے کہا کہ ان میں سے جو ہمارے شیخ ابوعبداللہ حافظ نے کتاب المستدرک میں جو روایت لائے ہیں ان میں سے (ان پر نہیں پڑھی گئی) قطیعی سے اس نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے اپنے والد سے اس نے محمد بن بکیر سے اس نے ابن جریج سے اس نے عکرمہ بن خالد سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا: یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موٹے ریشم سے منع فرمایا تھا جب خالص ہو۔

شیخ نے فرمایا کہ یہ اسناد صحیح ہے اور یہ خصیف کی پوری روایت کی تائید کرتی ہے۔

بہر حال وہ روایت جس کے ساتھ حجت پکڑی گئی حدیث علی بن ابوطالب سے ہمارے نزدیک اس میں روایت ایسے ہے جیسے درج

(۶۱۰۲).....مکرر. (۱) فی ب لایحصن إحصان ثابت القز. (۶۱۰۳).....(۱) فی ب (القرطبی) وھو خطأ

ذیل روایت۔

۶۱۰۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو محمد بن فضیل بن غزوان نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو ابو فاختہ نے ان کو جعدہ بن ہبیرہ نے ان کو علی نے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک یمنی چادر پیش کی گئی تھی جس کا تانا اور بانا دونوں ریشم تھے آپ نے وہ میرے پاس بھیجی میں ان کے پاس آیا میں نے پوچھا کہ میں اس کو کیا کروں اسے پہنوں یا نہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا وہ تمہارے لئے بھی نہیں کرتا۔ تم اس کی فاطماؤں کے لئے اوڑھنیاں بنالو۔

۶۱۰۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو خالد نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو ابو فاختہ مولیٰ ام ہانی نے ان کو جعدہ بن ہبیرہ نے ان کو علی بن ابو طالب نے وہ کہتے ہیں کہ حضور کی خدمت میں ایک دوشالہ یمنی چادر پیش کی گئی جس کا تانا اور بانا دونوں ریشمی تھے انہوں نے میرے پاس بھیج دیا میں حضور کے پاس آیا اور پوچھا کہ (تمہاری والدہ فاطمہ اور میری بیٹی فاطمہ وغیرہ کے لئے) میں اس کو استعمال کروں یا کیا کروں؟ فرمایا میں جو چیز اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں وہ تمہارے لئے بھی ناپسند کرتا ہوں لیکن تم اس کو فاطماؤں کے لئے دوپٹے بنالو۔

۶۱۰۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو ابوعبدالرحمن نسائی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے محمد بن وہب بن ابوکریمہ نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو ابوعبدالرحیم نے ان کو زید بن محمد بن جادہ نے ان کو ابوصالح نے ان کو عبید بن عمیر لیثی نے ان کو علی بن ابو طالب نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا تھا مصری کپڑے سے اور سونے کی انگوٹھی سے اور اس سے جس کے کناروں کو دیباج ریشم سے سیا اور محفوظ کیا گیا ہو اس کے بعد فرمایا کہ تم جان لو کہ میں تمہارے حق میں خیر خواہی کرنے والا ہوں شیخ نے فرمایا۔ یہ احتمال رکھتا ہے کثیر میں جو نقش ونگار سے زیادہ ہو جس کے بارے میں رخصت آئی ہے۔ اور احتمال ہے کہ بوجہ کراہت کے ہو مکفف اور محفوظ کئے ہوئے میں بوجہ اس کے جو ذکر کریں گے حدیث اسماء میں واللہ اعلم۔

بہر حال وہ روایت جو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں روایت کی ہے وہ اس لئے ہے کہ انہوں نے مطلق ریشم پہننے کی ممانعت سنی تھی اور انہوں نے اس کے قلیل ہو یا کثیر دونوں سے پرہیز کرلیا۔

۶۱۰۷:۔۔۔۔۔اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو عبدالملک بن ابوسلیمان نے ان کو عبداللہ مولیٰ اسماء بنت ابوبکر نے وہ عطا کے بیٹے کا ماموں تھا کہتا ہے کہ مجھے بی بی اسماء نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے آپ تین چیزوں کو حرام کہتے ہیں کپڑے میں ریشمی کڑھائی یا نقش ونگار کو۔ اور لال سرخ سلو کے کو اور پورے رجب کے روزوں کو۔ لہٰذا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ بہر حال جو تم نے رجب کا ذکر کیا ہے وہ شخص کیسے کہہ سکتا ہے جو خود دائمی روزے رکھتا ہے۔ بہر حال جو تم نے کپڑے میں نقش ونگار یا دھاریوں کی بات کی ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے۔

۶۱۰۸:۔۔۔۔۔کہ بے شک میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا تھا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ یقیناً ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس لئے مجھے خوف ہوا کہ کہیں یہ نقش ونگار بھی اسی میں سے نہ ہو بہر حال سرخ ارغوانی رنگ کے سلو کے کی جہاں تک بات ہے تو یہ خود میرے پاس ہے۔ یکا یک وہ ارغوانی رنگ کا تھا۔ میں بی بی اسماء کے

(۶۱۰۵)۔۔۔۔۔(۱) زیادة من (ب) (۶۱۰۶)۔۔۔۔۔(۱) فی ب (وجه)

پاس واپس آیا اوران کو خبر دی تو بی بی اسماء نے کہا کہ یہ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ وہ میرے پاس طیالسی نکال کر لائی جس کی کلی کی پیپن دیباج یا موٹے ریشم کی تھی۔ اور دونوں بازو کے کنارے یا گلے سے نیچے تک دونوں کنارے دیباج کے ساتھ سلے ہوئے تھے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میری چھوٹی بہن ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا جب ان کا انتقال ہو گیا تو ہم لوگوں نے اسے لے لیا۔ حضور اس کو پہنا کرتے تھے۔ لہٰذا اب ہم اس کو مریضوں کے لئے دھو کر استعمال کرتے ہیں اس کے ساتھ شفا طلب کی جاتی ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۶۱۰۹:...... اس کو روایت کیا ہے مغیرہ بن زیاد نے ان کو عبداللہ بن ابوعمر و مولیٰ اسماء نے کہتی ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا بازار میں شامی کپڑا خرید کر رہے تھے انہوں نے اس میں سرخ دھاریاں دیکھیں تو اس کو واپس کر دیا میں بی بی اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا: اے لڑکی! ذرا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا جبہ پکڑانا اس نے ان کے طیالسی جبہ نکالا جس کا گریبان اور دونوں آستین اور جیبین دیباج ریشم کے ساتھ گلی و پیپن لگا کر سی گئی تھیں۔

۶۱۱۰:...... روایت کیا ہے اس کو حجاج نے ابوعمر سے جو کہ داماد تھے عطاء کے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بی بی اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے پاس جبہ دیکھا جو کہ دیباج اور ریشم کے ساتھ کشیدہ کاری کیا ہوا تھا اس نے کہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جنگ میں پہنا کرتے تھے۔

شیخ نے کہا کہ ان دونوں کی اسناد ہم نے کتاب السنن میں ذکر کر دی ہے۔

۶۱۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو سعید نے وہ ابن ابوعروبہ ہیں اس نے قتادہ سے اس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف کو ریشم کی قمیص پہننے کی اجازت دی تھی سفر میں خارش کی وجہ سے جو ان کے جلد پر ہو گئی تھی اور اسی طرح زبیر بن عوام کو بھی اجازت دی تھی۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے سعید کی حدیث سے۔

اور اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہمام ابن یحییٰ کی حدیث سے اس نے قتادہ سے اور کہا حدیث میں ہے دونوں کو جنگوں میں اجازت دی تھی۔

۶۱۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ عبدالرحمٰن بن عوف کو ڈانٹ رہے تھے ریشم کی قمیص کے بارے میں جو کپڑوں کے نیچے تھی۔ اور ان کے ساتھ حضرت زبیر بھی تھے اور ان پر بھی ریشمی قمیص تھی۔ حضرت نے کہا اپنے آپ سے پھینک دے تو اس کو۔ لہٰذا حضرت عبدالرحمٰن ہنسنے لگے اور کہہ رہے تھے کہ اگر تم ہماری جیسی اطاعت کرتے تو تم بھی اسی کی مثل پہنے ہوتے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس وقت قمیص دیکھی تو دونوں کندھوں کے درمیان چار مختلف رنگ کے پیوند لگے ہوئے تھے جو ایک دوسرے سے نہیں ملتے تھے۔

۶۱۱۳:...... اور اسی سند کے ساتھ فرمایا کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ثابت سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے دیبائی بنی ہوئی وافی پہنی ہوئی تھی خطرے کی وجہ سے جس سے ان کو لوگوں نے ڈرایا تھا اور اسی کے بارے میں کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے گویا کہ ان کے لئے اچکن تھی دیباج کی یا کہا تھا کہ سندس حریر سے جسے وہ جنگ

میں پہنتے تھے۔

۶۱۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن حافظ نے ان کو ابوبکر اسماعیل بن محمد فقیہ نے رے ہیں۔ ان کو سعید بن یزید بن عقبہ تیمی نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو یزید بن عبداللہ جہنی نے ان کو ہاشم اوقص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے جو شخص دس درہم کے بدلے میں کپڑا خرید لے اور اس کے کپڑے میں ایک درہم حرام کا ہوا اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا جب تک اس پر اس میں سے کوئی شئی ہو اس کے بعد فرمایا اگر میں نے اس کو رسول اللہ سے نہ سنا ہوتا تو میں خاموش رہتا۔ دو یا تین بار فرمایا۔

شیخ نے کہا کہ اس کے ساتھ بقیہ راوی کا تفرد ہے اسی اسناد کے ساتھ اور وہ اسناد ضعیف ہے۔

۶۱۱۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابن علیہ نے ان کو سلمہ بن علقمہ نے ان کو ابن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے وفرہ یعنی ام عبداللہ بن اذینہ سے وہ کہتی ہے کہ ہم لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ طواف کرتے تھے انہوں نے صلیب کے نشانوں والا کپڑا دیکھا تو فرمایا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کو کسی کپڑے پر دیکھتے تھے تو اسے کاٹ دیتے تھے۔

فصل:...... جو شخص از راہ تکبر تہہ بند وغیرہ کپڑے نیچے گھسیٹتا ہوا چلے اس پر سخت وعید آئی ہے

۶۱۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبداللہ بن یوسف نے ان کو مالک نے ان کو نافع نے اور عبداللہ بن دینار نے اور زید بن اسلم نے وہ سب ان کو خبر دیتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر کرم نہیں فرمائے گا جو شخص از راہ تکبر وغیرہ اپنے کپڑے گھسیٹتا ہوا چلے۔

۶۱۱۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالنصر فقیہ نے ان کو ہارون بن موسیٰ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا مالک کے سامنے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے مذکور حدیث کی مثل۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابن ابواویس سے اس نے مالک سے۔ اور مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۶۱۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یزید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ جو شخص اپنا تہہ بند از راہ تکبر گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر کرم سے نہیں دیکھیں گے۔ کہا زید نے۔

۶۱۱۹:......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے نئی چادر باندھی ہوئی تھی جو کڑ کڑ کی آواز کر رہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے یہ؟ میں نے کہا میں عبداللہ ہوں۔ فرمایا اگر تم عبداللہ ہو تو اپنی چادر اوپر کرو کہتے ہیں کہ میں نے اسے اوپر کیا مگر آپ نے فرمایا کہ اور اوپر کرو یہاں تک کہ وہ آدھی پنڈلی تک پہنچ گئی۔ اس کے بعد ابوبکر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ جو شخص فخر اور بڑائی کرتے ہوئے اپنے کپڑے نیچے گھسیٹ کر چلے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔ ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ! کبھی کبھی میری چادر بھی ڈھیلی ہو جاتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان میں سے نہیں ہو اے ابوبکر!

۶۱۲۰:......اور ہم نے فضائل وغیرہ میں ذکر کیا ہے سالم بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور

(۶۱۱۴)......قال الألبانی فی الضعیفة (۴۴۴) ضعیف جداً (۶۱۱۵)......فی ب (رقوة)

اس میں کچھ اضافہ ہے۔ ابوبکر صدیق نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک ایک انسان کی بدنصیبی ہے۔ میری چادر ڈھیلی ہو جاتی ہے مگر یہ کہ حفاظت کروں میں اس کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہو تم۔ یا یوں فرمایا کہ بے شک تم نہیں ہو ان لوگوں میں سے جو اس کو از راہ تکبر کرتے ہیں۔

۶۱۲۱: ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے زبانی اور محمد بن موسیٰ نے پڑھ کر۔ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس رحمٰن نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو ابونعیم نے ان کو عبادہ بن مسلم فزاری نے ان کو جبیر بن ابوسلیمان بن جبیر بن مطعم نے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک ایک نوجوان آدمی وہاں سے گذرے ان کے اوپر صنعانی چادر تھی وہ اسے گھسیٹ کر چل رہے تھے، لٹکائے ہوئے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس بلایا تو اس نے پوچھا کیا کام ہے آپ کو اے ابوعبدالرحمٰن! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا افسوس ہے تمہارے اوپر کیا تم یہ پسند کرو گے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہاری طرف دیکھیں اس نوجوان نے کہا سبحان اللہ! میں کیوں نہیں چاہوں گا؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ اس بندے کی طرف قیامت کے دن نہیں دیکھیں گے جو تکبر کی وجہ سے اپنی چادر گھسیٹ کر چلے گا۔ کہتے ہیں کہ اس دن کے بعد سے ہمیشہ اس نوجوان کو دیکھا زمین پر کہ وہ تہہ بند اوپر کو چڑھائے ہوئے ہوتا تھا زندگی بھر مرنے تک (اس نے چادر لٹکانا چھوڑ دیا۔)

۶۱۲۲: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبداللہ بن یوسف نے ان کو مالک نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندے کی طرف شفقت کے ساتھ نہیں دیکھیں گے جو اتراتے اکڑتے ہوئے چادر زمین پر گھسیٹ کر چلے گا۔

بخاری نے اس کو صحیح میں نقل کیا۔ عبداللہ بن یوسف سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ابوالزناد سے۔

عبرت ناک واقعہ:

۶۱۲۳: ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے۔ ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں یہ وہ ہے جس کے بارے میں ہمیں حدیث بیان کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دیکھیں گے قیامت کے دن چادر لٹکانے والے کی طرف۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یکا یک ایک آدمی دو چادروں میں اکڑ اکڑ کر چل رہا تھا اس کو اپنا سراپا بہت اچھا لگ رہا تھا۔ اچانک اسے زمین میں دھنسا دیا گیا وہ قیامت تک اسی میں نیچے اترتا ہی جائے گا۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے یعنی حدیث ثانی کو۔ اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث محمد بن زیاد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۶۱۲۴: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یکا یک ایک آدمی ایک چادر یا پوشاک میں اترا اترا کر چل رہا تھا اس کو اپنا نفس زیادہ اچھا لگ رہا تھا اور وہ اپنے بالوں میں کنگھی کرتا جاتا تھا کہ اچانک اللہ نے زمین میں دھنسایا وہ قیامت تک نیچے اترتا جائے گا۔

(۶۱۲۱)......(۱) كذا بالمخطوطة ولعل هنا سقط قوله (يقول)

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے آدم سے۔ اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

تین آدمیوں کے لئے شدید وعید:

۶۱۲۵ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو شعبہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو شعبہ نے ان کو علی بن مدرک نے ان کو ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے ان کو خرشہ بن حر نے ان کو ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے نہ ہی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام کرے گا اور قیامت کے دن ان کی طرف نظر کرم بھی نہیں کرے گا اور ان کو پاک نہیں کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ میں نے کہا کہ وہ کون لوگ ہیں یا رسول اللہ تحقیق رسوا ہو گئے اور نقصان میں پڑ گئے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار اسی بات کو دھرایا میں نے کہا وہ کون ہیں یا رسول اللہ! تحقیق رسوا ہو گئے وہ لوگ اور گھاٹے میں پڑ گئے۔

فرمایا کہ مسبل یعنی اپنی چادر کو زمین پر گھسیٹنے والا، منان یعنی احسان جتلانے والا اور اپنے سامان کو جھوٹی قسم کے ساتھ رواج دینے اور بیچنے والا کاذب یا فاجر کہا تھا۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث شعبہ سے۔

چادر لٹکانے والے کی نماز کا حکم

۶۱۲۶ ...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابان نے ان کو یحییٰ بن ابوجعفر نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی اپنی چادر زمین پر لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ جاؤ تم وضو کر کے آؤ وہ چلا گیا اور وضو کر کے آ گیا۔ پھر آپ نے اسے کہا جاؤ تم وضو کر کے آؤ۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہوا آپ نے اس کو وضو کرنے کو کہا ہے؟ اس کے بعد اس کے بارے میں آپ نے خاموشی اختیار کی۔ اور فرمایا کہ بے شک وہ نماز پڑھ رہا تھا حالانکہ وہ چادر زمین پر لٹکائے ہوئے تھا بے شک اللہ تعالیٰ اس آدمی کی نماز قبول نہیں کرتے جو کپڑے کے کنارے لٹکانے والا ہو۔

۶۱۲۷ ...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالخطاب نے ان کو ابن ابی عدی نے ان کو ہشام دستوائی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ایک آدمی نے اصحاب نبی میں سے اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نہیں قبول فرماتے نماز چادر لٹکانے والے آدمی کی۔

اور اس کو روایت کیا ہے حرب بن شداد نے ان کو یحییٰ نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے ان کو ابوجعفر مدنی نے ان کو عطاء بن یسار نے ایک آدمی سے اصحاب رسول میں سے۔

۶۱۲۸ ...... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سلیمان بن کثیر نے ان کو حفص بن ابوالحجاج بن سعید ثقفی نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے اس نے بتایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۶۱۲۵)......(۱) سقط من (أ)

أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۰۸۷)

(۶۱۲۶)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۶۳۸، ۴۰۸۶)

کے پاس سے گذرا اور وہ اپنی چادر نیچے گھسیٹ کر چل رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی چادر اوپر کرو بے شک اللہ تعالیٰ چادر لٹکانے والوں کو پسند نہیں فرماتے اس نے کہا یا رسول اللہ! میری پنڈلیاں پتلی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چادر لٹکانے والا عیب زیادہ برا ہے اس عیب سے جو تیری پنڈلیوں میں ہے۔

۶۱۲۹:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی یوسف نے ان کو مسدد نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو حصین بن عبدالرحمن نے ان کو ابو الحجاج ثقفی نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی چادر گھسیٹ کر چل رہا تھا اس کے بعد راوی نے مذکور کی مثل حدیث ذکر کی۔

۶۱۳۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوامیہ نے ان کو ابونعیم نے ان کو عیسیٰ بن قرطاس نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنے لٹکائے ہوئے کپڑوں کو اوپر کر لیا کرو بے شک ہر شئی جو پہنچے تمہارے کپڑے لٹکانے کو وہ دل میں ہوتی ہے۔ (اس سے مراد ہے کپڑوں کا اسبال اور لٹکانا مراد ہے یعنی اس کا خیال دل میں ہوتا ہے۔)

۶۱۳۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو حسین جعفی نے ان کو ابن ابوداؤد نے ان کو سالم بن عبداللہ نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسبال اور لٹکانا (جو ممنوع ہے) وہ قمیص میں، تہبند میں اور پگڑی میں ہوتا ہے۔ جو شخص اسے لٹکائے اور گھسیٹے گا از راہ تکبر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر شفقت نہیں کرے گا (خواہ اکڑنے اور اترانے کے لئے پگڑی لٹکائے یا تہبند یا قمیص لٹکائے۔)

۶۱۳۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو حسن بن علی بن مخلد نے ان کو حسن بن عیسیٰ نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابوالصباح ایلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یزید بن ابوسمیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہبند کے بارے میں فرمایا ہے وہی قمیص میں ہے۔

کہا شیخ نے: ابوالصباح ایلی یہ وہی سعدان بن سالم ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے؟

فصل:..... تہبند باندھنے کی جگہ

۶۱۳۳:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع نے ان کو سفیان نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع نے ان کو سفیان نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبداللہ بن یوسف نے ان کو مالک نے اکٹھے سب نے۔ علاء بن عبدالرحمن سے اس نے اپنے والد سے اس نے کہا کہ میں نے پوچھا چادر یعنی تہبند کے بارے میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ میں تمہیں خبر دیتا ہوں علم کے ساتھ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے: مؤمن کا تہبند باندھنا نصف پنڈلیوں تک ہے اور اس کے لئے آدھی پنڈلیوں اور ٹخنوں کے درمیان رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور ٹخنوں سے نیچے جو ہے وہ آگ میں ہے۔ تین بار یہی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنی چادر نیچے گھسیٹے گا اکڑنے کے لئے۔

اور سفیان کی ایک روایت میں ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدری سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تہبند کے

(۶۱۳۳)..... (۱) هكذا بالمخطوطة هذا الإسناد (مكرر) (۲)..... ينظر فيها المخطوطة غير واضحة

بارے میں کوئی شئی سنی تھی۔اس نے کہا جی ہاں میں نے سنی تھی۔فرماتے تھے: اس کے بعد اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی اس کے آخر میں کہا کہ تہبند ٹخنوں سے نیچے جو ہے وہ آگ میں ہے۔اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا جو اترانے کے لئے کپڑا گھسیٹے گا۔

۶۱۳۴:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبد الصمد بن عبد الوارث نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد الرحمٰن بن حسین قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو سعید بن ابو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹخنوں سے نیچے تہبند جو ہے وہ آگ میں ہے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے آدم سے۔

۶۱۳۵:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو جعفر محمد بن یحییٰ بن عمر بن علی بن حرب طائی نے ان کو ابو جری علی بن حرب نے ان کو ابو داؤد نے یعنی حضری نے ان کو سفیان نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو مسلم بن یزید نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی کے گوشت کو پکڑ کر فرمایا کہ تہبند یہاں تک ہونا چاہئے اگر تم اس سے انکار کرو تو نیچے ذرا سا (کرلو) اگر تم اس سے بھی انکار کرو تو تہبند میں ٹخنوں کا کوئی حق نہیں ہے۔(یعنی ٹخنوں کو نہ ڈھکو۔)

۶۱۳۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابو الربیع نے ان کو ابو شہاب نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہبند نصف پنڈلی تک ہے یہ بات لوگوں پر مشکل گذری تو فرمایا کہ یا ٹخنوں تک اور جو ٹخنوں سے تجاوز کر جائے اس میں خیر نہیں ہے۔

۶۱۳۷:......ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو خالد حذاء نے ان کو ابو تمیمہ نے ایک آدمی سے جو بلہجیم سے تھے کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے پوچھا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! میں نے پوچھا کہ آپ کس بات کی دعوت دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں آپ کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں وہ اکیلا ہے وہ ذات ہے کہ جب تجھے کوئی تکلیف پہنچے اور تم اس کو پکارو تو تمہاری تکلیف دور کر دے اور وہ ذات ہے کہ جب تجھے قحط سالی پہنچے تو وہ تیرے لئے اناج اگا دے۔وہ ذات ہے کہ جب تم پتھریلی زمین پر ہو اور تم سے تمہاری سوار گم ہو جائے تم اسے پکارو تو وہ اسے تیرے پاس واپس لوٹا دے۔میں نے کہا اچھا آپ مجھے کوئی وصیت کیجئے آپ نے فرمایا کہ تم کسی کو گالی نہ دینا یا کہا کہ کچھ بھی گالی نہ دینا کسی کو میں نے رسول اللہ کی وصیت کے بعد کسی شئی کو گالی نہیں دی نہ بکری کو نہ اونٹ کو۔کسی معروف کام کو نہ چھوڑ اگر چہ تو اپنے بھائی سے بات کرے اور تیرا چہرہ خوش ہو اس کے لئے (تو ایسا ضرور کر) اگر تو اپنا پانی کا بھرا ہوا ڈھول پانی مانگنے والے کے برتن میں ڈال دے (تو ضرور ایسا کر) اور تہبند نصف پنڈلی تک باندھ۔اگر ایسا نہ کرے تو پھر ٹخنے تک۔اور بچاؤ تم اپنے آپ کو تہبند گھسیٹنے سے کیونکہ یہ تکبر میں سے ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا تکبر کرنے کو۔

۶۱۳۸:......اور اس کو روایت کیا ہے یحییٰ قطان نے ان کو ابو غفار نے ان کو ابو تمیمہ ہجیمی نے ان کو ابو جری جابر بن سلیم نے کہتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا تھا کہ ایک آدمی لوگوں کو اپنی رائے سے اظہار خیال کرتا ہے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اللہ کا رسول ہے۔اس شخص نے مذکورہ معنی ذکر کیا اور اس سے زیادہ مکمل ذکر کیا۔

۶۱۳۹:......ہمیں خبر دی ابو علی روذ باری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

(۶۱۳۹)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۰۸۴)

۶۱۴۰:۔۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عبداللہ بن مسلم اخی زہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اس کی چادر ان کی نصف پنڈلیوں تک تھی اور قمیص تہبند کے اوپر تھی اور اوڑھنے والی چادر قمیص کے اوپر تھی۔

۶۱۴۱:۔۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو ایوب نے ان کو حمید بن ہلال نے وہ کہتے ہیں کہ۔ عبادہ بن قرط نے اسی طرح اسے کہا بے شک تم لوگ کچھ امور اور کام کرتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے باریک یعنی معمولی ہوتے ہیں مگر ہم لوگ انہیں عہد رسول میں تباہی والے کام شمار کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین سے یہ ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ موسیٰ نے سچ کہا میں چادر نیچے گھسٹنے کو بھی اسی قبیل سے سمجھتا ہوں۔

۶۱۴۲:۔۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن ابو حامد مقریٔ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو سلیمان بن یسار نے ان کو ام سلمہ نے کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ عورتوں کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ وہ ایک بالشت کپڑا نیچے کرلیں میں نے کہا اس وقت ان کا کچھ جسم کھلا رہے گا یا رسول اللہ۔ پھر فرمایا اچھا ایک ہاتھ نیچے کریں اس سے زیادہ نہ کریں۔

۶۱۴۳:۔۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابو اسحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھا۔ اس نے ابوبکر بن نافع سے اس نے اپنے والد سے اس نے صفیہ بنت ابو عبید سے اس نے خبر دی ہے کہ سیدہ ام سلمہ زوجۂ رسول نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جب حضور نے تہبند کا ذکر کیا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) عورت کیا کرے فرمایا کہ عورت ایک بالشت نیچے رکھے (مرد کے مقابلے میں) ام سلمہ نے کہا ایک بالشت کرنے سے عورت کی ٹانگ کا کچھ حصہ کھلا رہ سکتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ہاتھ نیچے کرلے اس سے زیادہ نہیں۔ اس کو ابن اسحاق نے روایت کیا ہے اور ایوب بن موسیٰ نے ان کو نافع نے ان کو صفیہ سے۔

۶۱۴۴:۔۔۔۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو حبیب بن ابو ثابت نے ان کو وہب مولیٰ ابو احمد نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر آئے اور میں دوپٹہ اوڑھ رہی تھی یا اوڑھنی اوڑھ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ ایک بل کافی ہے دو بل نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر یا تہبند کے مقام تک۔ (یعنی اوڑھنی یہیں تک کافی ہے۔)

۶۱۴۵:۔۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو اشعث بن سلیم نے ان کو ان کی پھوپھی نے اپنے چچا سے کہ یکایک میں کسی ایک گلی میں مدینے کی گلیوں میں سے چل رہا تھا۔ اچانک ایک انسان نے میرے پیچھے سے مجھے آواز دی کہ اپنی چادر اونچی کرلو یہ زیادہ تقویٰ اور زیادہ ستھرے پن کی بات ہے میں نے پلٹ کے جو دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ چادر اکڑی ہوئی یا کلف والی ہے آپ نے فرمایا کہ کیا تیرے لئے میرے عمل میں اچھا نمونہ نہیں ہے؟ دیکھا تو آپ کی چادر نصف پنڈلی تک تھی۔

۶۱۴۶:۔۔۔۔۔۔ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم نے اور ابوداؤد اور وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے اس نے ایسی حدیث کو ذکر کیا

(۶۱۴۲)۔۔۔۔۔۔(۱) سقط من الأصل.

(۶۱۴۴)۔۔۔۔۔۔أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۶۱۲) وليس عند الطيالسي قوله : (موضع ازار النبي صلى الله عليه وسلم)

علاوہ ازیں اس نے کہا کہ میں مدینے میں آیا تو مجھے ایک آدمی نے دیکھا کہ میں اپنی چادر نیچے گھسیٹ کر چل رہا تھا۔ پھر اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۶۱۴۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو زیاد بن خلیل نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو ابوضمرہ نے ان کو محمد بن ابویحییٰ نے عکرمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جب تہبند باندھتے تو اس کا اگلا حصہ ڈھیلا چھوڑتے یہاں تک کہ اس کا کنارا یا کونہ ان کے قدموں کے اوپر ہوتا اور تہبند کو پیچھے سے اونچا کر لیتے میں نے پوچھا کہ آپ ایسے چادر کیوں باندھتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی ڈھب پر تہبند باندھتے دیکھا تھا۔

اور اس کو روایت کیا ہے یحییٰ قطان نے محمد بن ابویحییٰ سے۔

فصل:......جو شخص کپڑے پہننے میں تواضع اور عاجزی کو اختیار کرے

۶۱۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقروی نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو ابومرحوم عبدالرحیم بن میمون نے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قدرت رکھنے کے باوجود (قیمتی) لباس ترک کردے اللہ کے لئے عاجزی کرتے ہوئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے تمام لوگوں کے سامنے بلا کر ایمان کی پوشاکوں کے مابین اختیار دیں گے جو لباس چاہے گا پہنے گا۔

۶۱۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے اور ابونصر بن قتادہ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن ابراہیم نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن عبدہ اور عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو سعد بن عبداللہ بن سعد معافری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو زبان بن فائد نے ان کو سہل بن معاذ بن انس جہنی نے ان کو ان کے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص (قیمتی) لباس ترک کردے باوجود اس کے کہ وہ اس کو جاری رکھنے پر قادر تھا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا ایمان کی پوشاکوں میں جس کو چاہے گا پہنے گا اور جو شخص غصے کو ضبط کرے باوجود یکہ وہ اس کو جاری رکھنے پر قادر ہو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کے بارے میں اختیار دے گا کہ جس سے چاہے گا شادی کرے۔

۶۱۵۰:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبداللہ بن داؤد نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو ابوامامہ باہلی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اون کے لباس کو لازم پکڑلو تم اس سے اپنے دلوں میں ایمان کی شیرینی پالو گے۔

۶۱۵۱:......اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن مؤمل حسن بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن یونس کدیمی نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے اور حدیث میں ایک منکر متن کا اضافہ کیا ہے جو کہ اسی پر ماردیا گیا ہے۔ اور وہ ان کا یہ قول ہے۔ کہ تم لوگ اون کے لباس کو لازم کرلو تم پالو گے کم کھانے کی عادت کو اور اون کے لباس کو لازم کرلو تمہیں اس میں آخرت کی معرفت حاصل ہوگی۔ بے شک اون میں دیکھنا دل میں سوچ اور فکر پیدا کرتا ہے اور غور وفکر حکمت و دانائی پیدا کرتا ہے۔ اور حکمت پیٹ میں خون کی طرح جاری ہوتی ہے۔ جس آدمی کے شکر کی کثرت ہو جائے اس کا طمع اور لالچ کم ہو جاتا ہے۔ اور زبان زیادہ گوئی سے گنگ ہو جاتی ہے۔

اور جس کا تفکر کم ہو جائے اس کا طمع بڑھ جاتا ہے اور پیٹ بڑھ جاتا ہے اور دل سخت ہو جاتا ہے اور قسوت وسختی والا اللہ سے بعید ہوتا ہے۔ جنت

سے بعید ہوتا ہے۔جہنم کے قریب ہوتا ہے۔

عین مناسب ہے کہ یہ بعض راویوں کے کلام میں سے ہو اس نے حدیث کے ساتھ لاحق کر دیا ہو واللہ اعلم۔

۶۱۵۲:......ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر اسماعیل بن محمد اسماعیل بقیہ نے رے میں ان کو ابو بکر محمد بن فرج ازرق نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو شیبان ابو معاویہ نے ان کو اشعث بن ابو الشعثاء نے ان کو ابی بردہ نے ان کو ابو موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہوتے تھے اور اون پہنتے تھے اور بکری رکھتے یا پالتے تھے اور مہمان نوازی کرتے تھے۔

شیخ نے کہا ہے اسے۔

۶۱۵۳:......(انہوں نے) ہمیں خبر دی اس اسناد کے ساتھ۔اور وہ اس اسناد کے ساتھ غیر محفوظ ہے (واللہ اعلم)

اور ہم نے روایت کی ہے عبادہ بن صامت سے اس نے کہا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ باہر تشریف لائے اور آپ نے اون کا بنا ہوا رومی جبہ زیب تن کر رکھا تھا اس کے بازو تنگ تھے آپ نے اسی کو پہن کر ہم لوگوں کو نماز پڑھائی تھی صرف وہی آپ پہنے ہوئے تھے اس کے علاوہ آپ کچھ نہیں پہنے ہوئے تھے۔

۶۱۵۴:......اور ہم نے اس کا معنی روایت کیا ہے اون کے جبے کے بارے میں مغیرہ بن شعبہ سے۔

۶۱۵۵:......ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمٰن سلمی نے ان کو ابو الحسن بن صبیح نے ان کو عبد اللہ بن محمد نے ان کو اسحاق حنظلی نے ان کو فضل بن عیاض نے ان کو ہشام نے حسن سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بسا اوقات (کپڑے کی غالباً کمی کے پیش نظر) اپنی عورتوں کی چادروں میں نماز پڑھ لیتے تھے اور وہ اون کی چادریں ہوتی تھیں جو چھ یا سات کے بدلے خریدی گئی ہوتی تھیں اور آپ کی ازواج ان کو تہبند کے طور پر کبھی استعمال کر لیتی تھیں۔

۶۱۵۶:......اور ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمٰن نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن محمد بن صبیح نے ان کو عبد اللہ بن شرویہ نے ان کو اسحاق نے ان کو مصعب بن مقدام نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو ابو عبیدہ نے ان کو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ انبیا علیہم السلام اون کا لباس پہننا پسند کرتے تھے اور بکری کا دودھ نکالتے تھے اور گدھے کی سواری کرتے تھے۔

۶۱۵۷:......ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو یزید بن عطاء نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو ابو عبیدہ نے ان کو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام گدھوں کی سواری کرتے تھے اون پہنتے تھے، بکری کا دودھ خود نکالتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک گدھا تھا اس کا نام عفیر تھا۔

۶۱۵۸:......ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن محمد بن صبیح نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن شیرویہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو وکیع نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو حارثہ بن مضرب نے ان کو علی نے کہ بدر والے دن اصحاب رسول کا علامتی نشان سفید اون تھا۔

۶۱۵۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حسن بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو عبد الرحمٰن نحوی نے ان کو قتادہ نے ان کو ابو بردہ نے ان کو ابو موسیٰ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ اے بیٹے! اگر تم ہمیں اس وقت دیکھتے جب ہم اپنے نبی کے ساتھ تھے جس وقت ہمارے اوپر بارش پڑتی تو تو ہماری بو کو بھیڑوں کی بو گمان کرتا۔ (یعنی اس لئے کہ کپڑوں کی قلت کی وجہ سے سب لوگ اون کا لباس پہنے ہوتے تھے۔)

۱۶۶۰:......اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ اور ابو بکر احمد بن حسین نے انہیں ابو عباس محمد بن یعقوب نے انہیں حمید بن عیاش رملی نے ان کو

(۶۱۵۲)......(۱) فی ب (ابی ہریرۃ) (۶۱۵۷)......أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۳۳۰)

مؤمل نے ان کو ہمام بن یحییٰ نے قتادہ سے اس نے مطرف سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک کالی چادر بنائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہنا مگر اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اون کی بو پاتے تھے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھینک دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پاکیزہ بو پسند تھی اور اچھی لگتی تھی۔

۶۱۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم امام نے ان کو محمد بن یزداد بن مسعود نے ان کو عمیر بن مرداس، ان کو محمد بن بکیر حضرمی نے ان کو قاسم عمری نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکبر سے برأت حاصل کرنا اور بچنا اون پہننے، فقراء مؤمنین کی صحبت اختیار کرنے، گدھے کی سواری کرنے اور بکری پالنے میں ہے یا اونٹ فرمایا تھا۔

۶۱۶۲:......اس طرح اس کو روایت کیا ہے قاسم بن عبداللہ نے اسی طریق سے بطور مرفوع روایت ان کے بھائی عاصم بن زید سے اسی طرح مرفوع ہے اور تحقیق کہا گیا ہے کہ زید سے انہوں نے جابر سے بطور مرفوع روایت۔

۶۱۶۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی اسفرائنی بن سقاء نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو جابر بن عبداللہ نے انہوں نے فرمایا کہ عنقریب میں تمہیں خبر دوں گا بعض صفات سے۔ جس میں وہ ہوں اس میں کبر تکبر میں سے کوئی شئی نہیں ہے بکری باندھنا، گدھے کی سواری کرنا، اون پہننا، مؤمن قاریوں کی ہم نشینی کرنا، اپنے عیال کے ساتھ یعنی بچوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا۔

۶۱۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن سعد نے ان کو عبداللہ بن سعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: جو شخص اون پہنے اور بکری کا دودھ نکالے اور گدھی پر سواری کرے اس کے پیٹ میں (یعنی دل میں) تکبر میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔

۶۱۶۵:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن اور ابوزکریا بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن یعقوب اصم نے ان کو بحر بن نصر خولانی نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے ابن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تھی حالانکہ اس وقت بھی ان کے لئے اون کی دھاری دار چادر بنی جارہی تھی۔

۶۱۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو اسماعیل نے ان کو ایوب نے ان کو حمید بن ہلال نے ان کو ابوبردہ نے وہ کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پاس ایک تہہ کیا ہو کمبل یا پیوند لگی ہوئی بڑی چادر اور ایک موٹا تہبند یا موٹی چادر نکال کر لے آئیں اور فرمانے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ان دو چادروں میں قبض کی گئی تھی۔ (سبحان اللہ! یہ قبض روح رسول کی عینی شاہدہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے جو اہل علم کے بہت سارے اختلاف ختم کرنے کا بہت بڑا سامان ہے۔ (مترجم)

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے مسدد سے اور مسلم نے علی بن حجر وغیرہ سے اس نے اسماعیل بن علیہ سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے بازو:

۶۱۶۷:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو یزید بن میسرہ نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو اسماء بنت یزید نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص

کے بازو کف (ہاتھوں کے) پہنچوں تک تھے۔

۶۱۶۸:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن تمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے اور سعید بن منصور نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو مسلم اعور نے ''ح'' ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد نے ان کو محمد بن اسماعیل بن مہران نے ان کو عبدالحمید بن بنان نے ان کو خالد بن عبداللہ واسطی نے ان کو مسلم اعور نے بیاع الملاء نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص ہوتی تھی سوتی کپڑے کی چھوٹی آستین والی۔

اور ابن قتادہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص روئی کی ہوتی تھی یعنی سوتی۔ اس کے بعد اس کو ذکر کیا ہے۔

۶۱۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابومحمد سمری نے ان کو ابوالعباس سراج نے ان کو محمد بن بشر بن مطر نے ان کو محمد بن ثعلبہ بن سواء نے ان کو ان کے چچا محمد بن سواء نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص ہاتھ کے پہنچے تک ہوتی تھی۔

۶۱۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو حسن بن عطیہ نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو مسلم نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمیص پہنتے تھے۔ چھوٹی آستین والی اور لمبی والی۔

۶۱۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوالعباس نے ان کو خصر بن ابان نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد حرانی نے معافی سے ان کو علی بن صالح بن حی ان کو مسلم نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قمیص پہنی اور وہ ٹخنوں سے ذرا اوپر تک تھی اور اس کی آستین انگلیوں کے کناروں تک تھی۔

۶۱۷۲:...... ہمیں خبر دی ابوسعد زاہد نے ان کو ابوالحسن علی بن بندار بن حسین صوفی نے ان کو حسن بن سفیان ثوری نے ان کو موسیٰ بن مروان نے ان کو معافی بن عمران نے اس کو اس نے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمیص پہنتے تھے اور وہ ٹخنوں سے اوپر تک ہوتی تھی اور اس کی آستین انگلیوں کے ساتھ ہوتی تھی۔

۶۱۷۳:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبدہ نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو عبدالرحمٰن مہدی نے ان کو زہیر بن محمد عنبری نے ان کو صالح نے یعنی ابن کیسان نے یہ کہ عبداللہ بن امیہ نے اس کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکستہ حال ہونا ایمان میں سے ہے تین بار یہی فرمایا تھا۔

۶۱۷۴:...... ہمیں خبر دی ابونصر نے ان کو ابن عبدہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ بوشنجی سے وہ کہتے تھے اور ثابت ہے رسول اللہ سے کہ انہوں نے فرمایا کسی کو حقیر جاننا (یا کسی کی مذمت کرنا) ظلم اور بدسلوکی ہے اور ظلم جہنم میں ہے۔

بذاء اور بذاذۃ میں فرق:

بذاء۔ بذاذۃ سے مختلف چیز ہے۔ بذاء کا مطلب ہے زبان دراز کرنا، گندی گالیاں دینا، بہتان باندھنا۔ چنانچہ محاورہ فلان بذی اللسان فلاں گندی زبان والا ہے یا زبان دراز ہے۔ جب وہ گندی گندی گالیاں دیتا ہو اور لوگوں کی برائی کرتا ہو۔

اور بذاذۃ، یہ لباس میں پرانے کپڑے پہننا۔ نیچے زمین پر بیٹھنا یہ تواضع اور عاجزی ہے اونچے کپڑے اور قیمتی لباس کے مقابلے میں اور

(۶۱۷۱)...... أخرجه الحاكم (۱۹۵/۴) من طريق علي بن صالح بن حي. به وصححه الحاكم وقال الذهبي: مسلم تالف

زمین پر بیٹھنے سے۔ یہ اہل زہد اور تارک الدنیا لوگوں کا پہناوا ہے۔ چنانچہ جب کسی آدمی کی تعریف کی جاتی ہے تو اضع اور عاجزی کرنے کے حوالے سے تو یوں کہا جاتا ہے فلان بہذالھیئۃ رث الملبس۔ کہ فلاں آدمی شکستہ حال ہے بوسیدہ لباس والا ہے۔

۶۱۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے ابن لہیعہ نے ان کو عقیل نے ان کو یعقوب بن عقبہ نے ان کو مغیرہ بن اخنس نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ شکستہ حال انسان سے محبت کرتا ہے وہ وہ ہوتا ہے جو لباس پہننے میں پرواہ نہیں کرتا۔

شیخ نے فرمایا کہ میں نے اپنی کتاب میں اس کو ایسے ہی پایا ہے اور صواب اور درست جو ہے وہ یعقوب بن عقبہ بن مغیرہ بن اخنس سے ہے اس کے بعد اس کی روایت مرسلہ ہوگی۔

۶۱۷۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابوحکیم انصاری نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے ابن لہیعہ نے ان کو یعقوب بن عقبہ بن مغیرہ بن اخنس نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے غریب شکستہ حال کو جس کو یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ اس نے کیا پہنا ہے۔

۶۱۷۷:......اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مؤمن آسان کر دیتا ہے تکلیف اور بوجھ کو۔)

شیخ نے فرمایا ہمارے شیخ نے اپنی اسناد میں عقیل کا ذکر نہیں فرمایا۔

آسائش پسندی سے پرہیز:

۶۱۷۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن علی شامی نے ان کو سلیمان بن عمرہ نے ان کو بقیہ نے ان کو سری نے ان کو مریح نے یا مریح بن مسروق نے ابوایوب کا شک ہے اس نے معاذ بن جبل سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا اے معاذ بچانا تم اپنے آپ کو آسائش پسندی سے اللہ کے بندے آسائش پسند نہیں ہیں۔

۶۱۷۸:......مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن محمد بن یعقوب نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے ان کو ابن مصفی نے ان کو بقیہ نے ان کو سری بن معمر نے ان کو مریح بن مسروق مہوری نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا۔ کہتے ہیں راوی نے آگے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

گھر، کپڑا، روٹی، پانی سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہیں:

۶۱۷۹:......ہمیں حدیث بیان کی عبدالملک بن ابراہیم ازدی زاہد نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو مسلم بن ابراہیم ازدی نے ان کو حریث بن سائب نے ان کو حسن بصری نے ان کو حمران بن ابان نے ان کو عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شے محض اللہ کا فضل ہے۔ گھر کا سایہ ہو یا روٹی کا ٹکڑا یا کپڑا جو ابن آدم کی شرم گاہ چھپاتا ہے۔ ابن آدم کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔

کہا حسن نے کہ میں نے عمران سے کہا تجھے کیا چیز مانع تھی کہ اس کو لے لیتے۔ حالانکہ ان کو خوبصورت بننا اچھا لگتا تھا۔ اس نے کہا اے ابوسعید! بے شک دنیا مجھ کو بیٹھاتی ہے یا مرا حق ادا کر دیا ہے۔

۶۱۸۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ برتی نے ان کو ابوخالد عبدالعزیز بن معاویہ

نے اس کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حریث نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو احمد بن عاصم بن عنبسہ نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو حدیث بیان کی سائب نے ان کو حسن نے ان کو عاصم بن خمران نے ان کو عثمان نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا کہ ابن آدم کا ان چیزوں میں کوئی ذاتی حق نہیں ہے۔گھر جو اس کو تحفظ دیتا ہے۔کپڑا جو اس کی شرم گاہ چھپاتا ہے اور روٹی کا روکھا ٹکڑا اور پانی کا گھونٹ (بلکہ محض اللہ کا فضل ہیں یہ چیزیں۔)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ہر شئی فضل ہے۔گھر کا سایہ روٹی کا ٹکڑا۔کپڑا جو ابن آدم کی شرم گاہ چھپاتا ہے۔بہر حال ہر شئی فضل ہے۔ ان مذکورہ چیزوں میں سے ابن آدم کے لئے ان میں کوئی حق نہیں ہے۔اس کے بعد حسن نے کہا حمران سے آپ کو کیا چیز مانع تھی اس سے کہ تم اس کو لے لیتے اور وہ ایسے آدمی تھے جو جمال اور خوبصورتی کو پسند کرتے تھے۔فرمایا اے ابوسعید دنیا نے میرا حق ادا کر دیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی راہ:

۶۱۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو حدیث بیان کی ہے شریح نے ان کو سعید بن محمد نے ان کو صالح بن حسان نے ان کو عروہ بن زبیر نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! جب تم میرے ساتھ ملنا چاہو تو تجھے کافی ہے سفر خرچ مثل سفر خرچ سوار کے۔اور نہ پرانا سمجھنا کپڑے کو جب تک اس کو پیوند نہ لگالو۔اور بچانا اپنے آپ کو دولت مندوں کی ہم نشینی سے۔

کہا شیخ نے۔اس روایت میں صالح بن حسان متفرد ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔اور اس کو روایت کیا ہے حسن بن حماد نے ابراہیم بن عیینہ سے اس نے صالح بن حسان سے اس نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابو یحییٰ حمانی نے ان کو صالح نے ان کو عروہ نے اس نے صالح سے اس نے ہشام بن عروہ سے ابن عدی نے کہا کہ جس نے کہا حسن صالح عن عروۃ یہ زیادہ صحیح ہے۔

عتبہ بن عبدالسلمی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست:

۶۱۸۱:......مکرر ہے۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن منصور نے اور آدم نے اور ابراہیم بن علاء نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عقیل بن مدرک نے ان کو لقمان بن عامر نے ان کو عتبہ بن عبدالسلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے کپڑے پہنانے کی درخواست کی۔انہوں نے مجھے دو جبے پہنائے۔البتہ تحقیق میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں ان دونوں کو پہن رہا تھا۔اور میں اپنے دوستوں کو پہناتا ہوں۔

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کپڑوں پر پیوند:

۶۱۸۲:......ہمیں خبر دی ابوزکر بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں سے جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا اور ان دنوں امیر المؤمنین تھے انہوں نے اپنے دونوں کندھوں کے درمیانی جگہ کو تین پیوند کے ٹکڑوں سے اونچا کیا ہوا تھا جو ایک دوسرے پر تہہ بنے ہوئے تھے ان کی قمیص پر۔

(۶۱۸۰)...... (۱) سقط مکن (ب) (۲)...... فی المخطوطة (ثواب)

(۶۱۸۱)...... (۱) فی ب (الدنیا) (۶۱۸۱):......مکرر. (۱) فی ب (خیشتین)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قمیص کی کیفیت:

۶۱۸۳:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قمیص پہنتے تھے۔اس کے بعد آستین کو لمبا کرتے تھے یہاں تک کہ جب انگلیوں تک پہنچتی تو کاٹ دیتے جو فاضل ہوتی تھی اور کہتے تھے کہ آستینوں کو ہاتھ پر فضیلت نہیں ہے۔

۶۱۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو جعفر بن محمد نے انہوں نے کہا کہ علی بن ابوطالب نے چار درہم کے بدلے میں لمبی لٹکنے والی قمیص خرید کی اسے درزی کے پاس لے گئے اور قمیص کی آستین لمبی کرائیں اور اس کو حکم دیا کہ ان کی انگلیوں سے جو بچے اس کو کاٹ دیں۔حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ تحقیق روایت کیا ہے ہم نے کتاب الفضائل میں عمر اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لباس میں ان کی تواضع اور عاجزی کے بارے میں جو کچھ ہم تک پہنچی ہے۔جو شخص اس کی معرفت پسند کرے گا انشاء اللہ وہاں رجوع کرے گا۔

ایک عورت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست:

۶۱۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو العمری نے ان کو اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے انس بن مالک سے کہ ایک عورت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی امیر المؤمنین میرا کرتہ پھٹ گیا ہے انہوں نے پوچھا کہ کیا میں نے تجھے کرتہ دیا نہیں تھا؟ بولی دیا تھا مگر وہ پھٹ گیا ہے۔کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کے لئے پھٹا ہوا کرتہ منگوایا اور اسے سلوایا پھر اس سے کہا کہ اسی پرانے کو پہن لیجئے جب تم روٹی پکاؤ اور جب ہنڈیا بناؤ اور جب فارغ ہو جاؤ تو۔بیشک جو پرانا نہیں پہنتا۔اس کے لئے نیا بھی نہیں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط:

۶۱۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے اس میں جو میں نے ان کے سامنے پڑھی ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو ابوالنصر نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عثمان نہدی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط آیا حالانکہ ہم آذربیجان میں تھے عتبہ بن فقد کے ساتھ امابعد! بس تم لوگ تہبند باندھا کرو اور پر چادریں اوڑھا کرو۔اور جوتے پہنا کرو اور موزے پھینک دو، اور پاجامے (یا شلواریں) پھینک دو اور تم لوگ اپنے باپ اسماعیل علیہ السلام کے لباس کو لازم پکڑو اور بچاؤ تم خود کو ناز و نعم والی زندگی سے اور عجمیوں کی صورت و شکل اپنانے سے اور دھوپ کو لازم پکڑو بے شک وہ عربوں کا حمام ہے، اور تم لوگ صحت مند بنو، سخت اندام مضبوط بنو۔کپڑوں کو پہن پہن کر خوب پرانا کرو اور رکاب کاٹ دو۔یعنی پیدل چلو اور تیراندازی کی مشق کیا کرو۔اور غربت اور شکستہ حالی اختیار کرو۔بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا ریشم سے مگر صرف ایسے ایسے اور شعبہ نے اشارہ کیا اپنی شہادت کی اور بیچ والی انگلی سے (یعنی صرف دو انگل) ہم نے یہی جانا کہ وہ دھاریاں ہوں یا نقش و نگار ہوں (تو ممنوع نہیں ہے۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مشقت والی زندگی اختیار کرنا:

۶۱۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن جوہری نے ان کو عبداللہ بن شیرویہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو

ابو اسامہ نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو مصعب بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کاش کہ میں آپ کے کپڑوں سے زیادہ نرم کپڑے پہنتی اور آپ کے کھانے سے زیادہ عمدہ کھانا کھاتی۔ انہوں نے اس سے فرمایا کیا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ابوبکر کا حکم اس طرح اور اس طرح نہیں جانتی ہو بولی ہاں جانتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں مشقت والی زندگی میں ان کے ساتھ شریک ہو جاؤں تاکہ میں ان کی آسانی والی زندگی میں بھی ان کے ساتھ شامل ہو سکوں۔

اس کو روایت کیا ہے ابن مبارک وغیرہ نے اسماعیل بن ابو خالد سے ان کو ان کے بھائی نعمان بن مصعب بن مسعد نے اور تحقیق ہم ذکر کر چکے ہیں کتاب الزہد میں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ منبر پر:

۶۱۸۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن حسن نے ان کو ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن لہیعہ نے ان کو ابو الاسود نے ان کو ابو عبداللہ مولیٰ شداد بن ہاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جمعہ کے دن حضرت عثمان بن عفان کو منبر پر بیٹھے دیکھا تھا عدن کی بنی ہوئی موٹی تہبند تھی جس کی قیمت چار یا پانچ درہم ہوگی اور سر پر باندھنے کی پگڑی دوشالہ سر پر بندھا ہوا بھرے ہوئے جسم والے لمبی داڑھی خوبصورت چہرہ تھا۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی مجاہدانہ زندگی:

۶۱۸۹:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے ان کو ابو عمر بن حمدان اور ابوبکر ربونجی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابراہیم بن حورانی نے ان کو ابوالیسر عبدالعزیز بن عمیر نے اہل خراسان بریدہ مشق سے ان کو یزید بن ابوزرقاء نے ان کو جعفر بن برقان نے ان کو میمون بن مہران نے ان کو یزید بن اصم نے عمر بن خطاب سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر کی طرف منہ کرتے ہو ۓ اس کی طرف دیکھا تھا مینڈھے کا چمڑا کبھی اس کے ساتھ بھی نطق کیا جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دیکھو اللہ نے جس کے دل کو روشن کر دیا ہے البتہ تحقیق میں نے اس کو دیکھا ہے دو ماں باپوں کے درمیان جو اسے عمدہ کھانا اور مشروب کھلا پلا رہے ہیں۔ اور البتہ تحقیق میں نے اس کے اوپر ایک دوشالہ دیکھا ہے جس کو اس نے خریدا تھا یا کہا کہ میں نے اس کو خریدا تھا دو سو درہم کے بدلے میں اس کو اللہ کی محبت نے اور اس کے رسول کی محبت نے بلایا ہے اس حالت کی طرف جو تم دیکھ رہے ہو۔

دو سرخ چیزیں ہلاکت کا باعث:

۶۱۹۰:......ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو عباد بن عباد نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے عورتوں کے لئے سرخ چیزوں سے سونا اور سیلے رنگ سے رنگا ہوا کپڑا۔

۶۱۹۱:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا تھا سفیان نے ایوب سے اس نے ابن سیرین سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے اپنی بیٹی سے کہا اے میری بیٹی تم سونے کو نہ پہننا بے شک میں ڈرتا ہوں تجھ پر آگ کے شعلوں سے (ذہب نہ پہننا میں تیرے لئے لہب سے ڈرتا ہوں۔)

(۶۱۸۹)......(۱) فی ب (أبو الفقير)

أخرجه أبو نعيم فی الحلية (۱۰۸/۱) من طريق أبی عمرو بن حمدان. به وعزاه المنذری فی الترغيب (۱۱۲/۳) إلی الطبرانی والمصنف.

فصل: ...... کچھ اس شخص کے بارے میں جو صاحب حیثیت ہو اور وہ خوبصورت کپڑا پہنے تاکہ اس پر اللہ کی نعمت کا اثر نمایاں نظر آئے

۶۱۹۲: ......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم مزکی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو احمد بن بشار نے ان کو یحییٰ بن حماد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابان بن ثعلب نے ان کو فضیل نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا اور وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا۔ ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا خوبصورت ہو اور اس کی جوتی خوبصورت ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر وہ ہے جو شخص حق کو ماننے سے اترائے اکڑے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں محمد بن بشار سے روایت کیا ہے۔

۶۱۹۳: ......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن مثنی ابوموسیٰ نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ہشام نے ان کو محمد نے ابوہریرہ سے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ خوبصورت آدمی تھا کہنے لگا یا رسول اللہ! میں ایسا آدمی ہوں جو حسن کی طرف مائل ہو کہ مجھے حسن بہت محبوب ہے اور مجھے بھی خوبصورتی عطا کی گئی ہے۔ جو آپ کے سامنے ہے۔ حتیٰ کہ میں یہ پسند نہیں کر سکتا ہے مجھ سے کوئی اونچا ہو خواہ وہ میری جوتی کا تسمہ ہی کیوں نہ ہو۔ کیا یہ بات بھی تکبر میں سے ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تکبر میں سے یہ بات ہے جو شخص حق ماننے سے اترائے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

۶۱۹۳: ......مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے۔ ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے کہ ایک آدمی نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں یہاں تک کہ میں اپنی جوتی کی ڈوری میں اور چابک کی ڈوری میں بھی۔ کسی کی زیادہ خوبصورت شئی پسند نہیں کرنا چاہتا ہوں میری ہر چیز زیادہ خوبصورت ہو۔ کیا مجھ پر تکبر کا خوف ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم اپنے دل کو کیسا پاتے ہو۔ اس نے کہا کہ حق کو پہچاننے والا اور حق کی طرف مطمئن ہونے والا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تکبر یہاں نہیں ہے بلکہ تکبر یہ ہے کہ تو لوگوں کو حقیر سمجھے اور حق بات کو ماننے سے انکار کرے اترائے۔

بندے پر نعمت کا اثر اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے:

۶۱۹۴: ......اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا بوسیدہ اور اجڑی ہوئی صورت تھی۔ اور راوی نے ایک بار کہا کہ ایک آدمی کو دیکھا اس پر اطمار یعنی پرانے کپڑے تھے۔ حضور نے اس کو بلایا اور پوچھا کہ کیا تیرے پاس کوئی شئی ہے؟ کہتے ہیں کہ اس نے کہا کہ جی ہاں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کھائیے اور پیئے اور پہنئے اور صدقہ کیجئے بغیر اسراف کے اور بغیر تکبر کے۔ بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر نظر آنا چاہئے۔

شیخ نے فرمایا:

(۶۱۹۲)......(۱) لیست واضحة بالمخطوطة (۲)...... فی ب (إن أحدنا) (۳)...... سقط من (ب)

(۶۱۹۳)......(۱) سقط من (ب)

أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۴۰۹۲) (۶۱۹۴)......(۱) فی ب (من مال)

۶۱۹۵:......تحقیق ہم نے روایت کی ہے یہ دوسری حدیث ہمام سے اس نے قتادہ سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اس کے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مفہوم میں۔

۶۱۹۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہمام نے ایک آدمی سے میرا گمان ہے کہ وہ قتادہ ہیں۔''ح''

اور ہمیں خبر دی ہے ابومنصور احمد بن علی درمغانی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبدان اہوازی نے ان کو ہدبہ بن خالد نے ان کو ھمام نے ان کو قتادہ نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ، پیئو اور خرچ کرو یا صدقہ کرو بغیر دکھاوے اور تکبر کے اور بغیر فضول خرچی کے بے شک اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر دیکھا جائے۔ یہ درمغانی کی حدیث کے الفاظ ہیں سوا اس کے کہ انہوں نے کہا کہ اس کی نعمتوں کا اثر اس کے بندے کے اوپر دیکھا جائے۔

۶۱۹۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو سفیان نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انہوں نے مجھے دیکھا پھٹے پرانے کپڑوں والا۔ آپ نے مجھے فرمایا کیا تیرے پاس مال ہے۔ میں نے کہا کہ جی ہاں ہر طرح کا مال اللہ نے مجھے دیا ہے آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ کی نعمت کے آثار تیرے اوپر بھی نظر آنے چاہئیں۔

۶۱۹۸:......اور اس کو روایت کیا ہے ابوبکر بن عیاش نے ان کو ابواسحاق نے اپنی اسناد کے ساتھ اس نے کہا کہ حضور نے مجھ پر پرانے کپڑے دیکھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیرے پاس مال ہے؟ میں نے جواب دیا کہ جی ہاں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ نے تیرے اوپر انعام فرمایا ہے تو بھی اپنے نفس پر انعام کر۔

۶۱۹۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابوبکر نے۔ پھر اس کو ذکر کیا۔

۶۲۰۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس دوری نے ان کو روح نے ان کو شعبہ نے ان کو فضیل بن فضالہ نے ان کو ابورجاء عطاردی نے وہ کہتے ہیں کہ عمران بن حصین ہمارے پاس آئے اور ان کے اوپر جو کھوٹی ریشمی چادر تھی ہم نے کہا اے رسول اللہ کے ساتھی! آپ نے یہ پہنی ہوئی ہے؟ انہوں نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ جب بندے پر انعام کرے تو اس کی نعمت کا اثر اس پر بھی دیکھا جائے۔

۶۲۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی نے ان کو محمد بن اسحاق ثقفی نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو عمران بن محمد بن ابولیلیٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطیہ نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی نعمت اس کے بندے پر نظر آئے ناداری کو اور ناداری دیکھانے کو پسند نہیں کرتا۔ یا سختی کو اور باہم ایک دوسرے پر سختی کرنے کو پسند نہیں کرتا۔

چپک کر مانگنے والا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نپٹنے والا:

۶۲۰۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو حاتم بن یونس جرجانی نے ان کو اسماعیل بن سعید جرجانی نے ان کو عیسیٰ بن خالد بلخی نے ان کو ورقاء نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

(۶۱۹۶)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسی (۲۲۶۱)

وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے پر انعام کرتے ہیں تو وہ چاہتے ہیں کہ اس نعمت کا اثر اس بندے پر دیکھا جائے اور بھوکے پن کو اور بھوکا پن دیکھانے کو برا سمجھتے ہیں اور چپک کر مانگنے والے سائل کو ناپسند کرتے ہیں اور شرمیلے اور سوال سے بچنے والے اور کھوٹ بچنے کی کوشش کرنے والے کو پسند کرتے ہیں۔

۶۲۰۳:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر محمد بن حسین بن خلیل قطان نے اس نے اسے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اور اس اسناد میں ضعف ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے سوال پر ابن الحنظلیہ انصاری رضی اللہ عنہ کا چند احادیث بیان کرنا:

۶۲۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو جعفر بن عون بن جعفر بن عمرو بن حریث نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو قیس بن بشر تغلبی نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد دمشق میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے اور دمشق میں ایک صحابی رسول رہے تھے جسے ابن الحنظلیہ انصاری کہا جاتا تھا۔ اور وہ زبردست توحیدی آدمی تھے۔ لوگوں کے پاس نہیں بیٹھتا تھا بس وہ شخص مجسم نماز تھا جب نماز سے ہٹتا تو وہ تسبیح تکبیر تہلیل کرتا تھا یہاں تک کہ وہ گھر میں آ جاتا۔ کہتے ہیں کہ وہ ایک دن ہمارے پاس سے گذرے اور ہم ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ اس نے سلام کیا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آپ ہمیں ایسا کلمہ بتائیے جو ہمیں فائدہ دے اور آپ کو کوئی نقصان نہ دے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے لئے ایک جماعت کو روانہ کیا تھا۔ جب وہ لوگ واپس آئے تو ان میں سے ایک آدمی اس مجلس میں آ کر بیٹھا جہاں رسول اللہ رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ اس نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے کہا۔ کاش کہ آپ ہم لوگوں کو دیکھتے جب ہم دشمن سے ٹکرائے تھے اس نے کہا کہ اس کو یاد رکھئے۔ اور ہمیں خبر دی ایک غفاری لڑکے نے کہا کہ میں تو سمجھتا ہوں کہ اس نے یہ کہہ کر اپنا اجر ضائع کر دیا ہے اس آدمی نے کہا جو اس کے پہلو میں تھا۔ میں اس بارے میں حرج نہیں سمجھتا۔ انہوں نے اس بارے میں باہم اختلاف کیا یہاں تک کہ رسول اللہ نے سن لیا اور فرمایا سبحان اللہ کوئی حرج نہیں ہے اس آدمی پر کہ اجر بھی دیا جائے اور تعریف بھی کیا جائے راوی کہتا ہے کہ میں نے ابودرداء کو دیکھا کہ وہ اس سے خوش ہوئے۔ میں نے کہا وہ دوزانوں بیٹھ گئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے سنا وہ کہتے رہے تھے کہ آپ نے سنا تھا کہ آپ یہی فرما رہے تھے اس نے کہا کہ جی ہاں۔ اس کے بعد وہ صحابی دوسرے دن گذرے ہمارے پاس تو پھر ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کوئی ایسا کلمہ بتائیے جو ہمیں فائدہ دے اور آپ کو نقصان نہ دے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اللہ کی راہ میں گھوڑے پر خرچ کرنے والا اس آدمی کی طرح ہے جو صدقہ دینے کے لئے ہاتھ بڑھائے تو صدقہ کرتا ہی رہے ہاتھ کو واپس پیچھے نہ کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر دوسرے دن وہ ہمارے پاس سے گذرے تو پھر ابودرداء نے وہی جملہ کہا کہ کوئی ایسا کلمہ بتائیے جو ہمیں فائدہ دے اور آپ کو نقصان نہ پہنچائے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خریم اچھا آدمی ہے یعنی ابن فاتک اگر اس کے بال زیادہ لمبے نہ ہوتے اور چادر نہ لٹکائے یہ خبر خریم تک پہنچ گئی تو اس نے جلدی سے چھری اٹھائی اور اس نے اپنے بال کانوں کے اوپر تک کاٹ دیئے اور اپنی چادر نصف پنڈلی تک اونچی کر لی۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے خبر دی کہ وہ صحابی کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ کے پاس گیا اور وہ تخت پر یا چارپائی پر بیٹھے تھے اور ان کے پہلو میں ایک شیخ بیٹھے تھے جن کی زلفیں کانوں کے اوپر تک تھیں اور کپڑے نصف پنڈلی تک تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ خریم ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر ایک دن وہی صحابی ہم لوگوں کے پاس سے گذرے تو حضرت ابودرداء نے یہی فرمایا:

(۶۲۰۴)......(۱) كذا بالمخطوطة والظاهر أن هنا سقط ولعل العبارة (والذى فيه رسول الله) (۲)...... فی ب (ولا التفاحش)

کوئی ایسا کلمہ فرمائیے جو ہم لوگوں کو فائدہ دے اور آپ کو نقصان نہ دے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: بے شک تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس جارہے ہو اپنے جوتے درست کرلو یا یوں فرمایا تھا کہ تم لوگ اپنے گھروں کی طرف جارہے ہو اپنے لباس اچھے کرلو حتیٰ کہ تم ایسے ہوجاؤ جیسے تم نمایاں ہو لوگوں میں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا برائی کے حد سے گذر جانے کو اور نہ ہی زبردستی برا بننے کو۔

۶۲۰۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذ باری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو ابوصالح نے ان کو لیث نے ان کو ہشام بن سعد نے ایک سچے آدمی سے جو اہل قنسرین میں سے تھے۔ جنہیں قیس بن بشر کہتے تھے کہ اس نے کہا میرے والد حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہم نشینوں میں سے تھے انہوں نے مجھے حدیث بیان کی کہ وہاں پر انصاری میں سے ایک آدمی صحابی رسول تھا جو انتہائی عبادت گذار تھا الگ تھلگ رہتا تھا عبادت سے اس کو کبھی فرصت نہیں ہوتی تھی اسے ابن الحنظلیہ کہا جاتا تھا۔ والد نے حدیث ذکر کی مذکورہ حدیث کے مفہوم میں۔ اور کہا کہ تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس جارہے ہو لہٰذا تم لوگ اپنے لباس درست کرلو اور اپنے سامان درست کرلو حتیٰ کہ تم لوگوں میں نمایاں نظر آؤ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا برائی کو نہ برا بننے کو (گندگی کو نہ گندا بننے کو۔)

خز پہننے کا حکم:

۶۲۰۶:۔۔۔۔۔ہم سے روایت کی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس نے اپنے والد سے کہ وہ منع کرتے تھے سوت کو پیشاب کے ساتھ رنگنے سے (قدیم دور میں پیشاب کے ساتھ رنگ ملا کر کرتے تھے تو خیال کیا جاتا تھا کہ وہ پکا ہوتا ہے اسی سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع فرمادیا) اور انہوں نے یہ بات بتائی کہ بسا اوقات اصحاب رسول کے لئے چادر بُنی جاتی تھی جو ایک ایک چادر ہزار ہزار درہم تک یا اس سے زیادہ تک پہنچ جاتی تھی۔

۶۲۰۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور یحییٰ بن ابراہیم نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یونس بن یزید نے ان کو نافع نے ان کو عبداللہ نے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی حلہ تیار کیا جاتا تھا مراد وہ ہے جسے لوگ پہنتے تھے وہ دو کپڑے ہوتے تھے ایک تہبند کے لئے چادر ہوتی تھی دوسری اوپر اوڑھنے کی چادر مگر وہ ریشم کے کپڑے کے پیدا کردہ قدرتی ریشم کی نہیں ہوتی تھیں۔

۶۲۰۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔ اس نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیر کو چوکھونٹی کی چادر بنائی تھی جو ریشم اور اون سے بنی ہوئی تھی (جس کے چاروں طرف باڈر ہوتا تھا) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان کو پہناتی تھیں واضح رہے کہ یہ سیدہ کے بھانجے ہوتے تھے۔ قعنبی نے کہا کہ میں نے مالک کے سر پر ٹوپی دیکھی جو سبز ریشم کی تھی۔

۶۲۰۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اوپر ریشمی چادر دیکھی جس پر غبار لگا ہوا تھا یہ ان کو مروان نے پہنائی تھی۔

۶۲۱۰:۔۔۔۔۔اور اپنی اسناد کے ساتھ روایت ہے معمر سے اس نے عبدالکریم جزری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک پر ریشم کا جبہ دیکھا اور ریشمی چادر بھی۔ اور میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کررہا تھا۔ سعید نے فرمایا اگر سلف اور پہلے حضرات اس کو پالیتے تو اس کو سزا دیتے۔

۶۲۱۱:...... معمر سے روایت ہے ان کی اسناد کے ساتھ ایوب سے اس نے نافع سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کو دیکھتے تھے کہ وہ ریشم پہنتے ہیں مگر وہ ان کو عیب نہیں کہتے تھے۔ یا ان کو برا نہیں کہتے تھے۔

۶۲۱۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے وہب بن کیسان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول میں سے چھ افراد کو دیکھا جو ریشم پہنتے تھے۔

۱:...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔

۲:...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ۔

۳:...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔

۴:...... حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ۔

۵:...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

۶:...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

نوٹ:...... واضح رہے کہ جس ریشم کی یہ بات ہو رہی ہے یہ خز ہے حریر نہیں ہے یہ خالص ریشم نہیں ہوتا بلکہ ریشم اور اون ملا کر بنایا جاتا ہے کذا فی المنجد۔ (مترجم)

۶۲۱۳:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن علی بن فضل بن محمد بن عقیل نے ان کو ابو اسحٰق ابراہیم بن ہاشم بغوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسماء نے ان کو جویریہ بن اسماء نے ان کو نافع نے یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بسا اوقات خز کے ریشم سے بنی ہوئی چادر پہنتے تھے جس کے چاروں طرف باڈر ہوتا تھا جس کی قیمت پانچ سو درہم ہوتی تھی۔

اور عبدالرحمٰن سراج نے کہا کہ مجھے غلاب نے بتایا کہ وہ انس بن مالک کے پاس گئے جب کہ وہ اسی وقت (غسل کر کے) حمام سے باہر آئے تھے انہوں نے ریشمی جبہ پہن رکھا تھا۔ وہ جبہ کھڑا رہتا تھا۔

(غلاب) کہتے ہیں کہ حضرت نافع ناراض ہوئے اور کہا کہ میں بات بیان کرتا ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور تم بیان کرتے ہو انس سے۔ ضحاک بن عثمان نے اس سے کہا کہ اس نے غلط نہیں کہا۔ یقیناً وہ آپ کی بات کو پکا کرتا ہے۔ اور اس کی تصدیق کرتا ہے۔ اس نے کہا ہے میں بیان کرتا ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور بیان کرتے ہو حضرت انس سے۔

۶۲۱۴:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے۔ ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن غالب بن حرب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ربیع نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر ریشمی باڈر دار چادر دیکھی اس کی بکھیریں اور دھاریاں تھیں اور اس کی دھاریوں میں سبز ریشم کی ٹکڑیاں تھیں۔

۶۲۱۵:...... ہمیں خبر دی علی نے ان کو احمد نے ان کو غیلان بن عبدالصمد نے ان کو ابو معمر نے ان کو عبدالسلام بن حرب ملائی نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے کہ وہ خز ریشم پہنتے تھے اور فرمایا تھا کہ یقیناً تانے بانے والا ریشم پہننا مکروہ ہے۔

۶۲۱۶:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو عارم بن فضل نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو غیلان نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف پہنتے تھے ٹوپیاں یا ٹوپی کہا تھا اور باڈر والی چادریں پہنتے تھے اور گھوڑے کی سواری کرتے تھے اور بادشاہ کے پاس آتے تھے سوا اس کے کہ بے شک تم جب کھلے میدان میں آؤ تو آنکھ کی ٹھنڈک کی طرف تم آجاؤ گے۔

(۶۲۰۵)......(۱) فی الأصل (علان)

۶۲۱۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤ دعلوی نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد شرقی نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو حزم نے ان کو حوشب نے ان کو حسن نے انہوں نے کہا کہ مؤمن اپنے دین کا علاج کرتا ہے اپنے کپڑوں کے ساتھ۔

۶۲۱۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد سے کہا یعنی ابن سیرین سے کہ وہ لوگ خز یعنی میکس ریشم استعمال کرتے تھے۔اس نے کہا استعمال کرتے تھے اور اس کو ناپسند بھی کرتے تھے اور اللہ کی رحمت کی امید کرتے تھے۔

عمدہ لباس و گھریلو اشیاء کا استعمال بطور اظہار نعمت:

۶۲۱۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبید اللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبید اللہ بن سعد زہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں یہ میرے دادا عبداللہ بن سعید کی کتاب ہے میں نے اس میں پڑھا ہے،ہمیں حدیث بیان کی ہے خالد بن خداش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا مالک بن انس سے میں نے دیکھا تھا ان پر طیالسی چادر دھاری دار۔اور ٹوپی پہنی ہوئی اور خوبصورت اور عمدہ کپڑے۔ اور ان کے گھر میں اعلیٰ تکیے۔اور ان کے دوست احباب ان پر سہارے لگا کر بیٹھے ہوئے میں نے کہا اے ابوعبداللہ یہ کیفیت جس کے ساتھ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کیا یہ آپ نے از خود پیدا کی ہے یا آپ نے لوگوں کو اس انداز پر دیکھ کر یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔فرمایا کہ بلکہ لوگوں کو اس طرح پر دیکھ کر یہ اختیار کیا ہے۔

۶۲۲۰:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد جندی نے ان کو بکر بن سہیل دمیاطی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن یوسف تنیسی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن انس سے وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے شہر کے جن فقہاء کو دیکھا ہے وہ خوش لباس تھے خوبصورت کپڑے پہنتے تھے۔

۶۲۲۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن قاسم عتکی نے ان کو احمد بن محمد بن احمد حفاف نے ''ح'' ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن عبدالرحمٰن بن محمد سراج نے ان کو ابو منصور محمد بن قاسم ضبعی نے ان کو ابو عمر احمد بن محمد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن معاویہ سے سنا جب کہ سلیمان بن حرب ان کے برابر میں بیٹھے تھے۔اور وہ یہ کہہ رہے تھے کہ لیث بن سعد ایک مرتبہ تیار ہو کر باہر نکلے تو لوگوں نے ان کے کپڑوں کا اور ان کی سواری اور ان کی انگوٹھی اور ان کے اوپر جو کچھ مال تھا اس کی قیمت کا تخمینہ لگایا کہ کم سے کم اٹھارہ ہزار سے بیس ہزار درہم کا مال ہے۔لہٰذا سلیمان بن حرب نے کہا کہ ایک دن شعبہ تیار ہو کر جب نکلے تو لوگوں نے اس کے گدھے کی اور اس کی زین اور لگام کا تخمینہ لگایا کہ کم سے کم اٹھارہ ہزار درہم سے بیس ہزار درہم کا مال ہے۔

۶۲۲۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن بالویہ نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن ثابت سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سفیان ثوری کو دیکھا مکے کے راستے میں تو میں نے جو کچھ وہ پہنے ہوئے تھے اس کا تخمینہ لگایا حتیٰ کہ جوتوں سمیت تو سارا سامان ایک درہم اور چار ٹکے ہوگا۔اسی طرح یوسف بن اسباط سے مروی ہے وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۲۲۳:.....اسی اسناد کے ساتھ یحییٰ بن ایوب نے کہا کہ میں نے سنا علی بن ثابت سے کہتے تھے کہ اگر تیرے پاس دو پیسے ہوں اور تم صدقہ کرنا چاہو پھر اچانک تیرے سامنے حضرت سفیان ثوری آجائیں اور تم انہیں نہ پہچانتے ہو تو تم چاہو گے کہ فوراً یہ دو پیسے ان کو دے دوں (ان کی خستہ حالی کو دیکھ کر۔)

(۶۲۱۷).....(۱) فی ب (بنیہ بلسانہ)

فصل :۔۔۔۔۔۔ میلے کچیلے کپڑے پہننے کی کراہت

۶۲۲۴:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسین قاضی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر پر ملنے کے لئے تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جن کے سر کے بال غبار آلود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان پر مٹی وغیرہ پڑ رہی تھی کیا یہ شخص ایسی کوئی چیز نہیں پاتا جس کے ساتھ وہ اپنے سر کو سکون دے سکے؟ اور ایک آدمی کو دیکھا جس نے میلے کپڑے پہن رکھے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کیا ایسی کوئی چیز نہیں ملتی جس کے ساتھ یہ کپڑے دھولے؟

۶۲۲۵:۔۔۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس نے ان کو سعید بن عثمان تنوخی نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو محمد بن منکدر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے جابر بن عبداللہ نے۔ پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔ علاوہ اس کے کہ آپ نے فرمایا کہ اس کو جابر بن عبداللہ نے۔ پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے علاوہ اس کے کہ آپ نے فرمایا کہ اس کو کوئی ایسی چیز نہیں ملتی؟ دونوں موقعوں پر۔

۶۲۲۶:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حسین حجاجی نے ان کو اسامہ بن علی رازی نے مصر میں ان کو عبدالرحمٰن بن خالد بن نجیح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن ابو الزناد نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو عروہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی میلا نہیں دیکھا آپ کبھی تیل لگانے کو پسند کرتے تھے اور اپنے سر کو کنگھی کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ میلا کچیلا رہنے اور غبار آلود رہنے کو پسند نہیں کرتا۔

فصل :۔۔۔۔۔۔ کپڑوں میں شہرت کا لبادہ اوڑھنا یا شہرت پسندی کا مکروہ ہونا قیمتی، عمدہ، گندا، ذلیل اور خسیس ہونے میں

۶۲۲۷:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو لیث نے ان کو ایک آدمی نے ابن عمر سے کہ انہوں نے فرمایا جو شخص دنیا میں شہرت کا لباس و کپڑا پہنے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔

شیخ نے فرمایا کہ یہ روایت موقوف اور منقطع ہے۔

۶۲۲۸:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابونصر بن شریک نے عثمان سے اس نے مہاجر شامی سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دنیا میں کپڑا شہرت کے لئے پہنے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔

۶۲۲۹:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اور دیگر نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو سعید بن ہارون نے اپنی کتاب سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا دو شہرتوں سے یہ کہ خوبصورت

(۶۲۲۵)۔۔۔۔۔(۱) فی ب (بکر بن بشیر)

کپڑے پہنے جس کپڑوں میں اس کو لوگ دیکھیں یا زینت یا میلا کچیلا پن گندا پن جس میں لوگ اس کو دیکھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، انسان دو امور کے درمیان گھرا ہوا ہے اور تمام امور میں سے بہتر امر ان میں سے درمیان والے امر ہیں۔

یہ حدیث مرسل ہے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے نہی دو طرح کی شہرت سے دوسرے طریق سے اسناد مجہول کے ساتھ موصول طریقہ سے۔

۶۲۳۰:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے مجھے حدیث بیان کی ہے روح بن عبدالمومن نے ان کو وکیع بن محرز شامی نے ان کو حدیث بیان کی ہے عثمان بن جہم نے ان کو زر بن حبیش نے ان کو ابو ذر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص شہرت کا کپڑا پہنے گا اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے گا یا تو اس کو اتار دے۔

۶۲۳۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن تمیم قنطری نے ان کو ابوالاحوص محمد بن ہیثم قاضی نے ان کو احمد بن ابو شعیب حرانی نے ان کو مخلد بن یزید نے ان کو ابو نعیم نے ان کو عبدالرحمن بن حرملہ نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابو ہریرہ نے اور زید بن ثابت نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی شہرتوں سے منع فرمایا تھا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! وہ کون سی دو شہرتیں ہیں۔ فرمایا کہ کپڑوں کی نرمی ان کا موٹا ہونا ان کا نرم ہونا سخت یا کھردار ہونا ان کا لمبا ہونا چھوٹا ہونا (یہ سب ممنوع ہیں) لیکن ان تمام امور میں میانہ روی اختیار کرنا ہی درست چیز ہے۔

۶۲۳۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو عمرو بن علی بن اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو قیس بن حازم نے ان کو جریر نے انہوں نے فرمایا بے شک ایک آدمی لباس پہنتا ہے حالانکہ وہ ننگا ہوتا ہے مراد ہے کہ باریک ترین لباس کی وجہ سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کپڑے پہنتے اور جن کو پہننا پسند کرتے اور جن کی رغبت کرتے تھے:

۶۲۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صاغانی نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ رحمہ اللہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہننے کے لئے سب سے زیادہ پسندیدہ کپڑا کپڑوں میں سے نقش دار لمبی چادر ہوتی تھی۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں معاذ بن ہشام کی حدیث سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر ایک صحابی کا کفن:

۶۲۳۴:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب نے ان کو ابو حازم نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت بردہ لائی۔ سہل کہتے ہیں کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ بردہ کیسی ہوتی ہے لوگوں نے بتایا کہ (ایک چادر) جی ہاں یہ دوشالہ یا لنگی ہوتی ہے جس کے کنارے اور باڈر بنے ہوتے ہیں اور وہ عورت بولی یا رسول اللہ! میں نے یہ چادر خود بنی ہے اپنے ہاتھوں سے کہ میں آپ کو پہناؤں گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر لے لی اس لئے کہ آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ سہل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں ایک بار تشریف لائے تو وہی چادر آپ نے بطور تہبند باندھ رکھی تھی ایک آدمی نے اس چادر کو ہاتھ لگایا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ یہ چادر مجھے پہنائیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں پہناؤں گا۔ حضور تشریف فرما رہے اسی مجلس میں جب تک اللہ نے چاہا اس کے بعد آپ واپس تشریف لے گئے اور وہ چادر لپیٹ کر اسی بندے کے پاس بھیج دی لوگوں نے اس سے کہا

کہ تم نے اچھا نہیں کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چادر کا سوال کر کے تمہیں یہ تو معلوم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سائل کو خالی نہیں لوٹاتے۔ اس آدمی نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے حضور سے ایسے نہیں مانگی بلکہ اس لئے مانگی ہے تا کہ جب میں مروں تو یہ میرا کفن بنے حضرت سہل کہتے ہیں کہ واقعی وہی چادر اس شخص کا کفن بنی تھی۔

بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے قتیبہ سے۔

موٹے باڈر والی، سرخ پوشاک اور کالی چادر کا استعمال:

۶۲۳۵:...... ہم نے اس کو روایت کیا ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر موٹے باڈر والی چادر تھی ایک دیہاتی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا تو اس نے آپ کی وہ چادر (کندھے سے) کھینچ لی۔

۶۲۳۶:...... ہم نے روایت کیا ہے جحیفہ کی حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ تک سرخ حلے میں باہر تشریف لائے۔ اور ہم نے براء بن عازب کی حدیث میں روایت کیا ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ پوشاک میں دیکھا میں نے اس سے خوبصورت چیز کبھی نہیں دیکھی اور وہ پوشاک یا وہ حلہ دو کپڑے تھے ایک تہبند کی چادر دوسری اوپر اوڑھنے کی چادر تھی اور اس میں ریشم کے کپڑے والا اصلی ریشم نہیں تھا۔

۶۲۳۷:...... ہم نے دوسرے طریق سے روایت کیا ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کالی چادر تیار کروائی تھی آپ اس کو پہنتے تھے جب آپ کو اس میں پسینہ آتا تو آپ کو اس میں سے اون کی بو آتی تھی لہٰذا آپ نے اسے پھینک دیا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یوں بھی کہا تھا کہ ان کو پاکیزہ بو پسند تھی۔

۶۲۳۸:...... ہم نے روایت کیا ہے ابوتمیمہ ہجیمی سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے اپنے شملے یا چادر سے احتباء کیا ہوا تھا اور اس کپڑے کے کنارے آپ کے قدموں پر پڑے تھے۔ (احتباء کہتے ہیں زمین پر کولہے ٹکائے گھٹنے کے جسم اور ٹانگوں کو کپڑا لپیٹ کر بیٹھنا۔)

۶۲۳۹:...... اور ہم نے روایت کیا ابورمثہ سے اس نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میں نے دیکھا کہ آپ دوہری چادریں پہنے ہوئے تھے۔ شیخ نے کہا کہ ہم نے ان احادیث کی سندیں کتاب السنن وغیرہ میں ذکر کر دی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس میں قمیص زیادہ پسند تھی:

۶۲۴۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور عبدالرحمن بن ابوحامد مقری نے ان کو ابوالعباس بن محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن محمد بن شاکر نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبدالمومن بن خالد نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتی تھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو (لباس میں سے) قمیص سب سے زیادہ پسند تھی اور کوئی شئی نہیں تھی۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے موسیٰ نے عبدالمومن سے۔

۶۲۴۱:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو زیاد بن ابوایوب نے ان کو ابوتمیلہ نے ان کو عبدالمومن بن خالد نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص سے زیادہ پسندیدہ کوئی کپڑا نہیں تھا۔

(۶۲۴۱)...... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۰۲۶)

ایک صحابی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انداز کو زندگی کا معمول بنانا:

۶۲۴۲:.......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو نفیلی اور احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو عروہ بن عبداللہ نے۔نفیلی نے کہا کہ ابن قشیر ابومہل جعفی نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے معاویہ بن قرہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں مزینہ کے ایک گروہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہم نے ان کے ساتھ بیعت کی (میں نے دیکھا کہ۔آپ کی قمیص کا گریباں کھلا ہوا تھا بٹن کھلے ہوئے تھے۔) کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے بیعت کی اس کے بعد میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے گلے سے ہاتھ داخل کیا اور مہر نبوت کو چھوا (جو دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔)

عمرو کہتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یا ان کے بیٹے کو دیکھا تو ان کی قمیص کے گلے کے بٹن کھلے ہوئے تھے سردی میں بھی اور گرمی میں بھی وہ اپنے بٹن کبھی بند نہیں کرتے تھے۔

۶۲۴۳:.......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حسن بن علی بن متوکل نے ان کو عاصم نے ان کو ابوخثیمہ زہیر بن معاویہ نے ان کو عروہ بن عبداللہ بن قشیر نے ان کو معاویہ بن قرہ نے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں قبیلہ مزینہ کے ایک وفد کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ہم نے ان کی بیعت کی میں نے دیکھا کہ ان کی قمیص کھلی ہوئی تھی میں نے ہاتھ قمیص کے گلے سے ڈال کر مہر نبوت کو چھوا میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو اور ان کے بیٹے کو گرمی میں دیکھا یا سردی میں ہر حال میں ان کے قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔

۶۲۴۳:.......مکرر ہے۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ گذشتہ دور میں شہرت دامن نیچا کرنے میں ہوتی تھی اب دامن چھوٹا کرنے میں ہے۔(یعنی لوگ لمبی قمیص پہنتے تھے)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شلوار (پاجامہ) خریدنا:

۶۲۴۴:.......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن دینار نے ان کو زکریا بن دلویہ نے ان کو فتح بن حجاج نے ان کو حفص بن عبدالرحمٰن نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی نے اغرابومسلم سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بازار میں گیا آپ کپڑا فروشوں کے پاس جا کر بیٹھے آپ نے چار دراہم کی شلوار یا (پاجامہ) خرید کیا۔اور اہل بازار کا ایک آدمی مقرر کیا ہوا تھا جو کہ ان کے لئے دراہم کو تولتا تھا اسے فلاں تولہ (تو لنے والا) کہتے تھے اس کو بلایا گیا شلوار کے دراہم کا وزن کرنے کے لئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو لو مگر جھکتا ہوا تولنا۔اس تولنے والے نے کہا کہ میں نے لوگوں میں سے کسی سے کبھی یہ بات نہیں سنی یہ کون آدمی ہے جو یہ کہتا ہے؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا تم ان کو نہیں جانتے تو پھر تیرا دین میں بے کار ہونا اور دین سے اتنی دور ہونا تمہارے لئے کافی ہے۔کہ تو اپنے نبی کو نہیں پہچانتا۔اس نے کہا: واقعی یہ رسول اللہ ہیں؟ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا بوسہ دینے کے لئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، اور فرمایا ٹھہر جا ایسا نہ کر یہ کام عجمی کرتے ہیں اپنے بادشاہوں کے ساتھ میں بادشاہ نہیں ہوں میں ایک آدمی ہوں تم میں سے۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اس نے دراہم کو جھکتا ہوا وزن کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تھا۔جب ہم لوگ بازار سے واپس ہٹے تو میں نے وہ خریدی ہوئی شلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے لینا چاہی تاکہ میں اسے آپ کی طرف سے اٹھا کر چلوں مگر آپ نے مجھے لینے سے منع فرمادیا اور فرمایا کہ صاحب چیز اس کو اٹھانے کا زیادہ حق رکھتا ہے (یا اپنی چیز کو خود اٹھانے کا اس پر زیادہ حق ہے) ہاں مگر یہ کہ وہ ضعیف ہو اسے اٹھانے سے عاجز ہو تو پھر اس کا مسلمان بھائی اس کی مدد کرے۔میں نے کہا

(۶۲۴۲)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۰۸۲) (۶۲۴۴)......(۱) في أ (فمنعها)

یارسول اللہ! بے شک آپ اب البتہ شلوار پہنیں گے؟ فرمایا جی ہاں رات میں بھی اور دن کو بھی سفر میں بھی اور گھر میں بھی۔
افریقی کہتے ہیں کہ میں نے شک کیا ہے آپ کے قول کے بارے میں یعنی کہ اپنے گھر والوں کے ساتھ۔
بے شک مجھے حکم ملا ہے ستر اچھی طرح سے ڈھانکنے کا اور میں ایسا کوئی کپڑا نہیں پاتا ہوں جو شلوار سے زیادہ ستر ڈھکتا ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت احتباء میں کعبہ کے قریب بیٹھنا:

۶۲۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبیداللہ نے یعنی ابن موسیٰ نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو مسلم نے ان کو مجاہد نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے اپنی دونوں ٹانگیں سمیٹ کر جسم کے ساتھ لگائی ہوئی تھیں اور عبیداللہ نے اس کی کیفیت یہ بیان کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے احتباء کیا ہوا تھا۔ یعنی ٹانگوں کو ہاتھوں اور باھوں میں لپیٹا ہوا تھا۔

فصل:......سیاہ عمامہ عمامے یعنی پگڑیاں باندھنا

۶۲۴۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو ابوالازہر احمد بن ازہر بن منیع نے ان کو ارطاۃ بن حبیب نے ان کو شریک نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن ایوب نے، ان کو علی بن حکیم نے ان کو شریک نے ان کو عمار دھنی نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکے میں داخل ہوئے تو اس وقت ان کے سر پر سیاہ پگڑی بندھی ہوئی تھی۔
اور علوی کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے الخ۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے علی بن حکیم ازدی سے۔

۶۲۴۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوسعید حسن بن علی بن بحر بری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حکام بن سالم رازی نے ان کو سعید بن سائق نے ان کو عمار بن ابومعاویہ نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ثنیۃ الحنظل والے دن یعنی جنگ خندق والے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ مبارک سیاہ تھا۔

۶۲۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد اور محمد بن عبدالسلام نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو وکیع نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو وکیع نے ان کو مساور وراق نے وہ کہتے ہیں کہ ایسے لگتا ہے جیسے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں اور ان کے سر پر سیاہ عمامہ ہے اور آپ نے اس کے دونوں سرے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے ہیں۔

۶۲۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعمرو بن ابوجعفر نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو ابواسامہ نے پھر اس نے اسے ذکر کیا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔
صحیح میں ابوبکر سے اور حلوانی سے۔ سوائے اس کے کہ حلوانی نے کہا ہے اپنی روایت میں گویا کہ میں آپ کو منبر پر دیکھ رہا ہوں۔ اور ابوبکر نے یہ الفاظ نہیں کہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے ابومعمر ہذلی نے ان کو ابواسامہ نے۔ انہوں نے بھی کہا کہ ان پر سیاہ عمامہ ڈیزائن دار سرے والا تھا اور آپ نے اس کے دونوں سرے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے اور اس نے یہ بھی کہا کہ فتح مکہ کے دن۔

(۶۲۴۷)......(۱) فی ب (علی)

۶۲۵۰: ...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے انہیں محمد بن یعقوب حافظ نے انہیں محمد بن اسحاق ثقفی نے انہیں ابومعمر الہذلی نے پھر اس کے مثل ذکر فرمایا۔

۶۲۵۱: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد بن سختویہ نے ان کو ابویحییٰ بن ابومسرہ مکی نے ان کو یحییٰ بن محمد کاری نے ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تھے تو عمامے کے طرے یا سرے کو دونوں کندھوں کے مابین لٹکاتے تھے۔ عبداللہ نے کہا کہ میں نے قاسم اور سالم کو دیکھا کہ وہ بھی یہی عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا کرتے تھے۔ حضرت نافع نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا کہ وہ بھی اپنے عمامے کو پیچھے لٹکاتے تھے۔

ابومصعب نے دراوردی سے اس سے متابع حدیث بیان کی ہے۔

۶۲۵۲: ...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معمر بن حسن بن علی نے ان کو ابوکامل نے ان کو ابومعشر براء نے ان کو خالد حذاء نے ان کو ابوعبدالسلام نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور عمامہ کیسے باندھتے تھے؟

انہوں نے فرمایا کہ عمامے کو سر کے اوپر بل دینے کے لئے گھماتے جاتے تھے اور پیچھے کی طرف اس کے سرے کو بل کے اندر دیتے تھے۔ اور اس کے اوپر کے سروں کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا لیتے تھے۔

۶۲۵۳: ...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن اسماعیل مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو عثمان بن عثمان غطفانی نے ان کو سلیمان بن خربوذ نے ان کو مدینے کے ایک شیخ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن عوف سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عمامہ بندھوایا تھا اور اس کا سرا لٹکایا تھا آگے بھی اور میرے پیچھے بھی۔

۶۲۵۴: ...... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عثمان بن عطا خراسانی نے ان کو ان کے والد نے کہ ایک آدمی آیا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس وہ منیٰ کی مسجد میں لیٹے ہوئے تھے اس نے ان سے عمامے کے کناروں اور سروں کو لٹکانے کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عبداللہ نے ان کو جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہادی وفد بھیجا تھا اور ان پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو امیر بنایا تھا اور جھنڈا باندھ کر دیا تھا اور۔ پھر اس نے حدیث کو ذکر کیا یہاں تک کہ کہا کہ اس وقت عبدالرحمٰن بن عوف کے سر پر سوتی کپڑے کا عمامہ تھا جس کو کالے رنگ سے رنگا گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور بلا کر اس کا عمامہ اتار دیا، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے عبدالرحمٰن کو عمامہ بندھوایا تھا اور اس کے عمامے سے چار انگشت کے برابر بڑھا دیا تھا یعنی سرے کو یا اس کے قریب قریب اور فرمایا اسی طرح عمامہ باندھا جاتا ہے بے شک یہ بہت اچھا بھی ہے اور خوبصورت بھی۔

۶۲۵۵: ...... ہمیں خبر دی ابوبکر اور ابوبکر زکریا نے ان کو ابوالعباس نے ان کو بحر نے ان کو ابن وہب نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سائب بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ کیا آپ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عید کے دن پگڑی باندھے ہوئے دیکھا تھا۔ تحقیق انہوں نے اس کے سرے کو اپنے پیچھے کی طرف لٹکایا ہوا تھا۔

اور کہا اسماعیل نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن یوسف نے ابورزین سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس عید کے دن حاضر ہوا وہ پگڑی باندھے ہوئے تھے انہوں نے عمامے کو پیچھے کی طرف لٹکایا ہوا تھا۔ اور لوگوں نے بھی اسی طرح کیا ہوا تھا۔

(۶۲۵۱)...... (۱) فی ب (الجاری) (۶۲۵۳)...... أخرجه المصنف من طریق (۴۰۸۹)

(۶۲۵۵)...... (۱) فی ب (ابن أبی رزین)

اور کہا اسماعیل نے۔ مجھے حدیث بیان کی ہے عمر بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت واثلہ بن اسقع کو پگڑی باندھے ہوئے تھے اوراس کے سرے کوایک ہاتھ کے برابر اپنے پیچھے کی طرف لٹکایا ہوا تھا۔

۶۲۵۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر اور ابوزکریا نے ان کو ابوالعباس نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے سفیان ثوری نے ان کو ابووائل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا پگڑی باندھے ہوئے تھے انہوں نے عمامہ پیٹھ کی طرف لٹکایا ہوا تھا۔ (یعنی سرا یا طرہ)

۶۲۵۶:......مکرر ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نافع نے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب عمامہ باندھتے تھے تو اپنے عمامے کے سرے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

جنگ خندق میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کی عمامہ باندھے شرکت:

۶۲۵۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو جیری عبداللہ بن عمر نے ان کو عبدالرحمٰن بن قاسم نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو جنگ خندق کے دن دیکھا جو دحیہ بن خلیفہ کلبی کی شکل وصورت پر تھا اور سواری پر سوار تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سرگوشی کررہا تھا اس سوار کے سر پر عمامہ تھا اور اس کے سرے کو اس نے پیچھے کی طرف لٹکایا ہوا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام تھے مجھے انہوں نے آ کر حکم دیا کہ میں بنوقریظہ کی طرف نکلوں اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اپنے بھائی سے اس نے قاسم سے اور علاوہ اس کے بھی کہا گیا ہے۔

ٹوپیوں پر عمامہ باندھنا مسنون ہے:

۶۲۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی روزباری نے اور ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو محمد بن ربیعہ نے ان کو ابوالحسن عسقلانی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن رکانہ نے ان کو ان کے والد نے کہ رکانہ (نامی پہلوان) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کشتی لڑ کر گرانے اور چت کرنے کی کوشش کی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گرا کر چت کردیا۔ رکانہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے۔ ہمارے درمیان اور مشرکین کے درمیان فرق جو ہے وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھنے کا ہے۔

۶۲۵۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو سعید بن عثمان اہوازی نے ان کو یزید بن حرش نے ان کو عبداللہ بن حراش نے عوام بن حوشب سے اس نے ابراہیم تیمی سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔

ابن حراش اس روایت میں متفرد ہے اور وہ ضعیف بھی ہے۔

عمامہ عربوں کا تاج اور فرشتوں کی علامت:

۶۲۶۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن احمد بن حرب نے ان کو اسماعیل بن سعید سے اس نے اسماعیل بن عمر سے ان کو ابوالمنذر نے ان کو یونس بن ابی اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے۔ ابن عیسیٰ نے ان کو عبیداللہ بن ابوحمید نے ان

(۶۲۵۶)......م. فی (أ) بن (۶۲۵۸)......أخرجه المصنف من طريق أبی داود (۵۳)

(۶۲۶۰)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۲۰۸۲/۶) والحديث فی اللآلیء (۲۵۹/۲)

کو ابوالملیح نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمامے باندھو بڑھ جاؤ گے باعتبار حوصلے کے اور عمامے عربوں کے تاج ہیں۔

ابواحمد نے کہا یہ حدیث اسماعیل بن عمر نے یونس سے بیان کی ہے اس کے علاوہ کسی نے نہیں کی۔

۶۲۶۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے۔ ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو خالد بن معدان نے (وہ کہتے ہیں) کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ کے کپڑے آئے آپ نے ان کو اپنے اصحاب کے درمیان تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ عمامے باندھو اور اپنے سے پہلی امتوں کی مخالفت کرو۔ یہ روایت منقطع ہے۔

۶۲۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبدالعزیز بن سلیمان نے ان کو یعقوب بن کعب نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو احوص بن حکیم نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو عبادہ نے (وہ کہتے) ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ عماموں کو لازم پکڑو بے شک وہ فرشتوں کی علامت ہے۔ اور لٹکاؤ ان کو اپنی پشت کے پیچھے۔

۶۲۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حمدان جلاب نے ہمدان میں ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو یوسف بن محمد بن سابق نے ان کو عبدالعزیز بن ابوالجارود نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ عمامے عربوں کے تاج ہیں، عطیہ اور بخشش ان کے باغ ہیں، اور مساجد میں لپیٹے رہنا مؤمنوں کی رباط ہیں۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ باندھنے کی کیفیت

۶۲۶۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحاق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ کہا خطاب حمصی نے ان کو بقیہ نے ان کو مسلم بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول میں سے چار شخصوں کو دیکھا حضرت انس بن مالک حضرت فضالہ بن عبید، ابوالمنیب اور فروخ بن سیار بن فروخ کہ وہ اپنے عمامے اپنے پیچھے کی طرف لٹکاتے تھے اور ان کے کپڑے (یعنی قمیصیں ٹخنوں تک ہوتی تھیں۔)

۶۲۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو لیث نے ان کو طاؤس نے اس نے کہا اس شخص کے بارے میں جو اپنے سر پر عمامہ لپیٹتا ہے اور اس کو ٹھوڑی کے نیچے نہیں کرتا کہ یہ پگڑی باندھنے کی صورت شیطان کی ہے۔ (غالباً اس سے مراد وہی پگڑی کا سر الٹکانا ہے جو تمام روایات میں ثابت ہوتا آیا ہے۔)

فصل:......جوتے پہننا

جوتے پہننے کی ترغیب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں کا بیان:

۶۲۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن محمد صیدلانی نے ان کو سلمہ بن شبیب نے ان کو حسین بن محمد بن اعین نے ان کو معقل نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غزوے میں زیادہ زیادہ جوتے پہن کر رکھو بے شک مرد سواری کی حالت میں رہتا ہے جب تک جوتے پہنے رکھتا ہے۔

مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے سلمہ بن شبیب سے۔ ابن ابوالزناد نے اس کے متابع بیان کیا ہے موسیٰ بن عقبہ سے اس نے ابوالزبیر سے۔

(۶۲۶۲)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱/۴۰۶)

۶۲۶۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں جوتیاں (قبالان) انگوٹھے والی تھیں۔ (قبال جوتے کے آگے والے اس تسمے کو کہتے ہیں جو انگوٹھے اور انگلیوں کے اندر رہتا ہے۔)

۶۲۶۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عفان نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں (قبالین یعنی زمامین) یعنی تسموں والی تھیں (انگوٹھے والی مراد ہے۔)

اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں حجاج بن منہال سے اس نے ہمام سے۔

۶۲۶۹:......ہمیں خبر دی ابو عمر و اور محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو حبان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عیسیٰ بن طہمان نے وہ کہتے ہیں حضرت انس ہمارے پاس دو جوتیاں نکال کر لائے دونوں کے انگوٹھے کے تسمے تھے، ثابت بنانی نے کہا کہ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے ہیں۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے محمد بن عبداللہ سے۔

۶۲۷۰:......اور اس کو روایت کیا ہے ابو احمد زبیری نے عیسیٰ بن طہمان سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس انس بن مالک دو جوتیاں نکال کر لے آئے دونوں کھلی ہوئی تھیں دونوں کے تسمے یعنی انگوٹھے بنے ہوئے تھے ذکر کیا ثابت نے انس سے کہ وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے ہیں۔

۶۲۷۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ وراق نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابراہیم بن سعد جوہری نے ان کو ابو احمد نے۔ پھر اس کو ذکر کیا ہے اس نے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ بن محمد سے اس نے ابو احمد سے۔

۶۲۷۲:......ہمیں خبر دی ابو علی حسین بن محمد روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو حاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو علی طنافسی نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو خالد حذاء نے ان کو عبداللہ بن حارث نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں تسمے والی تھیں دہرے ہوئے تسمے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابو کریب نے وکیع سے وہ کہتے ہیں زمامین ڈبل کئے ہوئے تسمے۔

کھڑے ہو کر جوتا پہننے کی ممانعت:

۶۲۷۳:......ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو محمد بن عبدالرحیم نے ان کو ابو یحییٰ نے ان کو ابو احمد زبیری نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو ابو الزبیر نے ان کو جابر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ کوئی آدمی کھڑے ہو کر جوتے پہنے۔

جوتا پہننے کا مسنون طریقہ:

۶۲۷۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں سے جو انہوں نے مالک کے سامنے پڑھیں اس نے ابو الزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی ایک تم میں سے جوتے پہنے تو دائیں پیر سے ابتدا کرے اور جس وقت جوتے اتارے تو پہلے بائیں

(۶۲۷۳)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۱۳۵)

پیر کے اتارے۔ دایاں پیر پہننے میں پہلا اور اتارنے میں آخری ہونا چاہئے۔

بخاری نے اس کو قعنبی سے روایت کیا ہے۔

۶۲۷۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو قعنبی نے ان کو مالک نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایک تم میں سے ایک پیر کی جوتی پہن کر نہ چلے یا تو دونوں پیروں میں جوتی پہن لے یا دونوں کی اتار دے۔

بخاری نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے قعنبی سے۔

۶۲۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک جوتے پہننے لگے تو دائیں پیر سے ابتداء کرے اور جب اتارنے لگے تو پہلے بائیں پیر کا اتارے اور یا تو دونوں پیروں میں پہنے یا دونوں کے اتار دے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے محمد بن زیاد سے۔

ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت:

۶۲۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب شیبانی نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا یوں کہا کہ میں نے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: جب تمہارے کسی ایک کا تسمہ ٹوٹ جائے۔ یا یوں کہا تھا: جس شخص کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے وہ ایک پیر کی جوتی پہنے ہوئے نہ چلے یہاں تک کہ وہ اپنے تسمے کو درست کرالے، اور اسی طرح ایک موزہ پہن کر بھی نہ چلے اور بائیں ہاتھ کے ساتھ بھی نہ کھائے، اور احتباء نہ کرے یعنی ایک کپڑا لپیٹ کر گھٹنوں کو اور پیٹھ کو اسی کے سہارے نہ بیٹھے (کیونکہ صرف ایک کپڑے سے ستر کھلنے اور ننگا ہونے کا احتمال ہے) اور اپنے پورے جسم کو اسی طرح نہ لپیٹے کہ ہاتھ پاؤں سب شئی بند ہو جائے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے احمد بن یونس سے۔

شیخ نے فرمایا کہ احتمال ہے ایک جوتے یا ایک موزے کو پہن کر چلنے سے نہی اس لئے ہو کہ یہ عیب ہوگا اور بری شہرت ہوگی اور ہر ایسا لباس جس کو پہن کر اس کی عیب میں شہرت ہو یعنی بری شہرت ہو، اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اس سے اجتناب اور پرہیز کیا جائے کیونکہ وہ مثلے کے حکم میں ہے (جیسے کسی کے آنکھ ناک کان وغیرہ کاٹ کر اس کا حلیہ بگاڑ دیا جائے) واللہ اعلم۔

اور کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے نہی کے بارے میں یہ احتمال ہے کہ اُس سے مراد یہ ہو کہ شاید اس کا پیر پھسل جائے پہننے کے دوران اور وہ گر جائے۔

۶۲۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے وہ کہتے ہیں کہ سوااس کے نہیں کہ اس بات کو غیر درست مانا ہے کہ کوئی آدمی کھڑے ہو کر جوتے پہنے، یہ بوجہ مشقت کے ہے اور عنت کے۔

جوتا اتارنے کا مسنون طریقہ:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عنت سے ضرر اور نقصان مراد ہے اور جوتے اتارتے وقت پہلے الٹا پاؤں پہلے خالی کرنے کی اور جوتا

(۶۲۷۸)...... (۱) فی ب (للبدن)

اتارنے کی حکمت یہ ہے کہ جوتے پہننا شرف وعزت ہے اور دوسرے یہ کہ اس میں بدن کی حفاظت ہے جب سیدھا ہاتھ پیر الٹے سے زیادہ عزت والا تھا اس لئے پہننے کے وقت ابتدا دائیں طرف سے کرائی گئی تھی اور اتارنے میں اس کو بعد میں رکھا گیا تا کہ اس کے لئے عزت زیادہ دیر تک قائم رہے اور اس کی حفاظت اس سے زیادہ رہے۔

۶۲۷۹:......اور ہم نے اس حدیث میں روایت کی ہے جو ثابت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں طرف سے ہر عمل شروع کرنا اچھا لگتا تھا جس قدر ممکن ہو سکے۔ وضو میں جب آپ وضو کرتے تھے اور کنگھی کرنے میں۔ جب آپ کنگھی کرتے تھے۔ جوتے پہننے میں جب آپ جوتے پہنتے تھے۔

۶۲۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے ابوالحسن سعد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو اشعث بن سلیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو مسروق نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہر حالت میں دائیں طرف سے ہر کام شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے ہر حال میں خواہ آپ کا وضو کا معاملہ ہو خواہ آپ کا کنگھی کرنا ہو یا آپ کا جوتے پہننا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں سلیمان بن حرب سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

۶۲۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن ہیثم قاضی نے ان کو عبدالغفار بن داؤد نے ان کو زہیر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم لوگ لباس پہنو اور جس وقت تم وضو کرو تو تم اپنی دائیں طرف سے ابتدا کیا کرو اور ہم نے روایت کی ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے فرمایا کہ بہر حال رنگے ہوئے چمڑے کی جوتی (کا حکم یہ ہے) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جوتی پہنتے دیکھا ہے جس میں بال نہیں تھے اور اسی میں آپ وضو بھی کرتے تھے۔ اور میں اسی کو پہننا پسند کرتا ہوں۔

جوتوں سمیت نماز کا حکم:

۶۲۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو ابومسلمہ سعید بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتوں سمیت نماز پڑھتے تھے؟ انس نے فرمایا کہ جی ہاں پڑھتے تھے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ابوسلمہ سے۔

بیٹھتے وقت جوتے اتار دینا:

۶۲۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے ان کو عبداللہ بن ہارون نے ان کو زیاد بن سعد نے ان کو ابونہیک نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ سنت میں سے ہے کہ آدمی جب بیٹھے تو جوتے اتار دے اور ان کو اپنے پہلو میں رکھ لے۔

فصل:......جب کپڑے پہنے تو کونسی دعا پڑھے؟

۶۲۸۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان فقیہ نے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں یحییٰ بن جعفر کے سامنے پڑھتی

(۶۲۸۳)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۱۳۸)

گئی تھی اور میں سن رہا تھا ہمیں خبر دی عبدالوہاب جریری نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی الحسین بن محمد روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عمر بن عون نے ان کو ابن مبارک نے ان کو جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا لیتے تو اس کا کوئی نام رکھتے تھے یا قمیص یا عمامہ۔ پھر جب پہنتے تھے تو یوں دعا کرتے تھے۔

اللھم لک الحمد. اے اللہ تیرا شکر ہے۔ انت کسوتنیه، تو نے ہی یہ مجھے پہنایا ہے۔ اسئلک من خیره. میں تجھ سے اس کی خیر و بھلائی مانگتا ہوں۔ وخیر ماصنع له. اور اس کی بھلائی جس کے لئے بنایا گیا ہے۔ واعوذبک من شره. اور میں تجھ سے اس کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں۔ وشر ما صنع له. اور اس کی برائی سے جس کے لئے یہ بنا ہے۔

ابونضرہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول جب نیا کپڑا پہنتے تھے تو کہا جاتا اللہ اس کو پہنوائے رکھے اور پرانا کروائے۔

اور ابن بشر کی ایک روایت میں ہے۔ ابونضرہ نے کہا کہ اصحاب رسول جب کسی ایک پر نیا کپڑا دیکھتے تھے تو یوں کہتے تھے۔ اللہ اس کو پرانا کرائے اور اس کی جگہ دوسرا عطا فرمائے۔ اور کہا ہے کہ حدیث میں قمیص، ازار اور عمامہ۔ کہتے تھے اور باقی برابر ہے۔

۶۲۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو بکر بن محمد بن حمدان نے ان کو عبدالصمد بن فضل بلخی نے ان کو عبداللہ بن یزید مقبری نے ان کو خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن درسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو نصیر بن فرج نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو ان کے والد مرحوم نے سہل بن معاذ بن انس سے اس نے اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کھانا کھالے اس کے بعد یوں دعا کرے۔

الحمدلله الذی اطعمنی هذا الطعام ورزقنیه من غیر حول منی ولاقوة.

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ کو کھلایا یہ کھانا اور مجھے اس کا رزق دیا میری اس کو حاصل کرنے کی طاقت وقدرت کے بغیر۔

تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ اور جو شخص کپڑا پہنے اور یوں دعا کرے۔

الحمدلله الذی کسانی هذا ورزقنیه من غیر حول ولا قوة.

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ کو یہ پہنایا اور میری طاقت وقدرت کے بغیر مجھ کو اس کا رزق دیا۔ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

۶۲۸۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوحامد احمد بن ابوخلف صوفی مہرجانی نے مہرجان میں ان کو ابوبکر محمد بن یزداد بن مسعود نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو عبداللہ بن جراح نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن زحر نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی قمیص منگوائی اور اسے پہنا جب وہ گلے کی ہنسلیوں تک ہوئی تو دعا پڑھی۔

الحمدلله الذی کسانی ما اتجمل به فی حیاتی واواری به عورتی.

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ایسی چیز پہنائی جس کے ساتھ میں اپنی زندگی میں خوبصورتی اختیار کرتا ہوں

اور اس کے ساتھ میں اپنا ستر چھپاتا ہوں۔

اس کے بعد پوچھنے لگے کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ میں کس سے حدیث بیان کررہا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ آپ نے اپنی قمیص منگوائی تھی اور اس کو پہنا تھا جب وہ آپ کے گلے میں پہنچی تھی تو آپ نے یہی دعا پڑھی تھی۔ اور اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو مسلمان بھی نیا کپڑا پہنے اور اس کے بعد یہی دعا پڑھے جو میں نے پڑھی ہے۔ اس کے بعد کسی اور کپڑے کی طرف متوجہ ہوا اور اس کو

(۶۲۸۴)......أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۴۰۲۰)　　(۶۲۸۵)......(۱) فی (أ) زید وهو خطأ

اپنے کسی مسلمان بھائی کو پہنائے اور وہ اس کو محض اللہ واسطے پہنائے لہٰذا وہ شخص اللہ کی حفاظت میں اور اللہ کی امان میں اور اللہ کے جوار اور اس کی معیت میں ہوگا جب تک اس کپڑے کی ایک دھجی بھی باقی رہے گی۔ زندہ یا مردہ (ہر حال میں۔)

اس کو دیگر نے روایت کیا ہے عبید اللہ سے اور کہا ہے کہ پہنائے کسی مسکین کو اپنا پرانا کپڑا۔

۶۲۸۷:......اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبید اللہ خرقی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبد اللہ بن ابو الدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو یاسین زیات نے ان کو عبید بن زحر نے میں اس کو گمان کرتا ہوں۔ علی بن یزید سے اس نے قاسم بن عبد الرحمٰن سے اس نے ابو امامہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قمیص منگوائی اور اس کو پہن لیا جب وہ ان کی ہنسلیوں تک پہنچی تو انہوں نے یہ دعا کی۔

الحمدللّٰہ الذی کسانی ما او اری بہ عورتی و اتجمل بہ فی حیاتی.

اس کے بعد اپنے ہاتھ لمبے کر لئے اور ہر چیز کی طرف دیکھا اور اپنے بدن پر زیادہ جو چیز تھی اس کو درست کیا اس کے بعد حدیث بیان کرنا شروع کی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرمارہے تھے۔ جو شخص کپڑا پہنے (میرا خیال ہے کہ یوں کہا تھا) نیا کپڑا۔ پھر وہ یہ پڑھے جب اس کی ہنسلیوں تک پہنچے (اسی مذکورہ دعا کی مثل) اس کے بعد اپنے پرانے کپڑے کی طرف متوجہ ہو اور وہ کسی مسکین کو پہنا دے وہ ہمیشہ اللہ کے جوار اور ہمسائیگی میں رہے گا اور اللہ کی پناہ میں رہے گا اللہ کی رحمت کے سائے میں رہے گا۔ زندگی میں بھی موت کے بعد بھی۔ زندہ بھی مردہ بھی زندہ بھی مردہ بھی۔

کہا یاسین نے کہ میں نے کہا عبید اللہ سے کون سے دو کپڑوں میں سے کہا تھا؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔

شیخ نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد غیر قوی ہے۔

سائل کو کپڑا پہنانا:

۶۲۸۸:......ہمیں خبر دی ابو بکر فارسی نے ان کو ابو اسحٰق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو عمرو بن علی نے ان کو ابو قتیبہ نے ان کو ابو العلاء خفاف نے ان کو حصین بن مالک نے اس نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرمارہے تھے۔ کہ جو شخص کسی سائل کو کپڑا پہنا دے وہ اللہ کی حفاظت میں ہوگا۔ جب تک وہ کپڑے کا ٹکڑا اس پر رہے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ام خالد کو چادر عنایت فرمانا:

۶۲۸۹:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق نے ان کو ابو مسلم نے ان کو ابو الولید نے ان کو اسحٰق بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو حدیث بیان کی ام خالد بنت خالد نے کہتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ کے کپڑے آئے ان میں چھوٹی کالی چادر تھی حضور نے پوچھا کہ تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو کہ میں یہ کسے پہننے کے لئے دوں لوگ خاموش ہو گئے۔ حضور نے فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔ مجھے لایا گیا اور آپ نے وہ مجھے پہنا دی اپنے ہاتھ سے۔ اور فرمانے لگے پہنئے اور پرانا کیجئے اس کو دو مرتبہ اس کو کہا۔ اور چادر میں جو پیلے اور لال نقش تھے ان کو دیکھتے رہ گئے اور فرمانے لگے اے ام خالد یہ سنا ہے اور حبشے کی لغت میں سنا کا مطلب ہے خوبصورت ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابو الولید سے۔

۶۲۹۰:......اس کو روایت کیا ہے ابن مبارک نے ان کو خالد بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ام خالد بنت خالد بن سعید نے وہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اپنے والد کے ساتھ اور مجھ پر پیلے رنگ کی قمیص تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنہ سنہ۔ عبد اللہ نے کہا کہ حبشی زبان میں اس کا مطلب خوبصورت ہے کہتی ہیں کہ میں نے جا کر مہر نبوت کے ساتھ کھیلنا شروع کیا تو میرے والد نے

مجھے ڈانٹا رسول اللہ نے ان کو فرمایا کہ چھوڑ یئے اسے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا پہلے اسے اور پرانا کیجئے اسے پھر پہنئے اور پرانا کیجئے اسے بار بار پہنئے اور خوب پرانا کیجئے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوعمرو بن ابوجعفر نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حبان بن موسیٰ نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں حبان سے۔

فصل:......بستر ے اور تکیے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر:

۶۲۹۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو ہشام بن عروہ نے ''ح''۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن نعیم نے اور محمد بن شاذان نے ان کو علی بن حجر نے ان کو علی بن مسہر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو انکے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر (یا گدا) جس پر آپ آرام فرماتے تھے چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے ان کو احمد بن ابورجاء نے ان کو نضر نے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے علی بن حجر سے۔

۶۲۹۲:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو زائدہ بن قدامہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ نماز پڑھتے تھے کھجور کے پتوں کے مصلے یا چٹائی پر۔

۶۲۹۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور وہ چٹائی پر نماز پڑھ رہے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئی:

۶۲۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے بچھونے اور گدے ہیں؟ میں نے کہا کہ کہاں سے ہوں گے گدے اور بچھونے ہمارے پاس؟ آپ نے فرمایا کہ آگاہ رہو عنقریب تمہارے پاس بچھونے اور گدے بھی ہوں گے۔ کہتے ہیں کہ اب میں اپنی بیوی سے کہتا ہوں کہ یہ اپنے بچھونے گدے ہٹالو ہم سے۔ وہ کہتی ہے کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا کہ عنقریب تمہارے پاس گدے اور بچھونے ہوں گے۔ تو میں اسے اپنے حال پر چھوڑ دیتا ہوں۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے عبدالرحمٰن بن مہدی کی حدیث سے۔

ضرورت سے زائد بستر کا حکم:

۶۲۹۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے

ان کو ابوعبدالرحمٰن مقریٔ نے ان کو حیوۃ نے ان کو ابو ھانی نے کہ انہوں نے سنا ابوعبدالرحمٰن حبلی سے اس نے جابر بن عبداللہ انصاری سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے ایک بستر آدمی کے لئے دوسرا اس کی عورت کے لئے تیسرا مہمان کے لئے اور چوتھا شیطان کے لئے ہوگا (یعنی چوتھے کی ضرورت نہیں ہے۔)

۶۲۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن نصر نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو ابو ہانی نے کہ انہوں نے سنا ابوعبدالرحمٰن حبلی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں جابر بن عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا آپ نے فرمایا: تم ابھی اور اسی وقت اپنے گھر میں جاؤ تم ان کو پاؤ گے تحقیق انہوں نے فلاں فلاں چیز چھپا رکھی ہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستر یا گدے کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ ایک بچھونا آدمی کے لئے دوسرا اس کی بیوی کے لئے تیسرا مہمان کے لئے، اور چوتھا شیطان کے لئے ہوگا۔ (یعنی اس کی ضرورت نہیں ہے۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ کا سہارا لینا:

اس کو مسلم نے روایت کیا ابوطاہر سے اس نے ابن وہب سے مختصراً۔

۶۲۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو اسحٰق بن منصور سلولی نے ان کو اسرائیل نے ان کو سماک نے ان کو جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بکرا لایا گیا حالانکہ آپ اس وقت تکیے کے ساتھ سہارا لگائے بیٹھے تھے اپنے بائیں پہلو پر۔ کہا ابوالفضل عباس نے۔

۶۲۹۸:......میں نے اس کے بارے میں حدیث بیان کی یحییٰ بن معین سے وہ اس سے تعجب کرنے لگے۔ اور کہا کہ میں نے کبھی نہیں سنا۔ اپنے بائیں پہلو کی بات مگر حدیث اسحٰق میں۔ اور کہا یحییٰ نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے وکیع بن جراح نے ان کو اسرائیل نے ان کو سماک نے ان کو جابر بن سمرہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بکرا لایا گیا۔ لیکن اس نے یہ نہیں کہا علیٰ یسارہ۔ بائیں پہلو پر۔

۶۲۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو وکیع نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبداللہ بن جراح نے ان کو وکیع نے ان کو اسرائیل نے ان کو سماک نے ان کو جابر بن سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا ان کے گھر میں میں نے دیکھا آپ سرہانے یا تکیے کے ساتھ سہارا لگا بیٹھے تھے۔

ابن جراح نے یہ اضافہ کیا کہ علیٰ یسارہ۔ اپنے بائیں طرف۔

ابوداؤد نے کہا کہ اسحاق بن منصور نے کہا ہے اسرائیل سے بھی علیٰ یسارہ بائیں طرف (والی بات) مروی ہے۔

شیخ نے فرمایا: اور اس کو بھی روایت کیا حسین بن حفص نے ان کو اسرائیل نے ان کو سماک نے ان کو جابر بن سمرہ نے وہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سہارا لگائے ہوئے دیکھا اپنی بائیں طرف۔

۶۳۰۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث معروف ہے ہمیں حدیث بیان کی اسحٰق بن منصور نے ان کو اسرائیل نے اس نے بھی حدیث کے متن میں۔ بائیں طرف سہارا لگانے کی بات کا اضافہ کیا ہے یہاں تک کہ ہم نے اس کو پالیا ہے حسین بن حفص کی اسرائیل سے روایت میں۔

ہمیں حدیث بیان کی محمد بن ابراہیم اصفہانی نے دمشق میں ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے پھر اس نے اسی اضافے

(۶۲۹۹)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۱۴۳) (۶۳۰۰)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱/۴۱۵)

کوذکر کیا ہے۔

۶۳۰۱:......اور اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔ اسرائیل سے اور اس نے بھی کہا ہے کہ، بائیں جانب، سہارے لگائے ہوئے تھے۔ اور وہ ان میں ہے جنہوں نے لکھا تھا ابونعیم اسفرائنی کی طرف۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعوانہ نے ان کو اسحٰق دبری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے پڑھا عبدالرزاق پر اس نے بھی اس اضافے کو ذکر کیا۔

۶۳۰۲:......اور میری طرف لکھا ابونعیم نے ان کو خبر دی ابوعوانہ ہلال بن علاء نے ان کو حسین بن عیاش نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو جابر بن سمرہ نے وہ کہتے ہیں ماعز بن اسلمی کے پاس ایک فقیر آیا صرف ایک تہبند میں اس کے اوپر اوڑھنے کی کوئی چیز نہیں تھی۔ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بائیں طرف تکیے پر سہارا لگائے ہوئے تھے۔ یہ غریب ہے حدیث زہیر سے۔

۶۳۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف نیساپوری نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن منادی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے پاس گئے انہوں نے آپ کے لئے بیٹھنے کا گدا ڈالا مگر آپ اس پر نہ بیٹھے اور دوسرا بھی اس پر کوئی نہ بیٹھا۔

مہمان کے بیٹھنے کے لئے گدا وغیرہ بچھانا:

۶۳۰۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد نے ان کو خالد حذاء نے کہ ابوالملیح نے کہا ابوقلابہ سے کہ میں اور تیرے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تھے انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تھے انہوں نے ان کے لئے بیٹھنے کا گدا بچھایا تھا جو چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نہیں بیٹھے تھے وہ میرے اور ان کے درمیان رکھا۔

۶۳۰۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو عارم نے ان کو حماد بن زید نے ان کو سعید بن حجاج نے ان کو ابوقلابہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب تم کسی قوم کے پاس جاؤ اور وہ تیرے لئے بیٹھنے کا گدا بچھائیں تو وہ جہاں بچھائیں وہیں بیٹھ جاؤ وہ بہتر جانتے ہیں جہاں انہوں نے تیرے لئے بچھایا ہے۔

شیخ نے کہا کہ یہ بات حدیث کے مخالف نہیں ہے۔ سوا اس کے نہیں کہ اس اس نے مراد لی ہے گدے کی جگہ یا اس سے قریب تا کہ ایسی جگہ نہ بیٹھے جہاں اس کی نظر کسی ممنوعہ جگہ نہ پڑے۔

۶۳۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوسعید محمد بن شاذان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن علی بن حسن بن شقیق سے وہ کہتے تھے نیساپور میں حج سے ان کی واپسی کے موقع پر کہتے ہیں کہ میں احمد بن حنبل کے پاس گیا انہوں نے میرے لئے نرم گدا ڈالا میں اس پر بیٹھا اس کے بعد میں نے ان کو حدیث بیان کی میں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ ہمیں حدیث بیان کی خارجہ بن مصعب نے یزید نحوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا ابن سیرین کے پاس ان کے گھر میں اور وہ نیچے زمین پر بیٹھے تھے انہوں نے میرے لئے گدا ڈالا تو میں نے کہا کہ میں اپنے نفس کے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو آپ نے اپنے لئے پسند کیا ہے (یعنی نیچے بیٹھنا) انہوں نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے اپنے گھر میں وہ پسند نہیں کروں گا جو اپنے لئے کیا ہے (یعنی نیچے نہیں بٹھاؤں گا) اور میں وہاں

(۶۳۰۵)......(۱) فی أ (سعید بن الحجاب)　　(۶۳۰۶)......(۱) فی ب (یکرھون)

بیٹھوں گا جہاں آپ بیٹھیں گے۔ دروازے کے سامنے یا جس چیز کے مقابل بیٹھنا آپ پسند نہیں کریں گے۔

۶۳۰۷:..... بہرحال وہ جو ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے کوفے میں ان کو ابراہیم بن اسحٰق قاضی نے ان کو یعلی بن عبید اور جعفر بن عون نے ان کو بسام صیرفی نے ان کو ابو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے دو آدمی تھے دونوں کے لئے ایک تکیہ یا گدا ڈالا گیا چنانچہ ایک آدمی گدے پر دوسرا نیچے بیٹھ گئے۔ لہٰذا حضرت نے اس سے کہا جو زمین پر بیٹھا تھا اب اٹھیے اور گدے پر بیٹھ جائیے بے شک عزت لینے سے انکار گدھا ہی کرتا ہے۔

شیخ نے فرمایا۔ یہ روایت منقطع ہے۔ اور اگر یہ بات صحیح ہو تو یہ محمول ہوگی اس بات پر کہ جو صاحب پیچھے زمین پر بیٹھے تھے وہ اس عزت کو ٹھکرانے اور قبول نہ کرنے کے لئے بیٹھے ہوں گے جو ان کو عزت دی جارہی تھی۔ یا اپنے ساتھی کے ساتھ بیٹھنے سے گریز کرنے کے لئے انہوں نے ان کو اس بات پر متنبہ کیا ہوگا۔

بہرحال جہاں تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے بیٹھنے کی بات ہے تو وہ تو مؤمنوں کے اپنے نفسوں سے زیادہ بہترین اولیٰ ہیں ان کی مرضی ہے جہاں چاہیں وہ بیٹھیں۔

فصل:..... گھروں کو مزین اور آراستہ کرنا

گھروں میں کتا، تصویر، مورتی وغیرہ ہوتے ہوئے رحمت کے فرشتوں کا نہ آنا:

۶۳۰۸:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحٰق بن ابراہیم دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس سیاری نے ان کو ابو الموجہ نے ان کو خبر دی عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ اس نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو طلحہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں کتا ہو یا شبیہ ہو یا مورتی ہو۔ حدیث ان کی برابر ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن راہویہ سے اور عبداللہ بن حمید سے اس نے عبدالرزاق سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے۔ محمد بن مقاتل سے اس نے عبداللہ بن مبارک سے۔

۶۳۰۹:..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی مالک بن انس نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے ان کو رافع بن اسحٰق نے ان کو ابو سعید خدری نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت والے فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویریں ہوں یا مورتیاں ہوں۔

۶۳۱۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو مسدد نے یعنی ابن قطن نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو جریر نے ان کو سہیل بن ابی صالح نے ان کو سعید بن یسار نے ان کو ابو الحباب مولی بنی نجار نے ان کو زید بن خالد جہنی نے ان کو ابو طلحہ انصاری نے اس نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ رحمت والے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا مورتیاں ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا یہ مجھے خبر دے رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایسے ایسے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا مورتیاں ہوں۔ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر سنا تھا۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ نہیں لیکن عنقریب میں تمہیں وہ بیان کرتی ہوں جو میں نے ان کو کرتے دیکھا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ غزدوں میں گئے ہوئے تھے میں نے ایک پردہ لیا اور اس کو دروازے پر لٹکا دیا جب آپ آئے تو انہوں نے دیکھا کہ پردہ لٹکا ہوا ہے میں نے ان کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے آپ نے اس کو کھینچ کر توڑ دیا یا کہا کہ اس کو پھاڑ دیا۔ اور فرمایا کہ اللہ نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ ہم پتھروں اور مٹی کو کپڑے پہنائیں۔ فرمایا کہ ہم نے اس سے دو تکیے بنالئے ان کے اندر کھجور کی چھال بھر دی آپ نے اس بات پر مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں اسحٰق بن ابراہیم سے اس نے جریر سے۔

قیامت کے دن تصویر بنانے والے کو سخت ترین عذاب:

۶۳۱۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابوسعید احمد بن زیاد نے یعنی ابن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو قاسم بن محمد نے ان کو عائشہ نے وہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے حالانکہ میں ایک باریک چادر کا پردہ دروازے پر لٹکا چکی تھی اس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کو دیکھا تو ان کا چہرہ غصے سے بدل گیا آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے توڑ دیا اور فرمایا کہ بے شک قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں ہوں گے وہ لوگ جو اللہ کی تخلیق کی شبیہیں بناتے ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے اس نے سفیان سے۔

۶۳۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالولید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو سفیان نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے اس نے ان کے والد سے کہ انہوں نے سنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے حالانکہ میں پردہ لگا چکی تھی اپنے گھر کے صحن کو ایک پردے (کپڑے) کے ساتھ جس میں تصویریں تھیں جب آپ نے اس کو دیکھا تو اس کو توڑ دیا اور غصے سے آپ کا چہرہ بدل گیا اور فرمایا اے عائشہ! بے شک قیامت میں سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے وہ لوگ جو اللہ کی تخلیق کے مشابہ بناتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لہٰذا ہم نے اسے کاٹ کر دو تکیے بنالئے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ابوبکر بن ابی شیبہ سے اور بخاری نے علی سے اس نے سفیان سے۔

۶۳۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو یحیٰی بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو عوف نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو خبر دی ابومحمد بن زیاد عدل نے ان کو عبداللہ بن محمد بن شیرویہ نے ان کو احمد بن عبدہ نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو عوف بن ابی جمیلہ نے ان کو سعید بن ابی الحسن نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میری گذر اوقات میرے ہاتھ کا ہنر ہے میں یہ تصویریں یا مورتیاں بناتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نہیں حدیث بیان کروں گا تجھ کو مگر وہی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی فرماتے تھے جو شخص کوئی تصویر بنائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کو یہ عذاب دے گا کہ وہ اس میں روح بھی پھونک دے مگر وہ روح نہیں ڈال سکے گا کبھی بھی۔

لہٰذا اس آدمی کی سانس پھول گئی سخت طریقے سے اور اس کا چہرہ پیلا ہو گیا (خوف کے مارے) پس آپ نے فرمایا: ہلاک ہو جائے اگر تو نہیں چھوڑ سکتا تو پھر لازم کرلے اس درخت کی تصویر کو اور ہر اس شئی کی تصویر جس میں روح نہ ہو بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن

(۶۳۱۳)......(۱) كذا بالمخطوطة والظاهر أن هنا سقط وهو قوله (ليس فيه الروح)

عبدالوہاب سے اس نے یزید بن زریع سے۔

اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے سعید سے۔

۶۳۱۴:......ہمیں خبر دی ابو علی حسین بن محمد روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابو صالح محبوب بن موسیٰ نے ان کو ابو اسحاق فزاری نے ان کو یونس بن ابواسحق نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ میں گذشتہ رات کو بھی آیا تھا تیرے پاس مگر اندر داخل ہونے سے جو چیز مانع ہوئی وہ یہ تھی کہ دروازے پر یہ تصویریں تھیں اور گھر میں پردے کا کپڑا لٹکا تھا جس میں تصویریں تھیں اور گھر میں کتا تھا۔ پس گھر میں جو تصاویر ہیں ان کے سر کو کاٹنے کا حکم دیجئے جو گھر کے دروازے پر لٹکا ہوا ہے لہٰذا وہ درخت کی صورت پر ہو جائیں گی۔ اور پردے کے بارے میں حکم دیجئے کہ اس کو کاٹ دیا جائے اور دو تکیے بنا لئے جائیں جو نیچے پڑے رہیں ان کے اوپر بیٹھا جائے اور کتے کے بارے میں حکم دیجئے کہ اس کو نکال دیا جائے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

اچانک وہ کتا حسن رضی اللہ عنہ کا تھا یا حسین رضی اللہ عنہ کا تھا سامان اور اسباب کے نیچے پڑا تھا حکم دیا تو اسے نکال دیا گیا۔

شیخ نے فرمایا کہ ہم نے کتاب السنن میں روایت کی ہے سند عالی کے ساتھ اور کتاب المعرفہ میں حدیث معمر سے اس نے ابواسحق سے سند عالی کے ساتھ۔ ہم نے ان دونوں کتابوں میں وہ ساری احادیث ذکر کر دی ہیں جو اس بارے میں آئی ہیں یا زیادہ تر ذکر کردہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑوں سے صلیب کا نشان کاٹ دینا:

۶۳۱۵:......ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابان نے ان کو یحییٰ نے ان کو عمران بن حطان نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑتے تھے جس میں صلیب بنی ہوئی ہو مگر اس کو کاٹ دیتے تھے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے حدیث ہشام سے اس نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے کہا کہ کوئی کپڑا نہیں چھوڑتے تھے جس میں صلیب کا نشان ہو مگر اس کو کاٹ دیتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خانہ کعبہ سے تصاویر مٹا دینا:

۶۳۱۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوذئب نے عبدالرحمن بن مہران نے اس نے عمر مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے اسامہ بن زید سے کہ انہوں نے کہا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبے میں داخل ہوا انہوں نے اس میں تصویریں دیکھیں مجھے حکم دیا کہ پانی لے کر آؤ میں لے کر آیا ڈول میں آپ کپڑا تر کرتے اور اس کو تصویروں پر پھیرتے جاتے اور یہ کہتے۔

قاتل اللہ قوماً یصورون مالایخلقون.

اللہ برباد کرے ان لوگوں کو جو شبیہیں بناتے ہیں ان کی جن کو وہ پیدا نہیں کر سکتے۔

قیامت کے دن تین افراد پر عذاب:

۶۳۱۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے اور محمد بن ہارون ازدی نے ان کو حدیث بیان کی ابوالولید نے ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۶۳۱۴)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۱۵۸) (۶۳۱۵)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۱۵۱)

آپ نے فرمایا۔ قیامت کے دن آگ میں سے ایک گردن اوپر نکلے گی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ساتھ وہ دیکھے گی اور دو کان ہوں گے جن کے ساتھ وہ سن سکے گی اور زبان ہوگی جس کے ساتھ وہ بولے گی۔ اور وہ کہے گی کہ میں تین طرح کے لوگوں کے اوپر مقرر کی گئی ہوں۔ جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے اللہ کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور ہر سرکش بغض رکھنے والے پر اور صورتیں بنانے والوں پر۔

فصل:...... کپڑوں کے رنگ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ اور اثمد سرمہ پسند تھا:

۶۳۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل قاضی نے ان کو محمد بن سعید صوفی نے ان کو عبداللہ بن روح مدائنی نے ان ابوبدر شجاع بن ولید نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے:

تم لوگ اپنے سفید کپڑے پہنا کرو اور سفید ہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو بے شک تمہارا بہترین سرمہ اثمد ہے بے شک وہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔

۶۳۱۹:...... ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی مؤمل نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعودی نے ان کو حبیب بن ابی ثابت نے اور حکم نے ان کو میمون بن ابوشبیب نے ''ح'' ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو یحییٰ بن ابی بکیر نے ان کو حمزہ زیات نے ان کو حبیب بن ابی ثابت نے ان کو میمون بن ابی شبیب نے ان کو سمرہ بن جندب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سفید کپڑے پہنو بے شک وہ صاف ستھرے اور پاکیزہ ہوتے ہیں اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

ناپسندیدہ کپڑے:

۶۳۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن بن عمران بن حصین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نہیں سوار ہوتا ارغوان پر (ایک بہت سرخ ریشمی کپڑا جو گھوڑے کی زین پر لگا ہوتا تھا۔) اور میں نہیں پہنتا پیلے رنگ کے ساتھ رنگا ہوا کپڑا اور میں نہیں پہنتا وہ قمیص جس کو ریشم کے کف لگے ہوں۔ یا گلے کی پٹیاں ریشمی ہوں۔

کہتے ہیں کہ حسن بن عمران نے اشارہ کیا اپنی قمیص کے گلے و گریبان کی جانب۔

شیخ نے فرمایا کہ ارغوان سے مراد گھوڑے کی زین کا سرخ نمدہ ہے کبھی وہ بنایا جاتا ہے دیباج اور حریر سے (موٹے اور پتلے ریشم سے) اگر وہ دیباج اور حریر سے بنا ہو تو مردوں کے لئے بیٹھنا حلال نہیں ہے۔ اگر ان دونوں کے علاوہ ہو تو گویا کہ آپ نے حمرۃ و سرخی کو ناپسند کیا تھا جب سننے کے بعد کپڑے کو اس رنگ کے ساتھ رنگا گیا ہو۔ اور اسی طرح پیلے رنگ سے رنگا ہوا بھی مکروہ اور ناپسند فرمایا۔ اسی لئے اس قمیص کو نہیں پہنا جو ریشم کی پٹی کے ساتھ گلا وغیرہ کف وغیرہ بنایا گیا ہو۔ یا دامن کی وغیرہ پیپن اور پٹیاں ریشم کی ہوں اور یہ چار انگشت کی مقدار سے زیادہ ہو جس مقدار کی رخصت آئی ہے غیر حالت جنگ میں۔ حالانکہ تحقیق یہ روایت پہلے گذر چکی ہے کہ آپ کا ایسا جبہ تھا جس کو گلے وغیرہ پر ریشمی پٹیاں لگی ہوئی تھیں اور آپ اس کو حالت جنگ میں پہنتے تھے۔ واللہ اعلم۔

(۶۳۲۱)......(۱) فی ب (القویة أبدلو الواو)

۶۳۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک کے سامنے، اور ان کو محمد بن نصر نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا مالک پر اس نے نافع سے اس نے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے اس نے اپنے والد سے اس نے علی بن ابوطالب سے کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصری کپڑے قسی کو پہننے سے منع فرمایا تھا۔ اور زرد رنگ سے رنگے ہوئے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔ اور رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے قسی وہ کپڑا ہوتا تھا جو مصر سے منگوایا جاتا تھا اس میں ریشم ہوتا تھا۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ کپڑا منسوب تھا شہروں کی طرف جنہیں مس کہا جاتا تھا (اس کا تلفظ اس طرح پر ہے کہ قاف پر زبر ہے اور سین پر تشدید ہے) اس لئے قسی کہلاتا تھا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ قسی دراصل قزی تھا زاء کو سین کے ساتھ لوگوں نے بدل لیا یہ منسوب ہوگا قز کی طرف جس کا معنیٰ ہے ریشمی کپڑا یا اس کا بنایا ہوا اصلی ریشم۔ ابو سلیمان خطابی نے بھی یہی فرمایا ہے۔

۶۳۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالولید فقیہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو وکیع نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو جبیر بن نفیر حضرمی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور میں نے زرد رنگ کا کپڑا پہن رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو پھینک دو یہ کافروں کا لباس ہے (یا کافروں کے کپڑے ہیں)۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابی شیبہ سے۔

۶۳۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسدد نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو ہشام بن غاز نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھاٹی سے اترے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا حالانکہ میں نے دوشالہ یا پگڑی پہن رکھی تھی جو زرد رنگ کے ساتھ رنگی ہوئی تھی آپ نے فرمایا کہ یہ کیسی پگڑی ہے یا دوپٹہ ہے تیرے اوپر؟ میں سمجھ گیا کہ کیا چیز ناپسند کی ہے۔ میں اپنے گھر میں آیا تو گھر والوں نے تندور گرم کیا ہوا تھا میں نے اس کو تندور میں ڈال دیا۔ پھر میں صبح میں آپ کی خدمت میں آیا تو آپ نے پوچھا کہ وہ پگڑی یا وہ کپڑا کہاں ہے؟ اس کا تم نے کیا کیا اے عبداللہ؟ میں نے آپ کو بتادیا کہ میں نے کل اس کو تندور میں ڈال کر جلا دیا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو تم نے اپنے گھر والوں کو کیوں نہ استعمال کرا دیا بے شک اس کو استعمال کرنے میں عورتوں کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۳۲۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمر بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حماد بن زید نے ان کو مسلم عدوی نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس پر پیلے رنگ کا کوئی نشان تھا حضور نے اس کو اس کے لئے ناپسند فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپ بہت ہی کم کسی شئی کے ساتھ کسی ایسے آدمی کی طرف سامنا کرتے تھے جس چیز کو ناپسند کرتے اس کے سامنے۔ جب وہ آدمی چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم لوگ اس کو کہہ دیتے کہ اس پیلے رنگ کو وہ چھوڑ دے (تو اچھا ہوتا)۔

۶۳۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے اور محمد بن رجاء نے ان کو ابو الربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۶۳۲۳)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۰۶۶)

منع فرمایا تھا مردوں کے لئے زعفرانی رنگ کے ساتھ رنگنے سے۔

فرمایا: ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالوارث نے ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا اس بات سے کہ مرد زعفرانی رنگ کے ساتھ کپڑا رنگ کر پہنے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوربیع سے۔

اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسدد سے۔

بہر حال وہ حدیث جس کی ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو اسحٰق بن منصور سلولی نے ''ح''۔

۶۳۲۶:..... اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن خزابہ نے ان کو اسحٰق بن منصور نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابویحییٰ قتات نے اس نے مجاہد سے اس نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گذرا اور اس پر دو سرخ رنگ کے کپڑے تھے اس نے حضور کو سلام کیا تو آپ نے اس کو سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہ ثوری کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور ابوداؤد نے اپنی کتاب میں دوسری دو حدیثیں روایت کی ہیں حمرۃ اور سرخ رنگ کے مکروہ (ناپسند) ہونے کے بارے میں احتمال ہے کہ آپ نے اس کو اس وقت مکروہ اور ناپسند کیا ہو جب بننے کے بعد اس کو رنگا گیا ہو۔ بہر حال وہ کپڑا جس کا سوت رنگا گیا ہو بننے سے پہلے وہ کراہیت میں داخل نہیں ہے۔

تحقیق ہم نے روایت کیا ہے اس حدیث میں جو حضرت براء بن عازب سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ پوشاک میں اور حلے میں دیکھا تھا۔ ابوسلیمان نے فرمایا کہ حلے یہ یمنی چادریں ہوتی تھیں سرخ بھی اور زرد بھی اور سبز بھی اور اس کے بین بین بھی دیگر رنگوں میں وہ بننے کے بعد نہیں رنگی جاتی تھیں بلکہ بننے سے پہلے ہی سوت کو رنگا جاتا تھا اس کے بعد ان کے حلے بنائے جاتے تھے اور وہی عصیب ہوتے تھے اور یہ عصب کہلاتے تھے کیونکہ ان کا سوت اکٹھا کیا جاتا تھا پھر رنگا جاتا تھا اس کے بعد بنا جاتا تھا۔

۶۳۲۷:..... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو یوسف بن سعید نے ان کو حجاج نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوبکر ہذلی نے ان کو حسن نے ان کو رافع بن یزید ثقفی نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان حمرۃ اور سرخی کو پسند کرتا ہے۔ بچاؤ تم اپنے آپ کو حمرۃ و سرخی سے اور ہر ایسے کپڑے سے جو شہرت کا حامل ہو۔ (یعنی جس سے کپڑے کی اور پہننے والے کی شہرت ہو۔)

۶۳۲۸:..... اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے انہوں نے فرمایا۔ مجھے خبر دی ہے ابوبکر ہذلی نے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت انس کے ساتھ اس زمین کی طرف گئے جسے زاویہ کہتے تھے۔ پس حنظلہ سدوسی نے کہا کہ یہ ہریالی کتنی اچھی ہے اور خوبصورت ہے۔ حضرت انس نے فرمایا: ہم لوگ آپس میں باتیں کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسندیدہ رنگ ہرا رنگ ہوتا تھا۔

فصل:..... مردوں کا حلیہ اور زیور استعمال کرنا

سونے کا زیور ان کو استعمال کرنا ناجائز ہے مگر قلیل مقدار میں جس کی ضرورت ہو

جیسے اس حدیث میں ہے:

(۶۳۲۶)..... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۰۶۹)　(۶۳۲۷)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۱۱۷۲/۳)

۶۳۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے اور محمد بن عبداللہ خزاعی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالاشہب نے ان کو عبدالرحمٰن بن طرفہ نے یہ کہ ان کے دادا عرفہ بن اسعد کی الکلاب والے دن ناک کٹ گئی تھی، اس نے چاندی کی ناک لگوالی تو اس میں بدبو ہوگئی تھی لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا یا اجازت دی اس نے سونے کی ناک لگوالی۔ اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد طیالسی نے اور یزید بن ہارون نے اور ابوعاصم نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو عبدالرحمٰن بن عرفجہ نے۔ اور اس کو روایت کیا ہے ابن علیہ نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ عرفجہ۔

اور ہم نے روایت کی ہے انس بن مالک سے کہ انہوں نے باندھ دیا تھا اپنے دانتوں کو سونے کی تار کے ساتھ اور حسن بصری سے مروی ہے اور موسیٰ بن طلحہ اور اسماعیل بن زید بن ثابت سے اسی طرح اور ہم نے روایت کی ہے ابراہیم سے کہ انہوں نے اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

اور بہر حال سونے کی انگوٹھی پہننا یہ ناجائز ہے مردوں کے لئے۔

سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت:

۶۳۳۰:......روایت کیا ہم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۶۳۳۱:......اور ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالاحرز محمد بن عمر بن جمیل ازدی نے۔ ان کو عبداللہ بن روح نے ان کو عثمان بن عمر بصری نے ان کو داؤد بن قیس نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو علی بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا تھا رکوع اور سجدے میں قرأت کرنے سے۔ اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور مصری ریشمی کپڑے پہننے سے اور زرد رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حدیث عقدی سے اس نے داؤد سے۔

۶۳۳۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمر ورزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو حجاج بن محمد نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو نضر بن انس نے ان کو بشیر بن نہیک نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ سے۔

۶۳۳۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو عبدالملک بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی ابوسعید نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابن عجلان نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی صحابی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تھی تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا تھا اس نے اسے اتار کر پھینک دیا۔ اس کے بعد جب وہ آیا تو اس نے چاندی کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی لہٰذا آپ اس سے خاموش ہوگئے۔

۶۳۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو عبیداللہ بن عبدالواحد نے "ح" اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن صالح نے ان کو فضیل بن محمد نے۔ اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابن ابی مریم نے ان کو محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ

(۶۳۳۱)......(۱) فی ب (عبداللّٰہ بن روح بن عمر البصری)

مجھے خبر دی ہے ابراہیم بن عقبہ نے ان کو کریب مولیٰ ابن عباس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اس کو چھین کر پھینک دیا اور فرمایا کہ ایک انسان تم میں سے قصد کرتا ہے آگ کے انگارے کا اٹھا کے اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ سنو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر چلے گئے تو لوگوں نے اس آدمی سے کہا کہ اپنی انگوٹھی اٹھالے اور اس سے فائدہ اٹھا اس آدمی نے کہا اللہ کی قسم میں اس کو کبھی بھی نہیں لوں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینک دیا ہے۔

عورتوں کے لئے سونے وریشم کا حکم:

۶۳۳۵:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن محمد بن علی ایادی نے ان کو احمد بن یونس بن خلاد نے ان کو عبید بن عبدالواحد بن شریک نے ان کو سعید بن حکم بن ابومریم نے۔ پھر اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ مذکورہ کی مثل۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن عسکر سے اس نے ابن ابی مریم سے۔

اور اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے عورتوں کے لئے۔ بوجہ اس کے جو ہم نے روایت کیا ہے۔ حدیث علی وغیرہ سے۔ عورتوں کے لئے ریشم اور سونے کے جواز کے بارے میں۔

۶۳۳۶:..... اور ہم نے روایت کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نجاشی کی طرف سے آنے والا حلہ پیش کیا۔ اس میں سونے کی انگوٹھی بھی تھی اس میں حبشی نگ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیرتے ہوئے یعنی بادل ناخواستہ لکڑی کے ساتھ اس کو لیا یا اپنی بعض انگلیوں کے ساتھ لیا۔ اس کے بعد آپ نے (اپنی نواسی) سیدہ امامہ بنت ابوالعاص جو آپ کی بیٹی زینب کی بیٹی تھی کو بلایا۔ اور فرمایا کہ اس انگوٹھی کو پہن لیجئے اے بیٹی ہم نے اس کی اسناد کو سنن میں ذکر کیا ہے۔

چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے:

۶۳۳۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسن نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل روم کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے کہا کہ وہ آپ کا خط نہیں پڑھے گا جب وہ مہر لگا ہوا نہیں ہوگا۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی مہر بنوائی اس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کندہ کیا ہوا تھا۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایسے لگتا ہے جیسے میں اس انگوٹھی کے نشان کا بیاض اور سفیدی آج بھی دیکھ رہا ہوں۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا آدم سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

۶۳۳۸:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوالنضر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو مسدد نے "ح" اور مجھے خبر دی ابونضر فقیہ نے ان کو ابوعمر رحاء نے ان کو ابوربیع زہرانی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن زید نے ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے ان کو انس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اس میں "محمد رسول اللہ"۔ کندہ کروایا تھا اور فرمایا کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور اس میں محمد رسول اللہ۔ کندہ کروایا ہے۔ لہٰذا کوئی شخص یہ چیز نقش نہ کروائے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مسدد سے۔ اور مسلم نے ابوالربیع زہرانی سے۔

۶۳۳۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر

(۶۳۳۷)..... (۱) فی ب (لم) وھو خطأ

نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی مہر تیار کروائی تھی اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا تھا۔ اور فرمایا تم لوگ اس نام پر نقش نہ کروایا کرو۔

۶۳۴۰: ...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ملحان نے۔ دونوں نے کہا کہ ان کو یحییٰ نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے انس بن مالک نے کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی تھی صرف ایک دن اس کے بعد لوگوں نے چاندی کی مہریں بنوالیں اور ان کو پہننا شروع کر دیا۔

لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پہننی چھوڑ دی تو لوگوں نے بھی چھوڑ دیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن بکیر سے۔ بخاری نے کہا ہے کہ متابع بیان کی اس کی ابراہیم بن سعد اور شعیب بن ابی حمزہ نے اور زیاد بن سعد نے زہری سے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ابراہیم سے اور زیاد سے صحیح میں۔ اور مناسب یہ ہے کہ اس حدیث میں چاندی کا ذکر وہم ہو۔ زہری کی زبان نے اس کی طرف سبقت کی ہے دیگر راویوں نے اس کو وہاں سے وہم کی بنا پر اٹھالیا۔

۶۳۴۱: ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو ابو اعمش اور یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن منہال نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو سعید بن ابوعرویہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض عجمیوں کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا کہتے ہیں کہ ان سے کہا گیا کہ وہ لوگ مہر کے بغیر خط قبول نہیں کرتے۔ کہتے ہیں کہ اس لئے آپ نے چاندی کی مہر بنوائی۔ اس کا نقش، محمد رسول اللہ تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا بیرِ اریس میں گر جانا:

۶۳۴۲: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو وہب بن بقیہ نے ان کو خالد نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے حدیث یزید کے مفہوم کے ساتھ۔ اس نے یہ اضافہ کیا ہے۔ وہ انگوٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ رہی یہاں تک کے انتقال ہو گیا۔ اور پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ ان کا بھی انتقال ہو گیا اور پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ رہی یہاں تک کہ آپ کا بھی انتقال ہو گیا۔ اور پھر وہ حضرت عثمان کے ہاتھ میں تھی ایک بار وہ اریس کے کنویں کے پاس بیٹھے تھے تو اچانک وہ کنویں میں گر گئی۔ انہوں نے اس کو تلاش کرنے کے لئے اس کا پورا پانی نکلوا دیا مگر وہ باوجود تلاش بسیار کے مل نہ سکی۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے مختصراً یزید بن زریع کی حدیث سے۔

۶۳۴۳: ...... یہ زیارت کا اضافہ مروی ہے احمد بن محمد بن عبداللہ انصاری سے ان کو ان کے والد نے اس نے ثمامہ سے اس نے انس بن مالک سے اور ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۳۴۴: ...... ہمیں جس کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو یحییٰ نے ان کو عبیداللہ نے ان کو خبر دی نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی اور اس کا رنگ ہتھیلی کی طرف کیا۔ لوگوں نے بھی انگوٹھیاں لے لیں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینک دیا۔ اس کے بعد چاندی کی بنوالی۔

(۶۳۴۰)...... (۱) كذا بالمخطوطة ولعل الصواب (فطرح) (۶۳۴۲)...... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۲۱۵)

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے یحییٰ قطان کی حدیث سے۔

۶۳۴۵:......اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو عبیداللہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور وہ ان کے ہاتھ میں رہتی تھی حضور کے بعد وہ ابوبکر کے ہاتھ میں رہتی تھی اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی اس کے بعد عثمان کے ہاتھ میں رہتی تھی حتیٰ کہ بیئر اریس میں گر گئی تھی۔ مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا یحییٰ بن یحییٰ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن سلام سے اس نے ابن نمیر سے۔ اور اس نہیں کہا اس سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے یوسف بن موسیٰ سے اس نے ابو اسامہ سے اس نے عبیداللہ سے اور اس نے کہا کہ حتیٰ کہ حضرت عثمان سے وہ چاندی بیر اریس میں گر گئی۔

شیخ نے فرمایا کہ یہ حدیث اور اس سے پہلے والی احادیث دلالت کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگوٹھی کو نہیں پھینکا تھا جس کو انہوں نے چاندی سے بنوایا تھا بلکہ اس انگوٹھی کو اتار پھینکا تھا جس کو انہوں نے سونے کا بنوایا تھا یہ بات واضح ہے نافع وغیرہ کی روایت سے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے۔

۶۳۴۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ایوب بن موسیٰ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی لی تھی اس کے بعد اس کو رکھ دیا تھا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اس میں ''محمد رسول اللہ'' گدوایا تھا اور فرمایا تھا کہ میری اس مہر کی طرح کوئی شخص مہر نہ بنوائے جب اس کو پہنتے تھے تو اس کے نگ کو ہتھیلی کی اندر کی طرف کرتے تھے۔ راوی نے کہا کہ یہی مہر تھی جو معیقیب سے بیئر اریس میں گر گئی تھی سفیان نے کہا کہ اس کلمے کو کوئی نہیں لایا سوائے ایوب بن موسیٰ کے۔

سفیان سے کہا گیا کیا وہ معیقیب سے گر گئی تھی انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں جماعت سے اس نے سفیان سے۔

شیخ نے فرمایا کہ مخالفت کی ہے ایوب بن موسیٰ نے بھی دوسروں کی اس بات میں کہ چاندی کی انگوٹھی کا نگ اپنی ہتھیلی کے اندر کی طرف کرتے تھے۔ اور تمام راویوں نے اس بات کو ذکر کیا ہے سونے کی انگوٹھی کے متعلق جس کو آپ نے اتار پھینکا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سونے کی انگوٹھی پھینک دینا:

۶۳۴۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے اور وہ ابن ابی تمیمہ سختیانی ہیں انہوں نے نافع سے انہوں نے ایک ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی۔ اور اس کا نگ اندر کی طرف کر رکھا تھا۔ فرمایا کہ آپ ایک دن خطبہ اور وعظ فرما رہے تھے اچانک فرمایا کہ میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی اور میں اسے پہنتا تھا اور میں اس کا نگ اندر کی طرف کرتا تھا۔ اور بے شک میں اللہ کی قسم اس کو ہمیشہ کے لئے نہیں پہنوں گا۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ اور اسی معنی کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے عبیداللہ بن عمر نے اور موسیٰ بن عقبہ نے اور لیث بن سعد نے اور اسامہ بن زید نے نافع سے۔ اور یہ ساری روایتیں مسلم میں نقل ہیں۔

۶۳۴۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعد دارمی

(۶۳۴۶)......(۱) فی ب (فھو)

نے ان کو قعنبی نے ان میں جو اس نے مالک پر پڑھی۔ اس نے عبداللہ بن دینار سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ کھڑے ہوئے اور اس کو پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اس کو ہمیشہ کے لئے نہیں پہنوں گا لہٰذا لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں قعنبی سے۔

فصل: ...... لوہے اور پیتل کی انگوٹھی کی بابت جو احادیث آئی ہیں

۶۳۴۹: ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو ہمام نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو عمر بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے منع فرمایا تھا لوہے کی انگوٹھی سے۔

۶۳۵۰: ...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حسن بن علی نے اور محمد بن عبدالعزیز بن ابوزومہ المعنی نے کہ زید بن حباب نے ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن مسلم سے اس نے ابوطیبہ سلمی مروزی سے اس نے عبداللہ بن بریدہ سے اس نے اپنے والد سے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس کے ہاتھ میں پیتل کی انگوٹھی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے میں تجھ سے بتوں کی بو پا رہا ہوں۔ اس نے اسے پھینک دیا۔ اس کے بعد پھر آیا تو اس کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا بات ہے میں تیرے اوپر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ اس نے اسے بھی پھینک دیا اس کے بعد اس نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر میں کس چیز کی بنواؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاندی کی بنواؤ اور ایک مثقال سے کم رکھنا۔ اور محمد نے یہ نہیں کہا، عبداللہ بن مسلم اور نہیں کہا حسن نے السلمی المروزی۔

۶۳۵۱: ...... اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے لوہے کی انگوٹھی بنوانے کے بارے میں۔ اور روایت میں آپ کا یہ قول، جب اسے بنوایا تھا یا لیا تھا تو کہا کہ یہ اخبث ہے اور اخبث ہے۔ یہ قوی نہیں ہے۔

اور شیخ نے فرمایا کہ مناسب یہ ہے کہ یہ نہی مکروہ ہونے کی ہو یعنی مکروہ تنزیہی ہو (تحریمی نہ ہو) اور انگوٹھی کو ناپسند کیا ہو پیتل کی وجہ سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ میں تم سے بتوں کی بو محسوس کر رہا ہوں، اس لئے فرمایا تھا کہ پیتل سے بت تیار کئے جاتے تھے۔ اور لوہے کی انگوٹھی کو ناپسند کیا تھا اس کی ناگوار بو کی وجہ سے۔ اور حضور کا یہ کہنا کہ میں تیرے اوپر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں اس لئے فرمایا کہ یہ بعض کافروں کی عادت وصورت میں سے ہے جو اہل نار ہیں واللہ اعلم۔

اور تحقیق ہم نے روایت کیا ہے اس حدیث میں جو ثابت ہے سہل بن سعد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے کہا تھا جس کی حضور شادی کرانا چاہتے تھے۔

التمس ولو خاتماً من حدید. ڈھونڈھ تلاش کر کوئی شئی اگر چہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ (یہ دلیل ہے کہ اگر مکروہ تحریمی ہوتا تو یہ نہ فرماتے۔)

۶۳۵۲: ...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن مثنی نے اور زیاد بن یحییٰ نے اور حسن بن علی نے ان کو سہل بن حماد ابوعتاب نے ان کو ابومکین نوح بن ربیعہ نے ان کو ایاس بن حارث بن معیقیب نے اور ان کے نانا ابوذباب نے ان کے دادا

(۶۳۵۰) ...... أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۴۲۲۳)

سے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی لوہے کی تھی جس پر چاند کا ملمع کیا ہوا تھا وہ کہتے ہیں کہ وہ بسا اوقات ان کے ہاتھ میں ہوتی تھی اور کہا کہ معیقیب رسول اللہ کی انگوٹھی پر نگران مقرر تھا۔

اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن بشار نے سہل سے اور کہا کہ ان کے دادا معیقیب نے اور کہا کہ بسا اوقات وہ میرے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ اس کی یعنی ملمع کرنے کی وجہ یہ تھی جب لوہے کو چاندی سے ملمع کر دیا جائے تو اس سے لوہے کی بو نہیں آتی۔ لہٰذا مناسب ہے ایسا کرنے سے اس کی کراہت اٹھا دی جائے گی۔

اور ہم نے روایت کی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ وہ دیکھے گئے اس حال میں کہ ان کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی تھی۔ اور ہم نے عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اس کو ناپسند کیا تھا۔

۶۳۵۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ پر سونے کی انگوٹھی دیکھی اور حکم دیا کہ اسے پھینک دو اور زیاد نے کہا اے امیر المؤمنین میری انگوٹھی لوہے کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ تو اور زیادہ بدبودار ہے زیادہ بدبودار ہے۔

فصل:......انگوٹھی کا نگ اور اس کا نقش

۶۳۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعمر و محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن نے ان کو ابوسفیان نے ان کو امیہ بن بسطام نے ان کو معتمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حمید سے وہ حدیث بیان کرتے تھے انس سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور نگ بھی چاندی کا تھا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق سے اس نے معتمر بن سلیمان سے۔

۶۳۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ایوب بن موسیٰ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے سونے کی انگوٹھی حاصل کی تھی پھر اس کو ڈال دیا تھا۔ اور چاندی کی حاصل کر لی تھی اس کا نگ بھی اسی میں سے تھا اور وہ اس نگ کو اندر ہتھیلی کی طرف کر لیتے تھے اس میں محمد رسول اللہ کندہ کر دیا گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا تھا کہ اس طرح کے نقش والی انگوٹھی کوئی نہ بنوائے۔ اور یہ وہی انگوٹھی تھی جو معیقیب سے بیر اریس میں گر گئی تھی۔

شیخ نے فرمایا کہ ابن عیینہ کے اکثر اصحاب نے اس حدیث میں ذکر کیا ہے کہ اس انگوٹھی کا نگ بھی اسی سے تھا۔ حمیدی نے اس کو محفوظ کیا ہے اور وہ راوی ثقہ ہے اور حجت ہے۔

۶۳۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی کی انگوٹھی تھی اور اس کا نقش حبشی تھا۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں کہ یحییٰ بن ایوب نے ابن وہب سے روایت کی ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ دو انگوٹھیاں تھیں ایک کا نگ حبشی تھا اور دوسری کا اسی سے تھا۔ اور معیقیب کی حدیث میں ہے کہ آپ کی ایک انگوٹھی لوہے کی تھی جس پر چاندی کا ملمع کیا ہوا تھا۔ بسا اوقات وہ اس کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ اور احادیث میں ایسی کوئی شئی نہیں ہے جس سے معلوم ہو کہ آپ نے ان دونوں میں ترجیح دی تھی۔

اور سلیمان خطابی رحمہ اللہ دونوں ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہننے کو مکروہ کہتے تھے اور ایک ہاتھ میں دو انگوٹھیوں کو بھی۔ اور وہ یہ خیال کرتے تھے کہ یہ

(۶۳۵۲)...... (۱) فی أ (أبو مسعود) أخرجه المصنف من طريق ابی داود (۴۲۲۴)

عیب ہے اچھی عادت میں اور پسندیدہ صفات میں اور اچھے اور اونچے لوگوں کے پہناوے میں سے بھی نہیں ہے۔ اور محسن یہی ہے کہ مرد ایک انگوٹھی پہنے جس پر کوئی نقش ہو نہ ہی اپنے نفس کی حاجت کے لئے ہو نہ اس کے حسن کے لئے نہ ہی اس کے نگ کی تازگی و رونق کے لئے۔

۶۳۵۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ اور عمران بن موسیٰ نے ان کو صلت بن مسعود نے اور یعقوب بن ابراہیم زہری نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقیق کے ساتھ انگوٹھی پہنو بے شک وہ مبارک ہے (یعنی بابرکت ہے۔)

فصل:......کس انگلی میں انگوٹھی پہنی جائے اور کس میں نہ پہنی جائے

۶۳۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو عبدالوارث نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو انس نے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی تیار کروائی تھی اور اس میں کندہ کروایا تھا اور فرمایا تھا کہ میں نے انگوٹھی بنوائی ہے اسی طرح کی کوئی شخص نہ کندہ کروائے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (ایسے لگتا ہے) جیسے میں انگوٹھی والے نشان کی سفیدی دیکھ رہا ہوں آپ کی چھنگلی میں (یعنی سب سے چھوٹی انگلی میں۔)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابومعمر سے اس نے عبدالوارث سے۔

۶۳۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حمید بن عیاش رملی نے ان کو مؤمل بن اسماعیل نے ان کو شعبہ نے ''ح'' اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو شعبہ نے عاصم بن کلیب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا ابوبردہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں گھر میں رسول اللہ کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا اے علی! ہدایت طلب کیجئے اور اس ہدایت کے ذریعے آپ راستے کی رہنمائی بھی یاد کیجئے۔

اور سیدھی اور درست روش کو بھی طلب کیجئے اور سیدھے اور درست کے ساتھ اپنے تیر کو درست اور صحیح نشانے پر پہنچانے کو بھی یاد کیجئے۔ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا تھا اس بات سے کہ میں درمیان والی انگلی میں انگوٹھی پہنوں اور اس میں جو اس کے متصل ہے۔ یہ حدیث طیالسی کے الفاظ ہیں۔ اور حدیث مؤمل بھی اسی مفہوم میں ہے اور اس کے آخر میں کہا ہے کہ۔ مجھے منع فرمایا تھا انگوٹھی پہننے سے۔ اس میں اور اس میں اشارہ کیا تھا درمیان والی انگلی اور شہادت کی انگلی کے لئے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

فصل:......کس ہاتھ میں انگوٹھی پہنی جائے؟

۶۳۶۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو حسن بن عباس نے ان کو سہل بن عثمان نے ان کو عقبہ بن خالد نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کے پاس سونے کی انگوٹھی لائی گئی آپ نے اس کو دائیں ہاتھ میں کر لیا اور اس کا نگ اندر کی طرف کر لیا لہٰذا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں لے لیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا تو اس کو اتار دیا اور فرمایا کہ میں اس کو ہمیشہ کے لئے نہیں پہنوں گا پھر آپ نے وہ چاندی کی بنوالی۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں سہل بن عثمان سے۔

(۶۳۵۷)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۲۶۰۴/۷) (۶۳۵۹)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسى (۱۶۱)

۶۳۶۱:۔۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو ابوبکر حنفی نے ان کو اسامہ بن زید نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حسب بغدادی نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو نافع نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ انگوٹھی بنوائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی آپ نے اس کو دائیں ہاتھ میں پہنا تھا اور اس کا نگ اندر کی طرف تھا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور اسی انگوٹھی کو آپ نے اتار کر پھینک دیا اس کے بعد لوگوں کو سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے منع فرمادیا۔ اسی طرح کہا ہے اس کو جویریہ بن اسماء نے اور ابن اسحاق نے نافع سے ان کے دائیں ہاتھ میں پہننے کے بارے میں۔

۶۳۶۲:۔۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابودرداء نے ان کو نصر بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے ان کو عبدالعزیز بن ابودرداء نے ان کو نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور اس کا نگ آپ کی ہتھیلی کے اندر تھا اور روایت کیا ہے عبیداللہ بن عمر نے نافع سے کہ حضرت ابن عمر اپنی انگوٹھی اپنے بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔

۶۳۶۳:۔۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہناد نے ان کو عبدہ نے ان کو عبیداللہ نے اس کے بعد اس نے اس مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

۶۳۶۴:۔۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن یعقوب ریادی نے بغداد میں ان کو ابوبکر احمد بن یوسف بن خلاد نے ان کو ابوالربیع رازی حسین بن ہیثم نے ان کو زکریا بن یحییٰ کاتب عمری نے ان کو مفضل بن فضالہ نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن عمر بن حفص بن عمر بن خطاب نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ چاندی کی انگوٹھی بنواتے تھے اور اس کو بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔ یہ روایت عبدالعزیز کی روایت کی تائید کرتی ہے۔ احتمال ہے کہ جس کو انہوں نے دائیں ہاتھ میں پہنا تھا وہ ہو جس کو انہوں نے سونے کا بنوایا تھا اس کے بعد اس کو پھینک دیا تھا اور جس کو ایک اور طریق سے بھی مروی ہے جو اس کی تائید کرتی ہے۔ انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ میں پہنا تھا وہ بھی جس کو چاندی کا بنوایا تھا۔ یہ دونوں روایتوں کے درمیان تطبیق ہے واللہ اعلم۔

۶۳۶۵:۔۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ کی چھنگلی میں پہنی تھی یہاں تک کہ گھر کی طرف لوٹے تو اس کو پھینک دیا پھر اس کو نہیں پہنا تھا بلکہ پھر چاندی کی انگوٹھی بنوالی اور اس کو اپنے الٹے ہاتھ میں پہنا۔ اور بے شک ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب کے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

شیخ نے فرمایا کہ اس کو معن بن عیسیٰ نے بھی روایت کیا ہے اور قعنبی نے سلیمان بن بلال سے اس کے بعض مفہوم کے ساتھ۔ اور اس کو روایت کیا ہے خارجہ بن مصعب بن جعفر نے اس کو کچھ مفہوم کے ساتھ۔

اور میں نے ابوعیسیٰ ترمذی کی کتاب میں پڑھا ہے قتیبہ سے اس نے حاتم بن اسماعیل سے اس نے جعفر بن محمد سے اس نے اپنے والد سے وہ

(۶۳۶۱)۔۔۔۔۔۔(۱) فی أ (حبیب) وهو خطأ (۶۳۶۲)۔۔۔۔۔۔أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۴۲۲۷)

(۶۳۶۳)۔۔۔۔۔۔أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۴۲۲۸) (۶۳۶۴)۔۔۔۔۔۔(۱) فی ب (عبدالله)

کہتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت حسین دونوں انگوٹھیاں پہنتے تھے اپنے بائیں ہاتھوں میں ۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

۶۳۶۶ :...... وہ اس میں سے ہے جس کی ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بصورت اجازت وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو محمد بن اسحاق بن ابراہیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے ۔ وہ کہتے ہیں کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی انگوٹھیوں میں اللہ کا ذکر تھا ۔ (اللہ کی یاد تھی) اور وہ ان کو اپنے بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے ۔ اور محدثین نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے حضرت انس بن مالک سے ۔

۶۳۶۷ :...... ہمیں خبر دی ابونصر بن محمد بن علی بن محمد فقیہ شیرازی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے بطور املاء کے ہم لوگوں کے لئے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو انس بن مالک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں پہنا تھا اس کا نگ حبشی تھا آپ اس کے نگ کو اندر ہتھیلی کی طرف کر لیتے تھے ۔

۶۳۶۸ :...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے اس نے اس کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل ۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں زہری بن حرب سے اس نے ابواویس سے اور اسی طرح اس کو کہا ہے طلحہ بن یحییٰ نے یونس بن یزید سے اور اس کو روایت کیا ہے ابن وہب نے یونس سے مگر اس سے دائیں ہاتھ کا ذکر نہیں کیا ۔

۶۳۶۹ :...... ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن حسین بن محمد بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد قطان نے ان کو سعید بن عثمان اہوازی نے ان کو ابوبکر بن خلاد باہلی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اس میں تھی اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کی طرف اشارہ کیا اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن خلاد سے ۔

شیخ نے فرمایا : اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب السنن میں ابوالولید کی حدیث سے یہ حماد ہے ۔

۶۳۷۰ :...... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو ابوبکر بن نافع نے ان کو زید می نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت سے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کے بارے میں پوچھا ۔ انہوں نے حدیث کو ذکر کیا نماز عشاء کی تاخیر کرنے کے بارے میں اس کے بعد کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں دیکھ رہا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی کی انگوٹھی کے سفید نشان کو یا نشان کی چمک کو اور انہوں نے اپنی بائیں ہاتھ کی چھنگلی اوپر اٹھالی ۔

۶۳۷۱ :...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے انس سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی تھی ؟ انہوں نے کہا جی ہاں تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز دیر سے پڑھائی ۔ رات آدھی گذر گئی یا آدھی کے قریب اس کے بعد آپ تشریف لائے اور فرمایا بے شک لوگ سو گئے ہیں اور تم لوگ ہمیشہ نماز میں تھے جب تک نماز کی انتظار کرتے رہے ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا میں آپ کی چاندی کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا اور وضاحت کی ۔

☆...... سقط من (أ، ب)

شیخ فرماتے ہیں کہ یہ زیادہ صحیح ہے زہری کی روایت سے انس سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی پھینک دی تھی جو چاندی کی بنوائی تھی۔ اور یہ بات بالا جماع غلط ہے۔اور درست اور مناسب یہ ہے کہ دائیں طرف کا ذکر اس کے بارے میں ہو جو انہوں نے سونے کی بنوائی تھی اور اسی کو پھینک بھی دیا تھا۔ جیسے ہم ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ذکر کر چکے ہیں۔

۶۳۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن یونس نے مصر میں ان کو ابو معمر صالح بن حرب نے ان کو عیسیٰ بن شعیب نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اس پر محمد رسول اللہ لکھوادیا تھا اور اس کو بائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنا تھا۔اس میں تاکید ہے حماد کی روایت کے لئے ثابت سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے۔اور جو اس کی تاکید کرتی ہے وہ یہ بھی ہے۔

۶۳۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اپنے اصل سماع سے ان کو خبر دی ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نسائی احمد بن شعیب بن بحر نے مصر میں ان کو حسین بن عیسیٰ بسطامی نے ان کو سالم بن قتیبہ نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک ان کی بائیں انگلی میں۔

۶۳۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان نے یعنی ابن بلال نے ان کو شریک بن نمر نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے کہ کہا شریک نے مجھے حدیث بیان کی ہے ابوسلمہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

شیخ نے فرمایا کہ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے کتاب السنن میں احمد بن صالح سے اس نے ابن وہب سے اور کہا کہ روایت ہے حضرت علی سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد فرمایا کہ کہا ہے شریک نے۔ کہ مجھ کو خبر دی ہے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی پہنتے تھے دائیں ہاتھ میں۔

۶۳۷۵:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعلی نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن صالح نے۔اس نے دونوں کا ذکر کیا۔ اور حدیث ابوسلمہ منقطع سے بہر حال رہی روایت ابن حنین کی علی سے۔اگر اس نے اس حدیث کو مراد لیا ہے تو یہ موصول ہے اس جہت سے،لیکن میں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ ارادہ کیا ہو حدیث نہی کو (یعنی سونے کی انگوٹھی سے اور قسی کپڑا پہننے سے اور زرد رنگ کے کپڑے سے اور رکوع میں قرأت سے مگر اس کا متن ساقط ہو گیا ہو۔

۶۳۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبداللہ بن سعید نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے صلت بن عبداللہ بن نوفل بن عبدالمطلب کی دائیں چھنگلی میں انگوٹھی دیکھی تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا کہ وہ اپنی انگوٹھی اسی طرح پہنتے تھے۔اور اس نے اس کا نگ کو ہاتھ کی پیٹھ کی طرف کرلیا تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگوٹھی ایسے ہی پہنتے تھے۔

دس اشیاء کی ممانعت:

۶۳۷۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن سعید بن ابی مریم نے اور ابوالاسود نے اور ابوزید نے اور یزید بن خالد بن یزید بن عبداللہ بن موہب نے ان کو مفضل بن فضالہ نے ان کو عیاش بن

(۶۳۷۵)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۲۲۶) (۶۳۷۶)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۲۲۹)

عباس نے ان کو ابوالحصین ہثیم بن شفی نے اس نے سنا وہ کہتے تھے کہ میں اور ابو عامر معافری نکلے ایلیا میں نماز پڑھنے کے لئے۔ قبیلہ ازد کا ایک آدمی تھا جوان کو قصے سناتا تھا اس کا نام ابوریحانہ تھا۔ وہ تھا صحابہ میں سے۔ ابوحصین کہتے ہیں کہ میرا ساتھی مجھ سے پہلے مسجد بیت المقدس میں پہنچ گیا اور میں نے بھی ان کو جا کر پالیا اور میں بھی جا کر اس کے کونے کی طرف بیٹھ گیا۔

اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے ابوریحانہ کے قصے سنے ہیں میں نے کہا کہ نہیں تو۔ اس نے کہا کہ میں نے اس سے سنا تھا وہ کہہ رہے تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے منع فرمایا تھا۔ دانتوں کے ساتھ کاٹنے سے، جسم کو گود کر نیل بھرنے سے، بال اکھیڑنے سے۔ بغیر جسم پر کپڑے کے دو مردوں کا ننگے ایک ہی کپڑے میں سونا۔ اسی طرح جسم پر کپڑے بغیر ننگے جسم دو عورتوں کا ایک کپڑے میں سونا۔ اور عجمیوں کی طرح آدمی کا نچلے جسم پر ریشم پہننا (جیسے ریشمی لنگی لاچہ وغیرہ خالص ریشم سے اگر ہو۔)

اور عجمیوں کی طرح اپنے کندھوں وغیرہ۔ پر ریشم پہننا اور غارت گری ولوٹ مار کرنے سے اور شیر وغیرہ درندوں پر سوار ہونے سے اور انگوٹھی پہننے سے مگر صاحب اقتدار صاحب حکومت کے لئے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شاید نیچے کے جسم پر اور کندھوں پر ریشم پہننے سے مراد یہ ہو کہ جب ریشم زیادہ ہو جائے اور اس کپڑے سے مقصود بھی ریشم پہننا ہی بن جائے۔ (تو ظاہر ہے ممنوع ہوگا۔)

(اور درندوں پر سواری کا سوچنا ممنوع ہوگا جان کو خطرے میں ڈالنے کے ڈر سے) اور شیر وغیرہ کی کھال پر بیٹھنا اس لئے ممنوع ہوگا کہ اس کو حرام بتایا اس کے بالوں کی وجہ سے اس لئے کہ مردار کے بال نجس ہوتے ہیں۔ باقی رہا دباغت کرنا اور چمڑے کو رنگنا۔ تو وہ صرف چمڑے کے لئے حکم ہے اس کا رنگنا کسی اور شئی کو پاک نہیں کرے گا اور انگوٹھی کا عدم جواز غیر صاحب حکومت وصاحب اقتدار کے علاوہ کے لئے ہے۔ ممکن ہے کہ اس سے مراد صاحب اقتدار بھی ہو اور وہ بھی مراد ہو جو صاحب اقتدار کے معنی میں ہے کیونکہ صاحب اقتدار کو انگوٹھی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اس کے ساتھ وہ خطوط پر مہر لگائے اور اس کے ساتھ عام مالوں پر مہر لگائے۔ دغا فریب سے بچانے کے لئے اور اس سامان پر جس کی گھڑی اور بنڈل تیار کیا گیا ہے۔ جن کے لئے تیار کیا گیا ہو۔ بہر حال ہر وہ شخص جس کے لوگوں کے ساتھ معاملات ہوں اس کو انگوٹھی والی مہر کی ضرورت ہوگی خط وکتابت کے لئے اور اپنے مال اور دوسروں کے مال کی حفاظت کرنے کے لئے۔ تو ایسا آدمی بھی ذی سامان وذی اقتدار کے حکم میں ہوگا۔ اس کے لئے انگوٹھی کے ساتھ مہر لگانا ضروری ہوگا۔ بہر حال جو شخص انگوٹھی کے ساتھ مہر لگا کر بند نہ کرے بلکہ انگوٹھی زینت اور خوبصورتی کے لئے پہنے کسی دوسری غرض کے سوا۔ تو پھر یہ حدیث واجب کرتی ہے کہ وہ اس میں داخل ہو جن میں تکبر اور غرور شامل ہوتا ہے لہٰذا ایسے آدمی کے لئے ممنوع ہوگا انگوٹھی پہننا۔

شیخ نے فرمایا کہ انگوٹھی پہننے کی ممانعت غیر صاحب اقتدار کے لئے مکروہ وممنوع تنزیہی ہو۔

اور تحقیق ذکر کیا ہے حلیمی نے اس کا معنی۔

اور حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کسی آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے گھوڑے کی لگام کو سونے یا چاندی کے ساتھ مزین کرے۔ اور اپنے مخالف کو جس نے چاندی کی انگوٹھی پہن رکھی ہے اس کو ذلیل کرے۔ یا اپنی تلوار کو مزین کرے یا اپنے کمر بند وغیرہ کو مزین کرے چاندی کے ساتھ ہاں البتہ قلیل مقدار میں جائز ہوگا یہ سب کچھ جو اسراف کے دائرے میں نہ آئے اور اس سے تجاوز کرے سواری کو آراستہ کرنا سونے چاندی کے ساتھ یہ اسراف ہے۔ اس لئے کہ سواری پر وہ سوار ہوتا ہے وہ اسکو اٹھاتی ہے لہٰذا اس کا زیور مالک کا زیور شمار نہ ہوگا ہاں اگر وہ اپنے

(۶۳۷۷)..... (۱) فی ب (وهب) وهو خطأ

أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفيان (۵۱۶/۲ و ۵۱۷)

قرآن پر اور اپنے تلوار پر اور اپنے کمر پٹے پر سونا چاندی لگوائے تو وہ زیور اسی آدمی کا پہننا شمار ہوگا انگوٹھی کی طرح تحقیق ہم نے ذکر کر دیا ہے ان روایات کو جو کتاب السنن میں اس کے مفہوم میں وارد ہوئی ہے۔

فصل: ......عموم حدیث کی بناء پر مردوں اور عورتوں کے لئے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا اور پینا حرام ہے

۶۳۷۸: ...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ مدائن میں تھے انہوں نے کسی سے پانی پینے کے لئے مانگا تو ایک کسان ان کے لئے چاندی کے کٹورے میں پانی لے آیا حذیفہ نے پانی سمیت اس کو پھینک دیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو ایسے نہیں پھینکا بلکہ ہمیں منع کیا گیا ہے اس سے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو منع فرمایا تھا حریر اور دیباج سے اور سونے چاندی کی برتنوں میں پینے سے اور فرمایا کہ یہ چیزیں کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

حفص کی حدیث کے الفاظ ہیں اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں حفص بن عمر سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

۶۳۷۹: ......اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث مجاہد سے اس نے ابن ابولیلیٰ سے اس نے حذیفہ سے کہ انہوں نے کہا اس حدیث میں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو منع کیا تھا اس بات سے کہ ہم سونے چاندی کے برتنوں میں کھائیں اور پئیں اور حریر اور دیباج پہننے سے اور اس پر بیٹھنے سے۔

اور فرمایا تھا کہ یہ چیزیں کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

۶۳۸۰: ...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعمر وادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو قاسم بن زکریا نے ان کو حسن بن عبدالعزیز جروی نے ان کو جرجانی نے دونوں نے کہا کہ ان کو وہب بن حریر بن حازم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابونجیح سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں مجاہد سے پھر اس نے اس کو ذکر کیا۔ بخاری نے اس کی تخریج کی ہے صحیح میں۔

۶۳۸۱: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن احمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر اس نے نافع سے اس نے زید بن عبداللہ بن عمر سے اس نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق سے اس نے ام سلمہ زوجۂ رسول سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک وہ آدمی جو سونے چاندی کے برتنوں میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے مالک سے۔

۶۳۸۲: ......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابوالفضل بن یعقوب سے وہ کہتے ہیں کہ ابونصر آئے محمد بن عبدالرزاق کے پاس حالانکہ وہ چناندی کے گلاس میں پانی پی رہے تھے اے امیر گویا کہ میں جہنم کی آگ دیکھ رہا ہوں وہ تیرے پیٹ میں حرکت کر رہی ہے۔

(۶۳۷۸) ...... انظر مسند الطیالسی (۴۲۹)

اس نے پوچھا کہ ایسا کیوں ہوا اے شیخ!؟ انہوں نے اس کو وہ حدیث بیان کی جو اس بارے میں آئی ہے۔ محمد بن عبدالرزاق نے کہا میں نے اللہ سے عہد کرلیا ہے کہ میں چاندی کے برتن میں کبھی بھی نہیں پیوں گا۔

شیخ نے فرمایا کہ ہم نے روایت کی ہے اس برتن کے بارے میں جو چاندی کے ساتھ پالش کیا گیا ہے جب زیادہ ہو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے، کہ جس نے سونے یا چاندی کے برتن میں کھایا پیا یا اس برتن میں جس میں سونا چاندی ہو۔ اس کے پیٹ میں آگ جلتی ہے اور ہم نے اس بارے میں روایت کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور یہ کتاب السنن مذکور کی کتاب الطہارۃ میں ہے۔

۶۳۸۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے ان کو بنت ابوعمرو نے وہ کہتی ہیں کہ ہم نے پوچھا تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیور کے بارے میں اور ان پیالوں کے بارے میں جن کو چاندی کی پالش کی ہوئی ہو۔ سیدہ نے ہمیں ان سے منع فرمایا تھا۔ کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے زیادہ زیادہ رخصت پر اصرار کیا تو انہوں نے کچھ رخصت دی زیور میں مگر چاندی لگے ہوئے پیالے کے بارے میں رخصت دی۔

۶۳۸۴:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ایوب نے قاسم بن محمد سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے مکروہ قرار دیا تھا چاندی کا ملمع کئے ہوئے پیالے میں پینے سے۔

۶۳۸۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ حسن مکروہ سمجھتے تھے چاندی سے ملمع کئے ہوئے ہیں۔ اگر اس میں پانی پلا دیئے جاتے تو پی لیتے تھے اور کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب اس میں پینے کو دیئے جاتے تو وہ اس کو توڑ دیتے تھے۔

فصل:......سفید بال اکھیڑنے کی کراہت

۶۳۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور وہ عبداللہ بن برہان ہیں اور ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عبدالرحمٰن بن حارث نے ان کو عمر بن شعیب نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ اور سفیان نے معنیً اور ان کو ابن عجلان نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید بال نہ اکھیڑو نہیں کوئی مسلمان جو سفید بالوں والا ہوا اسلام میں۔

اس نے کہا کہ کہا ہے سفیان نے: مگر ہوگا نور اس کے لئے قیامت کے دن۔

اور کہا ہے یحییٰ کی حدیث میں یوں ہے: مگر اللہ تعالیٰ لکھ دے گا اس کے لئے اس ایک سفید بال کے بدلے میں ایک نیکی اور مٹا دے گا اس سے اس کے بدلے میں ایک گناہ۔

اور ابن الحارث کی روایت میں یوں ہے۔ کہ رسول اللہ نے منع فرمایا تھا سفید بالوں کو اکھیڑنے سے اور فرمایا تھا کہ یہ اسلام کا نور ہے۔

۶۳۸۷:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ولید نے یعنی ابن کثیر نے ان کو عبدالرحمٰن بن حارث نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے

بدلے میں ایک نیکی ہوگی اور اس کے بدلے میں ایک درجہ بلند ہوگا۔

۶۳۸۸: ......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے ان کو قتیبہ نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابی حبیب نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حسین بن محمد بن حسن بجلی مقریٔ نے کوفے میں ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن ابودارم نے ان کو احمد بن سعید بن شاہین نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن ایوب سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں یزید بن ابوحبیبہ۔ سے عبدالعزیز بن ابوالصعبہ سے انہوں نے حنش سے اس نے فضالہ بن عبید سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا (یا سفید بالوں والا ہوا) یہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

ایک آدمی نے کہا: بے شک بہت سے لوگ سفید بالوں کو اکھیڑ لیتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا جو شخص چاہے وہ اپنے بال سفید اکھیڑے یا یوں کہا کہ اپنے نور کو اکھیڑے اور ابن لہیعہ کی روایت میں ہے جو شخص چاہے وہ اپنے نور کو اکھیڑے۔

سفید بالوں والے کے لئے بشارت:

۶۳۸۹: ......اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبدالجلیل بن عطیہ نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عمرو بن عنبسہ سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔

جو شخص اسلام میں سفید بالوں والا ہوا۔ یا یوں فرمایا تھا اللہ کی راہ میں سفید بالوں والا ہوا اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا جب تک کہ اس کو رنگ کر نہ چھپائے اور جڑ سے نہ اکھیڑے میں نے کہا شہر سے۔ بے شک لوگ پیلے زرد رنگ سے ان کو رنگتے ہیں اور مہندی کے ساتھ میں رنگ کرتے ہیں اس نے کہا ہاں کرتے ہیں گویا کہ وہ (رنگ سے) ارادہ کرتے تھے سیاہ رنگ کا۔

۶۳۹۰: ......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ بجلی مقریٔ نے کوفے میں ان کو ابوبکر بن ابودارم نے اس نے مجھے خبر دی ہے حسین بن جعفر بن محمد قرشی نے ان کو عبدالحمید نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو ایک آدمی نے طلق بن حبیب سے کہ حجام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مونچھیں اور لبیں لیں تو اس نے دیکھا سفید بال آپ کی داڑھی میں تو وہ اس کو اکھیڑنے کے لئے جھکا ہی تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک دیا۔

۶۳۹۱: ......اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو ایوب سختیانی نے وہ کہتے ہیں کہ حجاج نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے سفید بال نکال دینا چاہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع فرمادیا۔

سفید بال عزت و وقار ہیں:

۶۳۹۲: ......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو معین نے اس میں جو پڑھی اس سے مالک پر۔ اس نے یحییٰ بن سعید سے کہ انہوں نے سنا سعید بن مسیب سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام لوگوں میں سے پہلے انسان تھے جنہوں نے مہمان کو ضیافت دی اور پہلے انسان تھے جنہوں نے ختنہ کیا اور پہلے انسان تھے جنہوں نے اپنی لبیں درست کیں یعنی مونچھیں کتریں اور پہلے انسان تھے جنہوں نے سفید بال دیکھا۔ تو عرض کی اے میرے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: وقاراً یا ابراھیم.

(۶۳۸۸)......(۱) فی ب (آدم)　(۶۳۸۹)......أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۱۵۲)

اے ابراہیم! یہ عزت وقار ہے۔ تو انہوں نے دعا کی۔ اللھم زدنی وقاراً۔ اے اللہ میرے اس وقار وعزت کو اور زیادہ کر دے۔

فصل:......خضاب کرنے (یعنی بالوں کو رنگ کرنے) کے بارے میں

۶۳۹۳:......ہمیں خبر دی ابو عمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو ابو بکر جعفر بن محمد فریابی نے ان کو قتیبہ نے اور اسحاق بن راہویہ نے ان کو سفیان نے ان کو زہری نے ان کو ابو سلمہ نے اور سلیمان بن یسار نے دونوں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ یہود ونصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے تم لوگ ان کی مخالفت کرو (یعنی رنگ کرو۔)

۶۳۹۴:......فریابی نے کہا اور ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور عبدالاعلیٰ اور محمد بن صباح نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے اسی کی مثل اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں حمیدی سے اس نے سفیان سے۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے اور ابو بکر بن ابی شیبہ سے اور ان دونوں کے سوا سے۔

۶۳۹۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو خبر دی ہے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے یہ کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بے شک یہود ونصاریٰ داڑھی کو نہیں رنگتے تم لوگ ان کی مخالفت کیا کرو۔ یعنی (کلر کیا کرو۔)

۶۳۹۶:......ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد بن علی مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑھاپے کو یا سفید بالوں کو بدل دیا کرو اور یہود ونصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کیا کرو۔

خضاب کے لئے کتم ومہندی بہترین اشیاء:

۶۳۹۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے اور عمرو بن الاغر نے یعنی اجلح نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ابو الاسود نے ان کو ابو ذر نے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ بہترین چیز جس کے ساتھ (بڑھاپے کو) یعنی سفید بالوں کو تبدیل کرو وہ مہندی ہے اور کتم ہے۔

اسی طرح ہم نے اس کو روایت کیا جریری سے اس نے ابن بریدہ سے۔

۶۳۹۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد سختویہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابو الربیع نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں حضرت انس بن مالک سے پوچھا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کرنے کے بارے میں (یعنی بالوں کو الگ کرنے کے بارے میں) تو اس نے کہا اگر میں گننا چاہتا ان سفید بالوں کو جو حضور کے سر میں تھے تو (میں گن سکتا تھا) میں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو رنگ نہیں کیا تھا۔ اور بے شک ابو بکر صدیق نے خضاب کیا تھا بالوں کو رنگا گیا تھا مہندی اور کتم کے ساتھ۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خضاب کیا یعنی بالوں کو رنگا تھا مہندی کے ساتھ خوب اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سلیمان بن حرب سے اس نے حماد سے۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ابو ربیع سے ایسے ہی فرمایا ہے اس نے کہ انہوں نے خضاب نہیں لگایا تھا۔

اور ہم نے روایت کی انس کے علاوہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خضاب لگایا تھا۔

(۶۳۹۷)......(۱) فی أ عمرو بن علی)

(۶۳۹۸)......(۱) تراجع من صحیح البخاری.

۶۳۹۹: ..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عبیداللہ بن ایاد نے ان کو ایاد نے ان کو ابورمثہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا آپ صاحب وفرہ تھے یعنی آپ کی زلفیں تھیں ان پر مہندی کا رنگ تھا یا نشان تھا اور آپ کے اوپر دو سبز چادریں تھیں۔

۶۴۰۰: ..... ہمیں خبر دی ابوالحسین مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو ایاد بن لقیط نے ان کو ابورمثہ نے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو انہوں نے ایک آدمی سے پوچھا کہ یہ کون ہے اس نے کہا کہ میرے والد ہیں فرمایا کہ خبردار تیرے اوپر بھی گناہ نہیں ہیں اور نہ اس پر ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی کو مہندی کے ساتھ لتھیڑا ہوا تھا۔

اور ہم نے روایت کی ہے غیلان بن جامع سے اس نے ایاد سے اس حدیث میں کہ وہ خضاب کرتے تھے مہندی اور کتم کے ساتھ اور انس بن مالک کی حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعمر وادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابراہیم بن ہاشم جعفری نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو سلام بن ابی مطیع نے ان کو عثمان بن عبداللہ بن موہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اس نے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نکال کر دکھائے جو کہ مہندی اور کتم کے ساتھ خضاب کئے ہوئے اور رنگے ہوئے تھے۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

اور ابوبکر اسماعیلی نے کہا ہے کہ یہ واضح نہیں ہے اور بیان نہیں کیا گیا کہ یہ وہی مالک تھے جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا۔ ممکن ہے شاید یہ ان بالوں کا بعد کا رنگ ہو یا ان بالوں کو خوشبو میں رکھا گیا ہو اور اس میں پیلا پن ہو اور وہی ان بالوں کو لگ گیا ہو۔

۶۴۰۱: ..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقریؒ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے سعید بن ابوسعید نے ان کو جریج نے یا ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ کام ایسے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ آپ وہ کرتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہیں میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ یہ کھلی جوتی پہنتے ہیں۔ اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ داڑھی کو پیلا رنگ لگاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سبتی جوتی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنتے دیکھا ہے اسی میں آپ وضو کر لیتے تھے اور اسی کو پسند کرتے تھے۔ باقی رہا میرا داڑھی کو پیلا کرنا بے شک میں نے دیکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ اپنی داڑھی کو پیلا کرتے تھے۔

یہ عبید بن جریج ہے۔

ورس و زعفران سے داڑھی رنگنا:

۶۴۰۲: ..... ہم نے روایت کی ہے ابن ابی داؤد سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بطور مرفوع روایت کے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سبتی کھلی جوتی پہنتے تھے اور اپنی داڑھی کو ورس (رنگنے کی گھانس) کے ساتھ رنگتے تھے اور زعفران کے ساتھ اور ابن عمر بھی ایسے کرتے تھے۔

۶۴۰۳: ..... ہمیں خبر دی ابوزکریا ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ اپنی داڑھی کو رنگتے تھے خلوق کے ساتھ۔ (یہ ایک قسم کی خوشبو

(۶۳۹۹) ..... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۰۶۵) (۶۴۰۱) ..... (۱) سقط من (أ)

ہوتی تھی جس کا بڑا جز زعفران ہوتا تھا) اور حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی پیلا رنگ استعمال کرتے تھے۔

شیخ نے فرمایا کہ حضرت انس کی روایت جس میں آپ نے ایک آدمی کو زعفرانی رنگ کے ساتھ رنگنے سے منع فرمایا تھا وہ اسناد کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

اور احتمال ہے کہ یہ زعفرانی رنگ کے ساتھ رنگنے کی ممانعت داڑھی کے سوا کے لئے ہو۔

۶۴۰۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو حمید بن وہب نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو عبداللہ بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا جس نے سرخ رنگ کے ساتھ بالوں کو خضاب کر رکھا تھا۔ غالباً (تیز مہندی لگائی ہوگی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنا اچھا ہے یہ رنگ۔

اس کے بعد ایک اور آدمی گذرا جس نے مہندی اور کتم کے ساتھ خضاب کیا ہوا تھا (یعنی سیاہ رنگ ہو گیا تھا بالوں کا) آپ نے فرمایا کہ بہت اچھا ہے اس کے بعد ایک اور آدمی گذرا اس نے زرد رنگ کے ساتھ بالوں کو رنگا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ان سب سے اچھا ہے۔ اور طاؤس رنگا کرتے تھے اور زرد رنگ کے ساتھ۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب کرنا:

۶۴۰۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوبکر اہوازی نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے۔ ان کو احمد بن عثمان سکونی نے ان کو عیسیٰ بن ہلال نے ان کو یزید بن عبید نے ان کو عبداللہ بن علاء بن زید نے انہوں نے سنا قاسم مولیٰ بن یزید سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی ایک قوم کے پاس آئے جن کی داڑھیاں سفید تھیں۔)

حضور نے فرمایا اے انصار کی جماعت سرخ کرو اور زرد کرو اور اہل کتاب کے خلاف کرو۔ ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! بے شک اہل کتاب اپنی داڑھیاں کترا کر چھوٹی کرتے ہیں۔ اور مونچھیں لمبی کرتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنی داڑھیاں لمبی کرو اور اپنی مونچھیں چھوٹی کرو۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! اہل کتاب چمڑے کے موزے پہنتے ہیں اور جوتے نہیں پہنتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جوتے پہنو اور موزے بھی پہنو اور اہل کتاب کے خلاف کرو۔

۶۴۰۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمر بن حارث نے اور لیث بن سعد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے یہ کہ عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث کا سر انتہائی سفید تھا اور داڑھی بھی بہت زیادہ سفید تھی اور وہ ان کو رنگ بھی نہیں کرتے تھے۔ وہ ایک بار جب سب کے سامنے آئے تو ان کا سر اور داڑھی دونوں یاقوت کی طرح انتہائی سرخ تھے۔

ان سے اس بارے میں کسی نے کوئی بات کی تو انہوں نے کہا کہ میری امی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے تاکیدی حکم بھیجا ہے کہ میں سر اور داڑھی کو رنگ کروں اور انہوں نے مجھے یہ بات بھی بتلائی ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی بالوں کو رنگ کرتے تھے۔

۶۴۰۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی سعید بن ابوایوب نے ان کو ولید بن ابوالولید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا ان کے بال مہندی کے ساتھ رنگے ہوئے تھے۔

اور اپنی اسناد کے ساتھ وہ روایت کرتے ہیں ولید سے انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا عمرو بن جموح انصاری کو کہ ان کی داڑھی زرد رنگ کے

ساتھ رنگی ہوئی تھی۔

۶۴۰۸:......اور اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے سعید بن ابوایوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے کہ انہوں نے دیکھا عبداللہ بن عمر کو اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہ ان دونوں نے اپنی داڑھیوں کو زرد رنگ سے زرد کیا ہوا تھا یہاں تک کہ داڑھی کے بالمقابل قمیص پر بھی زردی کا نشان تھا۔

۶۴۰۹:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا نے اور ابوبکر نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس نے ان کو بحر نے ان کو ابن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے معاویہ بن صالح نے ان کو جریر بن کریب نے اور ابن عبداللہ بن بشر نے کہ ان دونوں نے دیکھا عبداللہ بن بشر کو اور ابوامامہ کو اور ان کے علاوہ اصحاب رسول کو کہ وہ اپنی داڑھیوں کو رنگتے تھے۔

۶۴۱۰:......معاویہ نے کہا۔ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوالربیع نے ان کو قاسم مولیٰ معاویہ نے انہوں نے دیکھا سہل بن حنظلہ صاحب رسول اللہ کو کہ وہ شیخ تھے داڑھی زرد تھی۔

۶۴۱۱:......ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شیبان نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو دیکھا اور مغیرہ بن شعبہ کو کہ وہ دونوں اپنی داڑھیوں کو زرد رنگ سے رنگتے تھے۔

۶۴۱۲:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ نے ان کو حسین بن حکم حربی نے ان کو ابوحفص اعشی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر بن محمد سے وہ کہتے تھے کہ خضاب دھوکہ ہے دشمن کے لئے اور خوشی کی بات ہے بیوی کے لئے۔

سیاہ خضاب کی ممانعت:

شیخ نے فرمایا اگر اس سے مراد ہے بغیر سیاہ کے تو یہ سنت ہے اگر مراد کالا کرنا ہے اس کے بارے میں نہی آ چکی ہے۔

جہاں تک کالا کرنے سے خضاب کا تعلق ہے۔ (تو وہ روایت مندرجہ ذیل ہے۔)

ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ''ح'' وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو بن ابی جعفر نے ان کو عبداللہ بن محمد بن یونس نے ان کو ابوطاہر نے ان کو ابن وھب نے ''ح'' وہ کہتے ہیں کہ۔

۶۴۱۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن محمد بن یونس نے ان کو ابوالطاہر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے ابن جریج نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ (ابوبکر صدیق کے والد کو) فتح مکہ کے دن لایا گیا جب کہ ان کا سر اور داڑھی ثغامہ کے پھولوں کی طرح بالکل سفید تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے فرمایا ان کے سر اور داڑھی کی سفیدی کو کسی چیز کے ساتھ تبدیل کردو (یعنی کوئی رنگ کردو) اور کالا کرنے سے اجتناب کرو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالطاہر سے۔

۶۴۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حمدان جلاب نے ہمدان میں ان کو ہلال بن علاء رقی نے ان کو ان کے والد اور عبداللہ بن جعفر نے ان کو عبیداللہ بن عمرو نے ان کو عبدالکریم جزری نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ ہوں گے جو خضاب کریں گے کالے رنگ کے ساتھ آخر زمانے میں، کبوتر کے پوٹوں کی طرح وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔

(۶۴۱۴)......أخرجه أبو داود في الترجل والنسائي في الزينة

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ کتاب السنن میں ابوتوبہ سے اس نے عبیداللہ بن عمرو سے۔

فائدہ:......اس روایت کی اسنادی حیثیت کی تحقیق اور اس مسئلہ کی تحقیق مترجم کی کتاب الاقتصاد فی مسئلہ الاختضاب بالسواد، میں تفصیلی بحث کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔)

۶۴۱۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر بیٹھے دیکھا تھا داڑھی اور سر انتہائی سفید تھا تہبند اور اوڑھنے کی چادر پہنے ہوئے تھے۔ عبدالرزاق نے کہا کہ میں نے سنا محمد سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے سوال کیا فرقد سنجی سے کالے رنگ کا خضاب کرنے کے بارے میں تو اس نے جواب دیا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ کالا رنگ کرنے سے وہ اس کے سر اور داڑھی میں قیامت کے دن آگ کے شعلے مارے گا۔

بہر حال رہا خلوق کے ساتھ رنگ کرنا تحقیق وہ مندرجہ ذیل روایت میں مذکور ہے۔

۶۴۱۶:......ہم نے روایت کی ہے عبدالعزیز بن صہیب سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ منع فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ مرد زعفرانی رنگ استعمال کرے یعنی داڑھی کو زعفران سے رنگنے سے یا زعفرانی رنگ کا رنگ کرنے سے اور ہم نے روایت کی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت۔ اور موقوف روایت۔ داڑھی کو زرد رنگ کرنے کے بارے میں ورس کے ساتھ اور زعفران کے ساتھ۔ احتمال ہے کہ اس کے ساتھ داڑھی کو زرد کرنا نہی سے مستثنیٰ ہو۔ ہاں البتہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں مرد کو زعفرانی رنگ کے ساتھ رنگنے کی جو مطلق نہی ہے وہ زعفران کے ساتھ داڑھی کو زرد کرنے والی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

خلوق کے استعمال کا حکم:

۶۴۱۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو شعبہ نے ان کو عطاء بن سائب نے انہوں نے سنا ابوحفص بن عمر بن حفص ثقفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یعلیٰ بن مرہ ثقفی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے خلوق لگائے ہوئے دیکھا تو فرمایا کیا تیری بیوی ہے میں نے کہا کہ نہیں ہے تو آپ نے فرمایا پھر اس کو دھوڈالو۔ پھر اس کو دھوڈالو۔ پھر اس کو دھوڈالو۔ اس کے بعد پھر نہ لگاؤ۔

(یہ ورس اور زعفران وغیرہ چیزیں مل کر خوشبو بنا کر بالوں میں لگائی جاتی تھی جس میں زعفرانی یا خالص بالوں کا رنگ بھی ہوتا تھا اس سے منع فرمایا۔)

۶۴۱۸:......ہمیں خبر دی علی نے ان کو احمد نے ان کو معاذ بن مثنیٰ عنبری نے ان کو محمد بن منہال نے ان کو عبدالواحد نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن یعلیٰ بن مرہ ثقفی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں نے پہلے تیل لگایا اس کے بعد میں نے خلوق لگایا اس کے بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے کہا یا رسول اللہ! مجھ پر رحمت کی دعا فرمایئے آپ نے پوچھا کہ تیرے ہاتھ پر کیا چیز ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے پہلے ہاتھوں پر تیل وغیرہ مل کر اس کے بعد خلوق لگائی ہے آپ نے پوچھا کہ کیا تیری بیوی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں ہے اور کوئی وجہ ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا پس جا اس کو دھوڈال پھر دھوڈال اس کے بعد پھر نہ لگانا کہتے ہیں کہ میں نے جا کر تین بار اس کو دھوڈالا اس کے بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا آپ مجھ پر دعا کیجئے۔

شیخ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں مرد کو مطلقاً زعفرانی رنگ کے ساتھ رنگنے کی نہی ہے وہ زیادہ صحیح ہے حدیث یعلیٰ سے۔

فصل:.......عورتوں کا بالوں کو خضاب کرنا (کلر کرنا)

۶۴۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن محمد صوری نے ان کو خالد بن عبدالرحمٰن نے ان کو مطیع بن میمون نے ان کو صفیہ بنت عصمۃ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہے۔ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے رہتے ہوئے اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس کے ہاتھ میں کوئی رقعہ تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا مگر فرمایا کہ میں نہیں جان سکا کہ کیا ہاتھ آدمی کا ہے یا عورت کا ہے، وہ خاتون بولی کہ بلکہ عورت کا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ عورت ہوتیں تو اپنے ناخن تو (کم از کم) مہندی کے ساتھ بدل لئے ہوتے۔

ہم نے روایت کیا ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ان سے پوچھا گیا مہندی کے ساتھ خضاب کرنے کے بارے میں، انہوں نے فرمایا، اس کے ساتھ عورتوں کے اپنے بال رنگنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مگر اس کو پسند نہیں کرتے اس لئے کہ میرے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بو کو پسند نہیں کرتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ میری بہنوں (یعنی خواتین) پر اس کے ساتھ بالوں کو رنگ کرنا حرام نہیں ہے۔

۶۴۲۰:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن سلیمان سے ان کو عقیل بن خالد نے ان کو مکحول نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بالوں کو خضاب یعنی رنگ کرتی تھیں۔

۶۴۲۱:......ہم نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو خضاب کرتی تھیں یعنی رنگ کرتی تھیں عشاء کے بعد۔

۶۴۲۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا سفیان نے ابن جریج سے انہوں نے کہا کہ طاؤس نہیں چھوڑتے تھے کسی ایک کو بھی اپنے اہل میں سے اور اپنی عورتوں میں سے اور اپنے خادموں میں سے مگر ان کو حکم کرتے تھے کہ وہ بالوں کو خضاب لگائیں (رنگ کریں) عیدین میں۔ (یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر۔)

فصل:......خوشبو لگانا

۶۴۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو اسحٰق بن حسن بن میمون نے ان کو ابونعیم نے ان کو عروہ بن ثابت نے ان کو حدیث بیان کی ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو واپس رد نہیں کرتے تھے اور وہ یہ خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو رد نہیں کرتے تھے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابونعیم سے۔

۶۴۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن بن فضل ہاشمی نے حلب میں ان کو حدیث بیان کی آدم نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو عثمان بن عبیداللہ مولیٰ سعد بن ابووقاص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ابوقتادہ کو اور عبداللہ بن عمر بن خطاب اور ابواسید ساعدی کو کہ وہ لوگ ہمارے پاس گذرتے تھے اور ہم لوگ شکر میں ہوتے تھے ہم لوگ ان سے عنبر کی خوشبو محسوس کرتے تھے۔

۶۴۲۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید بن اعرابی سے وہ کہتے تھے ہمیں حدیث بیان کی ابویعلی

(۶۴۱۹)......فی أ (ابوبکر) وهو خطأ (۶۴۲۲)......(۱) فی ب الفحام

ساجی نے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا اصمعی سے وہ کہتے ہیں کہ ابوعمرو بن علاء کے مکان یا زمین کی مستقل آمدنی ہر روز دو پیسے آتے تھے۔ایک پیسے کا ریحان (خوشبو) خریدتے تھے اور ایک پیسے میں نیا کوزہ (پانی کا برتن) اس دن اس میں پانی پیتے تھے اور جب شام کرتے تو اس کو صدقہ کر دیتے تھے اور دن بھر ریحان سونگھتے رہتے اور جب شام کرتے تو لڑکی سے کہتے کہ اس کو سوکھا لیجئے اور کوٹ لیجئے اشنان کے ساتھ ملا لیجئے۔

فصل:......سرمہ لگانا

۶۴۲۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عباد نے یعنی ابن منصور نے ان کو عکرمہ نے ابن عباس سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کرلو تم لوگ اثمد کو (یعنی سرمہ کے پتھر کو) بے شک وہ آنکھوں کو صفائی اور روشنی دیتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے آپ سرمہ لگاتے تھے تین سلائی ایک آنکھ میں اور تین سلائی دوسری میں۔

پہلے والی حدیث کے متن کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے روایت کیا ہے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔اور دوسرا متن اور عبارت عباد بن منصور کے عکرمہ سے افراد میں سے ہے۔

۶۴۲۷:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ۲۹۳ ہجری میں ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو عمر بن حبیب نے ان کو ابن عون نے ان کو محمد بن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرمہ لگانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں آنکھ میں دو سلائی سرمہ لگاتے تھے اور بائیں آنکھ میں بھی دو سلائی لگاتے تھے اور ایک سلائی دونوں میں لگاتے تھے۔ابن سیرین نے کہا حدیث اسی طرح ہے۔اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ ایک آنکھ میں تین اور دوسری آنکھ میں تین لگائے اور ایک دونوں میں۔شیخ نے فرمایا، یہ عمر بن حبیب کے افراد میں سے ہے ابن عون سے اور دوسرے طریق سے روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے۔

۶۴۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن ابوالولید لحام نے ان کو وضاح بن حسان نے۔ان کو ابوالاحوص نے ان کو عاصم بن سلیمان نے ان کو حفصہ بنت سیرین نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتے تھے طاق بار۔ابن سیرین نے کہا ہر آنکھ میں دو مرتبہ لگاتے تھے ایک بار سلائی کو دونوں آنکھوں کے لئے تقسیم کر کے آدھی آدھی لگاتے تھے۔

۶۴۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو عتیق بن یعقوب زبیری نے ان کو عقبہ بن علی بن عقبہ مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو عبداللہ بن عمر بن حفص نے ان کو نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سرمہ لگاتے تھے تو دائیں آنکھ میں تین سلائیاں اور بائیں آنکھ میں دو سلائیاں لگاتے اس طرح پانچ سلائیاں کر کے طاق عدد کرتے تھے۔

فصل:......داڑھی اور مونچھوں کے بڑھے ہوئے بال کاٹنا

۶۴۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے اور ابوالحسن بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو روایت کی ہے مسلم نے صحیح میں قتیبہ سے اس نے مالک سے۔اور بخاری مسلم نے نقل کیا ہے حدیث عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے

(۶۴۲۶)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۶۸۱) (۶۴۲۷)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱۶۹۶/۵)

اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ چھوڑ دو داڑھیوں کو اور کترو مونچھوں کو اور ایک دوسری روایت میں ہے پتلا کرو مونچھوں کو اور چھوڑ دو داڑھیوں کو۔

۶۴۳۱:......ہمیں خبر دی پہلی روایت کے ساتھ اور عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے اور محمد بن مثنیٰ نے ان کو یحییٰ نے ان کو عبیداللہ نے پھر اس نے ذکر کیا۔ اسی حدیث کو۔

۶۴۳۲:......ہمیں خبر دی دوسری روایت کے ساتھ ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو فریابی نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے ان کو عبیداللہ نے پھر اس نے ذکر کیا اسی کو۔ مسلم نے اس کو روایت کیا صحیح میں ابن مثنی سے۔ اور اس کو بخاری نے روایت کیا محمد بن عبدہ سے اور اس کو نقل کیا مسلم نے حدیث علاء بن عبدالرحمٰن سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھیں کترواؤ۔ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

داڑھی کی مقدار:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: احتمال ہے کہ عفو لحی کے لئے یعنی داڑھیاں بڑھانے کے لئے کوئی حد منقول ہو اور وہ وہی ہے جو صحابہ سے روایت آئی ہے اس بارے میں۔ لہٰذا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی داڑھی کو مٹھی میں لے لیتے تھے جو کچھ ان کی ہتھیلی سے بچ جاتا وہ اس کو لے لینے کا یعنی کاٹ دینے کا حکم دیتے تھے۔ اور وہ نائی جو آپ کا سر مونڈتا تھا وہ ان کی مرضی اور اجازت کے ساتھ یہ کام بھی کرتا تھا (یعنی اضافی بال کاٹ دیتا تھا) اور آپ کے رخسار یعنی چہرے کے بال بھی لے لیتا اور صاف کر لیتا تھا اور آپ کی داڑھی کے اطراف بھی برابر کر دیتا تھا۔

اور حضرت ابوہریرہ اپنی داڑھی کو پکڑ لیتے تھے اس کے بعد مٹھی سے جو زیادہ ہوتی اس کو لے لیتے تھے (یعنی کاٹ لیتے تھے۔)

۶۴۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعمرو اور محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ہیثم دوری نے ان کو احمد بن ابراہیم موصلی نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو عمرو بن محمد بن زید نے ان کو نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکوں کی خلاف ورزی کے لئے داڑھیوں کو پورا کرو اور مونچھوں کو کتراؤ۔

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب حج کرتے یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں لے کر جو بچ جاتی تھی اس کو کاٹ لیتے تھے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن منہال سے اس نے یزید بن زریع سے۔

اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے مگر انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا فعل نقل نہیں کیا۔ اور اس کو روایت کیا ہے عمرو بن علی نے ان کو یزید بن زریع نے اور کہا کہ وہ اپنی داڑھی کو پکڑتے اور اس کو لمبا کرتے جب ان کے ہاتھ سے کوئی شئی بچ جاتی اس کے طول میں سے اس کو کاٹ دیتے۔

۶۴۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو فریابی نے ان کو عمر نے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔ اور مسند کو ذکر نہیں کیا۔

۶۴۳۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعمر ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی ہے حسن بن سفیان نے ان کو حبان نے ان کو عبداللہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ جب حج میں یا عمرے میں سر منڈواتے تھے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں لے لیتے تھے اس کے بعد حکم دیتے اور ان کی داڑھی کے کنارے برابر کر دیئے جاتے تھے۔

۶۴۳۶:......اور ہم نے روایت کی ہے مروان مقفع سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنی داڑھی کو مٹھی میں

لیتے اور ہتھیلی سے جتنی بچ جاتی اس کو کاٹ دیتے تھے۔

۶۴۳۷:.....اور ہم نے روایت کی ہے عبداللہ عمری سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ اپنی داڑھی میں سے کچھ نہیں کاٹتے تھے مگر صرف احرام کھولتے وقت احرام سے باہر آنے کے لئے۔

۶۴۳۸:.....ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے کہ وہ لوگ داڑھی کو دھو کر صاف ستھرا کرتے تھے اور اس کے اطراف و کناروں کو درست کرتے تھے۔

۶۴۳۹:.....ہمیں خبر دی ابو سعید احمد بن محمد مالینی نے ان کو احمد بن عدی حافظ نے ان کو مغیرہ خارکی نے اور زکریا ساجی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو کامل نے ان کو عمر بن ہارون نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو عمرو بن شعیب نے اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کی لمبائی اور چوڑائی سے برابر کرنے کے لئے کچھ بال لے لیتے تھے۔

ابو احمد نے کہا اس بات کو روایت کیا ہے اسامہ نے اس کے بعد عمر بن ہارون نے۔

اور شیخ نے کہا کہ عمر بن ہارون بلخی غیر قوی ہے۔ اور مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ کس نے اس کو روایت کیا ہے اسامہ سے ان کے سوا۔

۶۴۴۰:.....ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو شبابہ نے ان کو ابو مالک نخعی نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے سر کے اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کس قدر بدصورت کر دیا ہے تمہارے ایک آدمی کو گذشتہ کل نے۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے سر اور داڑھی کی طرف اشارہ کیا فرمایا کہ کاٹ دو اپنی داڑھی میں کچھ اور اپنے سر کے بال۔

شیخ نے فرمایا: ابو مالک عبدالملک بن حسین نخعی غیر قوی ہے۔ اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے حسان بن عطیہ سے اس نے ابن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بالوں کے نکھرے میلے اور گندے ہونے کے بارے میں مگر سر اور داڑھی میں سے کچھ کاٹنے کا ذکر نہیں کیا واللہ علم۔

بہر حال مونچھوں میں سے کچھ کاٹنا داڑھی اور سر کے کاٹنے کی طرح نہیں ہے بلکہ یہ سنت مؤکدہ ہے۔

پانچ چیزیں عین فطرت ہیں:

۶۴۴۱:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بن حمامی مقریٔ نے بغداد میں ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے احمد بن عبداللہ نرسی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو حنظلہ بن ابو سفیان نے ان کو نافع نے ان کو عبداللہ بن عمر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک عین فطرت میں سے ہیں (یہ کام) مونچھیں کتروانا، ناخن کاٹنا، زیر ناف کے بال صاف کرنا دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مکی بن ابراہیم سے۔

۶۴۴۲:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

(۶۴۳۹).....أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۱۶۸۹/۵)

(۱)..... لعل هنا سقطاً (وقد روی هذا عن أسامة غير عمر بن هارون) ولعله الصواب.

فطرت پانچ کام ہیں ختنہ کرانا، زیر ناف کے بال صاف کرنا، مونچھیں کتروانا، ناخن کاٹنا، بغلیں صاف کرنا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں احمد بن یونس سے۔

اور اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے ابن عیینہ وغیرہ سے زہری سے۔

۶۴۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یحیی بن ابوبکیر نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو سماک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مونچھیں کتراتے تھے اور تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنی مونچھیں کترتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک آدمی کی مونچھیں کاٹنا

۶۴۴۴:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو علی بن حسن یعنی دارابجردی نے ان کو حدیث بیان کی عبیداللہ بن موسیٰ نے اور یعلی بن عبید طنافسی نے ان کو یوسف بن مہیب نے ان کو حبیب بن یسار نے۔

۶۴۴۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے ان کو یوسف بن صہیب نے وہ ثقہ راوی ہے، ان کو حدیث بیان کی ہے حبیب بن یسار نے ان کو زید بن ارقم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مونچھیں نہیں کترتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

یہ قول ہے۔ اور پکا قول ہے یعقوب بن سفیان کے قول میں۔

۶۴۴۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن خلیل برجلانی نے ان کو ابونصر ہاشم بن قاسم نے ان کو مسعودی نے ان کو ابوالحسین علی بن محمد بن علی مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو مسعودی نے ان کو ابوعون نے ان کو مغیرہ بن شعبہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبی مونچھوں والا ایک آدمی دیکھا۔ تو آپ نے مسواک اور چھری منگوائی مسواک کو اس کی مونچھوں کے نیچے رکھا اور ان کو کاٹ دیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ مسواک منگوائی اور اسے اس کی مونچھوں کے نیچے رکھا اور چھری منگوا کر ان کو کاٹ دیا۔

۶۴۴۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو اسحٰق بن منصور نے ان کو غالب بن نجیح نے ان کو جامع بن شداد نے ان کو مغیرہ بن عبداللہ نے ان کو مغیرہ بن شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی تھی، (کھانے میں) گوشت تھا اسے آپ چھری کے ساتھ کاٹتے جاتے تھے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغیرہ تیری مونچھیں بڑی ہو رہی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری مونچھوں کو مسواک رکھ کر کاٹ دیا۔

مجوسیوں کی مخالفت:

۶۴۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزنی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو نفیلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی معقل بن عبیداللہ پر اس نے میمون بن مہران سے اس نے عبداللہ بن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ لوگ اپنی مونچھیں بڑھاتے ہیں۔ اور داڑھیاں منڈواتے ہیں۔ تم لوگ ان کی مخالفت کرو لہٰذا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی مونچھوں کو پکڑتے تھے اور ان کو اوپر کر کے ایسے کاٹتے تھے جیسے بکری یا اونٹ کے بال کاٹ دیئے جاتے ہیں۔

۶۴۴۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو بحر بن ربیع مکی نے ان کو عثمان بن ابراہیم حاطبی نے جو کہ اہل کوفہ کے

شیخ تھے۔وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا وہ اپنی مونچھیں کترواتے تھے اور تہبند اونچی کرتے تھے۔

حلق یا قصر:

۶۴۵۰:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن حکم نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے، بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہ یہ پڑھی گئی عبداللہ بن وہب پر کہ تجھے خبر دی عبداللہ بن عمر نے نافع سے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی مونچھیں کترتے تھے اوپر سے اور نیچے سے اور اس کے بیچ میں باقی رہنے دیتے تھے مثل طرۃ پیشانی کے بالوں پہلو اور وہ اپنی داڑھی کو کم نہیں کرتے تھے مگر احرام سے باہر آنے کے لئے۔

فائدہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے اور دیگر صحابہ کے معمول سے کترنا ثابت ہوتا ہے مونڈنا نہیں ہے، بعض لوگ قصر کے جگہ حلق کرتے ہیں بعض لوگ قصر میں خوب مبالغہ کرتے ہیں جس سے حلق کی مشکل بن جاتی ہے۔یہ محض اپنی مرضی کا مبالغہ ہے۔(مترجم)

۶۴۵۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر نے اور ابوبکر زکریا نے ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہ ابن وہب کے سامنے پڑھی گئی تمہیں خبر دی اسماعیل بن عیاش نے۔وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی اسماعیل بن ابوخالد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا انس بن مالک کو اور واثلہ بن اسقع کو کہ وہ دونوں مونچھیں کترواتے تھے اور داڑھیاں بڑھاتے تھے اور ان کو زرد رنگ سے رنگتے تھے۔

اور کہا اسماعیل بن عیاش نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عثمان بن عبید اللہ بن رافع مدنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور سلمہ بن اکوع کو کہ وہ سب بھی ایسے ہی کرتے تھے۔

کہا اسماعیل نے کہ حدیث بیان کی مجھ کو شرحبیل بن مسلم خولانی نے وہ کہتے ہیں کہ پانچ ایسے افراد کو دیکھا ہے جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی۔اور دو ایسے افراد جنہوں نے جاہلیت میں خون کھایا تھا انہیں صحبت حاصل نہیں تھی۔وہ سب لوگ مونچھیں کترواتے تھے اور داڑھیاں بڑھاتے تھے اور ان کو زرد رنگ کرتے تھے وہ لوگ یہ ہیں ابوامامہ باھلی، عبداللہ بن بشر مازنی، عقبہ بن عبید سلمی، مقداد بن معدی کرب کندی، حجاج بن عامر ثمالی اور جن کو صحبت رسول حاصل نہیں تھی وہ یہ ہیں ابوعتبہ خولانی، ابوصالح انماری اسی طرح کہا ہے عثمان بن عبید اللہ بن رافع نے۔اور کہا گیا ہے کہ ابن ابی رافع۔اور کہا گیا سوائے اس کے۔

۶۴۵۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے ان کو سماک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ مونچھیں کتروانا دین میں سے ہے۔

۶۴۵۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو یحییٰ بن علاء نے ان کو یحییٰ بن سعید بن مسیّب نے یہ کہ حضرت ابوایوب نے حضور کی داڑھی کے کچھ بال لے کر درست کئے تھے ا(یعنی زائد بال کاٹ کر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور ابوایوب تجھے کبھی برائی نہیں پہنچے گی یحییٰ بن علاء اس میں متفرد ہے اور یہ ایک اور ضعیف طریق سے بھی مروی ہے انس بن مالک سے۔

۶۴۵۴:......ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو ربیع بن صبیح نے وہ

(۶۴۵۱)......(۱) فی ب (نافع)　(۲)......فی ب (عبد)　(۳)......فی ب (أبو فالح)

کہتے ہیں کہ محمد بن سرین جب وہ داڑھی کے کچھ بال لیتے تھے تو یہ کہتے تھے کہ تیرا فائدہ دینا غائب نہ ہو جائے (یا کوئی دوسرا ان کی داڑھی درست کرتا تو وہ یہ کہتے تھے تیرا فائدہ کم نہ ہو یعنی تو فائدے سے محروم نہ ہو۔ اور یہ ایک اور طریق ضعیف سے مروی ہے انس بن مالک سے ایک سوتین کی تاریخ میں۔

فصل:......بالوں کا اکرام کرنا اور ان کو تیل لگانا اور ان کی اصلاح کرنا

۶۴۵۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معاذ بن مثنی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو داؤد بن عمر نے ان کو ابوالزناد نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے بال ہوں اسے چاہئے کہ وہ ان کا اکرام کرے۔

۶۴۵۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو عیاش رقام نے ان کو محمد بن یزید واسطی نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو قاسم بن محمد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے کسی ایک کے بال ہوں تو اسے چاہئے کہ وہ ان کا اکرام کرے۔

۶۴۵۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سعید بن عبدالرحمٰن جرشی نے اپنے شیوخ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوقتادہ کو فرمایا تھا۔ اگر تو بالوں کو کاٹے تو ان کا اکرام کر۔ کہتے ہیں کہ ابوقتادہ۔ میرا خیال ہے کہ وہ ہر روز دو مرتبہ بالوں کو کنگھی کرتے تھے۔

۶۴۵۸۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو محمد بن منکدر نے یہ کہ ابوقتادہ نے بال کٹوائے یا کاٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا ان کا اکرام کیجئے۔ ان کا اکرام کیجئے۔ یا یوں کہا کہ پھر حضرت قتادہ ہر روز کنگھی کرتے تھے۔

۶۴۵۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم طبرانی نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن منکدر نے وہ کہتے ہیں کہ ابوقتادہ کے بال تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ان کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے لہٰذا وہ ایک دن ان کو تیل لگاتے تھے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے نہیں لگاتے تھے۔

۶۴۶۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفاء ہروی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن احمد دیمی ضریر نے ہمدان میں۔ ان کو منصور بن ابو مزاحم نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ جمہ رکھے ہوئے تھے پٹے رکھے ہوئے (گھنی خوبصورت زلفیں تھیں، جمۃ وہ زلفیں جو کان کی لو سے نیچے تک ہوں)۔ رسول اللہ نے اسے فرمایا تھا کہ ان کا اکرام کرو وہ کبھی کبھی ان کو کنگھی کرتے تھے۔

اسی طرح اس سند کے ساتھ بطور موصول روایت کے مروی ہے اور جو اس سے پہلے ہے مرسل سند کے ساتھ زیادہ صحیح ہے اور اس کا وصل ضعیف ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مروی ہے منصور سے اس نے اسماعیل سے۔ جیسے (ذیل میں ہے۔)

۶۴۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی آباد نے ان کو منصور بن ابومزاحم نے ان کو اسماعیل بن عیاش

(۶۴۵۵)......(۱) فی أعن

(۶۴۵۶)......(۱) ابن أبی قماش الرقام

(۶۴۶۰)......(۱) فی ب (الرحبی)

(۶۴۶۱)......(۱) فی ب (أدهنها)

نے ان کو یحیٰی بن سعید نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ حضرت ابوقتادہ نے وفرہ (کان کی لوتک) بال رکھے ہوئے تھے اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ان کو پورا پورا حق دے اور ان کا اکرام کر۔

۶۴۶۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو انہوں نے مالک کے سامنے پڑھی زید بن اسلم کے پاس اس نے عطا بن یسار سے کہ اس نے اس کو خبر دی ہے کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ مسجد میں تھے کہ ایک آدمی غبار آلود سر اور داڑھی والا داخل ہوا۔ رسول اللہ نے اس کی طرف اشارہ کیا کہ تو باہر نکل جا۔ اور اپنے سر اور داڑھی کو درست کر کے آوہ چلا گیا (اور اصلاح کر کے آ گیا) اب رسول اللہ نے فرمایا: کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے؟ کہ ایک ہمیں ملے پراگندہ بالوں والا جیسے کہ وہ شیطان ہے۔

۶۴۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوطاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے اور ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو یزید رقاشی نے حضرت انس بن مالک سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر اور داڑھی والے تیل کو پانی کے ساتھ زیادہ کرتے تھے۔ کہا انہوں نے سوا ابن یوسف کے۔ عباس نے کہا ہم نے نہیں سنا اس کو سوا قبیصہ کے۔

۶۴۶۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن حیان تمار نے ان کو ابن کثیر نے ان کو سفیان نے ربیع بن صبیح سے اس نے یزید رقاشی سے اس نے انس بن مالک سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ پردہ یا اسکاف نما کپڑا سر اور چہرے پر ڈالتے جس کی وجہ آپ کا سر ایسے رہتا تھا جیسے کثرت سے تیل کا کام کرنے والے کا۔

۶۴۶۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوبکر محمد بن ہارون بن عیسیٰ ازدی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو مبشر بن مکسر نے ان کو ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ گھوگھٹ کرتے تھے اور کثرت کے ساتھ سر میں تیل لگاتے تھے اور داڑھی کو تیل و پانی کے ساتھ کنگھی کرتے تھے۔

۶۴۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن حسن غضائری نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو ابراہیم بن دنوقا نے ان کو احوص بن جواب نے ان کو عمار زریق نے ان کو اشعث بن ابوالشعثاء نے اپنے والد سے اس نے مسروق نے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز میں دائیں طرف سے کام کرنا پسند تھا وضو کرنے میں جب وضو کرتے، جوتے پہننے میں جب جوتے پہنتے، کنگھی کرنے میں جب آپ کنگھی کرتے۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ سے اور اشعث سے۔

فصل:......جو شخص آسائش پسندی کی زیادتی کو ناپسند کرے اور تیل لگانے اور کنگھی کرنے کی کثرت کو بھی اور ان سب میں میانہ روی زیادہ پسندیدہ ہے

۶۴۶۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو ہشام نے ان کو حسن نے ان کو عبداللہ بن معقل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا تھا۔ ہاں کبھی کبھی (کرنے کی اجازت دی تھی) اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے مسدد سے اس نے یحیٰی قطان سے اس نے ہشام بن حسان سے۔

۶۴۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حسن بن علی نے ان کو یزید نے ان کو جریری نے

(۶۴۶۵)......(۱) فی ب (مسلم بن هارون ثنا ابراهیم)

ان کو عبداللہ بن بریدہ نے کہ ایک آدمی صحابہ کرام میں سے فضالہ بن عبید کے پاس گئے وہ مصر میں تھے اور جا کر کہا کہ میں آپ سے ملنے کے لئے نہیں آیا ہوں بلکہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ نے اور میں نے رسول اللہ سے ایک حدیث سنی تھی شاید تیرے پاس اس کا علم ہو مجھے امید ہے کہ آپ کے پاس اس کا علم ہوگا۔ اس نے پوچھا کہ وہ کیا ہے۔ اس نے بتایا کہ ایسے ایسے بات تھی اور دوسرے یہ کہا کہ کیا ہوا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور غبار آلود ہیں حالانکہ آپ اس سرزمین کے امیر وسربراہ ہیں۔ حضرت فضالہ نے جواب دیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات ہم لوگوں کو منع کرتے تھے اس بات سے کہ ہم زیادہ تن رسانی کریں۔ اور اس نے پوچھا کیا بات ہے میں آپ کو بغیر جوتوں کے دیکھ رہا ہوں انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو فرماتے تھے کہ کبھی کبھی ہم لوگ ننگے پیر بھی چلا کریں۔

ابوسلیمان نے فرمایا کہ ارفاہ کا مطلب ہے زیادہ زینت اختیار کرنا اس کی اصل رفہ ہے اور رفہ اونٹ کے ہر روز پانی کے گھاٹ پر آنے کو کہتے ہیں۔ اور جب وہ روزانہ نہ آئے بلکہ کبھی کبھی آئے ایک دن نہ آئے تو اس کو غب کہتے ہیں۔ اور اسی سے یہ محاورہ بنا ہے احدث الرفاهية، فلاں نے آسودہ حالی اور راحت وتن آسانی پیدا کر لی ہے۔ اس سے مراد خوش حالی اور تن آسانی اور راحت وآرام سے رہنا مراد ہے۔

لہٰذا آپ نے راحت وتن آسانی کو پسند نہیں کیا بلکہ اس میں اعتدال اور میانہ روی کو پسند کیا اور اسی کا حکم دیا ہے۔

۶۴۶۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سعید جریری نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ایک آدمی اصحاب رسول میں امیر تھا یعنی حکمران تھا اور وہ ننگے پاؤں چلتا تھا۔ تیل بالوں میں روزانہ نہیں بلکہ کبھی کبھی لگاتا تھا۔ اس سے کہا گیا کہ آپ تو امیر المؤمنین ہیں اور آپ ننگے پیر چلتے ہیں اور تیل بھی کبھی کبھی لگاتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو زیادہ زیب زینت اور آسائش اختیار کرنے سے منع فرماتے تھے یعنی ہر روز تیل لگانے سے اور ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم کبھی کبھی ننگے پاؤں چلا کریں۔

شیخ نے فرمایا کہ اس کو روایت کیا ہے ننگے پاؤں چلنے کے بارے میں زہیر بن حرب نے ابن علیہ سے اس نے جریری سے، اس نے عبداللہ بن بریدہ سے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی۔ اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔ جسے عبید کہا جاتا تھا۔ وہ ان کے پاس آیا اور کہا کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ننگے پاؤں چلنے کا بھی فرماتے تھے۔

۶۴۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن نفیل نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن ابوامامہ نے ان کو عبداللہ بن کعب بن مالک نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن اصحاب رسول نے آپ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں کہ عاجزی کی وجہ سے غربت کی شکل بنانا ایمان میں سے ہے۔ (مراد ہے سوکھ جانا، چمڑے کا ہڈی سے لگ جانا)۔

ابوسلیمان نے فرمایا کہ بذاذہ سے مراد بری شکل صورت اور کپڑوں میں چشم پوشی کرنا۔ اور اس کی مثل شیخ حلیمی فرماتے ہیں سوا اس کے نہیں کہ وہ "واللہ اعلم" (ایسا بھی نہ ہوجائے) کہ اس کی بذاذہ اور میلا کچیلا ہونا اس کو مسلمان جماعتوں سے (یعنی باجماعت نمازوں سے) بھی دور کردے۔ اتنا برا حال بھی نہ بنالے جو اس کو جمعہ کی حاضری سے اور اجتماعات کی حاضری اور مجالس علم میں شرکت سے منع ہوجائے۔ اپنے میلے کپڑوں اور بری صورت اور برے لباس کی وجہ سے بلکہ صبر کرے اسی حالت پر جس حالت میں بھی ہو اور اسی حالت پر اللہ کا شکر کرے اور حیاء اور شرمندگی کا خوف نہ کرے تو انشاء اللہ یہی ایمان ہوگا بعینہ میلا کچیلا پن نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم۔ (سادگی کے دائرے میں رہے گندا نہ رہے گندگی اللہ

(۶۴۶۸)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۱۶۰)

(۶۴۷۰)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۱۶۱)　(۱)......زيادة من (ب)　(۲)......في ب (الطاعات)

کو پسند نہیں ہے۔(مترجم)

۶۴۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوقتیبہ سالم بن فضل آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو خلف بن عمرو عکبری نے ان کو محمد بن عبدالحمید مروزی نے ان کو ولید بن عتبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے داؤد طائی کو دیکھا جب کہ اس کو ایک آدمی نے کہا تھا کیا آپ داڑھی کو کنگھی نہیں کرتے؟ اس نے جواب دیا کہ میں اس سے مصروف ہوں یعنی مجھے کنگھی کرنے کی فرصت نہیں ہے۔

فصل:......زلفیں اور (پٹھے) لمبے رکھنا

۶۴۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقبری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحاق نے ان کو براء نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوبصورت صحت مند تھے چوڑے کندھوں اور سینے والے تھے۔ آپ کے بال آپ کے کانوں کی لوتک پہنچے ہوئے تھے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سرخ چادریں پہنے ہوئے دیکھا تھا میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی تھی۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے شعبہ کی روایت سے۔

۶۴۷۳:......ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے اور ابوالحسن مقری نے ان کو محمد بن احمد بن ابی العوام ریاحی نے ان کو ابوالجواب نے ان کو عمار بن زریق نے ان کو ابواسحاق نے ان کو شمر بن عطیہ نے ان کو خریم بن فاتک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اچھے آدمی ہو اگر یہ بات نہ ہوتی کہ دو صفتیں ہیں تیرے اندر۔ میں نے پوچھا کہ وہ کون سی ہیں؟ یا رسول اللہ! ایک صفت میں مجھے کافی ہوتی (دو عیب کیوں ہیں) آپ نے فرمایا تیرے بال زیادہ لمبے ہیں اور تم تہبند بھی لٹکاتے ہو۔

۶۴۷۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام محمد بن غالب نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے عاصم بن کلیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے وائل بن حجر حضرمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے لمبے بال رکھے ہوئے تھے جب میں آیا تو آپ نے فرمایا: ذباذب۔ پھندے لٹکانے والا یا پھندنے لہرانے والا۔ وائل کہتے ہیں کہ میں چلا گیا اور میں نے اپنے بال چھوٹے کروالیئے جب دوبارہ میں سامنے آیا تو آپ نے فرمایا کہ بال کیوں چھوٹے کرا لئے؟ میں نے کہا کہ میں نے سنا تھا آپ نے یہ لفظ فرمایا تھا ذباذب۔ میں نے خیال کیا کہ آپ کو یہ پسند نہیں ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مراد آپ سے نہیں تھی بہر حال یہ سب سے خوبصورت ہیں۔

شیخ نے فرمایا کہ ہماری روایت میں بھی اسی طرح ہے عن ذباذب، اور محاورے کے طور پر یوں کہا جاتا ہے تذبذب الشئی فلاں چیز نے حرکت کی ہے جب حرکت کرے۔ اور کہا گیا ہے کہ سوائے اس کے نہیں کہ کیا تھا ذباذب یعنی یہ شوم اور بدشگون ہے یا نجس ہے۔

۶۴۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو ابوعقبہ ازرق نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم بن کلیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو وائل بن حجر نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جب کہ میرے بال لمبے لمبے تھے حضور نے فرمایا ذباذب بال لٹکانے والا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے بال چھوٹے کر لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا میں نے تجھے عیب دو نہیں کہا تھا البتہ یہ سب سے اچھے ہیں۔

(۶۴۷۳)......(۱) فی ب (الراجی) (۶۴۷۴)......(۱) فی ب (ماعبتک)

فصل:...... بالوں کی مانگ نکالنا

۶۴۷۶:...... ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبید اللہ بن محمد بن محمد بن مہدی قشیری نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حسن نے یعنی اشیب نے ان کو ابراہیم بن سعد نے اور ہمیں خبر دی ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن سلمہ عنزی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے انہوں نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کو لٹکاتے تھے اور مشرک لوگ اپنے سروں کے بیچ میں مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کرنے کو پسند کرتے تھے ان امور میں جن میں آپ کو مستقل حکم نہیں ملا تھا۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے پیشانی کے بال لٹکائے اس کے بعد پھر آپ نے مانگ نکال لی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں احمد بن یونس سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔ منصور بن ابومزاحم سے اور دورقانی نے ابراہیم سے۔

۶۴۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حدیث بیان کی یحییٰ بن خلف نے ان کو عبد الاعلیٰ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن جعفر بن زبیر نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں مانگ نکالنا چاہتی تھی تو آپ کے سر کی کھوپڑی کے اوپر سے چوٹی سے مانگ چیرتی تھی اور پیشانی کے بالوں کو آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان چھوڑتی تھی۔

۶۴۷۷:...... مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عبد العزیز بن ابوسلمہ عمری نے اور عمر بن عبد الوھاب ریاحی نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن عباس بن عبد اللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بالوں کی مانگ آپ کی چوٹی سے نکالتی تھی اور جب آپ کی پیشانی کے بال تیل آلود ہوتے تو بالوں کو لٹکا لیتی تھی۔

۶۴۷۸:...... فرمایا کہ ہمیں خبر دی احمد بن عبید نے ان کو احمد بن ہیثم شعرانی نے ان کو عمری نے ان کو عبد العزیز بن ابوسلمہ بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب نے بطور املاء کے انہوں نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ آپ کی کھوپڑی کے کنارے سے۔

فصل:...... پورے سر کو مونڈوانا اور چوٹی یا کچھ حصہ چھوڑنے کی ممانعت

۶۴۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے بطور املاء کے ان کو محمد بن عبید اللہ بن منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو عبد اللہ بن مثنی ابومثنی انصاری نے ان کو عبد اللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا سر کا کچھ حصہ مونڈنے اور کچھ حصہ باقی رکھنے میں۔ یا چوٹی رکھنے سے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں سالم بن ابراہیم سے اس نے عبد اللہ بن مثنیٰ سے۔

۶۴۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان

(۶۴۷۶)...... (۱) فی أ (العنبری)

(۶۴۷۷) ..... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۱۸۹) (۱)......فی ب (یحیی بن عبط) وھو خطأ

(۶۴۷۸)...... (۱) فی ب (من فوق)

کوایوب نے ان کونافع نے ان کوابن عمر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کودیکھا جس کا کچھ سر مونڈ دیا گیا تھا اور کچھ باقی چھوڑ دیا گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کوایسا کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یا تو تم لوگ پورا مونڈ وادو یا پورا باقی رہنے دو۔

اس کومسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع وغیرہ سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۶۴۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابواحمد حافظ نے ان کوابواللیث مسلم بن معاذ بن سلم تمیمی نے ان کوابویعقوب یوسف بن سعید بن مسلم نے ان کوحجاج بن محمد اعور نے ان کوابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبیداللہ بن عمر بن حفص نے میں اس کوگمان کرتا ہوں عمر بن نافع سے اس نے نافع سے کہ اس نے سنا ابن عمر سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ منع کرتے تھے کچھ سر مونڈ نے اور کچھ باقی رکھنے سے۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یہ جوفرمایا کہ قزع سے منع فرمایا تھا اس سے کیا مراد ہے؟ تو عبیداللہ نے ہمارے لئے اشارہ کر کے سمجھایا کہ جب بچے کا سر مونڈوائیں تو یہاں سے کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں۔اور کچھ یہاں سے اور کچھ یہاں سے اور کچھ یہاں سے یہ بتانے کے لئے عبیداللہ نے اشارہ کیا اپنی پیشانی کی طرف اور سر کے دونوں کناروں کی طرف۔ پھر پوچھا گیا عبیداللہ سے کہ کیا یہ ممانعت لڑکی کے لئے ہے یا لڑکے کے لئے۔انہوں نے کہا میں نہیں جانتا بچہ اسی طرح ہوتا ہے۔

عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے سوال و جواب کیا تو انہوں نے کہا کہ بہر حال پیشانی کے بال اور گدی کے بالوں میں لڑکے کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔لیکن قزع سے جومنع فرمایا تھا وہ یہ ہے کہ اس کی پیشانی کے بال چھوڑ دیئے جائیں با ایں صورت کہ پورے سر پر کچھ بھی نہ ہوں صرف وہی ہوں۔یا کچھ سر یہاں سے اور کچھ وہاں سے صاف کیا جائے اس سے منع فرمایا تھا۔

بخاری نے اس کوروایت کیا ہے صحیح میں محمد بن سلام سے اس نے مخلد سے اس نے ابن جریج سے کہ بہر حال ذوابہ یعنی پیشانی کے بال۔

۶۴۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کومحمد بن بکر نے ان کوابوداؤد نے ان کوموسیٰ بن اسماعیل نے ان کوحماد نے ''ح''

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کوحسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کوابوخالد یزید بن محمد بن حماد نفیلی نے مکہ مکرمہ میں ان کوحجاج انماطی نے ان کوحماد بن سلمہ نے ان کوایوب نے ان کونافع نے ان کوابن عمر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا قزع سے یعنی کچھ مونڈنے اور کچھ باقی رکھنے سے۔قزع یہی ہے کہ بچے کا سر مونڈا جائے اور اس کی پیشانی کے بال چھوڑ دیئے جائیں۔

اسی طرح اس کوروایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے ایوب سے اور میں نہیں جانتا کہ یہ تشریح نافع کے قول سے ہے یا ایوب کے قول سے۔

اور تحقیق ہم نے اس کوروایت کیا ہے حدیث معمر سے اس نے ایوب سے جس میں ذوابہ کا (پیشانی کے بالوں کا) ذکر نہیں ہے۔ہاں مگر یہ کہ اس کا معنی اور مفہوم اس میں ہے جواس نے روایت کیا ہے۔

۶۴۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کومحمد بن بکر نے ان کوابوداؤد نے ان کوحسن بن علی نے ان کویزید بن ہارون نے ان کوحجاج بن حسان نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ داخل ہوئے انس بن مالک کے پاس پس مجھ کوحدیث بیان کی میری بہن نے مغیث بن شعبہ سے۔کہتی ہے کہ تم اس وقت لڑکے تھے اور تمہارے سر کے دونوں کنارے چھوٹے ہوئے تھے اور بالوں کی دوٹکڑیا سامنے سے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تیرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور تیرے لئے برکت کی دعا کی تھی اور فرمایا تھا کہ ان دونوں کوبھی مونڈ دو یا کہا تھا کہ ان کوبھی کتروادو بے شک یہ یہود کی عادت ہے۔

(۶۴۸۲)......(۱) فی أ (محمد بن بکیر)

اخرجه المصنف من طریق أبی داود (۴۱۹۴)

(۶۴۸۳)......اخرجه المصنف من طریق أبی داود (۴۱۹۷)

۶۴۸۴:......ہم نے روایت کی منصور سے اس نے تمیم بن سلمہ سے یا اپنے بعض اصحاب سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ان کے پاس ایک لڑکا آیا یا بھیجا گیا یا یوں کہا کہ کوئی لڑکی تھی۔ اس کی دو چوٹیاں چھوڑی ہوئی تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ نکال دو اس کو میرے ہاں سے اس یہودن کو۔

۶۴۸۵:......تحقیق ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن علاء نے ان کو زید بن حباب نے ان کو میمون بن عبداللہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میرے سامنے چوٹی رکھی ہوئی تھی میری امی نے مجھے کہا میں اس کو نہیں کاٹوں گی اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پکڑ کر کھینچتے تھے۔

۶۴۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برھان نے آخرین میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو ہیثم نے ان کو ابوبشر نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنی خالہ میمونہ زوجہ رسول کے گھر میں رات گذاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی اٹھ کر ان کے بائیں طرف ان کی نماز میں شریک ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بالوں کی چوٹی سے پکڑا جو میری چوٹی تھی یا میرے سر کی چوٹی سے پکڑا اور مجھے دائیں طرف کھڑا کر دیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عمرو بن محمد سے اس نے ہیثم سے اور کہا ہے حدیث میں میری چوٹی سے یا میرے سر سے یہ شک ہے۔ اور نہی جو ہے وہ قزع سے یعنی بعض کو کاٹنے اور بعض کو باقی رکھنے کے بارے میں ہے۔ جو کہ صحیح ہے۔ اور اس کا ترک اولیٰ ہے۔

فصل:......اپنے بال، ناخن اور خون، جو چیزیں انسان اپنے جسم سے صاف کرے ان کو دفن کر دے

۶۴۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حمید بن داؤد بن اسحاق قیسی قماح نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو حدیث بیان کی یزید بن مبارک نے ان کو محمد بن سلیمان بن شملول نے ان کو عبدی بن سلمہ بن وہرام نے ان کو ان کے والد نے ان کو حدیث بیان کی میل بنت مسرج اشعریہ نے کہ ان کا والد مسرج تھا وہ اصحاب رسول میں سے تھا وہ اپنے ناخن کاٹتا اور ان کو جمع کرتا پھر ان کو دفن کر دیتا تھا پھر اس نے یہ کہا تھا کہ میں نے دیکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انہوں نے ایسے ہی کیا تھا۔

۶۴۸۸:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن حارث فقیہ نے ان کو ابومحمد بن حیان اصفہانی نے ان کو علی بن سعید عسکری نے ان کو عمر بن محمد بن حسن نے ان کو ان کے والد نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو عبدالجبار بن وائل نے ان کو ان کے والد نے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے بالوں اور ناخنوں کا دفن کرنے کا۔ یہ اسناد ضعیف ہے اور یہ روایت کئی طریقوں سے ہے مگر سب کے سب ضعیف ہیں۔

۶۴۸۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث نے ان کو ابومحمد بن حیان نے ان کو ابوحریش کلابی نے ان کو محمد بن عمر بن ولید نے ان کو ابن فدیک نے ان کو یزید بن عمر بن سفینہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جونکیں لگوائی تھیں اور مجھ سے کہا تھا کہ اس خون کو لے لو اور اس کو دفن کر دو تا کہ کوئی جانور کوئی پرندہ کوئی انسان اس کو استعمال نہ کر جائے۔ میں آپ کو ایک طرف لے گیا اور میں نے اس کو پی لیا اس کے بعد آپ نے مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا تو میں نے ان کو بتا دیا آپ یہ سن کر مسکرا دیئے۔ سریج بن

(۶۴۸۵)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۱۹۲) (۶۴۸۷)......(۱) في ب (شهيد)

(۶۴۸۹)......(۱) في ب (فتغيت)

یونس نے اس کے متابع بیان کی ہے ابن ابی فدیک سے۔

۶۴۹۰:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو بکر بن احمد بن سعید اخمیمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن عمرو بن خالد نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو ابن ارقم زہری نے اس نے عروہ بن زبیر سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے آپ کا مسواک آپ کی کنگھی جدا نہیں ہوتی تھی آپ کبھی کبھی شیشہ دیکھتے تھے اور دیکھنے کا حکم دیتے تھے۔

شیخ نے فرمایا کہ سلیمان بن ارقم ضعیف ہے۔

۶۴۹۱:......ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر بن جناح نے کوفے میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو سلیمان بن داؤد نے شاذا کونی نے ان کو ایوب بن واقد نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ پانچ چیزیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوتی تھیں حضر میں بھی اور سفر میں بھی۔ کنگھی، سرمہ دانی، شیشہ، مسواک اور چھری۔

۶۴۹۲:......ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابو احمد بن عدی حافظ نے اور یہ حدیث نہیں بیان کی گئی ہشام بن عروہ سے مگر وہ ضعیف ہے۔

۶۴۹۳:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صاغانی نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو محمد بن عون نے ان کو ابن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کثرت کے ساتھ آئینہ دیکھتے تھے اور آئینہ ہمیشہ سفروں میں ان کے ساتھ ہوتا تھا میں نے پوچھا کہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ جو چیز میرے چہرے پر خوبصورت ہے وہ میرے سوا دوسروں کے چہرے پر عیب ہے۔ میں اس بات پر اللہ کا شکر کرتا ہوں اور محمد بن عون یہ غیر قوی راوی ہے۔

(۶۴۹۱)......(۱) فی ب (المرود) (۶۴۹۲)......(۱) فی ب (أبوعبداللہ المازنی)

أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱/۳۴۸)

شعیب الایمان کا اکتالیسواں شعبہ

ایمان کی اکتالیسویں شاخ......ملاعیب اور ملاہی کی حرمت

بے ہودہ یا بے کار و بے مقصد کھیل ہوں یا ان کے آلات یا ان میں وقت صرف کرنا سب حرام ہیں:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

قل ماعنداللّٰہ خیر من اللھو ومن التجارۃ واللّٰہ خیر الرازقین.

اے پیغمبر فرما دیجئے جو کچھ نعمتیں اللہ کے پاس ہیں وہ بہتر ہیں کھیل تماشے سے اور خرید وفروخت سے اور اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے۔

۶۴۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد کعبی نے۔ ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو عبداللہ بن ادریس نے ان کو حصین نے ان کو سالم نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ جمعے کے دن تجارتی قافلہ اس وقت مدینے میں آ گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ لوگ اس کو دیکھنے کے لئے ہٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بارہ افراد میں رہ گئے لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔

واذا راؤتجارۃ اولھوا انفضوا الیھا وترکوک قائماً.

اور جس وقت یہ دیکھتے ہیں کوئی تجارت یا کوئی کھیل تماشہ اسی کی طرف چلے جاتے ہیں اور تمہیں چھوڑ جاتے ہیں کھڑا ہوا۔ اب ان کو بتا دیجئے کہ اللہ کے پاس جو نعمتیں ہیں وہ کھیل کود سے اور تجارت سے بہتر ہیں اور اللہ بہتر رزق دینے والا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابی شیبہ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے اور مسلم نے کئی طریقوں سے حصین سے۔

۶۴۹۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبیداللہ بن محمد کعبی نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یزید بن صالح نے ان کو کبیر بن معروف نے ان کو مقاتل بن حیان نے کہ انہوں نے اس مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے اور جمعہ کے دن خاص طور پر خطبے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ اور ایک آدمی تھا دحیہ کلبی وہ تاجر آدمی تھا اسلام قبول کرنے سے قبل جب وہ سامان تجارت لے کر مدینے میں آتا تو لوگ دیکھنے جاتے کہ کیا سامان لے کر آیا ہے وہ اس سے جا کر خرید کرتے تھے۔ ایک بار وہ حسب عادت مدینے میں آیا تو اتفاق سے جمعے کا دن تھا اور لوگ مسجد میں رسول اللہ کے پاس بیٹھے تھے۔ اور آپ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ دحیہ کلبی کے گھر والوں نے مدینے میں اس کے آنے پر ڈھول تاشے اور کھیل کود کے مظاہرے کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔ لہو اور کھیل سے یہی تماشہ اور سامان تجارت سے وہی دحیہ کا سامان تجارت مراد ہے۔ جس کا اللہ نے ذکر فرمایا ہے لوگوں نے مسجد میں بیٹھے ہوئے یہ شور سنا کہ دحیہ سامان تجارت لے کر مقام احجار زیت کے پاس مدینے کے بازار میں اتر گئے ہیں، یہ آوازیں سن کر عام لوگ مسجد سے سامان تجارت کو دیکھنے یا کھیل تماشہ دیکھنے کے لئے نکل گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا ہوا چھوڑ گئے آپ کے پاس کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے تین مرتبہ یہ حرکت کی ہر دفعہ شام سے سامان لے کر تجارتی قافلہ آیا تھا اور یہ اتفاق سے جمعہ کا دن ہوتا تھا۔ اور ہمیں خبر پہنچی ہے کہ مسجد میں جو گنتی کے لوگوں کی رہ گئی تھی وہ کم لوگ تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ لوگ بھی مسجد میں نہ ہوتے یعنی جو باقی مسجد میں رسول اللہ کے ساتھ رہ گئے تھے تو [1] سجلاخ سے پتھر برس جاتے ان لوگوں پر۔ پھر یہی آیت نازل ہوئی قل ماعنداللّٰہ الخ کہ کہہ دیجئے جو نعمت جو ثواب اللہ کے پاس ہے وہ کھیل

(۶۴۹۴)......(۱) فی ب (فانفض)=

تماشے سے اور سامان تجارت سے بہتر ہے اللہ تیرا رزاق ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: ان لوگوں کا مسجد سے نکل جانا اس کی طرف اور قافلے کو جا کر دیکھنا گھومنا اس میں کوئی فائدہ نہیں تھا اس قبیل سے جس میں کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ اس طریقے پر نہ ہوتا۔ لیکن جب اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرنا اور ان کی صحبت سے نکل جانا برا ہے اور بڑا گناہ بن گیا تھا اور ان کے بارے میں قرآن نازل ہوا اور قرآن نے اس فعل کی برائی کی لہو کا اس کو نام دے کر۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث آئی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

تیر اندازی و گھڑ سواری اور نرد و شطرنج کھیلنے کا حکم:

۶۴۹۶:......ہمیں خبر دی شیخ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہشام نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو ابوسلام نے عبداللہ بن زید بن ازرق نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیر اندازی کی مشق کرو۔ گھڑ سواری کی مشق کرو اگر تم گھڑ سواری کی مشق کرو تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے۔ جس سے کوئی آدمی بے فائدہ کھیل کھیلے۔ مگر آدمی کا کمان کے ساتھ تیر پھینکنا، یا اپنے گھوڑے کو سدھانا یا اپنی بیوی کے ساتھ محبت اور کھیل کرنا بے شک یہ چیزیں حق ہیں اور درست ہیں، جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد بھلا دے اور چھوڑ دے اس نے اس کی ناشکری کی جس نے اس کو اس کا علم دیا تھا۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کے ساتھ انسان کھیل کرے ان چیزوں میں سے جو اس کو کوئی فائدہ نہیں دیتیں نہ دنیا میں نہ آخرت میں، کوئی بھی فائدہ وہ کھیل باطل ہیں، اس سے اعراض کرنا زیادہ بہتر ہے مگر یہ امور ثلاثہ اگر وہ یہ کام کرے گا اور ان کے ساتھ کھیلے گا اور ان کے ساتھ مانوس و محظوظ ہوگا، اور لطف اندوز ہوگا تو یہ حق ہے (یعنی جائز ہے) اس فائدے کی وجہ سے جو ان کے ساتھ متعلق ہے اور وابستہ ہے۔ مثلاً صورت حال اس طرح ہے کہ کمان کے ساتھ تیر اندازی ہو یا گھوڑے کو سدھانا یہ سب امور جہاد میں معاون ہیں۔ اور اپنی اہلیہ کے ساتھ کھیل اور محبت پیار کرنا کبھی اس کے نتیجے میں اولاد ہوگی جو اللہ کی توحید کو قبول کرے گی یہ اللہ کو ایک سمجھے گا اور اسی کی عبادت کرے گا اسی وجہ سے یہ سب تینوں حق میں سے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ بعض ان میں سے نرد کے ساتھ کھیل ہے اور شطرنج کا کھیل ہے تحقیق ان دونوں میں احادیث اور آثار صحابہ وارد ہوئے ہیں۔ خلاصہ قول ان دونوں کے بارے میں یہ ہے کہ ان کے ساتھ کھیلنا اگر مالی شرط لگانے کے ساتھ ہو تو ایسا کھیل حرام ہے بالاتفاق اور اگر دونوں کے ساتھ کھیل بغیر مالی شرط لگانے کے ہو تو اس میں اختلاف ہے، میرے نزدیک اس کی حرمت زیادہ مناسب ہے۔ واللہ اعلم۔

اور طویل کلام کیا ہے دونوں کے ساتھ اجتماعی کھیل کھیلنے میں۔

۶۴۹۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں علقمہ بن مرثد سے اس نے سلیمان بن بریدہ سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نردشیر کے ساتھ کھیلے (چوسر کھیلے) وہ ایسے ہے جیسے کہ اس نے اپنے ہاتھ کو سور کے گوشت اور خون میں ڈبو لیا ہے۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ثوری سے۔

شیخ حلیمی نے فرمایا کہ اہل علم کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ قول سے مراد ہے کہ جس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت میں ڈبو دیا اس

(۶۴۹۶)......أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۰۰۷)

لئے تا کہ وہ اس کو کھائے خلاصہ کلام یہ ہے کہ نرد کے ساتھ کھیلنا ایسا برا ہے جیسے خنزیر کا گوشت کھانا حرام اور برا ہے۔

۶۴۹۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے ان کو اسامہ نے اس کو سعید بن ابوہند نے۔''ح''

ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے۔''ح''اور ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعمرو سلمی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو موسیٰ بن میسرہ نے ان کو سعید بن ابوہند نے ان کو ابوموسیٰ اشعری نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نرد (چوسر) کے ساتھ کھیلے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۶۴۹۹:......ہم نے روایت کی دوسرے طریق سے محمد بن کعب سے اس نے ابوموسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا۔نہیں الٹ پلٹ کرتا نرد کھیل (چوسر) کے مہروں کو کوئی ایک شخص جو اس سے دیکھتا ہے کہ اس سے کیا نتیجہ سامنے آئے گا مگر وہ شخص نافرمانی کرتا ہے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اسامہ کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۶۵۰۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعبداللہ بن محمد بن عبداللہ رازی نے ان کو ابراہیم بن زہیر نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو جعید بن عبدالرحمٰن نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن سے یعنی خطمی سے کہ انہوں نے سنا محمد بن کعب سے انہوں نے پوچھا عبدالرحمٰن سے اور کہا کہ مجھے اس حدیث کی خبر دیجئے جو تم نے اپنے والد سے سنی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں پس کہا عبدالرحمٰن نے میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس شخص کی مثال جو نرد (چوسر) کے ساتھ کھیلتا ہے اس کے بعد اٹھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اس شخص کی طرح ہے جو پیپ اور خون خنزیر کے ساتھ وضو کرے اس کے بعد وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اللہ پاک فرمائیں گے کہ کیا اس کی نماز قبول کی جائے گی؟ یعنی اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔

۶۵۰۱:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن علوی نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ابراہیم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بچاؤ تم اپنے آپ کو اور ان دو مہروں سے جو نام رکھے گئے ہیں جو چھوڑ جاتے ہیں یا پھٹکے جاتے ہیں بے شک وہ دونوں جوئے میں سے ہیں۔

اسی طرح روایت کیا ہے اس کو زیاد بکالی نے ابراہیم سے بطور مرفوع روایت کے۔

۶۵۰۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ہے حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ بچاؤ تم اپنے آپ کو ان دونوں مہروں سے جن کا نام رکھا ہوا ہے جو پھینکے جاتے ہیں یہ دونوں عجمیوں کا جوا ہیں۔

فال و کہانت کا بیان:

۶۵۰۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو ابوالاحوض نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں بچاؤ تم اپنے آپ کو دو مہروں کے ساتھ یا پانسوں کے ساتھ فال و کہانت کرنے یعنی غیب کی خبریں نکالنے سے۔یا کہا تھا کہ پانسوں کے ساتھ یا چوسر کے مہروں کے ساتھ فال نکالنے

(۶۵۰۱)...... أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱/۲۱۶)

(۶۵۰۲)......(۱) فى الأصل (هذه) وهو خطأ

سے یہ عجم کا جوا ہے۔

۶۵۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین عیسیٰ بن حامد الرحمٰن نے بغداد میں ان کو عمرو بن ایوب نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو عمران بن موسیٰ بن عبدالملک بن عمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو حصین بن ابوالحارث نے ان کو سمرہ بن جندب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ تم اپنے آپ کو ان مہروں سے جو کسی نام سے موسوم ہیں جو پھینکے جاتے ہیں غیب کی خبریں نکالنے کے لئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و ابن عمر رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا نرد کھیلنے والے کے ساتھ سلوک:

۶۵۰۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے ان میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی اس نے علقمہ بن ابوعلقمہ سے اس نے ان کی والدہ سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول سے کہ ایک گھر والے ایسے تھے جو ان کے مکان میں رہتے تھے گھر میں ان کے پاس نرد (چوسر) تھا سیدہ نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر تم لوگ اس کو گھر میں سے نہیں نکالو گے تو میں تم لوگوں کو اپنے مکان سے نکال دوں گی سیدہ نے اس چیز کو ان سے برا سمجھا۔

۶۵۰۶:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس میں سے جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے نافع سے کہ بے شک عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب اپنے خاندان میں کسی کو نرد (چوسر) کے ساتھ کھیلتا ہوا پا لیتے تھے تو اس کو مارتے تھے اور نرد (چوسر) کو توڑ دیتے تھے۔

۶۵۰۷:......اور ہم نے روایت کی ہے یحییٰ بن سعید سے اس نے نافع سے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ نرد (چوسر) بھی جوا ہے۔

۶۵۰۸:......ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عبداللہ بن بشر نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے فرمایا: جو شخص مہروں کے ساتھ جوا کھیلے گا (یعنی شرط کے ساتھ) وہ ایسا ہے جیسے کہ اس نے سور کا گوشت کھایا ہو اور جو شخص بغیر جوئے کے (یعنی بغیر شرط کے) کھیلے گا وہ ایسا جیسے اس نے سور کی چربی کی مالش کر لی ہو۔

۶۵۰۹:......ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث سلام بن مسکین سے، اس نے قتادہ سے اس نے ابوایوب سے اس نے عبداللہ سے اسی طرح یہ روایت موصول بھی اور موقوف بھی مروی ہے۔

۶۵۱۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو معلّٰی بن زیاد نے ان کو حنظلہ سدوسی نے کہا جعفر نے میں اس کو گمان کرتا ہوں انصار کے ایک آدمی سے کہ اس نے کہا جو شخص نرد (چوسر) کھیلے گا گویا کہ اس نے سور کی چربی مل لی اور جو شخص اس کے ساتھ جوا کھیلے گا گویا اس نے سور کا گوشت کھا لیا۔

شراب، جوا، قسمت کے تیر اور نرد وغیرہ کا بیان:

۶۵۱۱:......ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو سلمہ منقری نے ان کو ربیعہ بن کلثوم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خطبہ دیا ابن زبیر نے اور کہا اے اہل مکہ! مجھے خبر پہنچی ہے کچھ لوگوں کے بارے میں کھیلنے کی چیز کے ساتھ جس کو نرد تیر (چوسر) کہتے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں۔ **انما الخمر و المیسر الخ** بے شک شراب اور جوا اور بت اور قسمت کے تیر سب گندے ناپاک شیطانی کام ہیں ان سے بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (نجات پاؤ) پکی بات شیطان

(۶۵۰۴)......فی ب (الرمحی) (۶۵۱۰)......فی ب (حفص)

چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے شراب اور جوئے کی وجہ سے اور روک دے تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے کیا ہو تم باز آنے والے۔ ابن زبیر نے کہا بے شک میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو شخص کسی ایسے شخص کو پکڑ کر میرے پاس لائے گا جو چوسر نرد کے ساتھ جوا کھیل رہا تھا میں اس کو سخت سزا دوں گا اور اس کا مال چھین کر اسی کو دے دوں گا جو اس کو میرے پاس لائے گا۔

(اور ہم نے نرد کے ساتھ جوا کھیلنے کے) بارے میں سختی کرنے کی بابت حضرت عثمان بن عفان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ البتہ تحقیق میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں لکڑیوں کی گٹھری تیار کرنے کی بابت حکم دوں اس کے بعد کہ جن کے گھروں میں یہ کھیل ہوتا ہے ان کو جلا دوں۔

(علاوہ ازیں) کئی دیگر اسناد ایسی ہیں جن کو یہاں ذکر نہیں کیا مگر وہ کتاب السنن کی کتاب الشہادات مذکور ہیں۔

۶۵۱۲:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو عمرو بن عمران نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے ذکر کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نرد وغیرہ کے مہرے عجمیوں کا جوا ہیں۔

۶۵۱۳:......ہمیں خبر دی یوسف بن موسیٰ نے انہیں وکیع نے انہیں فضل بن دلہم نے حسین سے کہا: مہرے عجمیوں کا جوا ہے۔

۶۵۱۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے ابن لہیعہ نے ان کو عبیداللہ بن جعفر نے کہ بکیر نے ان کو حدیث بیان کی ہے ایک آدمی سے جس نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ بے شک وہ فرماتے تھے وہ ہر کھیل کھلوانا یا کھیلنے کی چیز جس کے مہروں کے ساتھ جوا کھیلا جائے وہ کھیلنا درست نہیں ہے۔

۶۵۱۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابن وہب نے ان کو خبر دی انس بن عیاض نے ان کو ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع نے ان کو عبدالکریم نے ان کو مجاہد نے کہ حضرت کعب کہتے تھے میں اگر خون میں ہاتھ آلودہ کرلوں اس کے بعد میں وضو نہ کروں اور اسی طرح خون آلود ہاتھوں کے ساتھ نماز پڑھ لوں تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں جوئے کے مہروں کیساتھ کھیلوں پھر میں نماز بھی پڑھوں اور وضو بھی کروں۔

عبدالکریم نے فرمایا، ابراہیم بن یزید سے مروی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ البتہ اگر میں آگ کے دو انگارے ہاتھ میں لے کر ان کو الٹ پلٹ کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ بجھ جائیں یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں جوئے کے دو مہروں کے ساتھ کھیلوں۔

فرمایا کہ اور ہمیں بات بیان کی ہے یحییٰ بن ایوب نے ان کو ان کے والد قبیل نے تبیع سے کہ انہوں نے کہا اس شخص کی مثال جو چوسر یعنی نرد کے ساتھ کھیلتا ہے اس شخص جیسی ہے جو سور کا خون مل لے اس کے بعد وہ نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے۔ کیا اس کی طرف سے وہ قبول کی جائے گی یا نہیں؟

۶۵۱۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو بشر بن معاذ عقدی نے ان کو عامر بن سیاف نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے پاس گذرے جو نرد کے ساتھ (چوسر) کھیل رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ ان کے دل غفلت میں کھیل رہے ہیں، ہاتھ بے ہودہ کام میں مشغول ہیں اور زبانیں بیہودہ بک رہی ہیں۔

۶۵۱۷:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابی الدنیا نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو جریر نے ان کو فضیل بن عزوان نے وہ کہتے ہیں کہ مسروق ایسی قوم کے پاس سے گذرے جو نرد کے ساتھ کھیل رہے تھے بولے اے ابو عائشہ! بے شک ہم بسا اوقات جب فارغ ہوتے (اپنے

۶۵۱۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو سعد بن طریف نے ان کو اصبغ بن بنانہ نے ان کو علی نے کہ وہ ایک قوم پر گذرے جو لوگ شطرنج کھیل رہے تھے (انہوں نے شطرنج کے کھیلنے والوں کے اس عمل کو مشرکین کے بتوں کے آگے دوزانوں بیٹھے رہنے سے تشبیہ دی اور وہی آیت پڑھی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول قرآن میں نقل فرمایا ہے کہ انہوں نے مشرکوں سے کہا تھا کہ اے بت پرستو یہ کیسی مورتیاں ہیں تم جن کے آگے بیٹھے ہوئے ہو۔) فرمایا:

ماھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون.

یہ کیسی مورتیاں ہیں تم جن کے آگے جم کر بیٹھے ہوئے ہو۔

اگر کوئی شخص ہاتھ میں آگ کا دھکتا ہوا انگارا رکھ لے یہاں تک کہ وہ بجھ جائے یہ بہتر ہے اس کے لئے ان شطرنج کے مہروں کو ہاتھ لگانے سے۔

شیخ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی راویت کے دیگر شواہد ہیں اس بارے میں ہم نے ان کو کتاب الشہادات میں ذکر کیا ہے۔

اور ہم نے روایت کی ہے جعفر بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے حضرت علی سے کہ وہ کہتے تھے کہ شطرنج عجمیوں کا جوا ہے۔

اور ہم نے روایت کیا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ان سے شطرنج کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ نرد سے بھی بدتر ہے۔

اور ہم نے روایت کیا ہے۔ ابن شہاب سے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا کہ شطرنج کے ساتھ گنہگار ہی کھیلتا ہے۔ اور عبیداللہ بن ابوجعفر نے فرمایا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ناپسند فرماتے تھے شطرنج کھیلنے کو۔

اور ابن شہاب سے مروی ہے کہ ان سے شطرنج کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ باطل کام ہے اور اللہ تعالیٰ باطل کو پسند نہیں کرتا۔

اور ہم نے اسی کی مثل ابن مسیب سے روایت کی ہے۔

اور ہم نے مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ شطرنج نرد میں سے ہے۔

ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ یتیم کے مال کے متولی بنے تھے جس میں شطرنج بھی تھا انہوں نے اس کو جلا دیا تھا۔

۶۵۱۹:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ جناب قاسم سے کہا گیا یہ نرد جو ہے اس کو تو تم لوگ مکروہ جائز کہتے ہو، شطرنج کے بارے میں کیا خیال ہے۔

انہوں نے جواب دیا کہ ہر وہ چیز جو اللہ کی یاد سے غافل کردے اور نماز سے بس وہی جوا ہے۔

شطرنج ملعون کھیل:

۶۵۲۰:......ہمیں خبر دی ابومعاویہ نے ان کو عقبہ بن صالح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ابراہیم سے آپ کیا کہتے ہیں شطرنج کھیلنے کے بارے میں، میں شطرنج کھیلنا پسند کرتا ہوں انہوں نے فرمایا کہ یہ ملعون ہے۔ اسے مت کھیلو۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اس کے بغیر صبر نہیں کرسکتا انہوں نے فرمایا کہ تم قسم کھالو کہ ایک سال تک اس کو نہیں کھیلو گے۔ کہتے ہیں کہ میں نے قسم کھالی۔ لہٰذا مجھے اس سے صبر آ گیا۔

۶۵۲۱:......اور ہمیں خبر دی ہے ابومعاویہ نے ان کو حسن نے ان کو طلحہ بن مصرف نے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم اور ہمارے اصحاب کسی ایسے آدمی

پر سلام نہیں کرتے تھے جب ایسے آدمی پر گذرتے جو ایسے کھیلوں میں سے کوئی کھیل کھیل رہا ہو۔

۶۵۲۲:......ہمیں خبر دی ابو معاویہ نے حسن سے اس نے نعیم سے اس نے ابو جعفر سے انہوں نے کہا کہ یہی مجوسیت ہے اس کو نہ کھیلیں یعنی شطرنج کو۔

۶۵۲۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے فضیل بن صباح نے ان کو ابو عبیدہ حداد نے ان کو بسام صیرفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابو جعفر سے شطرنج کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ چھوڑیئے مجوسیت کو۔

۶۵۲۴:......ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو ہارون بن سفیان نے ان کو عیسیٰ بن صبیح مولیٰ عمرو بن عبیدہ قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایوب سختیانی کے ساتھ تھا انہوں نے کچھ لوگوں کو شطرنج کھیلتے دیکھا۔ تو محمد بن منکدر سے کہا جو شخص نرد (چوسر) کھیلے گا اس نے اللہ اس کے رسول کی نافرمانی کی تو عمرو بن عبید یہ نے ان سے کہا حضرت یہ نرد (چوسر) نہیں ہے یہ شطرنج ہے۔ تو ایوب نے فرمایا کہ نرد اور شطرنج برابر ہیں۔

۶۵۲۵:......ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن غالب اہل بصرہ کے ایک آدمی تھے وہ کچھ ایسے لوگوں پر گذرے جو شطرنج کھیل رہے تھے۔

انہوں نے حسن سے کہا کہ میں ایسے لوگوں پر گذرا ہوں جو اپنے بتوں کے آگے جم کر بیٹھے تھے۔

شطرنج کھیلنے والی کی شہادت:

۶۵۲۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عبیداللہ بن مسیتب نے ان کو یزید بن یوسف نے کہ انہوں نے پوچھا یزید بن ابو حبیب سے شطرنج کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اگر میں ایسے لوگوں پر گذروں جو شطرنج کھیل رہے ہوں تو میں ان کو سلام نہیں کروں گا۔

۶۵۲۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو زیاد بن ایوب نے ان کو شبابہ نے ان کو حفص بن عبدالملک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سیرین سے وہ کہتے تھے اگر میں اس شخص کی شہادت قبول نہ کروں بلکہ رد کر دوں جو شطرنج کھیلتا ہے تو وہ اسی بات کے لائق ہے۔

۶۵۲۸:......ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو خبر دی ابن صفوان نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو ابراہیم بن اسحاق بن راشد نے۔ ان کو حدیث بیان کی ہے شریح بن نعمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن نافع سے شطرنج اور نرد (چوسر) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے اپنے علماء میں سے کسی کو نہیں پایا مگر جو بھی دیکھا وہی اس کو اسی طرح مکروہ اور ناپسند کرتا تھا۔ مالک کہتے تھے کہ شریح نے کہا (حالانکہ) میں نے اس سے ایسے لوگوں کی شہادت کے بارے میں پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔ اور ان کا اکرام بھی نہیں کیا جائے گا ہاں مگر یہ ہے کہ اگر وہ اس کو چھپاتا ہو ظاہر نہ کرتا ہو۔ اسی طرح مالک کہتے تھے۔ اور اسی طرح اس کا قول گانا سننے والے کے بارے میں بھی کہ ان لوگوں کی شہادت بھی قبول نہیں کی جائے گی۔

شیخ نے فرمایا کہ جس چیز کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے بلکہ سب کا اتفاق ہے کہ وہ حرام ہے وہ نرد (چوسر) ہے جو شخص چوسر کھیلتا ہے ہم اس کی شہادت ادا کر دیں گے قبول نہیں کریں گے۔ اور علماء نے جس چیز کے حرام ہونے کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ شطرنج ہے۔

بے شک ہم لوگ اس کی شہادت رد نہیں کریں گے۔ جو شطرنج کھیلے گا اس کو حلال سمجھتے ہوئے بشرطیکہ وہ اس پر جوانہ کھیلے اور اس کے کھیل میں لگ کر نماز سے غافل بھی نہ ہو پس کثرت سے بھی نہ کرے۔

بہر حال باقی رہی اس کے مکروہ ہونے کی بات تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے کھیل کے مکروہ ہونے پر وضاحت اور تصریح فرمائی ہے۔

گانے بجانے کے آلات اور لہو ولعب:

۶۵۲۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو ابراہیم بن سوید نے ان کو ہلال بن زید بن یسار بن مولا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے سارے جہانوں کے لئے، اور مجھے بھیجا ہے مٹانے کے لئے گانے بجانے کے آلات کو اور راگ گانوں کو اور جاہلیت کے معاملے کو۔

اس کے بعد فرمایا۔ جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا اللہ اس کو پلائے گا جہنم کا گرم پانی جیسے اس نے شراب پی تھی یہی عذاب دیا جائے گا اور پھر اس کو معاف کیا جائے گا۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ ہم نے اس کے شواہد ذکر کر دیئے ہیں اس مقام کے علاوہ اور وہ اپنے شواہد کے ساتھ قوت پکڑتی ہے۔ اور ہم نے کتاب السنن میں کئی اخبار ذکر کی ہیں تمام کھیلوں کے اقسام کے بارے میں جو بھی کھیلے گا۔ جو شخص ان پر مطلع ہونا چاہے انشاء اللہ وہاں رجوع کرے گا۔

۶۵۳۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو جریر نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کچھ ایسے لوگوں کے پاس گذرے جو شہادہ کے ساتھ کھیل رہے تھے انہوں نے اسے آگ لگا کر جلا دیا۔

۶۵۳۱:......اور ہمیں ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعد نے ان کو اسحاق ازرق نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ وہ چودہ (مہروں) کو توڑ دیتے تھے جن کے ساتھ کھیلا جاتا ہے۔

اور ہم نے اس کو بھی روایت کیا ہے نافع سے اس نے صیغہ سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اپنے گھرانے کے کچھ افراد پر گئے تو وہ اس کے ساتھ کھیل رہے تھے حضرت ابن عمر نے اسے توڑ دیا۔

اور ہم نے روایت کی سلمہ بن اکوع سے کہ انہوں نے اس کھیل سے منع فرمایا تھا۔

۶۵۳۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو الحسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو اسماعیل بن ابی الحارث نے ان کو موسیٰ بن داؤد نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو عبداللہ بن زیاد نے ان کو منذر بن محمد بن سوید نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتی ہیں کہ البتہ اگر شعلے مارے آگ تم میں سے کسی ایک کے گھر میں (یعنی گھر کو آگ لگ جائے) تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے اس سے کہ اس کے گھر میں ہوں یہ چودہ (مہرے)۔

(بہر حال جہاں تک جھولوں کی بات ہے) تو ہم نے اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ جھولے پر بیٹھی تھیں اور ان کی سہیلیاں ان کے ساتھ تھیں اس وقت جب ان کی والدہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کو رخصت کرنے کا اعلان کیا تھا یا آواز لگائی تھی، یہ اس وقت کے شروع کی بات ہے جب مدینے کی طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تھی اس کے بعد ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے مرسل حدیث میں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھولوں کو توڑ دینے کا حکم دیا تھا۔

۶۵۳۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوالدنیا نے ان کو فضل بن اسحاق نے ان کو ابوقتیبہ نے ان کو حسن بن حکیم نے ان کو ان کی والدہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب وہ اپنے خاندان کے کسی فرد کو یا اپنے کسی بیٹے کو جھولوں پر کھیلتا دیکھتے ان کو مارتے تھے اور جھولے کو توڑ دیتے تھے۔

۶۵۳۴:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن عثمان عجلی نے ان کو ابن نمیر نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو طلحہ نے ان کو ابن مصرف نے وہ کہتے ہیں کہ میں (عید) نیروز والے دن جھولوں کو مکروہ اور ناپسند جانتا ہوں اور میں اس عمل کو مجوسیت کا ایک شعبہ سمجھتا ہوں۔انہوں نے ایک آدمی کو جھولے پر دیکھا تھا۔

کبوتر بازی کرنا:

اور ہم نے کبوتروں کے ساتھ یعنی کبوتر بازی کرنے کی کراہت و ناپسندیدہ ہونے کے بارے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو کبوتری کے پیچھے پیچھے پھر رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے پھر رہا ہے۔

۶۵۳۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو ابوالولید نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس آدمی کو کبوتری کے پیچھے بھاگتے دیکھا) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو ذکر کیا ہے۔

بعض اہل علم نے اس کو اس حالت پر محمول کیا ہے۔کہ کبوتروں والا جب ہمیشہ ان کو اڑانے میں اور انہیں کے ساتھ اشتغال میں لگا رہتا ہو اور وہ چھتوں پر چڑھنے میں لگا رہے جہاں سے وہ پڑوسیوں کے گھروں میں جھانکے اور ان کی عورتوں کو دیکھے۔

۶۵۳۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے پاس گیا وہ خطبہ دے رہے تھے اور وہ کبوتروں کو ذبح کرنے اور کتوں کو مروا دینے کا حکم دے رہے تھے۔

۶۵۳۷:......اور ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو ابن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو خالد عبداللہ نے یعنی خالد حذاء نے ایک آدمی سے جسے ایوب کہا جاتا تھا۔انہوں نے فرمایا کہ ال فرعون کا کھیل کبوتر ہی تھے۔

۶۵۳۸:......ہمیں خبر دی ابن بشران نے کہ ہمیں خبر دی ابن صفوان نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو اسحاق بن حاتم ملائینی نے ان کو شہر نخع کے ایک شخص نے اس نے اس کو حدیث بیان کی مغیرہ سے اس نے ابراہیم سے انہوں نے فرمایا کہ جو شخص کبوتر اڑانے کا کھیل کھیلے وہ اس وقت تک نہیں مرے گا یہاں تک کہ وہ فقر و محتاج کا درد چکھ لے۔وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابوالدنیا نے ان کو ابن جمیل نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ جلاھق اور غلیلوں سے کھیلنا اور کبوتر بازی قوم لوط کا عمل تھا۔بہر حال رہا رقص کرنا اور ناچنا تو تحقیق شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ رقص جس میں دہرا ہونا اور سکیڑنا ہو (یعنی اعضاء کو موڑنا، سکیڑنا وغیرہ جیسے ناچ گانے میں ہوتا ہے)۔اور ایسی حرکات جو مردوں کے اخلاق و عادت کے منافی اور مخالف ہوں وہ مردوں کے لئے حرام ہے۔(خلاصہ یہ کہ رقص کرنا یعنی ناچنا حرام ہے) اور ہاتھ پر ہاتھ مارنے تالیاں بجانے سے زیادہ برا ہے۔بوقت ضرورت اور بوجہ ضرورت تالی مارنے کی حضور نے عورتوں کو اجازت دی تھی مردوں کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ تالیاں بجائیں (خدا برا کرے یہود و نصاریٰ کا کہ انہوں نے آج کے دور میں ہر خوشی کے موقع پر

تالیاں بجانا عام کردیا ہے جس میں مسلمان بھی ان کے ساتھ ان کے برابر کے شریک ہیں اللہ تعالیٰ ہدایت کی توفیق عطا فرمائے) مترجم۔

بہر حال مصنف فرماتے ہیں کہ اولیٰ اور سب سے بہتر یہی ہے کہ رقص کرنا ناچنا جس میں ہیجڑا بننا ہوتا ہے وہ بہت بڑا گناہ ہے تالیاں بجانے سے اور یہ کام کرنا اختیار میں نہیں ہے (از روئے شریعت اور از روئے دین (یعنی جیسے انسان اپنے وجود کا مالک نہیں ہے کہ جو چاہے اس کے ساتھ کرڈالے بیچ دے کاٹ ڈالے مارڈالے یہ کسی کے اختیار اور ملکیت میں داخل نہیں ہے اسی طرح مذکورہ حرکات رقص اور ناچنا بھی کسی کی ملکیت میں اور اختیار میں نہیں ہے) کیونکہ بذات خود یہ کام باطل ہے، جیسے اپنے منہ پر طمانچے مارنا منہ پیٹنا کسی کے شرعی اختیار اور ملکیت میں داخل نہیں ہے بذات خود۔ کیونکہ وہ باطل ہے، اور باطل کے ساتھ لذت حاصل کرنا یا لطف اندوز ہونا ایسے ناجائز اور حرام ہے جیسے باطل اور ناجائز اور غلط فعل کے ساتھ درد اٹھانا اپنے آپ کو تکلیف میں اور اذیت میں مبتلا کرنا ناجائز اور حرام ہے۔

بچیوں کا گڑیائیں کھیلنا:

بہر حال بچیوں کا کھلونوں اور گڑیاؤں کے ساتھ کھیلنا جن کو وہ لڑکیاں یا بیٹیاں کہتی ہیں ان لڑکیوں کو منع نہیں کیا جائے گا اس کھیل سے جب تک وہ کھلونے یا گڑیائیں بتوں کی شبیہیں نہ ہوں۔

شیخ حلیمی نے اس بارے میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔ اور ہم نے وہ اخبار جو اس بارے میں ہیں کتاب السنن میں ذکر کردی ہیں۔

کتے لڑانا اور مرغے لڑانا ناجائز اور حرام ہے

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کھیل کے اقسام میں سے ہے کتوں میں اور مرغوں میں لڑائی یا مقابلے کروانا (کتوں کی لڑائی کتوں سے ہو یا کتوں کی ریچھ سے سب حرام ہے)۔ (مترجم)

کیونکہ نبی کریم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے مقابلے کرنے والے کو حرام کہا ہے ممنوع کہا ہے، کسی کو اس کی اجازت نہیں دی جائے گی، اس لئے کہ باہم لڑائی کرنے والوں میں سے ہر ایک دوسرے زخمی کرکے درد والم سے دوچار کرتا ہے۔ اور اس کا وبال اور گناہ لڑانے والوں کو ملتا ہے۔

مثال کے طور پر اگر لڑانے والا اپنے ہاتھ میں سے ان جانوروں یا پرندوں میں سے کسی کو مار پیٹے یا زخمی کردے تو یہ اس کے لئے شرعاً حلال نہیں ہوگا بلکہ ناجائز ہوگا۔ (اور ہر ہوش مند سنے گا کہ یہ بے زبان جانوروں پر ظلم ہے، اور کیا خیال ہے کہ جب وہ یہ کام درندوں سے کروائے یہ تو اس سے بھی بڑا ظلم ہوگا۔ میں یہاں پر ایک واقعہ نقل کرتا ہوں جو کتے لڑانے یا ریچھ اور کتوں کو لڑانے والوں کے لئے باعث عبرت ہے۔ ہمارے علاقے بہاولپور کی کسی نواحی بستی کا واقعہ ہے جو کئی سال قبل ہمیں کچھ دیندار اور نمازی حضرات نے بتایا بلکہ واقعہ اپنے زمانے میں اتنا مشہور ہوگیا تھا کہ اس وقت کے واعظوں اور خطیبوں نے اپنی تقریروں میں عبرت کے لئے اس کو سنا کر لڑانے والوں اور اس کے تماشائیوں اور شیدائیوں کو اللہ کے غضب سے ڈراتا تھا۔

واقعہ یہ ہے کہ کسی بستی میں کسی ملک صاحب یا کسی مخدوم صاحب کے ڈیرے پر ریچھ اور کتوں کی لڑائی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ریچھ کے اوپر کئی کتے چھوڑ دیئے گئے تھے وہ ایک لمبی رسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا لڑائی ہوتی رہی تماشائی لوگ محظوظ ہو رہے تھے مگر ادھر ایک بے زبان ریچھ کی جان پر بنی ہوئی تھی اس کو کتے بھنبھوڑ رہے تھے اس کی چیخیں نکل رہی تھیں اسی اثنا میں ریچھ کی رسی ٹوٹ گئی اور وہ مجمع سے نکل بھاگا بہت سارے تماشائی پکڑنے کے لئے پیچھے بھاگے تو وہ گاؤں کی مسجد میں گھس گیا اور وہاں سے قرآن مجید اٹھا کر ادھر ادھر بھاگتا رہا جب لوگوں نے گھیرا تو اس نے وہ قرآن مجید تماشے کے کسی مخدوم یا زمیندار کی گود میں ڈال دیا (جو کہ زبان حال سے ان لوگوں کو قرآن کا واسطہ دے رہا تھا مگر ان سیاہ قلب

انسانوں نے اس کی یہ عرض بھی مسترد کر دی اس کو باندھ کر پھر لڑوایا گیا عین اسی لمحے یا شام کو اس بستی میں قدرتی طور پر آگ لگ گئی اور دیکھتے دیکھتے پوری بستی جل کر راکھ ہوگئی آواز خلق نقارہ خدا کا محاورہ تو آپ نے سنا ہی ہوگا سب لوگوں نے یہی کہا کہ یہ اسی ظلم کا نتیجہ تھا جو اس بے زبان پر کیا گیا۔ یہ اسی وجہ سے اللہ کا عذاب تھا۔ یہ عبرتناک واقعہ تمام انسانوں کے لئے باعث عبرت ہے۔

۶۵۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن علاؤ نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن علاء نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو قطبہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوداؤد بن عبدالعزیز بن سیاہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابویحییٰ قتات نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں چوپایوں کے درمیان لڑائی کروانے سے منع فرمایا تھا۔

اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بکالی نے ان کو اعمش نے ان کو منہال بن عمرو نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے۔

اور اس کو روایت کیا ہے منصور بن ابوالاسود نے ان کو اعمش نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عمر نے اور اس کو روایت کیا ہے لیث نے مجاہد سے اس نے ابن عمر سے۔

۶۵۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان نے ان کو محمد بن عبدوس نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو مؤمل نے ان کو سفیان نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ کوئی میت ایسے نہیں مگر اس پر اس کے ہم نشین پیش کئے جاتے ہیں جن کے ساتھ وہ اٹھتا بیٹھتا تھا اگر وہ کھیل تماشے والے تھے تو بھی اور اگر وہ اہل ذکر تھے تو اہل ذکر پیش کئے جاتے ہیں۔

۶۵۴۱:......اور اپنی اسناد کے ساتھ۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن ابراہیم نے ان کو سعید بن نصیر نے ان کو عامر بن غالب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع بن مرہ سے وہ بصرہ کے عابد تھے کہتے ہیں میں نے لوگوں کو ملک شام میں پالیا ہے اور ایک آدمی سے کہا گیا اے فلانے کہو لا الٰہ الا اللہ اس نے کہا تم پیو اور مجھ کو پلاؤ۔ اور کہا گیا مقام اھواز میں اے فلانے کہو لا الٰہ الا اللہ وہ شروع ہوگئے یہ کہہ رہے تھے دہ۔ یازدہ۔ دوازدہ، دس گیارہ بارہ۔

اور ایک آدمی سے کہا گیا یہاں بصرہ میں اے فلانے کہو لا الٰہ الا اللہ۔ اس نے یہ کہنا شروع کر دیا۔

اے رب دن کے دو پہر ہوگئے ہیں میں تھک چکا ہوں کیسے طے ہوگا سست روی سے آنے والی موت کا راستہ۔

کہا ابوبکر نے یہ ایسا آدمی ہے اس سے ایک عورت نے موت کی طرف راستہ پوچھا تھا اس نے اس کو اپنی منزل کا راستہ بتادیا یہ کہا تھا اس نے اس کو اپنی موت کے وقت۔

مباح کا کھیل:

۶۵۴۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمرو بن ابی عمرو نے ان کو مطلب نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تفریح کرو اور کھیلو بے شک میں ناپسند کرتا ہوں کہ تمہارے دین میں شدت دیکھی جائے۔

یہ روایت منقطع ہے۔ اور اگر یہ صحیح ہو تو یہ لہو مباح کی طرف راجع ہوگی یعنی وہ کھیل یا تفریح جو مباح ہو۔ جس کو ہم نے اس باب کے شروع

(۶۵۳۹)......فی أ (عبدالوهاب)

أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۲۵۶۲)

میں ذکر کیا ہے۔

۶۵۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبید اللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر بن عبید نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شیبان نے ان کو جابر نے ان کو عامر نے ان کو قیس بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کوئی چیز بنوائی ہو، مگر میں نے ان کو دیکھا اس کے ساتھ عمل کیا جاتا ہے سوائے ایک امر کے بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے توپ تیار کی جاتی تھی اور کھیل کیا جاتا تھا ان کے لئے عیدالفطر کے دن۔

۶۵۴۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر بن عبید نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابونعیم نے ان کو شریک نے ان کو جابر نے ان کو عامر نے ان کو قیس بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ ہر چیز جس کو میں نے دیکھا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کی گئی تحقیق میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم اس کو تیار کرتے ہو......سوائے تقلیس کے یعنی ٹوپی پہنانے کے۔

(۶۵۴۳)......(۱) فی أ (بن)

ایمان کا بیالیسواں شعبہ

خرچے میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنا

باطل اور ناحق مال کھانے کی حرمت:

۶۵۴۴:......مکرر ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۱)......ولا تجعل یدک مغلولة الیٰ عنقک ولا تبسطها کل البسط فتقعد ملوماً محسوراً.

اپنے ہاتھ کو اپنی گردن کی طرف باندھے ہوئے نہ رکھئے اور نہ کھول دیجئے پوری طرح کھول دینا کہ پھر تو بیٹھ جائے (خالی ہاتھ ہوکر) الزام دیا ہوا ہارا ہوا۔

(۲)......وآت ذا القربیٰ حقه والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیراً ان المبذرین کانوا اخوان الشیٰطین وکان الشیطٰن لربه کفوراً.

قرابت دار کو اس کا حق دیجئے اور محتاج کو اور مسافر کو اور مت اڑا مال کو بیجا بے شک مال کو بیجا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے ان بندوں کی تعریف فرمائی ہے جن کا نام اللہ نے عبادالرحمٰن رکھا ہے۔

(۳)......والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قوماً.

اللہ کے بندے (عبادالرحمٰن) وہ ہیں جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو وہ فضول خرچی نہیں کرتے اور نہ ہی تنگی کرتے ہیں (کنجوسی) بلکہ ان دونوں کے درمیان اعتدال اور میانہ روی سے چلتے ہیں۔

یہ تمام آیات اقتصاد اور میانہ روی کا درس دے رہی ہیں، اور اسراف وفضول خرچی سے منع کر رہی ہیں۔ یہ بالکل اسی طرح فضول خرچی سے ممانعت ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے سے اسراف کرنے یعنی ضرورت سے زیادہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ارشاد باری ہے:

(۴)...... کلوا واشربوا ولا تسرفوا انه لایحب المسرفین.

کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

تشریح:

جب اسراف اکل وشرب میں ممنوع ہے (یعنی کھانے پینے میں زیادتی منع ہے) تو واجب ہے کہ انفاق اور خرچ کرنے میں بھی اسراف کرنا بے جا اور ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا ممنوع ہوگا، اس لئے کہ زیادہ کھانے پینے کے لئے زیادہ سامان خورد ونوش ضروری ہوگا اور اس کے لئے زیادہ مال خرچ کرنا لازمی ہوگا لہٰذا یہ ساری باتیں ممنوع ہوں گی کیونکہ صرف ہو رہا ہے ممنوع میں لہٰذا وہ بھی ممنوع ہے۔

کھانے پینے میں اسراف کی حد:

کھانے پینے میں اسراف کی حد یہ ہے کہ ضرورت کے مطابق پیٹ بھر کھانے سے تجاوز کر کے اتنا کھائے جس سے بدن بوجھل اور بھاری ہو جائے جس کی وجہ سے ادائے واجبات اور فرائض ممکن نہ رہے۔اور حق بھی پورا نہ ہو سکے سوائے بدن پر لادنے کے۔اسراف اور ضرورت سے زیادہ بے جا خرچ کرنا صرف یہی نہیں جو ہم ذکر کر چکے ہیں کھانے پینے کے طور سے بلکہ اسراف مکان بنانے میں بھی ہوتا ہے لباس پہننے کا بھی

(۶۵۴۴)......مکرر. (۱) فی ب (لایکون) (۲)......فی ب (یقع)

ہوتا ہے سواری میں بھی ہوتا ہے خادموں اور نوکروں میں بھی ہوتا ہے جیسے اکل وشرب میں اسراف ہوتا ہے (رہائش اور مکان پر زیادہ خرچ کرنا اسراف ہوگا۔لباس پر زیادہ خرچ کرنا اسراف ہوگا۔سواری پر زیادہ خرچ اسراف ہوگا جیسے کم قیمت کا سواری کا جانور کم قیمت گاڑی سے کام چل سکتا ہے اور بہت زیادہ مہنگی کاریں جس پر لاکھوں خرچ ہوتے ہیں یہ سب اسراف ہوگا۔

بہر حال جو چیز باقی رہے۔اور جس کی مالیت بڑھتی رہے وہ اسراف نہیں ہے جیسے اونٹ اور دیگر مالی مویشی جو افزائش نسل کے لئے ہوں (یہ اسراف نہیں ہوگا) اسی طرح اس دور میں اسی مقصد کے لئے زمین جائداد مکان پلاٹ گاڑیاں جو اسی مقصد کے لئے یعنی تجارتی مقصد کے لئے ہوں۔محض ریا کاری دیکھاوے اور تکبر کے لئے نہ ہوں ورنہ حرام ہوگا۔(ایسی چیزیں بنانا ناجائز واسراف نہیں ہوگا۔) مترجم۔

کیونکہ چیزیں مہنگی ہوتی رہتی ہیں بڑھتی ہیں اور زیادہ ہوتی ہیں لہٰذا ان چیزوں میں جو خرچ کیا تھا اس سے کئی گنا زیادہ اضافہ ہوتا ہے (یعنی اس میں تضیع مال نہیں ہے بلکہ اضافہ ہوتا ہے۔)

اور فرمایا کہ۔اس میں سے جو مجموعی طور پر اسراف اور فضول خرچی میں داخل ہے یہ ہے کہ نہ پرواہ کرے،ایک آدمی خریدے،بیچے دھوکہ کے ساتھ جیسے کوئی دوسرا اس کے ساتھ دھوکہ کرے تو یہ بھی بوگس مال بیچ دے اور اضافے کے ساتھ خرید کرے زیادہ۔

شیخ نے اس میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت ابن عباس کی حکایت بیان کی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فرمایا:

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل.

تم لوگ اس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔

فرمایا کہ کوئی آدمی مثلاً سامان خریدے پھر اس کو واپس کردے اور مال کے ساتھ دراہم بھی واپس کردے (یہ بھی اسراف ہے) فرمایا کہ یہ سب ممنوع ہے۔یہ مذکورہ صورت وہی حجر اور رکاوٹ کا سبب یا ممانعت کا ہے۔اور لھو ولعب میں اور شہوات ولذات میں جو کہ حرام امور ہیں خرچ کرنا اسراف میں سے ہے جو موجب ممانعت کے لئے اور وقف سے یعنی اللہ کی راہ میں وقف کرنے سے مانع ہوگا (اس لئے ممنوع ہوگا۔)

بہر حال جب کھانا اپنی ضرورت سے زیادہ خرید کرے یا کپڑے ضرورت سے زیادہ خریدے یا نوکر چاکر ضرورت سے زیادہ یہ چیزیں اگرچہ اسراف میں اور زیادتی میں ہیں لیکن ایسا اسراف نہیں جو موجب حجر ورکاوٹ ہو۔اس لئے کہ ایک ملکیت کے ساتھ دوسری ملکیت تبدیل کرتا ہے جو اس کے ہم پلہ ہے یا ہم قیمت ہے۔یہاں اسراف اس سے نفع اندوز ہونے میں ہوگا جس چیز کا مالک ہوا ہے۔

۶۵۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو محمد بن عبیداللہ ثقفی نے ان کو وراد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہ کی طرف لکھا۔اور دعویٰ کیا کہ اس نے اس کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا تھا بے شک اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو حرام کیا ہے۔ماؤں کی نافرمانی کرنا اور بیٹیوں کو زندہ دفن کرنا،سائل کو منع کردینا مگر لینے کے لئے تیار رہنا اور منع کردیا تینوں سے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق نے محمد بن سوقہ سے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد فزاری نے ان کو ابن سوقہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبدالملک بن سعید بن جبیر نے یہ کہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مال کے ضائع کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا (ضائع کرنے والا وہ ہے) وہ آدمی ہے اللہ جس کو رزق دے وہ اس کو حرام میں خرچ کردے۔جس کو اللہ نے اس پر حرام کیا ہے۔یہ اجمالی طور پر اضاعت مال ہے اور اس کے تحت داخل ہے وہ کچھ جو کچھ ہم نے

پہلے ذکر کر دیا ہے۔

۶۵۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو مسعودی نے یہ کہ سلمہ بن کھیل نے ان کو ابوالعبید بن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا یہ تبذیر و اسراف کیا چیز ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مال کو اس کے حق کے علاوہ یعنی غیر حق میں خرچ کرنا۔

۶۵۴۷:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو حسین نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے اس قول باری کے بارے میں۔

ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین.

بے شک اسراف فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو مال کو ناحق خرچ کرتے ہیں (یعنی جہاں حق ہے وہاں نہیں کرتے اور جہاں حق نہیں ہے وہاں کرتے ہیں۔)

۶۵۴۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے جو کچھ اسراف اور فضول خرچی کے بغیر خرچ کیا اپنے گھر والوں پر اور اپنی ذات پر اور جو صدقہ کیا وہ تمہارا ہے اور جو تم نے خرچ کیا دکھاوے کے لئے یا شہرت کے لئے وہ شیطان کا حصہ ہے۔

۶۵۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوالحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد بن صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن قیس نے منہال سے یعنی ابن عمرو نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

مانفقتم من شیءٍ فھو یخلفہ وھو خیر الرازقین.

جو بھی چیز تم خرچ کرو وہ اس کی جگہ اور دے گا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

فرمایا اس سے مراد ہے جو تم خرچ کرو بغیر اسراف کے اور بغیر کنجوسی کے۔

اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن زکریا نے عمرو بن قیس ملائی سے اس نے بھی اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچایا ہے۔

۶۵۵۰:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن مہران دینوری نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے۔ پس اس نے اسی مذکورہ مسئلہ کو ذکر کیا ہے مگر صرف غیر اسراف کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کے علاوہ دوسروں نے اسماعیل سے روایت کی بغیر اسراف کے اور کنجوسی کے۔

۶۵۵۱:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد نے ان کو حسن بن علویہ نے ان کو اسماعیل بن عیسیٰ نے ان کو اسماعیل نے اس نے اسی مذکور کو ذکر کیا ہے۔

۶۵۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد بن عبید نے ان کو مسعر نے ان کو زیادہ مولیٰ معصب نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ آدمی جو کچھ اسراف اور کنجوسی کے بغیر اپنے گھر والوں پر خرچ کرے وہ خرچ کرنا اللہ کی راہ میں ہے۔

۶۵۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو اشعث بن سوار نے ان کو حسن نے میں نے اس سے سنا وہ فرماتے تھے کہ:

ولا تجعل یدک مغلولۃ الیٰ عنقک ولا تبسطھا کل البسط.

اپنے ہاتھ کو اپنی گردن کے ساتھ باندھ کر نہ رکھ۔ اور نہ کھول دے اس کو بالکل کھول دینا۔

حضرت حسن نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ اللہ نے اسراف سے اور بخل کرنے سے منع کیا ہے۔

۶۵۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابوالعمیس نے ان کو زیادہ مولیٰ مصعب نے ان کو حسن نے انہوں نے فرمایا کہ اصحاب رسول نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم جو کچھ اپنے اہل وعیال پر خرچ کریں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ تم اپنے گھر والوں پر بغیر اسراف کے اور کنجوسی کے خرچ کرو وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے جیسا ہے۔

معیشت میں اعتدال ومیانہ روی:

۶۵۵۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن عمرو بن عمرو بن نضر نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زبیر نے ان کو قابوس بن ابوضبیان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا نیک ہدایت۔ اچھی شہرت اعتدال اور میانہ روی نبوت کی پچیس اجزاء میں سے ایک چیز ہیں۔

۶۵۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم سلمان رکسی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گذران اور معیشت میں نرمی کرنا بعض تجارت سے بہتر ہے۔ (مراد ہے اخراجات کو کنٹرول کر کے آسان زندگی گذارنا۔)

۶۵۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن فضل بن سمح نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن بحیر نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابوطوالہ نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھرانے کے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نرمی اور شفقت چاہتے ہیں ان کو نفع دیتے ہیں اور جن کو اس چیز سے محروم کرتے ہیں ان کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

۶۵۵۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر حسن بن علی بن سلمہ ہمدانی نے ہمدان میں ان کو ابوعلی حسن بن محمد بن عباس نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں رزق دیئے جاتے کوئی گھر والے رفق اور نرمی کرنے کا مگر ان کو نفع دیتا ہے۔ اور نہیں ہٹاتا ان لوگوں سے رفق اور نرمی کو مگر نقصان دیتا ہے ان کو (اس سے مراد اقتصاد اور میانہ روی ہے اور معاملات میں آسان روش اپنانا۔)

۶۵۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو اور محمد بن جعفر زاہد نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو بشر بن حکیم نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی اہل بیت کے لئے رفق وآسانی حصے میں نہیں آتی مگر ان کو فائدہ دیتی ہے اور جو لوگ نرمی اور سہل روی سے منہ پھیرتے ہیں ان کو نقصان دیتی ہے۔

۶۵۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو حفص بن میسرہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں معاش کی میانہ روی اور آسان روی داخل کر دیتے ہیں۔ ہثیم بن خارجہ نے اس کا متابع بیان کیا ہے حفص سے اور اسی طرح مروی ہے علی بن مسہر سے اس نے ہشام سے۔

(۶۵۵۴)......(۱) فی ب (أبو عیسی) (۶۵۵۶)......(۱) فی ب (البرکش)

۶۵۶۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمود بن محمد حلبی نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو علی بن مسہر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ خیر چاہتے ہیں تو ان کی معاش اور گذران میں آسانی پیدا کر دیتے ہیں اور جب برائی چاہتے ہیں یا یوں فرمایا کہ اس کے علاوہ کچھ چاہتے ہیں تو ان کی معاش میں جھوٹ اور فاصلہ پیدا کر دیتے ہیں۔(یا بے جا خرچ کی عادت ڈال دیتے ہیں۔)

۶۵۶۲:......ہمیں خبر دی ابو منصور بن احمد بن علاء دامغانی نے اور ابوالحسن علی بن عبید اللہ بیہقی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن عبید نے ان کو یونس بن عبد الاعلیٰ نے ان کو حجاج رعینی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابو علی سقا حافظ اسفرائنی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو عبد اللہ بن موسیٰ بن نعمان نے مصر میں اور ان کو یونس بن عبد الاعلیٰ نے ان کو حجاج بن سلیمان رعینی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن لہیعہ سے وہ ایک بات کہی تھی کہ میں نے بڑی بوڑھیوں سے سنی تھی وہ کہتی تھی۔ معیشت کے بارے میں کہ معیشت بعض تجارت سے بہتر ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی تھی ابن منکدر نے جابر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ معیشت میں نرمی اور آسانی کرنا بعض تجارت سے بہتر ہے اور ابن عبیدہ کی روایت میں ہے کہ میں اپنی بڑی بوڑھیوں سے سنتا رہتا تھا وہ کہتی تھیں۔ اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

۶۵۶۳:......ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو قاسم بن لیث نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو ابو الزاہریہ نے ان کو ابو شجرہ نے ان کو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا یہ بات مرد کی عقلمندی اور سمجھداری میں سے ہے کہ وہ اپنی معیشت اور گذران کو درست کرے اور جو چیز آپ اپنی اصلاح اور درستی کے لئے طلب کریں یہ تیری طرف سے حب دنیا نہیں ہے۔

شیخ نے فرمایا: اس روایت میں سعید بن سنان کا تفرد ہے وہ اس کو روایت کرنے والا اکیلا ہے۔

۶۵۶۴:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو سعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان اصفہانی نے ان کو عبد الرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو سالم بن ابو الجعد نے کہ ایک آدمی حضرت ابو درداء کی طرف آیا اور وہ دانے چن رہے تھے گرے ہوئے۔ اور ان کو دیکھ کر ذرا شرما سے گئے اس نے کہا کوشش کیجئے اور ترقی کیجئے یہ بات آپ کی سمجھداری میں سے ہے تیرا کوشش اور تدبیر کرنا اپنی معیشت کو ترقی دینے کے لئے۔

۶۵۶۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو یحییٰ بن محمد بن ابو المصفراء نے ان کو ابو درہم بن سعید خواہی نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو بکر بن ابو مریم نے ان کو ضمرہ بن حبیب نے ان کو ابو درداء نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی معیشت میں ترقی کرنا آپ کی سمجھداری ہے۔ (بہتری کرنا مراد ہے)۔

۶۵۶۶:......ہمیں خبر دی ابو الحسن اہوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسحٰق حربی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو خبر دی ابو الطفیل بن سنجرہ نے ان کو قاسم بن محمد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک سب سے بڑی برکت اس نکاح سے ہوتی ہے جس میں کم تکلف ہو۔ (مشقت خرچ اور تکلف کم سے کم ہو۔)

۶۵۶۷:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر بن زبرقان نے ان کو زید بن حباب

(۶۵۶۳)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدی فی الكامل (۳/۱۱۹۷)

(۶۵۶۵)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۲/۷۷۲)

نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو میمون بن مہران نے انہوں نے فرمایا لوگوں کے ساتھ دوستی رکھنا آدھی عقل ہے۔اور بہتر طریقے سے سوال کرنا آدھی فقاہت اور سمجھداری ہے۔اور اپنی معیشت میں میانہ روی کرنا اور نرمی لانا نرمی آدمی کی مشقت اور دشواری کم کردیتا ہے۔

تحقق یہ روایت اسناد ضعیف کے ساتھ مسند ہے۔

۶۵۶۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو مخیس بن تمیم نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بن زبیر نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخراجات میں میانہ روی اختیار کرنا آدھی زندگی ہے یا آدھی گذران ہے اور لوگوں سے دوستی اور تعلق رکھنا آدھی عقل ہے۔اور حسن سوال نصف علم ہے۔

۶۵۶۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو حسن بن سہیل نے ان کو ابراہیم بن حجاج سامی نے ان کو مسکین بن عبدالعزیز نے ان کو ابراہیم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اخراجات میں اقتصاد اور میانہ روی اختیار کی وہ تنگدست نہیں ہوا۔

اس کو روایت کیا ہے عفان بن مسلم نے ان کو مسکین نے اس نے یہ الفاظ اضافہ کیے ہیں، اس میں وہ زیادہ اسراف اور فضول خرچی پر باقی نہیں رہے گا۔

۶۵۷۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن احمد بن فراس نے ان کو جعفر بن محمد سوسی نے ان کو کثیر بن عبید نے ان کو خالد بن یزید عمری نے ان کو ابوورق نے ان کو ضحاک نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اقتصاد و میانہ روی اپنانے والا تنگدست اور محتاج نہیں ہوتا۔

شیخ نے کہا اسی طرح کہا ہے خالد بن یزید عمری نے۔

۶۵۷۱:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو حدیث بیان کی جعفر بن احمد بن عاصم دمشقی نے ان کو ہشام بن خالد ازرق نے ان کو خالد بن یزید بن ابومالک نے ان کو ابوروق نے ضحاک سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعتدال اور میانہ روی اپنانے والا کبھی بھوکا اور تنگدست نہیں ہوتا۔

۶۵۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے کو حلال کردیا ہے جب تک اسراف نہ ہو اور بخل و کنجوسی نہ ہو۔

۶۵۷۳:......اور ہم نے روایت کی ہے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کھائیے اور پی جئے اور پہنئے اور اللہ کی راہ میں صدقہ کیجئے بغیر اسراف کے اور بغیر بخل کے۔

شیخ حلیمی فرماتے ہیں اخراجات میں میانہ روی کی بابت وہ نہی اور ممانعت بھی ہے جو اس بارے میں آئی ہے کہ دیواروں پر پردے لگائے

(۶۵۶۸)......(۱) فی (أ) محیسن.

وفی الجرح والتعدیل (۴۴۲/۸)

مخیس وحفص مجھولان.

(۶۵۷۱)......أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۸۸۵/۳)

جائیں۔شیخ نے فرمایا:اور یہ تحقیق۔

۶۵۷۴:.....ہم نے روایت کی ہے ثوری سے انہوں نے حکم بن جبیر سے اس نے علی بن حسین سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کے۔

۶۵۷۵:.....اور ہم نے روایت کیا ہے محمد بن کعب سے اس نے ابن عباس سے بطور موصول ومرسل روایت کے۔

گھر کی تزئین وآرائش:

۶۵۷۶:.....اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے۔اس سے قبل اس حدیث میں جو روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے پردہ لے لیا تھا جس سے وہ دروازے پر پردہ ڈال دیتی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے اور پردے کو لٹکے ہوئے دیکھا۔تو میں نے ان کے چہرے پر نا پسندی کے آثار محسوس کئے۔حتیٰ کہ آپ نے اس کو کھینچ کر پھینک دیا اس کو توڑ دیا یا پھاڑ دیا اور فرمایا۔

ان اللہ لم یا مرنا ان نکسو الحجارۃ والطین.

سبحانہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پتھر اور گارے کو کپڑے پہنانے کا حکم نہیں دیا ہے۔

۶۵۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو مالک بن دینار نے وہ کہتے ہیں پہلے پہل جس نے بصرے میں اپنا گھر آراستہ اور مزین کیا تھا وہ خضیرا مجاشع بن مسعود سلمی کی بیوی تھی۔حضرت عمرؓ بن خطاب نے اس کے شوہر کو حکم نامہ لکھا کہ خضیراء نے اپنے گھر کی تزئین وآرائش کی ہے جیسے کعبہ کی تزئین وآرائش کی جاتی ہے۔میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ جب میرا یہ خط تمہیں ملے تو تم اٹھتے ہی اس کو توڑ دو۔مالک بن دینار کہتے ہیں کہ جب مجاشع نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا تو اس کا رنگ رنگ ہو کر بکھر گیا اور اس نے ان لوگوں سے کہا جو اس کے گرد بیٹھے تھے تم لوگ میرے ساتھ اٹھو۔خود بھی اٹھا گھر میں گیا اس کی بیوی اس کے سامنے آئی تو اس کو کہا مجھ سے دور ہٹ جاؤ تم نے میرے پیروں تلے آگ جلا دی ہے۔پھر لوگوں سے کہا کہ جس کے سامنے جو کچھ آئے اسے توڑ دو ہر شخص تم میں سے توڑے چنانچہ انہوں نے اس کو توڑ دیا۔(یعنی رنگ روغن اور تزین وآرائش کو ختم کر دیا۔)

۶۵۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اس نے حسن سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع پہنچی اہل بصرہ کی ایک عورت نے جسے خضیراء کہا جاتا تھا اپنے گھر کو اونچا بنایا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری کو لکھا۔امابعد! مجھے اطلاع ملی ہے کہ خضیراء نے اپنے گھر کو مزین کیا ہے جب یہ میرا خط تیرے پاس پہنچے تو اس کو اتار دو اللہ اسے اتارے۔وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری اپنی جماعت کے ساتھ پہنچے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے کونوں میں کھڑے ہو گئے اور حکم دیا تم میں سے جو جہاں کھڑا ہے بس وہیں سے آرائش کو اتارنا شروع کر دے اللہ تم پر رحم کرے۔کہتے ہیں کہ انہوں نے توڑا اس کے بعد نکل آئے۔

شیخ فرماتے ہیں کہ دونوں روایتوں میں تطبیق کا احتمال ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے شوہر کو اور ابوالحسن کو دونوں کو اکٹھے خط لکھا ہو۔

۶۵۷۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالروزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کسی نے خبر دی کہ صفیہ زوجہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کو پردوں سے ڈھانک دیا ہے جو عبداللہ ابن عمر نے ان کو ہدیہ کئے ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس ارادے سے ان کے گھر میں چلے گئے کہ جا کر ان کو اتار پھینکیں گے، گھر والوں کو پتہ چل گیا تو انہوں نے ان کو اتار لیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہنچے تو آپ نے کوئی چیز نہ پائی لہٰذا فرمانے لگے کہ کیا حال ہے

لوگوں کا ہمارے پاس جھوٹی باتیں کرتے ہیں۔

شیخ نے فرمایا کہ گویا کہ انہوں نے اس کو اسراف کی وجہ سے ناپسند کیا ہوگا۔

۶۵۸۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو عکرمہ اور خالد بن صفوان بن عبداللہ نے دونوں نے کہا کہ صفوان بن امیہ نے شادی کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گھر پر دعوت کی اور انہوں نے نقش دار چمڑے کے پردے ڈالے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم لوگ ان کی جگہ ٹاٹ لٹکا دیتے تو وہ اس سے زیادہ غبار وغیرہ کو برداشت کرتے۔

۶۵۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ایک آدمی سے جس کا اس نے نام لیا تھا یہ کہ محمد بن عباد بن جعفر نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی گئی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جا دیکھا) تو بظاہر چمک رہا تھا اور نقش ونگار بنے ہوئے تھے۔ آپ دروازے پر ہی رک گئے اس کے بعد فرمانے لگے کہ سبز سرخ اسی طرح اور بھی کچھ رنگ گنوائے اس کے بعد فرمایا کہ کاش کہ ایک رنگ ہوتا اس کے بعد آپ واپس لوٹ گئے اور اس گھر میں داخل نہیں ہوئے۔

اور یہ روایت منقطع ہے۔

۶۵۸۲:......اور ہم نے روایت کی ہے سلمان فارسی سے کہ انہوں نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی جب گھر میں اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ گھر میں پردے لگے ہوئے ہیں انہوں نے دیکھ کر فرمایا کہ گھر بیمار تو نہیں ہے۔ یا کعبہ بنو کندہ میں آ گیا ہے میں گھر میں داخل نہیں ہوں گا جب تک ہر ہر پردہ اتار نہ دیا جائے ہاں صرف ایک پردہ دروازے پر رہنے دیا جائے۔

اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک ولیمہ پر بلائے گئے انہوں نے دیوار پر پردے دیکھے تو فرمایا کہ تم لوگوں نے دیواروں کو بھی پردہ کرا دیا ہے بس وہیں سے واپس لوٹ گئے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ احتمال ہے کہ نہی جو ہے وہ دیواروں کے ظاہر کو چھپانے سے اندر کا اندر ہو جو رہنے کی جگہ ہے۔ اور نہی کی وجہ یہ ہوگی کہ یہ ایک چیز سے جو کعبے کے ساتھ مختص ہے صرف اسی کی تعظیم کے لئے لہٰذا غیر کعبہ کو اس کے ساتھ مشابہ نہ کیا جائے۔

اور احتمال ہے کہ یہ اسراف کی وجہ سے ہو کیونکہ یہ آرائش کے لئے ہیں ضرورت کے لئے نہیں ہیں۔

ضرورت سے زائد بستر:

۶۵۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوطاہر فقیہ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو حیوۃ نے ان کو ابوہانی خولانی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو جابر بن عبداللہ انصاری نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بستر آدمی کے لئے دوسرا اس کی بیوی کے لئے اور تیسرا مہمان کے لئے اور چوتھا ہوگا تو وہ شیطان کے لئے۔ یعنی تین ہی کافی ہیں چوتھے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حدیث بن وہب سے اس نے ابوہانی سے۔

۶۵۸۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد بن دعلج نے ان کو محمد بن علی بن شعیب نے ان کو احمد بن دورقی نے ان کو زید بن حباب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے ہیں کہ حبیب بن ثابت نے کہا میں نے کسی سے قرض نہیں مانگا مجھے یہ

(۶۵۸۰)......(۱) فی ب (عمر بن امیہ) (۶۵۸۱)......(۱) فی ب (فوامی)

زیادہ محبوب ہے کہ میں اپنے نفس سے ادھار کرلوں۔ میں نے پوچھا کہ تم اپنے نفس سے کیسے ادھار کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ جب میرا نفس مجھ سے کوئی شے طلب کرتا ہے تو میں اس سے کہتا ہوں کہ مجھے مہلت دے دے اس وقت تک جب اللہ اس کو دلوا دے فلاں فلاں جگہ سے۔

اسراف وفضول خرچی:

۶۵۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو احمد بن محمد بن عمر مقری نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبدالرحمٰن اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی ابودجانہ معافری پر وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے کہ حسن تدبیر بقدر کفایت روزی کے ساتھ ہے رک جا کثیر سے اسراف کے ساتھ۔

۶۵۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن حسن بن مقسم نے ان کو ثعلبہ نے ان کو عبداللہ بن شبیب نے کہتے تھے کہ کہا جاتا تھا کہ حسن تدبیر پاکدامنی کے ساتھ بہتر ہے غنیٰ مع الاسراف کے ساتھ سے۔ یا۔ حسن تدبیر کے ساتھ حرام سے رک جانا غنی ہونے سے بہتر ہے۔ اچھا ہے جس میں اسراف اور فضول خرچی ہو۔

۶۵۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس احمد بن محمد بن احمد بن محبوب نے ان کو عبدالمجید بن ابراہیم نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو عبداللہ بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ وہ ایسے تھے کہ جب وہ دیکھتے کہ کوئی بکری ذبح ہوئی ہے۔ یا وہ خود ذبح کرتے تو اس کی کھال لے کر اس کا ایک تھیلہ بنالیتے تھے اور اس کے بال لے کر اس کی رسی بنالیتے تھے اور اس کا گوشت لے کر سوکھا لیتے تھے۔ اس کی کھال کے ساتھ فائدہ اٹھاتے اور اسی کو اس طرح استعمال کرتے کہ دیکھتے کسی ایسے آدمی کو جس کے پاس گھوڑا ہوتا اگر اس کی رسی ٹوٹ گئی ہے تو اس کو دے دیتے۔ اور گوشت کو کئی دن تک کھاتے ان سے جب اس بارے میں پوچھا جاتا تو وہ کہتے کہ اگر میں اللہ کی محبت کے ساتھ ان ایام میں مستغنیٰ ہوجاؤں تو یہ بات مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں اسی چیز کا محتاج ہوجاؤں جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

۶۵۸۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبشر نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو جویریہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں اس کو گمان کرتا ہوں نافع سے مدینے میں ایک آدمی کی جیب کٹ گئی تھی اس سے کہا گیا ان کو کسی نے کہا تم حکم بن خرام کے پاس ضرور جاؤ وہ ان کے پاس گئے وہ مسجد میں بیٹھے تھے ان کے سامنے انہوں نے اپنی ضرورت ذکر کی وہ اٹھ کر اس کے ساتھ چل دیئے اور اس کو اپنے گھر لے آئے گھر میں پڑے ہوئے ردی سامان میں دیکھا ایک چادر کا ٹکڑا پڑا ہوا تھا یا راوی نے کہا کہ خرقہ پڑا تھا اسے اٹھالیا اور اس کو جھاڑ کر صاف کر کے اس سائل کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ اس آدمی نے دل میں سوچا لگتا ہے کہ ان کے پاس اس سے بہتر کوئی شئ نہیں ہے یا ان کے پاس کوئی خیر اور مال نہیں ہے۔ جب وہ شخص اپنے گھر میں داخل ہوا تو اچانک دیکھا کہ اس کے لڑکے اونٹ کے اوپر زین درست کررہے تھے اس نے یہ ان کی طرف پھینک دیا اور فرمایا کہ اس سے فائدہ اٹھاؤ اس کام میں جو تم کررہے ہو اس کے بعد کہا کہ اس کو سواری کے پلان کے پچھلے حصے میں لگادو۔

۶۵۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوزکریا عنبری سے وہ کہتے تھے جس شخص کی ہمت اس کے مال کے سوا ہو اس کا پیر اس کی رکاب میں مضبوط ہوتا ہے اور جس کی ہمت اس کے مال سے اوپر ہو اس کا پیر اس کی رکاب سے پھسل جاتا ہے۔

(۶۵۸۴)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... سقط من (ب) (۳)...... سقط من (أ)

(۶۵۸۵)......(۱) سقط من ب (۶۵۸۸)......(۱) في ب (قال) (۲)...... في أ (نفسها)

۶۵۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس دوری نے ان کو عمرو بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ ان لوگون کے گھروں میں زیادہ اثاثہ اور سامان کھلا اچھا نہیں لگتا تھا بلکہ یہ اچھا لگتا تھا جو اپنے خاندان پر کھلا خرچ کرتے تھے (یعنی گھریلو سامان کی بجائے بچوں پر خرچ کرنا زیادہ اچھا لگتا تھا۔)

نفس پر تنگی وفراخی:

۶۵۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن کذال نے ان کو ابراہیم بن بشر نے ان کو معاویہ بن عبدالکریم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو جمرہ سے انہوں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک مؤمن اللہ تعالیٰ سے لیتا ہے اچھی مہمانی جب اللہ تعالیٰ اس پر فراخی کرتا ہے وہ بھی اپنے نفس پر فراخی کرتا ہے جب وہ اس پر روک دیتا ہے یہ بھی رک جاتا ہے۔

شیخ نے فرمایا یہ حدیث منکر ہے۔ یہ مروی ہے حسن بصری کے قول سے۔

۶۵۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید اسماعیل بن احمد جرجانی نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ نے ان کو عثمان بن محمد بن موسیٰ مقدسی نے ان کو خلید بن دعلج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ کہتے تھے کہ مؤمن اللہ تعالیٰ سے اچھی مہمانی لیتا ہے جب وہ اس کے اوپر وسعت کرتا ہے یہ بھی فراخی سے خرچ کرتا ہے اور وہ جب اس پر تنگی کرتا ہے یہ بھی تنگی سے خرچ کرتا ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر معاملے میں اقتصاد اور میانہ روی افضل ہے اور احسن ہے اس میں حد سے تجاوز کرنے سے۔ یہاں تک کہ محبت اور عداوت میں بھی۔

بے شک حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا اور بعض لوگوں نے اس کو رسول اللہ تک مرفوع کیا ہے۔

دوستی ودشمنی میں اعتدال:

۶۵۹۳:...... پس انہوں نے ذکر کیا وہ جو ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوبدر نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابوالبختری نے ان کو علی رضی اللہ عنہ نے کہ آپ فرماتے تھے:

اپنے دوست کے ساتھ کم دوستی کر ممکن ہے کہ وہ کسی دن تیرا دشمن بن جائے اور اپنے دشمن کے ساتھ کم دشمنی کر ممکن ہے کہ وہ کسی دن تیرا دوست بن جائے۔ (الغرض دوستی اور دشمنی میں بھی اعتدال ہونا چاہئے۔

۶۵۹۴:...... ہمیں خبر دی ان کو ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن مہران نے یہ کہ اصفہانی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ہبیرہ نے ان کو علی نے کہ وہ فرماتے تھے اس کے بعد راوی نے مذکور کی مثل ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن سکن نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو ایوب نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو علی نے کہ وہ کہتے تھے۔ پھر راوی نے مذکور کی مثل ذکر کیا ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے سوید بن عمرو نے ان کو حماد نے ان کو ایوب نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ نبی کریم صلی

۶۵۹۶:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن ابوعمرو نے ان کو مطر نے ان کو عبداللہ بن محمد بن شیرویہ نے ان کو ابوکریب نے ان کو سوید بن عمر نے ان کو حماد بن سلمہ نے اس نے اسی مذکورہ قول کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے۔ کہ میں نے ان کو دیکھا کہ انہوں نے اس کو مرفوع کیا ہے لیکن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہا تھا۔ اور اس کو روایت کیا ہے حسن بن ابوجعفر نے ایوب سے اس نے حمید سے اس نے حضرت علی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۵۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن بن عبدوس عنزی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حسن بن ابوجعفر نے اس نے اس قول کو مرفوع ذکر کیا ہے اور یوں کہا کہ۔ عساہ یکون۔ اور اس کو ہارون بن ابراہیم اہوازی نے ابن سیرین سے اس نے حمید بن عبدالرحمٰن حمیری سے اس نے علی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کئی دیگر وجوہ سے مروی ہے جو کہ ضعیف ہیں اور سب سے جو محفوظ وجہ ہے وہ موقوف کی ہے۔ (خلاصہ یہ کہ یہ قول علی ہے قول رسول نہیں)۔

۶۵۹۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اسلم! تیری محبت با تکلف نہیں ہونی چاہئے اور تیری دشمنی تلف وضیاع نہیں ہونی چاہئے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یہ کیسے ہوگا؟

فرمایا کہ جب تو محبت کرے تو اسی طرح تکلف نہ کر جیسے بچہ کسی شئی کے ساتھ تکلف اور زبردستی کرتا ہے جس چیز کو چاہتا ہے۔ اور جب تم کسی سے دشمنی کرو تو ایسی دشمنی مت کرو کہ تم یہ چاہو کہ تمہارا دشمن مر جائے اور مٹ جائے۔

۶۵۹۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن ابواسماعیل نے ان کو احمد نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس سے جس نے حسن سے سنا تھا وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری فرماتے تھے۔ تم لوگ محبت کرو تو ہلکی پھلکی کرو اور دشمنی کرو تو وہ بھی پھلکی کرو بے شک بہت سی اقوام نے محبت میں زیادتی کی تھی یہ وہ لوگ تھے جو محبت میں ہلاک ہوگئے (محبت میں ڈوب مرے) اور بہت سی اقوام نے دشمنی کرنے میں حد سے تجاوز کیا سو وہ بھی ہلاک ہوگئے (یعنی وہ دشمنی میں ڈوب مرے) تم محبت کرنے میں اور دشمنی کرنے میں حد سے نہ بڑھنا۔

۶۶۰۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حسین بن احمد بن موسیٰ قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن یحیٰی صولی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس سے وہ کہتے تھے کہ کہا جاتا تھا کہ تم جب حاسد سے کوئی لفظ سنو تو یوں ہو جاؤ جیسے تم وہاں موجود ہی نہیں ہو۔ اور کسی نیکی کے کرنے سے بے رغبتی نہ کر اس لئے کہ زمانہ بڑا گردش باز ہے۔ اور جب تو محبت کرے تو اپنی محبت کرنے میں حد سے تجاوز نہ کر اور جب تو دشمنی کرے تو اپنی دشمنی میں حد سے نہ بڑھ۔

۶۶۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابومحمد بن دعلج سے احمد جرمی سے اس کو ابومسلم کجی نے۔ ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو مطرف نے انہوں نے کہا کہ **خیر الامور اوساطھا** بہترین معاملات درمیانے ہوتے ہیں۔

۶۶۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوحمزہ انصاری نے بغداد میں ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو مسعودی نے ان کو قاسم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تم لوگوں کی تعریف کرنے میں جلدی نہ کرو اور نہ ان کی برائی کرنے کے میں شاید آج جو چیز تمہیں اچھی لگتی ہے کل کو بری لگے تم کو اور جو آج بری لگتی ہے کل تمہیں اچھی لگے۔ بیشک لوگ باہر نکلیں گے بے شک اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ بڑا مہربان ہوگا جس دن اس کو ملے گا ایک ماں سے جو کہ سائے میں زمین پر اپنے بچے کے لئے سونے کی جگہ بناتی ہے اور اس پر ہاتھ پھیرتی ہے اس

(۶۵۹۶)......(۱) فی ب (بن) (۶۵۹۷)......(۱) فی (أ) المقری

لئے کہ اگر کوئی گرم چیز ہے تو اسی کو لگے اور اگر کوئی کانٹا ہے تو اسی کو لگے۔

۶۶۰۲:......(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان آدمی نے بغداد میں ان کو ابو زید وزاع نے ان کو بلال بن محبر نے ان کو ابو المنیر یربوعی نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو اسحق نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب نے کہا، مثل بیان کرتے ہیں بعض اشعار کے ساتھ۔

حلم و حوصلے کی کان بن جا اور ایذا رسانی سے درگذر کر، جو کچھ تمہیں سنایا جاتا ہے تم اس کو دیکھ لوگے جب تم محبت کرو تو درمیانی محبت کرو۔ کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کب تمہارا دل محبت سے خالی ہو جائے اور تم جب دشمنی کرو تو (تکلیف دینے سے دور رہو) بے شک تمہیں نہیں معلوم کہ دوستی کب واپس لوٹ آئے (یعنی دوبارہ دوستی ہو جائے۔)

ایمان کا تینتالیسواں شعبہ
کینہ اور حسد ترک کرنا

کینہ پروری، حسد اور بدخواہی، ترک کرنے کی ترغیب دینا:

فرماتے ہیں:

(۱)......اپنے مسلمان بھائی کی نعمت کو دیکھ کر دکھی اور ناخوش ہونا حسد ہے اور اس سے اس کی نعمت کے مٹ جانے کی آرزو یا خواہش دل میں لانا اور کبھی یہ خواہش بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ یہ نعمت اس کے پاس نہ ہو بلکہ میرے پاس ہو۔

(۲)......دل میں برائی چھپا کر رکھنا اور اس کے ساتھ برائی عملی طور پر کرنے کا ارادہ کرنا، باوجود اس کے کہ اس کی طرف سے۔ جس کے خلاف یہ بغض اور کھوٹ اور کینہ دل میں چھپایا جا رہا ہے، ایسا کرنے والے پر کوئی ظلم یا زیادتی نہ ہو، یہ کینہ پروری ہے۔

یہ دونوں خطرناک روحانی بیماریاں ہیں، اور انتہائی خطرناک جراثیم ہیں جو مخفی رہتے ہیں دلوں میں۔ ان سے کوئی انسان خواہ نیک ہو یا بد بچ نہیں سکتا کسی میں کم کسی میں زیادہ، نوعیت مختلف ہو سکتی ہے مگر ہوتے ضرور ہیں۔

اور یہ بنی نوع انسان کے انتہائی خطرناک جذبات ہیں، میرے طویل تجربات اور بے شمار مشاہدات، اور طویل عرصے تک گہری سوچ یہ سب گواہ ہیں کہ انسانی دنیا میں جتنے گناہ ہوتے ہیں، جتنے جرائم ہوتے ہیں۔ جتنی رقابتیں اور عداوتیں ہوتی ہیں۔ جتنے فسادات ونقصانات ہوتے ہیں سب کے پیچھے یہی خبیث جذبات کارفرما ہوتے ہیں۔ میں تمام اصحاب علم کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ اس پہلو سے گہری غور اور فکر فرمائیں تو ان خطرناک اور مہلک امراض کی تباہ کاریاں سامنے آتی جائیں گی۔ اور اس سے لوگوں کو آگاہ فرمائیں اور اس سے لوگوں کا تزکیہ فرمائیں اسلام کے پاکیزہ روحانی نظام میں دلوں کو ان سے پاک کرنے پر بڑی شدومد کے ساتھ زور دیا گیا ہے اور مختلف طریقوں سے سمجھایا گیا ہے اور ان سے خبردار کیا گیا ہے۔ (از مترجم) اس لئے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم فرمایا ہے کہ وہ حاسد کے شر سے اللہ کی پناہ میں آجائیں پناہ مانگ کر، ارشاد ہوا **و من شر حاسد اذا حسد**۔ کہ میں حاسد کے شر سے صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں جب وہ حسد کرنے پر اتر آئے۔

یہودیوں کا حسد:

یہودی جو مسلمانوں کے ساتھ اور ان کے نبی کے ساتھ حسد کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کی مذمت فرمائی ہے۔

ام یحسدون الناس علیٰ ماآتاھم اللّٰہ من فضلہ.

کیا وہ اس بات پر اور اس نعمت پر لوگوں کے ساتھ حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو جو فضل عطا کیا ہے۔

حسد مذموم ہے اور حاسد رشک نہیں کرتا، اس لئے کہ حاسد وہ ہوتا ہے جو دوسرے کے لئے خیر اور بھلائی کو پسند نہیں کرتا اور خیر کے یعنی بھلائی کے اس سے زوال کی آرزو اور خواہش کرتا ہے۔

اور غابط یعنی رشک اور غبطہ کرنے والا وہ ہوتا ہے جو یہ آرزو کرتا ہے کہ خیر اور بھلائی یا مال اس کے لئے بھی ایسے ہو جیسے دوسرے کے پاس ہے۔

حاسد کبھی اللہ کی عطا پر ناخوش ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔

اور حسد کرنے والا اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہونے والے اللہ کے احسان کو برائی شمار کرتا ہے اور ہر اس کی طرف سے جہالت ہوتی ہے

اس لئے کہ اللہ کا وہ احسان جو حسد کرنے والے کے ایک مسلمان بھائی پر واقع ہوا ہوتا ہے وہ احسان اس کو کچھ بھی کوئی نقصان نہیں دیتا ہے بے شک اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ بہت زیادہ ہے وسیع ہے۔

اور کبھی حاسد اللہ کی تقدیر پر اور اس کے اس فیصلہ پر جس کے تحت اس کے محسود کو نعمت عطا ہوئی ہے سخت ناراض ہوتا ہے اور ناخوش ہوتا ہے اور یہ بات اس کو کفر کے قریب کر دیتی ہے۔ (عین ممکن ہے کہ وہ حسد کی آگ سے جل کر زبان سے اللہ کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہہ کر کافر ہو جائے۔ مترجم)

اور وہ روایت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حسد نہیں جائز مگر دو چیزوں میں ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے علم دیا ہے اور وہ وہ علم لوگوں کو سکھاتا ہے۔ اور وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا ہے وہ اس کو رات دن اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ سوال ہوتا ہے کہ اس حدیث سے تو بعض صورتوں میں حسد کرنا جائز معلوم ہوتا ہے۔ تو شیخ اس سے جواب دیتے ہیں۔ (مترجم)

کہ اس میں یہ احتمال ہے کہ یہاں حسد سے مراد معروف حسد نہ ہو جو کہ ناجائز ہے بلکہ اس سے مراد غبطہ ہو یعنی رشک کرنا، اسی کو حسد کا نام دے دیا یعنی حسد کے الفاظ سے تعبیر کر دیا اس لئے اس سے صورۃ حسد ظاہر ہوتا ہے اگر چہ اس کے ساتھ ہوتا نہیں ہے۔

حدیث میں حسد کرنے کی ممانعت:

۶۶۰۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق بصری نے مصر میں ان کو وہب بن جریر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا:

لا تحاسدوا و لا تباغضوا و لاتقاطعوا و کونوا عباداللّٰہ اخواناً.

آپس میں حسد نہ کیا کرو۔ اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں نصر بن علی سے اس نے وہب بن جریر سے۔

۶۶۰۴:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو زید بن واقد نے ان کو مغیث بن سمی اوزاعی نے ان کو عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سب لوگوں سے بہتر کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ: قلب مخموم والا اور لسان صادق والا۔ ہم نے کہا کہ سچی زبان والا تو ہم سمجھ گئے مخموم دل والا کون ہے؟ آپ نے جواب دیا وہ متقی پرہیز گار صاف ستھرا دل جس میں کوئی گناہ نہ ہو اور حسد نہ ہو۔ ہم نے کہا کہ اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جو دنیا سے عداوت رکھے اور آخرت سے محبت کرے۔

لوگوں نے پوچھا کہ ہمارے اندر ایسا تو ہم کوئی آدمی نہیں جانتے مگر رافع مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بعد پھر کون ہے؟ فرمایا کہ وہ مؤمن جس کے اخلاق اچھے ہوں، صحابہ نے کہا بہر حال ایسا آدمی تو وہ ہمارے اندر موجود ہیں۔

حسد و کینہ نہ کرنا دخول جنت کا سبب، ایک واقعہ:

۶۶۰۵:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد بن عبد اللہ بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا۔ ابھی تمہارے سامنے اسی راستے سے ایک آدمی آئے گا جو کہ اہل جنت میں سے ہے۔ کہتے ہیں ایک

آدمی انصار میں سے نمودار ہوا وضو کی وجہ اس کی داڑھی سے پانی ٹپک رہا تھا اور اس نے بائیں ہاتھ میں جوتے اٹھار کھے تھے۔ اس نے السلام علیکم کہا۔ جب صبح ہوئی تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی بات کہی لہٰذا پھر اسی راستے سے ایک آدمی پہلے والی کی صورت میں نمودار ہوا۔ جب تیسرا دن ہوا تو آج بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن پہلے جیسی بات فرمائی اور اس دن بھی ایک آدمی پہلے والے کی حالت کے مطابق ظاہر ہوا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر چلے گئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اس آدمی کے پیچھے چلے گئے اور اس سے جا کر کہا کہ میرے والد سے میری ناراضگی ہوگئی ہے لہٰذا میں نے قسم کھالی ہے کہ میں تین دن گھر میں ان کے پاس نہیں جاؤں گا میں سمجھتا ہوں کہ آپ تین دن تک مجھے اپنے پاس رہنے کی جگہ دے دیں گے تین دن پورے کر کے میں ہٹ جاؤں گا آپ مجھے اجازت دیں گے؟ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے رہ لیجئے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ یہ عبداللہ بن عمرو بن العاص حدیث بیان کرتے تھے کہ وہ تین دن اس شخص کے گھر میں رات گذرتے رہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ رات کو کچھ بھی قیام کرتے ہوں، جس وقت رات کچھ گذر گئی اور اپنے بستر پر پہلو بدلتے تو اللہ کو یاد کرتے اور اللہ اکبر کہتے یہاں تک کہ نماز فجر کے لئے اٹھتے تھے، علاوہ ازیں جب رات میں جاگ جاتے تو نہیں کہتے تھے مگر خیر کی بات وہ کہتے ہیں کہ جب تین راتیں گذر گئیں تو قریب تھا میں نے کہا کہ میں اس کے عمل کو حقیر سمجھ لیتا۔ میں نے پوچھا اور اس کو بتایا کہ اے اللہ کی بندے میرے اور میرے والد کے درمیان کوئی ناراضگی نہیں تھی اور نہ ہی انہوں نے مجھے گھر سے نکال دیا تھا بلکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ سنا تھا کہ اس وقت تم لوگوں کے سامنے اہل جنت کا ایک آدمی سامنے آئے گا لہٰذا آپ ہی سامنے آئے تھے تینوں دن آپ ہی سامنے آتے رہے۔ لہٰذا میرے دل میں خیال آیا کہ میں تیرے پاس ٹھکانہ لوں اور اپنی آنکھوں سے دیکھوں کہ آپ کا عمل کیا ہے؟ مگر یہاں آکر میں نے نہیں دیکھا کہ آپ زیادہ عمل کرتے ہوں۔ جب میں واپس لوٹنے لگا تو انہوں نے مجھے بلایا اور بتایا کہ میرا کوئی الگ عمل نہیں جیسے آپ نے دیکھ لیا ہے ہاں صرف ایک بات ہے وہ یہ ہے کہ میں اپنے دل میں کسی ایک مسلمان کے خلاف کھوٹ یا کینہ نہیں رکھتا ہوں اور اس کے ساتھ حسد نہیں کرتا ہوں اس خیر پر اللہ نے جو اس کو عطا کی ہو خاص طور پر۔

حضرت عبداللہ نے کہا کہ یہی وہ صفت ہے جس نے آپ کو جنت میں پہنچا دیا ہے، اور یہی وہ صفت ہے جو مشکل ہے جس کی طاقت نہیں رکھی جا سکتی۔

شیخ نے فرمایا۔ اسی طرح کہا ہے عبدالرزاق نے معمر سے اس نے زہری سے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے اس نے اور اس کو روایت کیا ہے ابن مبارک نے معمر سے انہوں نے کہا ہے کہ مروی ہے زہری سے انہوں نے انس سے اور اس کو روایت کیا ہے شعیب بن ابو حمزہ نے زہری سے۔

۶۶۰۶۔۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے۔ ان کو خبر دی ہے ابو محمد احمد بن عبداللہ مزنی نے بخارا میں ان کو علی نے یعنی ابن محمد بن عیسیٰ نے ان کو حکم بن نافع نے ان کو ابو الیمان نے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے شعیب نے زہری سے وہ کہتے ہیں مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی ہے جس کو میں جھوٹا ہونے کی تہمت نہیں لگا سکتا اس نے انس بن مالک سے کہ انہوں نے فرمایا ایک ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے مذکورہ حدیث اسی کی مثل بیان کی ہے علاوہ ازیں انہوں نے فرمایا کہ جب وضو کرتے تھے تو پورا پورا کرتے تھے۔ اور نماز پوری پڑھتے تھے صبح کرتے تو روزہ دار نہیں ہوتے تھے۔

عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ میں نے تین دن رات ان کے ہاں گذارے وہ اس عبادت سے زیادہ نہیں کرتے تھے سوائے اس کے کہ میں نے نہیں سنا کہ وہ کچھ کہتے ہیں سوائے خیر کے۔ اور آگے حدیث ذکر کی اور آخر میں فرمایا۔ نہیں تھی یہ عبادت مگر جو کچھ تم نے دیکھا۔ علاوہ اس کے یہ

(۶۶۰۵)۔۔۔۔۔(۱) فی بن مؤنتی (۱)۔۔۔۔۔فی ب الذی

ہے کہ میں نہیں پاتا اپنے دل میں کوئی برائی کسی ایک کے لئے مسلمانوں میں سے نہ اس کو کہتا ہوں اور نہ ہی اس سے حسد کرتا ہوں کسی خیر پر جو اللہ نے اس کو عطا کی ہو۔

کہا عبداللہ بن عمرو نے کہ میں نے اس شخص سے کہا یہی صفات ہیں جنہوں نے آپ کو پہنچادیا ہے (جنت میں) اور یہی ہیں جن کی میں طاقت نہیں رکھتا۔

اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عقیل بن خالد نے زہری سے اسناد میں۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا حدیث کے متن میں کہ ظاہر ہوئے سعد بن ابی وقاص۔ یہاں پر انصار میں سے ایک آدمی کا جملہ نہیں کہا۔

۶۶۰۷:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو معاذ نے یعنی ابن خالد نے ان کو صالح نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو سالم بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے فرمایا البتہ ضرور سامنے آئے تمہارے اسی دروازے سے ایک آدمی اہل جنت میں سے اتنے میں حضرت سعد بن مالک سامنے آگئے اسی دروازے سے داخل ہو کر۔ راوی نے وہی حدیث ذکر کی ہے۔

پس کہا عبداللہ بن عمرو نے کہ میں رکنے والا نہیں ہوں میں تو اس آدمی کے پاس رات گذاروں گا اور اس کے عمل کو دیکھوں گا اس کے بعد راوی نے عبداللہ کے اس کے پاس داخل ہونے کی بات بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ اس آدمی نے مجھے گدا دیا میں اس پر لیٹ گیا اس کے قریب اور میں رات کو نظر چرا کر اس کو دیکھتا رہا جب بھی وہ بیدار ہوتا تسبیح و تکبیر کہتا اور تہلیل و تحمید کرتا۔ (سبحان اللہ. اللہ اکبر. لا الہ الا اللہ. الحمدللہ)

جب سحر کا اور صبح کا وقت قریب ہوا اٹھا اور وضو کر کے مسجد میں داخل ہو گیا اور اس نے بارہ رکعات بارہ سورتوں کے ساتھ پڑھیں۔ جو کہ چھوٹی سورتیں تھیں بڑی نہیں تھیں۔ نہ زیادہ چھوٹی تھیں ہر دو رکعت کے بعد التحیات کے بعد دعا کرتے رہے۔

اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الأخرة حسنة وقنا عذاب النار اللھم اکفنا ماھمنا من امر اخرتنا او دنیانا.

اللھم انا نسئلک من الخیر کله. واعوذبک من الشر کله.

جب فارغ ہو گئے۔ اس کے بعد راوی نے عمل میں اس کے استقلال کا ذکر کیا ہے اور اس کے تین دن مسلسل آنے کا۔ یہاں تک حدیث چلائی ہے کہ راوی کہتا ہے۔ کہ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ اس شخص نے کہا تھا کہ میں اپنے بستر پر آجاتا ہوں (اپنے معمولات سے فارغ ہو کر مگر) میرے دل میں کسی کے بارے میں کوئی بات نہیں ہوتی۔

۶۶۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازہر سلیطی نے ان کو ابو عامر عبدالملک بن عمرو نے ان کو سلیمان بن بلال نے ''ح''۔

حسد نیکیوں کے لئے مہلک:

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابو عامر عقدی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ابراہیم بن اسید نے ان کو ان کے دادا نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایا کم والحسد فان الحسد یأ کل الحسنات کما تأکل النار الحطب اوقال العشب.

تم اپنے آپ کو حسد کرنے سے بچاؤ بے شک حسد کرنا نیکیوں کو کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے یا کہا تھا کہ سوکھے تنکوں کو۔

اس کو ابوداؤد نے نقل کیا سنن میں عثمان بن ابو صالح سے اس نے ابو عامر سے اور روایت کیا گیا ہے۔

عیسیٰ بن ابو عیسیٰ خیاط سے اس نے ابوالزناد سے اس نے انس بن مالک سے بطور مرفوع روایت کے۔

۶۶۰۹:...... ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن منصور نوقانی سے نوقان میں۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد حاتم بن حیان البستی نے ان کو اسماعیل بن داؤد بن وردان نے فسطاط میں ان کو عیسیٰ بن حماد نے ان کو لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لایجتمع فی جوف عبد مؤمن غبار فی سبیل اللّٰہ وفیح جھنم ولایجتمع فی جوف عبدمؤمن الایمان والحسد

کسی مؤمن بندے کے اوپر جہاد کی راہ کا غبار اور جہنم کی بھاپ جمع نہیں ہوسکتے اور کسی مؤمن کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہوسکتے۔

۶۶۱۰:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو ابن واھب نے۔ ان کو خبر دی ہے واقد بن سلامہ نے ان کو یزید رقاشی نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الصلوٰۃ نور والصیام جنۃ والصدقۃ تطفی الخطیئۃ کما یطفیٔ الماء النار والحسد یاکل الحسنات کما تأکل النار الحطب

نماز نور اور روشنی ہے۔ روزہ جہنم سے بچنے کی ڈھال ہے۔ اور صدقہ گناہوں کی آگ کو بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور حسد نیکیوں کو کھاجاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے لیث بن سعد نے ابن عجلان سے اس نے واقد سے۔

۶۶۱۱:...... ہمیں اس کی خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو لیث نے۔ پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔ سوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا تھا ڈھال ہے اور کہا تھا کہ مؤمن کا نور ہے۔

۶۶۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا سفیان نے حجاج سے یعنی ابن فرافصہ سے اس نے یزید رقاشی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کادالفقر ان یکون کفراً و کاد الحسد ان یغلب القدر۔

قریب ہے کہ فقر اور محتاجی کفر بن جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آجائے (یعنی فقر محتاجی اللہ کی ناشکری اور کفر تک پہنچا دیتے ہیں اور حسد اتنی تیز اور جلدی اثر کرتا ہے جیسے کہ تقدیر کو بھی پیچھے چھوڑ جائے گا۔)

حسد دین کو مونڈنے والا:

۶۶۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے اور ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن غالب نے۔ ان کو عبید بن عبیدہ نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو یعیش بن ولید بن ہشام نے ان کو مولیٰ زبیر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

دب الیکم داء الامم من قبلکم الحسد والبغضآء ھی الحالقۃ. لا اقول تحلق الشعر ولکنھا تحلق الدین والذی نفسی بیدہ لا تدخلون الجنۃ حتیٰ تؤ منوا ولاتؤمنوبی حتیٰ تحابوا. افلا ادلکم علی شیءٍ اذا فعلتموہ تحاببتم افشوالسلام بینکم.

(۶۶۱۳)......(۱) فی أ الیدین

تم سے پہلی امتوں کی جانب سے تمہارے اندران کی بیماریاں سرایت کرگئی ہیں حسد اور بغض (کینہ) یہ بیماریاں مونڈ دینے والی ہیں میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ بالوں کو مونڈ دیتی ہیں۔ بلکہ وہ دین کا صفایا کردیتی ہیں۔اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم لوگ جنت میں نہیں جاسکتے تھے۔ یہاں تک کہ تم مؤمن ہوجاؤ۔اور تم میرے ساتھ ایمان نہیں لاسکتے حتیٰ کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے لگ جاؤ۔سلام کرنے کو عام کروآپس میں۔

حسد،بغض،غیبت،قطع تعلق کی ممانعت:

۶۶۱۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین علی بن عبدالرحمٰن بن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو عبداللہ بن علقمہ نے ان کو ابوشہاب حناط نے ان کو لیث نے ان کو فرارہ نے ان کو یزید بن اصم نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں۔

ثلاث من لم يكن فيه فان الله عزوجل يغفر بعد ذالك لمن يشاء. من مات لا يشرك بالله شيئاً. ومن لم يكن ساحرا يتبع السحر . ومن لم يحقد على اخيه.

تین خصلتیں ایسی ہیں وہ جن لوگوں میں نہ ہوں باقی گناہ جس کے لئے اللہ چاہے گا معاف کردے گا۔جو شخص اس حالت میں مرگیا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں کرتا تھا۔اور جو شخص جادوگر نہیں تھا جو جادوگر کے پیچھے دوڑتا رہتا۔اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی پر کینہ اور حسد نہیں کرتا تھا۔

۶۶۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے کہ ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان دونوں کو خبر دی علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو شعیب نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتباغضوا ولاتحاسدوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله اخوانا لايحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلاث ليال يلتقيان يصد هذا ويصد هذا وخيرهما الذى يبدء بالسلام.

ایک دوسرے کے ساتھ بغض نہ رکھو۔اور ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو۔ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو پیٹھ نہ موڑ جاؤ۔اللہ کے بندے اور بھائی بھائی ہوجاؤ۔کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ مسلسل تین دن رات اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ دے اور قطع تعلق کرلے کہ ایک ادھر منہ پھیر لے دوسرا ادھر منہ پھیر جائے۔اور دونوں میں سے اچھا وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرلے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالیمان سے۔

۶۶۱۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن معقل میدانی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبدالرزاق بن ہمام نے ان کو معمر بن راشد نے ان کو زہری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتحاسدوا ولاتقاطعوا ولا تدابروا وكونوا عبادالله اخوانا لايحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلاث.

ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کیا کرو۔آپس میں قطع تعلق نہ کرو ایک دوسرے کو نظر انداز نہ کرو اللہ کے بندے بھائی بھائی ہوجاؤ کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے اوپر چھوڑ دے (یعنی قطع تعلق کرلے۔)

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں۔محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۶۶۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔"ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن عمرو جرشی نے اور موسیٰ بن محمد ذہلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالک کے سامنے انہوں نے ابن شہاب سے اس نے عطاء بن یزید لیثی سے ان کو ابوایوب انصاری نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لایحل لمسلم ان یهجرا اخاه فوق ثلاث یلتقیان فیعرض هذا ویعرض هذا وخیرهما الذی یبدء باالسلام.

کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو تین رات سے اوپر مسلسل چھوڑ کر قطع تعلق کرلے یہ ادھر منہ پھیر جائے اور وہ ادھر منہ پھیر جائے۔ اور دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

قعنبی نے فرمایا کہ (صرف تین دن کی بات نہیں یعنی) تین دن اور زیادہ سب برابر ہیں نہ تین دن جائز ہے نہ زیادہ قطع تعلق کرنا)۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے اور اس کو روایت کیا ہے۔ مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۶۶۱۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ہم نے ان کو زہری نے ان کو عطاء بن یزید لیثی نے ان کو ابوایوب انصاری نے وہ روایت کرتے ہیں۔

لایحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلاثة یلتقیان فیصد هذا ویصد هذا وخیر هما الذی یبدأ بالسلام.

کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے اوپر قطع تعلق کرلے جب آمنے سامنے آئیں تو یہ اس طرف کو کترا جائے اور وہ اس طرف کو کترا جائے۔ اور دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع سے اور عبداللہ بن حمید سے اس نے عبدالرزاق سے اور بعض راویوں نے کہا کہ وہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۶۶۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو محمد بن ہلال نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لایحل لمؤمن یهجر مؤمنا فوق ثلاثة ایام فاذا مر ثلاث لقیه فسلم علیه فان رد فقد اشترکا فی الاجر وان لم یرد علیه بریٔ المسلم من الهجرة وصارت علی صاحبه.

کسی مؤمن کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی مؤمن کے ساتھ تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرے جب تین راتیں گذر جائیں اور ایک دوسرے کو ملے تو اس پر سلام کہہ دے اگر وہ بھی جواب دے دیتا ہے تو دونوں اجر میں شریک ہو جاتے ہیں اگر دوسرا جواب نہیں دیتا ہے سلام کا تو۔ سلام کرنے والا مسلمان ترک تعلق سے پاک ہو جاتا ہے اور ترک تعلق کا گناہ دوسرے پر ہوتا ہے۔

۶۶۲۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو شعبہ نے ان کو یزید رشک نے، شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو ان کے سامنے پڑھا تھا شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاذہ عدویہ سے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا ہشام بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

لایحل لمسلم ان یهجر مسلمافوق ثلاث فانها ناکبان عن الحق مادا ما علی صرامهما

☆......فی المستدرک : الحرشی، الجرشی

فاولهما فيئا سبقه يألفى كفارة فان سلم ولم يرد عليه سلامه ردت عليه الملائكة
ورد على الاخرالشيطان فان ماتا على صرامهما لم يجتمعا فى الجنة ابدا.

کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ تین رات سے زیادہ مسلمان سے ترک تعلق کرلے بے شک وہ حق سے اعراض کرنے والے ہوں گے جب تک وہ دونوں اپنے قطع تعلق پر قائم رہیں گے۔ دونوں میں سے جو شخص رجوع کرنے میں پہل کرے گا وہ دوسرے سے رجوع کرنے کے ساتھ سبقت لے جائے گا کفارے میں اور گناہ مٹانے میں، اگر یہ سلام کرتا ہے اور وہ جواب نہیں دیتا تو . فرشتے اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ اور دوسرے پر شیطان جواب دیتا ہے اور اگر دونوں اپنے ترک تعلق کی حالت پر مرجاتے ہیں۔ تو وہ جنت میں بھی کبھی نہیں مل سکیں گے۔

۶۶۲۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے یزید رشک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاذۃ سے وہ حدیث بیان کرتی ہے ہشام بن عامر انصاری سے اصحاب نبی میں سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لايحل لمسلم ان يصارم اخاه

کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے ترک تعلق کرے۔

راوی نے اس کو ذکر کیا ہے۔ اس کے سوا کہ فرمایا تھا کہ اس کا سبقت کرنا رجوع کرنے کے ساتھ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔ اگر یہ سلام کرتا ہے اس کو اور وہ اس کے سلام کو قبول نہیں کرتا۔

اور روایت کے آخر میں کہا ہے کہ وہ دونوں جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ یا یوں کہا کہ دونوں جب تک اکٹھے نہیں ہوں گے۔

۶۶۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحاق نے ان کو عمر بن سعد نے ان کو سعد بن ابووقاص نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قتال المسلم كفرو سبابه فسوق ولا يحل لمسلم ان يهجراخاه فوق ثلاثة ايام.

مسلمان سے لڑنا کفر ہے اور اس کو گالیاں دینا اللہ کی نافرمانیاں ہیں کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے ترک تعلق کرے۔

۶۶۲۳:......ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عبدالکریم جزری نے ان کو مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

اذفع بالتى هى احسن.

احسن طریقے سے جواب دیں۔

مجاہد فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سلام ہے کہ جب وہ اپنے مخالف یا حریف سے ملے تو اس کو بھی السلام علیکم کہے۔

۶۶۲۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے ان کو ابومنصور بن محمد بن احمد اہوازی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو ابوجہم علاء بن موسیٰ نے ان کو سوار بن مصعب نے ان کو کلیب بن وائل نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۶۶۲۱)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسى (۱۲۲۳) (۶۶۲۲)......(۱) فى ب سعيد.

ما من مسلم یصافح اخاہ لیس فی صدر واحد منھما علی اخیہ حنۃ لم تتفرق ایدیھما حتّٰی یغفر اللّٰہ لھما ما مضی من ذنو بھما۔

جو بھی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ ہاتھ ملاتا ہے جب کہ دونوں میں سے کسی ایک کے سینے میں کوئی کدورت نہیں ہے دونوں کے ہاتھ الگ نہیں ہونے پاتے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کے سابقہ گناہ معاف کردیتے ہیں۔

ومن نظر الی اخیہ نظرۃ لیس فی قلبہ او صدرہ حنۃ لم یرجع الیہ طرفہ حتّٰی یغفر اللّٰہ لھما ما مضی من ذنوبھما۔

اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف نظر اٹھا کر (محبت وشفقت سے) دیکھتا ہے جب کہ اس کے دل میں یا کہا تھا سینے میں کوئی بات نہ ہو (دوسرے کے خلاف) دیکھنے والی نگاہ واپس ابھی تک نہیں لوٹتی کہ اللہ تعالیٰ دونوں کے سابقہ گناہ معاف کردیتے ہیں۔

۶۶۲۵:......ہمیں خبر دی احمد بن ابوخلف صوفی نے ان کو ابوسعید محمد بن ابراہیم واعظ نے ان کو ابوبکر محمد بن محمد بن رجآء نے ان کو ابو ہمام ولید بن شجاع سکونی نے ان کو مخلد بن حسین نے اس نے سنا موسیٰ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی بارگاہ کا قرب عطا کیا برگزیدہ بنا کر تو اس نے عرش الٰہی کے نیچے ایک بندے کو دیکھا۔ اور عرض کی اے میرے رب یہ کون بندہ ہے شاید میں بھی اس جیسا عمل کروں۔ تو کہا گیا کہ اے موسیٰ یہ ایک بندہ ہے جو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا اور لوگوں کے ساتھ حسد نہیں کرتا تھا۔ اور یہ چغل خوری بھی نہیں کرتا تھا۔

اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے دوسری اسناد کے ساتھ ابواسحاق سے اس نے عمرو بن میمون سے کہ انہوں نے اس کو حکایت کیا ہے موسیٰ علیہ السلام سے۔

۶۶۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔ یعنی مالک بن انس۔ اس نے سہیل سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین والخمیس فیغفر لکل عبد مسلم لایشرک باللّٰہ شیئاً الارجل کانت بینہ وبین اخیہ شحنآء فیقال انظروا ھٰذین حتّٰی یصطلحا۔

جنت کے دروازے پیر اور جمعرات کو کھولے جاتے ہیں لہٰذا ہر مسلمان بندے کی بخشش کی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شئ کو شریک نہیں کرتا تھا۔ سوائے اس شخص جس کی اس کے بھائی کے درمیان کینہ وبغض وعداوت ہو۔ پس کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کا انتظار کرو حتیٰ کہ دونوں کے درمیان صلح ہو جائے۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں قتیبہ سے اور اس کو روایت کیا ہے دراوردی نے سہیل سے انہوں نے کہا۔ کہ سوائے دو قطع تعلق کرنے والوں کے۔

۶۶۲۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو مسلم بن ابی مریم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں "ح" ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے بطور املاء کے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ابوصالح نے کہ اس نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے ایک بار اس کو مرفوع بیان کیا ہے فرمایا:

کہ ہر پیر کو اور ہر جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔

تعرض الاعمال فی کل اثنین وخمیس فیغفر اللّٰہ فی ذالک الیومین لکل امرء لایشرک باللّٰہ شیئاً الا امرء کانت بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال اتر کوا ھٰذین حتّٰی یصطحا.

ہر پیر کو اور ہر جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ ان دونوں میں ہر اس انسان کو معاف کرتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں کرتا مگر وہ آدمی جس کی اس کے بھائی کے درمیان دشمنی اور عداوت ہے پس کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو یہاں تک کے دونوں باہم صلح کرلیں۔

یہ الفاظ حمید کی حدیث کے ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابن ابی مریم سے اس نے سفیان سے اور اس میں ہے کہ چھوڑ دو ان دونوں کو۔ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص مشرک نہیں ہوگا اس کو مغفرت پالے گی بشرطیکہ وہ شخص اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ ترک تعلق کرنے والا نہ ہو یعنی اگر وہ ایسا ہوگا تو اس کو مغفرت نہیں پہنچے گی اگرچہ وہ مشرک نہ بھی ہو بلکہ موحد ہو۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ مشرکین کے سوا باقی کوئی نہیں رہے گا سب کی مغفرت ہو جائے گی ہر پیر کو اور جمعرات کو یقیناً حدیث کی وہی توجیہ ہے جو ہم نے بیان کی ہے۔

۶۶۲۸:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن عبداللہ منصوری نوقانی نے نوقان میں ان کو ابوحاتم محمد بن حسان بن احمد البستی نے ان کو محمد بن معافی نے صیداء میں ان کو ہشام بن خالد ازرق نے ان کو ابوخلید عتبہ بن حماد نے ان کو اوزاعی اور ابن ثوبان نے ان کو ان کے والد نے ان کو مکحول نے ان کو مالک بن یخامر نے ان کو معاذ بن جبل نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا:

یطلع اللّٰہ تعالٰی الی خلقہ فی اللیلۃ النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقہ الا لمشرک اومشاحن

اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات (یعنی پندرھویں) اپنی مخلوق کی طرف جھانکتے ہیں اور اپنی تمام مخلوق کو معاف فرماتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

۶۶۲۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو صالح بن موسیٰ نے ان کو عبداللہ بن حسن نے ان کو ان کی والدہ فاطمہ نے وہ اپنے والد سے وہ علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

النقم کلھا خاسرۃ او ظالمۃ.

بدلے، اور سزائیں سب کی سب نقصان والی ہیں یا ظلم و زیادتی والی۔

۶۶۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن فضل نحوی نے بخارا میں ان کو ابومحمد عبدالوہاب بن حبیب مہلبی نے ان کو محمد بن یزید مبرد نے ان کو جریر نے وہ نکلے تھے عبید اللہ بن عبداللہ بن طاہر سے اس نے عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا: اشعار کا مفہوم۔ ہر لحظے کتنے شر اور برائیاں ہوتی رہتی ہیں اور کتنی قطع رحمی اور ترک تعلق ہوتے ہیں جن کے ہاں آپ شمار نہیں کر سکتے۔ چھوڑ دو تم خود کو، وقت اور زمانے کا انتظار کرو بے شک زمانے میں کفایت ہے یعنی زمانہ کافی ہے، جدا کرنے والی چیز کا فرق کرنے کے لئے۔

۶۶۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منقذ مقریٔ نے ان کو حیوۃ نے ان کو ابوعثمان ولید بن ابی الولید نے ان کو عمران بن ابوانس نے ان کو ابوحراش نے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں:

من ھجر اخاہ سنۃ فھو کسفک دم.

جو شخص سال بھر اپنے بھائی سے قطع تعلق کرلے وہ خون ریزی کرنے کی طرح ہے۔ ابوالعباس نے کہا ہے۔ یہ میری کتاب میں ابوخداش مقید ہے اور ابوخداش دال کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

اوراس کو نقل کیا ہے ابوداؤد نے کتاب السنن میں ابن وہب کی حدیث سے ابن وہب سے اس نے حیوۃ سے اور اس نے کہا ہے کسفک دمه۔ وہ اپنے جیسے اسی کا خون بہانے والا۔

۶۶۳۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسن خسرو گردی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو سعد بن زید فراء نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ:

ومن شر حاسد اذا حسد

حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے پناہ مانگتا ہوں۔

فرمایا کہ هو اول ذنب كان فی السماء. یہ وہ پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ہوا تھا۔

۶۶۳۳:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو سعد بن زید فراء نے ان کو حسن بن دینار نے حسن بصری سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں کہ ومن شر حاسد......حاسد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں فرماتے ہیں کہ یہ پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ہوا۔

۶۶۳۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن مقریٰ نے ان کو حسین بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوخلیفہ فضل بن حباب نے ان کو مخلد بن یحییٰ بن اخی عیسیٰ بن حاصر ابوسفیان نے ان کو مطہر امام مسجد عرفہ نے ان کو مورق عجلی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا احنف بن قیس نے پانچ خصلتیں ایسی ہیں جیسے میں کہتا ہوں۔

لا راحة لحسود ولا مرؤة لكذوب ولا وفاء لملوك، ولا حلية لبخيل، ولا سؤدد لسيئ الخلق.

حاسد کے لئے سکون اور چین نہیں ہوتا۔ جھوٹے آدمی میں مروت نہیں ہوتی۔ بادشاہوں میں وفا نہیں ہوتی۔ بخیل آدمی میں کوئی تدبیر نہیں ہوتی۔ بداخلاق کے لئے عزت و سرداری نہیں ہوتی۔

۶۶۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن احمد جرجانی نے ان کو محمد بن اسحاق ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بن ابوالدنیا سے وہ ذکر کرتے ہیں اپنے شیخ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا خلیل بن احمد نے۔

ما رأيت ظالماً اشبه بمظلوم من حاسد نفس دائم وعقل هائم وحزن لائم.

میں نے حاسد سے بڑھ کر کوئی ایسا ظالم نہیں دیکھا جو مظلوم کے زیادہ مشابہ ہو، ہمیشہ آہیں بھرنا عقل حیران پریشان، غم ملامت کرنے والا۔

۶۶۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس محمد بن عمر بزاز سے کوفے میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حمزہ بن حسین سمسار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن یوسف جوہری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ۔

العداوة فی القرابة والحسد فی الجیران والمنفعة فی الاخوان.

دشمنی رشتہ داری میں ہوتی ہے، حسد پڑوسیوں میں ہوتا ہے، فائدہ بھائیوں میں ہوتا ہے۔

۶۶۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے کہا کہ میں نے سنا ابوبکر اسماعیل سے ان کو ابوعبداللہ مقدسی نے ان کو ابویعلی ساجی نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

الحاسد عدو نعمتی متسخط لقضائی غیر راض بقسمتی التی قسمت بین عبادی.

حاسد میری نعمت کا دشمن ہوتا ہے۔ میرے فیصلے سے سخت غصے میں ہوتا ہے۔ میری تقسیم سے ناخوش ہوتا ہے جو تقسیم میں نے اپنے بندوں میں کی ہے۔

اصمعی نے کہا کہ شاعر کہتا ہے:

کل العداوة قد ترجی اماتتها الا عداوة من عاداک بالحسد.

ہر دشمنی کے ختم ہو جانے کی کبھی امید کی جا سکتی ہے۔ سوائے اس دشمن کے جو تیرے ساتھ حسد کرتے ہوئے دشمنی کرے۔

۶۶۳۸:......ہمیں شعر سنائے تھے ابوالقاسم بن حبیب نے (جو کہ کسی دوسرے شاعر کا کلام ہے):

اعطیت لکل امرئ من نفسی الرضا.

الا الحسود فانه اعیانی

یطوی علی حنق حشاه اذا رأی

عندی جمال غنی وفضل بیان

وابی فما ترضیه الا ذلتی

وهلا اعضائی ومطع لسانی

میں نے ہر آدمی کو اپنی ذات سے خوشی دی ہے سوائے حاسد کے پس اس نے مجھ کو تھکا دیا ہے۔ وہ جب میرے پاس دولت کی خوبصورتی اور بیان کی برتری دیکھتا ہے تو اس کی انتڑیاں لپٹ کر منہ کی طرف آتی ہیں، وہ مجھ سے راضی ہونے سے انکار کرتا ہے (وہ اس صورت میں مجھ سے خوش ہوگا) کہ میں ذلیل ہو جاؤں میرے اعضاء تباہ ہو جائیں اور میری زبان کٹ جائے۔

۶۶۳۹:......میں نے سنا قاضی ابوعمر بن حسین بن محمد بن ہیثم رحمہ اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے احمد بن محمود کازرونی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو شعر سنائے عبداللہ بن احمد صیدلانی نے۔

۶۶۴۰:......ہمیں شعر سنائے ابوالعباس بن محمد بن یزید بن مبرد نے۔

عین الحسود علیک الدهر حارسة

تبدی المساوی والاحسان تخفیه

حسد کرنے والے زمانے کی آنکھ تیرے اوپر نگرانی کر رہی ہے جو برائی کو ظاہر کرتی ہے اور نیکی اس سے چھپی رہتی ہے۔

یلقاک بالشر تبدیه مکاشرة

والقلب منکتم فیه الذی فیه

زمانہ برائی کے ساتھ تجھ کو ملتا ہے اور مسکرا کر عیب کو ظاہر کرتا ہے۔ اور دل میں جو کچھ ہے اسی میں چھپا ہوا ہے۔

ان الحسود بلا جرم عداوته

ولیس یقبل عذرا فی تجنیه

بے شک حاسد کی عداوت و دشمنی بغیر کسی جرم کے ہوتی ہے اور اس سے دور رہنے کا عذر بھی وہ قبول نہیں کرتا۔

۶۶۴۱:......ہمیں سنائے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابوالحسین علی بن احمد بن اسد ادیب نے وہ کہتے ہیں مجھ کو شعر سنائے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن واقد کوفی نے وہ کہتے ہیں مجھ کو شعر سنائے علی بن محمد علوی الجمال شافعی رحمہ اللہ نے۔

وذی حسد یغتابنی حیث لایری

مکانی ویثنی صالحاً حیث اسمع

تورعت ان اغتابه من ورائه

وھا ھو ذا یغتابنی متورع

اور حاسد آدمی میری برائی کرتا ہے اس لئے کہ وہ میرا مرتبہ اور مقام نہیں دیکھ سکتا اور تعریف کرتا ہے نیک کی جہاں سے میں سنتا ہوں۔ میں تو اس بات سے باز رہتا ہوں کہ میں اس کی غیبت کروں اس کے پیٹھ پیچھے اور وہ پرہیزگاری بھی کرتا ہے اور میری غیبت بھی کرتا ہے۔

۶۶۴۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے۔ان کو شعر سنائے ابوبکر بن کامل قاضی نے ان کو ابن ازرق نحوی نے۔

نکمی الحسود الی ملجا یہ

جھلا فقلت لہ مقالۃ حازم

اللّٰہ یعلم حیث یجعل فضلہ

منی ومنک ومن جمیع العالم

حاسد نے اپنی جہالت کی بنا پر اپنے ٹھکانے پر میری برائی کی میں نے اس کو عقلمندوں والی بات کہی کہ اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ علم فضل کو کہاں جگہ دے میرے اندر تیرے اندر اور سارے عالم کے اندر۔

۶۶۴۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن احمد نوقانی نے نوقان میں۔ان کو ابو حاتم محمد بن حبان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے عبدالعزیز بن سلیمان ابرار نے:

لیس للحاسد الا ما حسد

فلہ البغضاء من کل احد

حاسد کے نصیب میں حسد کرنے کے سوا کچھ نہیں ہے ہر ایک سے اس کو دشمنی اور بغض ہوتا ہے۔

وارلی الوحدۃ خیر للفتی

من جلیس السوء فانھض ان قعد

میں انسان کے لئے برے ساتھی کے ساتھ بیٹھنے کی بجائے اکیلے رہنے کو بہتر جانتا ہوں اگر وہ بیٹھا ہو تو تم اٹھ جاؤ۔

۶۶۴۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر نوقانی نے ان کو ابو حاتم محمد بن حسان نے ان کو شعر سنائے محمد بن نصر مدینی نے جو کہ کلام ہے داؤد بن علی بن خلف کا۔

انی نشأت وحسادی ذو وعدد

یاذا المعارج لا تنقص لھم عدداً

ان یحسدونی علی ما کان من حسن

فمثل خلفی یھم حراً وحسداً

بے شک میں نے اشعار کہے ہیں حالانکہ میرے ساتھ حسد کرنے والے بہت ہیں اے عظمتوں کے مالک ان کی تعداد کو کم نہ کر اگر وہ مجھ سے حسد کرتے ہیں اس پر جو مجھ میں خوبی ہے تو کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے کیونکہ مجھ سے پہلے والے لوگوں کی مثال موجود ہے کہ ان میں بھی شرفاء بھی تھے اور ان کے حاسد بھی۔

۶۶۴۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن کامل قاضی نے ان کو حارث بن ابو اسامہ نے اور ابو یزید احمد بن روح بزار نے ان کو عبیداللہ بن محمد بن حفص عمیس نے اس نے ان کو شعر سنائے اپنے بیٹے کے بارے میں:

حسدوا الفتی اذا لم ینالوا سعیہ

(۶۶۴۳)......(۱) فی ب حسان

فالناس اضداد لہ وخصوم

کضرائر الحسناء قلن لزوجھا

حسدا وبغیا انھا لدمیم

وتری اللبیب مشتما لم یحترم

عرض الرجال وعرضہ مشتوم

حاسدوں نے جوان کے ساتھ حسد کیا ہے جب اس کی محنت کوشش کو نہیں پا سکے لوگ اس کے مخالف اور حریف ہیں خوبصورت عورت کی سوکنوں کی طرح جو حسد اور بغض کی وجہ سے ہے۔ اس کے شوہر سے کہتی ہیں کہ یہ بدصورت ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ لوگ عقل مند آدمی کو بے وقوف کہہ کر گالی دیتے ہیں حالانکہ جو لوگوں کی عزت کا احترام نہیں کرتا اس کی اپنی عزت کو بٹہ لگتا ہے۔

۶۶۴۶:.....اور ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے قتادہ نے۔

اصبر علی حسد الحسود

ولو رمی بک فی اللجج

فلعل طرفک لا یعود

الیک الا بالفرج

حاسد کے حسد کرنے پر صبر کیجئے اگرچہ وہ آپ کو دریا کی موجوں میں پھینک دے

شاید تیری نگاہ واپس تیری طرف نہ لوٹ سکے مگر فراخی کے ساتھ۔

۶۶۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواحمد محمد بن عبدالوہاب عبدی سے وہ کہتے ہیں کہ سب لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں میں نے کہا ایک رات۔

ولکنی بفضل اللّٰہ ادرک قسمۃ

واسرج اعدائی قدیما والجم

میں تو اللہ کے فضل کے ساتھ اپنی قسمت کو پالیتا ہوں۔ اور میرا دشمن ہمیشہ گھوڑے پر زین کسنے اور اس کو لگام چڑھانے میں رہ جاتا ہے۔

(یعنی محروم رہتا ہے۔)

۶۶۴۸:.....ہمیں شعر سنائے ابوالقاسم حسن بن حبیب مفسر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے منصور فقیہ نے۔

الا قل لمن کان لی حاسدا

اتدری علی من اسأت الادب

خبردار ہر اس آدمی کو کہہ دیجئے جو مجھ سے حسد کرتا ہے، کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم نے کس کی گستاخی کی ہے۔

اسأت علی اللّٰہ فی فعلہ

اذا انت لم ترض لی ما وھب

تم نے اللہ تعالیٰ کی اس کے فعل میں برائی کی ہے جب تم اس پر راضی نہیں ہوئے اس نے مجھے جو کچھ عطا کیا تھا۔ اسی کی طرف سے میرے لئے ہیں مزید عنایات اگرچہ تمہیں وہ بھی نصیب نہیں ہے جو تم مانگتے ہو۔

۶۶۴۹:.....اور انہوں نے ہمیں شعر سنائے۔

ان تحسدونی فانی لا الومکم

قبلی من الناس اهل الفضل قد حسدوا

فدام لی ولکن مابی ومابکم

ومات اکثر ناغیظا بما یجد

اگر تم لوگ مجھ سے حسد کرتے ہو تو بے شک میں تمہیں ملامت نہیں کروں گا اس لئے کہ مجھ سے پہلے بھی تو اہل فضل کے ساتھ حسد کیا جاتا رہا۔ پس میرے لئے یہ ہمیشہ سے رہا ہے۔ میری قسمت میرے ساتھ ہے اور تمہاری تمہارے ساتھ بہت سارے ہمارے بیری اپنے سر میں مر گئے ہیں۔

۶۶۵۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سلیمان صوفی نے ان کو ابراہیم بن عبدالصمد ہاشمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ اس وقت داخل زندان تھے۔

الحسدداء لا یبرء وحسب الحسود من الشرما یلقی

حسد ایسی بیماری ہے جو ٹھیک ہی نہیں ہوتی اور حاسد کے لئے وہی برائی کافی ہے جس کا وہ شکار ہے۔

۶۶۵۱:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابومحمد حسن بن رشیق نے ان کو ابوالحسن محمد بن محمد بدر باہلی نے ان کو محمد بن ابوسلیمان تاجر نے ان کو ذوالنون بن ابراہیم نے وہ فرماتے ہیں۔

من جهل قصد الخطاب، عجزعن نفس الجواب، الحسد جرح مايبرء .اذ بحسب الحسود مايلقى. لا فجر بالدين، ولا مغن كاللين ك جرح وده' من منع رفده العنبر على مايقدر رفعه اعود شيئى ملك نفعه افضل العدة معرفة الحجه،معاشرة اهل التقى افضل متاع الدنيا. للتكلف عقباه، غسل الوانى معداه.

كسل درماً اعقب الندامة، وان عاجله سلامة من جهل قدره هتك ستره. السخاء زيادة.

وانما التسلط على الضعيف لؤم والتوثب على القوى شؤم، ورب عزيز مهان، ورب فقير مصان.

ولايجازى جهول بجهله وير جاسفيه لمثله، عظم معرفتك بذل قوتك.

جو شخص جاہل ہو اور وہ خطاب کرنا چاہے وہ نفس جواب سے بھی عاجز رہتا ہے۔ حسد ایسا ناسور ہے جو درست نہیں ہوتا، اس لئے حاسد کے لئے وہی سزا کافی ہے جس میں وہ مبتلا ہے دین کا انکار بھی نہیں کرتا۔ اور سریاب بھی نہیں ہوتا نرم چیز کی طرح مثل ...... زخم اس کے دوست کے افضل عداوت حجت کی معرفت ہے۔ اہل تقویٰ کی صحبت دنیا کی افضل ترین متاع ہے۔ تکلف کا اپنا ایک انجام ہوتا ہے۔ علاج میں سستی کرنے کا انجام ندامت ہوتا ہے اور اس میں جلدی کرنے میں سلامتی ہوتی ہے۔ جو شخص اپنے مقام کو نہ جانے وہ خود اپنا پردہ پاش کرتا ہے۔ سخاوت کرنا مال میں اضافہ کرتا ہے، کمزور پر زبردستی مسلط ہونا کمینگی ہے، اور طاقتور پر حملہ کرنا بدنصیبی ہے، بہت سے عزت دار رسوا کئے جاتے ہیں۔ اور بہت سے محتاج اور فقیر کمینے ہوتے ہیں، جاہل کو اس کی جہالت کا بدلہ نہیں دیا جاتا بلکہ اس کی تلوار سے اس جیسے جاہل کے لئے استعمال ہونے کی توقع کی جاتی ہے، تیری معرفت کی عظمت تیری قوت وطاقت کو صرف کرنا ہے۔

تین چیزیں رشک کی علامت:

۶۶۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو عثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری سے

(۶۶۵۰)......(۱) هكذا تكرر فى الأصل

سناوہ فرماتے تھے۔تین چیزیں رشک کی علامت میں۔رشک حسد کے مخالف یعنی اس سے مختلف شئی ہوتی ہے۔اہل خیر کے ساتھ رشک کرنا اور ان کے جیسے اعمال کرنے میں ان کے ساتھ مقابلہ کرنا۔اور باقی رہ جائے گا حسد اہل دنیا کے لئے اور کثرت کے طالبوں کے لئے۔اور ان کی جماعت سے ہم نشینی کرنا۔اور تمام مسلمانوں کے دین اور دنیا میں فراخی اور حسن معاملہ کرنا۔

صاحب نعمت پر حسد کیا جانا:

۶۶۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں:

ماکثرت النعم علی قوم قط الاکثر اعداء هم

جن لوگوں پر نعمتیں بہت ہوتی ہیں ان کے دشمن بھی بہت ہوتے ہیں۔

۶۶۵۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو حسن بن حفص اصفہانی نے ان کو سفیان ثوری نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محارب بن دثار نے کہ بے شک میں نے اس خوف کے مارے کپڑے پہننا چھوڑ دیئے ہیں۔جو میرے پڑوسیوں میں کہیں حسد ظاہر نہ ہو جائے جواب تک نہیں ہے۔

۶۶۵۵:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہیل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بصری نے ان کو سعید بن سلام عطار نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو معاذ بن جبل نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

استعينوا على نجاح الحوائج بالكتمان لها. فان كل ذی نعمة محسود.

حاجات میں کامیابی کے لئے ان کو چھپانے کے ساتھ مدد پکڑو......بے شک ہر صاحب نعمت کے ساتھ حسد کیا جاتا ہے۔

طلب علم میں غبطہ کرنا:

۶۶۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن بن محمد بن عبداللہ سراج نے ان کو قاسم بن غانم بن حمویہ الطویل نے ان کو ابوعبداللہ بوشجی نے ان کو عمرو بن حصین نے ان کو محمد بن علاثہ نے ان کو اوزاعی نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاحسد و لاملق الا فی طلب العلم.

حسد کرنا اور چاپلوسی کرنا (خوشامد کرنا) جائز نہیں ہے مگر علم کو تلاش کرنے کے لئے۔

شیخ نے فرمایا کہ یہ اسناد ضعیف ہے اور یہ صحیح نہیں اوزاعی سے بھی اور یہ کئی طریقوں سے روایت کی گئی ہے مگر سب کے سب طرق ضعیف ہیں۔

۶۶۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم حیدرۃ بن عمر داودی فقیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حمزہ بن حسین سمسار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن یوسف جوہری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ عداوت رشتہ داری میں ہوتی ہے اور حسد پڑوسیوں میں ہوتا ہے اور فائدہ اٹھانا بھائیوں میں ہوتا ہے۔

(۶۶۵۴)......(۱) فی ب قدامة (۶۶۵۵)......قال الذهبی فی المیزان (۳/۱۹۵) سعید بن سلام العطار: کذبه ابن نمیر

(۶۶۵۶)......(۱) فی ب علاقة

ایمان کا چوالیسواں شعبہ

لوگوں کی عزتوں اور حرمتوں کی تحریم وحفاظت کرنا اور عزت وحرمت ریزیوں کی سزا

(۱)......اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین اٰمنوا لهم عذاب الیم فی الدنیا و الأخرة. (سورۃ نور آیت ۱۹)

جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں بے حیائی عام ہو جائے ،ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک سزا ہے۔

(۲)......اور ارشاد ہے:

و الذین یرمون المحصنات الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا و الأخرة (سورۃ نور آیت ۲۳)

جو لوگ برائی سے بے خبر پاک دامن عورتوں کو جو ایمان والیاں بھی ہیں گناہ کی تہمت لگاتے ہیں دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت ہے۔

(۳)......اور ارشاد ہے:

و الذین یرمون المحصنٰت ثم لم یأتوا باربعة شهداء فاجلدوهم ثمانین جلدة و لاتقبلوا لهم شهادة ابدا و اولٰئک هم الفاسقون الاالذین تابوا من بعد ذٰلک و اصلحوا فان اللّٰه غفور رحیم (سورۃ نور آیت ۵)

جو لوگ شادی شدہ پاک دامن عورتوں کو گناہ کی تہمت لگاتے ہیں پھر وہ چار گواہ پیش نہیں کر سکتے ان کو اسّی (۸۰) کوڑے مارو اور ہمیشہ کے لئے ان کی گواہی بھی قبول نہ کرو وہ لوگ خود بدکردار ہیں مگر صرف وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اس کے بعد اور اصلاح کر لی بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۴)......اور ارشاد ہے:

و الذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شهدآء الا أنفسهم فشهادة احدهم اربع شهادات باللّٰه انه لمن الصٰدقین(۶) والخامسة ان لعنة اللّٰه علیه ان کان من الکاذبین(۷)ویدرؤا عنها العذاب ان تشهد اربع شهدات باللّٰه انه لمن الکٰذبین(۸) و الخامسة ان غضب اللّٰه علیها ان کان من الصّٰدقین (سورۃ نور آیت ۶-۹)

جو لوگ اپنی بیوی پر تہمت لگاتے ہیں (گناہ کرنے کی) اور ان کے پاس کوئی گواہ نہیں سوائے ان کے خود کے تو ان کے ایک کی گواہی چار گواہیاں ہیں اللہ کی قسم کے ساتھ کہ وہ (خود) سچا ہے اور پانچویں بار (یہ کہے کہ) اللہ کی لعنت ہو اس کے (خود کے) اوپر اگر وہ جھوٹا ہو اور عورت کے اوپر سے سزا ٹل جائے گی (بایں صورت) کہ وہ چار بار گواہی دے اللہ کی قسم کھا کر کہ وہ تہمت لگانے والا (مجھ پر) جھوٹا ہے۔اور پانچویں بار (یہ کہے عورت) کہ اللہ کا غضب ہو (مجھ پر) اگر وہ تہمت لگانے والا سچا ہو۔

تشریح وتبصرہ:

مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے بے گناہ عورتوں پر تہمت لگانے والوں کو سخت ترین عذاب کی دھمکی اور وعید سنائی ہے اور تہمت لگانے والے مرد کے فاسق ہونے کا حکم لگایا ہے اور ہمیشہ کے لئے اس کی گواہی مسترد کر دینے کا فیصلہ سنایا ہے۔ہاں مگر یہ کہ وہ توبہ کر لے اور اپنی غلطی کی اصلاح کر لے۔اور تہمت لگانے والے پر کوڑے مارنے کا حکم دیا ہے اس پر تشدد کرنے کے لئے اور اس کو رسوا کرنے کے لئے ،اس لئے کہ اس نے جو حرکت کی ہے۔

اور بے گناہ عورت پر تہمت لگانے والا اگر خود اس کا شوہر بھی ہو تو اللہ تعالیٰ نے تہمت کی سزا سے اس کو بھی چھوٹ نہیں دی مگر صرف اسی صورت

میں کہ وہ یہ اقرار کرلے کہ اگر وہ جھوٹا ہو اپنی بات میں تو اس پر اللہ کی لعنت ہو اللہ کی قسم کھانے کے بعد۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تہمت کی سزا سے عورت کو بھی چھوٹ نہیں دی مگر اسی صورت میں کہ وہ بھی اپنے اوپر اللہ کے غضب کو لازم کرے اگر مرد اس کو تہمت لگانے میں سچا ہو اپنے قول میں۔

یہ ساری تفصیل اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ پاک دامن عورتوں کو تہمت لگانا سخت گناہ ہے۔ اور اس سے پوری طرح پرہیز کرنا لازم ہے اور اس تہمت والے گناہ کے توابعات سے بھی پرہیز لازم ہے۔ واللہ اعلم۔

سات کام ہلاک کرنے والے:

۶۶۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو ابوالمغیث نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ وہ سات کام کون سے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ یہ ہیں:

(۱)......اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔

(۲)......جادو کرنا۔

(۳)......کسی انسان کو ناحق قتل کرنا جسے قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ۔

(۴)......سود کھانا۔

(۵)......ناحق یتیم کا مال کھانا۔

(۶)......جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنا۔

(۷)......گناہ سے پاک ایماندار عورتوں پر تہمت لگانا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبدالعزیز اویسی سے۔

اور مسلم نے روایت کیا ہے، دوسرے طریق سے سلیمان سے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ نے فرمایا:

جیسے کسی شخص کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ کسی بے گناہ پاک دامن عورت پر تہمت لگائے اسی طرح یہ بات بھی مناسب نہیں ہے اس کے لئے کہ وہ کسی ایسی عورت پر تہمت لگائے جو گناہ سے بری نہ ہو اس لئے کہ یہ بات اس کو تکلیف اور ایذا دے گی اور اس کی پردہ پاشی کرے گی۔

شیخ نے اس بارے میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے اور ہم نے کتاب السنن کے کتاب الحدود میں وہ احادیث روایت کی ہیں جو اہل حدود پر (جن لوگوں پر حد زنا لازم ہے) پردہ پوشی کرنے کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ ان احادیث میں سے ایک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من ستر علی مسلم سترہ اللہ یوم القیٰمۃ.

جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔

مسلمان کی عیب پوشی:

۶۶۵۹:..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابراہیم بن نسیط نے ان کو کعب بن علقمہ نے ان کو ابوالہیثم نے ان کو عقبہ بن عامر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا:

من رأى عورة فسترها كان كمن احيا موؤدة.

جو شخص کسی کا عیب و گناہ دیکھے اور اس کو چھپالے (پردہ پوشی کرے) وہ ایسا ہے جو اس سے زندہ درگور کی ہوئی کو زندہ کر دیا ہو۔

فصل ..... مسلمان کی تحقیر و تذلیل پر وعید

وہ احادیث جو اس شخص کے بارے میں وارد ہوئی ہیں بطور سخت تنبیہ کے جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی ہتک عزت کرے اس کو گالی دے کر (یا غیبت یا چغل خوری وغیرہ کر کے)۔

۶۶۶۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبداللہ علوی نقیب نے کوفے میں ان کو حسین بن قیس نے ان کو ابوسعید مولی عامر بن کریز نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو۔ آپس میں بغض نہ رکھو۔ خرید وفروخت میں ایک دوسرے پر چڑھتی نہ کرو (یعنی زیادہ قیمت لگا کر دوسرے سے پہلے خرید لینا۔)

ایک دوسرے کو پیٹھ پھیر کر نظر انداز نہ کرو۔ بعض تمہارا بعض کے اوپر بیع نہ کرے۔ اور ہو جاؤ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے۔ نہ ہی اس کو بے مدد چھوڑ کر رسوا کرتا ہے۔ اور نہ ہی اس کی تحقیر و تذلیل کرتا ہے۔ تقوی اس جگہ ہوتا ہے تین بار آپ نے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: کسی آدمی کے لئے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر و تذلیل کرے ہر مسلمان کی دوسرے مسلمان پر عزت محترم ہے اس کا خون محترم ہے اس کا مال محترم ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن مسلمہ سے۔

۶۶۶۱:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی۔ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو زیاد بن علاقہ نے اس نے سنا اسامہ بن شریک نے وہ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ دیہاتی لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے تھے کیا ہمارے اوپر گناہ ہے فلاں فلاں چیز میں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بندو اللہ تعالیٰ نے حرج کو اور تکلیف کو رکھ دیا ہے مگر وہ شخص جو اپنے بھائی کی عزت میں سے کچھ کم کرے یعنی عزت گھٹائے یہ ہے وہ جس نے گناہ کیا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ خیر کیا ہے بندہ جو دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ حسن خلق۔

مسلمان کو گالی دینا:

۶۶۶۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابومسلم نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن عرعرہ نے ان کو شعبہ نے ان کو زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابووائل سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عبداللہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا مسلمان کو گالیاں دینا گناہ ہے اور اس کے ساتھ لڑنا کفر ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا تم نے عبداللہ سے سنا ہے اور اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابن عرعرہ سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

مسلمان پر گناہ کی تہمت لگانا:

۶۶۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ برقی نے ان کو ابومعمر نے ان کو عبدالوارث نے ان کو حسین نے ان کو ابن بریدہ نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن یعمر نے یہ کہ ابوالاسود دئلی نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابوذر سے اس نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں۔ جو شخص کسی شخص کو کسی گناہ کی تہمت لگاتا ہے یا کافر ہوجانے کی تہمت لگاتا ہے وہ عیب وگناہ یا کفر اسی شخص کو طرف لوٹتا ہے اگر اس میں وہ عیب وگناہ وکفر نہ ہوا جس پر تہمت لگائی گئی تھی۔

بخاری نے اس کو صحیح میں اسی طرح روایت کیا ہے ابومعمر سے اور مسلم نے دوسری طریق سے عبدالوارث سے۔

۶۶۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن دینار نے کہ انہوں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے تو وہ قول کفر دونوں میں سے کسی ایک سے متعلق ہوجاتا ہے اگر وہ شخص ویسا ہے جیسی اس کے بارے میں کہا گیا ہے تو ٹھیک ورنہ وہ کفر واپس کہنے والے کی طرف لوٹتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ سے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

احتمال ہے کہ اس حدیث کا معنی اور مطلب یہ ہو کہ اگر کہنے والا اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں اس کیفیت کو بیان کرتا ہے جس پر وہ ہے بایں طور کہ وہ کیفیت کفر کی ہے تو اس صورت میں یہ بذاتہ خود کافر ہوجائے گا اور اس کے بھائی پر اس سے کوئی شئی نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ شخص جس کے بارے میں یہ بات کہی گئی ہے اندر کفر چھپاتا ہے اور اوپر سے اسلام کو ظاہر کرتا ہے تو اس صورت میں کہنے والا اللہ کو سچا بناتا ہے لہٰذا اس صورت میں کہنے والے پر کوئی شئی نہیں ہے۔ (یہی دونوں باتیں مراد ہوسکتی ہیں۔)

(ایک تیسری صورت بھی ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ) اگر ایک شخص دوسرے مسلمان سے کہتا ہے اے کافر۔ اور اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اے وہ شخص جو کفر کو چھپائے پھرتا ہے اور اس کو ظاہر نہیں کرتا حالانکہ وہ ایسا نہ ہو۔ یہ صورت حدیث میں مراد نہیں ہے، اس صورت میں کفر دونوں میں سے کسی کی طرف رجوع نہیں کرے گا بلکہ ایسی تہمت لگانے والے کا عذر قبول کیا جائے گا۔

۶۶۶۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو وہیب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ثابت بن ضحاک نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قسم کھائی اسلام کے سوا کسی اور ملت کی (یہودیت، عیسائیت، ہندومت، بدھ مت وغیرہ) حالانکہ جھوٹ بول رہا ہے۔ مگر وہ ویسا ہے جیسا اس نے کہا ہے (یعنی وہ یہودی عیسائی وغیرہ وغیرہ ہوجائے گا۔) اور جو شخص اپنے آپ کو کسی چیز کے ساتھ قتل کرے (خودکشی کرے) اس کو جہنم کی آگ میں عذاب دیا جائے گا۔ اور مسلمان کو لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کی طرح ہے۔ اور جو شخص مسلمان کو کفر کی تہمت لگائے وہ اس کو قتل کرنے والے کی طرح ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں معلیٰ بن اسد سے اس نے وہب سے۔ اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ایوب سے۔

• المستبان شیطانان یتھا تران ویتکاذبان.

۶۶۶۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو عمران قطان نے ان کو قتادہ نے ان کو یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ان کو عیاض بن حماد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ

ایک آدمی مجھ کو گالیاں دیتا ہے؟ یعنی اس کا کیا حکم ہے؟ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے کو گالیاں بکنے والے دونوں شیطان ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کو عیب لگاتے ہیں اور دوسرے پر جھوٹ بولتے ہیں۔

اور بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی آپس میں جو گالم گلوچ کرتے ہوئے جو کچھ کہتے ہیں پس پہل کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ مظلوم پر ظلم اور تعدی نہ کرے۔

۷۶۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں ایک دوسرے کو گالیاں دینے والے اسی مرتبے پر ہوتے ہیں جو کچھ وہ المستبان ماقالا فعلی البادی مالم یعتدالمظلوم. ایک دوسرے کو کہتے ہیں ابتدا کرنے والے پر واجب ہے کہ وہ مظلوم پر زیادتی نہ کرے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ وغیرہ سے اس نے اسماعیل سے۔

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ احادیث دلالت کرتی ہیں کہ بدلہ لینا جائز ہے اس وقت جب اس کی خود کی طرف سے زیادتی نہ ہو، اور میرے نزدیک، اس بدلے سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ اپنے حریف کا مقابلہ اسی طرح کرے جیسے اس نے کیا ہے یعنی گالی کا جواب گالی سے دینا اور تہمت کے مقابلے میں تہمت لگانا۔ بلکہ اس کی تکذیب کرے اس بارے میں جو کچھ وہ کہہ رہا ہو اور اس کے اس فعل کو ظلم اور زیادتی قرار دے، جو کچھ وہ کہے۔

اور شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بدلہ لینے کے حوالے سے خون میں مال میں اور عزتوں میں فرق کیا ہے اس وقت بھی جب دنیا میں قصاص اور بدلہ لینا جائز ہو۔ اور مال عزت سے کم تر ہوتے ہیں۔ بے شک قصاص اور بدلہ اعراض میں یعنی عزتوں میں ثابت نہیں ہوتا اور یہ بات اس لئے ہے کہ جب ایک آدمی دوسرے سے کہتا ہے اے زانی اے بدکردار، تو وہ یہ کہہ کر اس کی عزت پر حملہ کرتا ہے۔ کیونکہ سامعین یہ خیال کریں گے کہ وہ اس کے زنا اور بدکرداری کو جانتا ہے جبھی تو کہہ رہا ہے اور جبھی اس کو اس نے زنا کی تہمت لگائی ہے۔ اور اس کے جواب میں جب مقذوف جس پر تہمت لگی ہے کہہ دے کہ بلکہ تو زانی ہے۔ تو اس کا یہ جواب تہمت دھرنے والے کی جگہ نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اس سے وہ نتیجہ سمجھا جاتا ہے جو پہلے شخص کے قول سے سمجھا گیا تھا۔ کیونکہ یہ گالی اور یہ قول بطور بدلے کے نکلا ہے۔ تو اس سے سامعین کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ پہلے شخص کی تہمت نے اس کو یہ قول کرنے پر ابھارا ہے یہ اس لئے نہیں کہہ رہا کہ یہ بھی اس کے بارے میں زانی ہونے کا علم رکھتا ہے لہٰذا سامعین کے نزدیک جواب دینے یا سننے سے پہلے شخص کی شخصیت پر اتنا منفی اثر نہیں پڑتا جتنا پہلے شخص کے تہمت لگانے سے تہمت کی ابتداء کرنے کا ہوتا ہے لہٰذا جواب دینے والا اس کی اتنی عزت کم نہیں کرتا جتنا وہ تہمت لگا کر پہلی مرتبہ کم کرتا ہے لہٰذا یہ جوابی گالی اس پہلے شخص کی تہمت کا قصاص اور بدلہ نہیں ہوسکتی۔ اور شیخ حلیمی نے اس بارے میں تفصیل کلام کیا ہے اور ہم نے ماسبق میں حدیث روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن سلیم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لاتسبن احداً۔ کہ تم کسی کو ہرگز گالی نہ دینا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی کو گالی نہیں دی نہ کسی آزاد کو نہ کسی غلام کو نہ کسی اونٹ کو نہ کسی بکری کو اور وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی تجھے گالی بکے اور تجھے عیب لگائے ایسا عیب جس کو وہ تیرے اندر جانتا ہو (یعنی باوجودیکہ وہ عیب تجھ میں موجود بھی ہو) پھر بھی تم اس کو پلٹ کر جواب میں ایسا عیب نہ لگاؤ جو تم اس کے اندر جانتے ہو (کہ اس میں فلاں عیب موجود ہے) لہٰذا اس صورت میں اس عیب لگانے کا گناہ اور وبال اسی پر ہوگا۔

۷۶۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داستہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن غفار نے ان کو تمیم جیمی نے

ان کو ابوجری جابر بن سلیم نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

۶۶۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد عیسیٰ بن حمشاذ نے ان کو لیث نے ان کو سعید مقبری نے ان کو بشر بن محرر نے ان کو سعید بن مسیّب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی ساتھ تھے ایک آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنا شروع کیا اور ان کو تکلیف اور ایذا پہنچائی مگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے پھر دوبارہ اس نے ایذا دی پھر وہ خاموش ہو گئے۔ پھر تیسری بار اس نے تکلیف پہنچائی۔

لہٰذا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو جواب دے کر اس سے بدلہ لیا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بدلہ لیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ بھی مجھ پر ناراض ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان سے فرشتہ اترا ہے۔ اس نے آ کر اس شخص کو جھوٹا قرار دے دیا ہے۔ اس کی بات میں جو کچھ اس نے کہا ہے۔ جب تم نے اس کو جواب دے کر بدلہ لیا ہے تو شیطان گر گیا ہے جب میں نے شیطان کو گرا ہوا دیکھا ہے تو مجھ سے نہیں بیٹھا گیا لہٰذا میں کھڑا ہو گیا ہوں۔ ابوداؤد نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے عبدالاعلیٰ بن حماد نے ان کو سفیان نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی تھا جو کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا تھا۔ اس کے بعد راوی نے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

اس کے بعد شیخ نے کہا ہے کہ تحقیق ہم نے روایت کی ہے یحییٰ بن سعید قطان سے اس نے ابن عجلان سے اسی مذکور حدیث کے مفہوم میں اور اس کے آخر میں یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے ابوبکر! جس بندے پر ظلم اور زیادتی کی جاتی ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ کے آگے پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس زیادتی کے بدلے میں اس کی مضبوط نصرت فرماتے ہیں۔

یہ حدیث کتاب السنن کی کتاب الشہادات میں مذکور ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کو کسی ایسے گناہ کا عیب لگائے یا طعنہ دے جو اس سے سرزد ہو چکا ہے۔ جب زنا کی حد نہیں اتری تھی تو اس وقت زانی کی سزا عیب لگانا یعنی عار دلانا شرمندہ کرنا شرم دلانا تھی یہاں تک کہ وہ توبہ کر لے جب حد نازل ہو گئی تو وہ عیب بیان کر کے شرمندہ کرنے والی سزا اٹھا لی گئی۔

بہر حال توبہ کر لینے کے بعد عیب لگانا یا شرم و عار دلانا یا شرمندہ کرنا اب جائز اور مباح قطعاً نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

واللذان یأتیانھا منکم فاذوھما فان تابا واصلحافاعرضوا عنھما ان اللہ کان توابا رحیماً۔

وہ دو آدمی جو بدفعلی کریں تم میں سے پس سزا دو تم ان کو۔ اگر وہ اس سے قبل توبہ کر لیں اور نیک بن جائیں تو تم لوگ ان سے درگذر کر لو بے شک اللہ تعالیٰ بہت بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اور شیخ نے فرمایا کہ یہ بات بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی کو اس کے حسب نسب کا طعنہ دے یا عیب لگائے یا شرمندہ کرے۔ اور یہ بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی کو اس کی گھٹیا اور کمتر صنعت و حرفت یا پیشے کا طعنہ دے اور عیب لگائے اور شرمندہ کرے اور نہ ہی کسی دوسری ایسی چیز کے ساتھ کسی کو شرمندہ کرے جس کو وہ سنے تو اس پر سن کر بوجھ گذرے جس سے وہ شرمندہ ہو اس لئے کہ فی الجملہ کسی مؤمن کو ایذا پہنچانا اور تکلیف پہنچانا حرام ہے۔

(۶۶۶۹)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسی (۸۸۰)

(۱)......هكذا بالمخطوطة وبالمنهاج سواء بمكان المؤذی ج ۳ ص ۱۱۱

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

والذین یؤذون المؤمنین و المؤمنات بغیر ما اکتسبوا.

اور وہ لوگ جو اہل ایمان مردوں کو اور عورتوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں بغیر ان کے جرم کے تحقیق ان لوگوں نے بہتان اور صریح گناہ کمایا ہے۔ یعنی باوجود اس کے کہ انہوں نے ارتکاب ہی نہیں کیا اور ایذا دینے والے کا کوئی جرم ہی نہیں کیا۔

قطع رحمی، ظلم وزیادتی اور زنا کرنے پر سزا:

۶۶۷۰:.....ہمیں حدیث بیان کی استاذ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عیینہ بن عبدالرحمن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوبکرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔کوئی ایسا گناہ نہیں ہے جو اس بات کو مقتضی ہو کہ اس کے ارتکاب کرنے والے کو فوری طور پر دنیا میں سزا دی جائے اور اس کے لئے آخرت کی سزا بھی جمع رکھی جائے آخرت میں مگر وہ یہ گناہ ہیں ایک قطع رحمی کرنا دوسرے ظلم اور زیادتی کرنا یا زنا کرنا۔

۶۶۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو عیینہ بن عبدالرحمن غطفانی نے انہوں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوبکرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لاتبغ و لاتکن باغیاً۔تم بغاوت نہ کر و ظلم وزیادتی نہ کرو۔یا یوں پڑھا جائے لاتبغ کہ نہ بغاوت کیا جاتو (یعنی ایسا کام نہ کر کہ تم پر زیادتی کی جائے) اور نہ ہو تو بغاوت کرنے والا یعنی ظلم وتعدی کرنے والا۔بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔انما بغیکم علیٰ انفسکم یعنی بات یہ ہے کہ تمہارے ظلم وزیادتی کا وبال خود تمہارے اوپر ہوگا۔

نسب پر طعن کرنا لعنت کرنا اور عہد شکنی کرنا:

۶۶۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن حفص نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو حجاج نے ان کو قتادہ نے ان کو یزید بن عبداللہ نے ان کو عیاض بن حماد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ تم لوگ عاجزی کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرے، اور نہ ہی کوئی کسی پر فخر کرے۔

۶۶۷۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو محمد بن عبید نے ''ح'' وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابونصر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ان کے والد نے اور محمد بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دو کام ہیں جو کہ لوگوں میں وہ دونوں کفر ہیں۔ایک تو میت کے اوپر بین کر کے رونا دوسرے کسی کے نسب میں طعن کرنا (یعنی اعراض کرنا۔)

یہ الفاظ حدیث ابراہیم کے ہیں۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن عبداللہ بن نمیر سے۔

۶۶۷۴:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو فرج بن فضالہ نے ان کو ربیعہ بن یزید نے ان و رجاء بن حیوۃ نے کہ انہوں نے سنا ایک واعظ کرنے والے سے منیٰ کی مسجد میں وہ کہتے ہیں کہ تین کام ایسے ہیں وہ وبال ہیں ان کے عمل کرنے والوں پر ظلم، مکروفریب اور عہد شکنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انما بغیکم علیٰ انفسکم. یقینی بات ہے کہ تمہاری زیادتی کا وبال تمہارے اوپر ہے۔و لایحیق المکر السیئی الا باھلہ. اور برائی کی تدبیر نہیں الٹے گی مگر وہی تدبیر

کرنے والوں پر۔

ومن نکث فانما ینکث علیٰ نفسه جوشخص عہد شکنی کرے یقینی بات ہے کہ عہد شکنی کا وبال اسی پر ہوگا۔

۶۶۷۵:...... ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحٰق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے کہا محمد بن مثنیٰ نے ان کو خبر دی مرحوم نے انہوں نے سنا سہل اعرابی سے ان کو ابوالولید مولیٰ القریش نے اس نے سنا بلال بن ابو بردہ سے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے فرمایا: لوگوں پر ظلم وزیادتی نہیں کرتا مگر زنا کی اولاد یا وہ جس میں اس میں سے کوئی رگ ہو۔

۶۶۷۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے مقام طابران میں ان کو خبر دی ابومحمد عبداللہ بن محمد عثمان واسطی نے واسط میں، ان کو ساجی زکریا نے ان کو اسماعیل بن حفص ایلی نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو مغیرہ نے ان کو شعبی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لیس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذئ

مؤمن طعنے دینے والا نہیں ہوتا لعنتیں کرنے والا نہیں ہوتا۔ بیہودہ کاری کرنے والا نہیں ہوتا۔ بیہودہ گوئی اور بکواس نہیں کرتا۔

۶۶۷۷:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے۔ ان کو احمد بن عبید نے ان کو موسیٰ بن ہارون طوسی نے ان کو یحییٰ بن اسحٰق سیلحینی نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو علی بن رباح نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے یہ نسب تم میں سے کسی کے لئے کافی نہیں ہیں تم میں سے ہر کوئی آدم کی اولاد ہے۔ کسی کے لئے کوئی فضیلت نہیں ہے مگر دین کی وجہ سے یا تقویٰ کی وجہ سے کسی آدمی کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ بکواس کرتا ہو۔ فحش کام کرتا ہو بخیل ہو۔

مرنے والوں کی خوبیوں کا تذکرہ:

۶۶۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ مر چکے ہیں ان کو گالیاں نہ دیا کرو بے شک وہ پہنچ گئے ہیں ان اعمال کی طرف جو انہوں نے آگے بھیج تھے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں۔

۶۶۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر بن ابی اسحاق نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو ابوکریب نے ان کو معاویہ بن ہشام نے ان کو عمر بن ابوانس مکی نے ان کو عطاء نے انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساؤهم.

اپنے مرجانے والے لوگوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیاں کرنے سے باز رہو۔

۶۶۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن احمد بن قرقوب تمار نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوالیمان نے ان کو شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوحسین نے ان کو نوفل بن مساحق نے ان کو سعید بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

(۶۶۷۷)......(۱) زیادة من ب (۱)......فی جمع الجوامع رواه ک ق عن سعید ص ۸۷۸ ج ۱

(۲)...... هکذا بالمخطوطة

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتوذو مسلما بشتم کافر.

مسلمان کو کافر کی گالی دے کر تکلیف نہ پہنچاؤ۔

حجاج بن یوسف کو گالی دینا:

۶۶۸۱:..... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حسن بن یحییٰ نے ان کو ہیثم بن عبید صیدلانی نے میں اس کو نہیں جانتا مگر سہیل بھائی حزم کا وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین نے ایک بندے کو گالیاں بکتے سنا جو حجاج بن یوسف کو گالیاں دے رہا تھا آپ نے فرمایا ٹھہر جاائے آدمی جب آپ آخرت میں جائیں گے تو تم دیکھو گے کہ تمہارا سب سے چھوٹا گناہ اتنا بڑا ہوگا کہ حجاج نے جو بڑے سے بڑا گناہ کیا ہوگا اس سے بھی بڑا ہوگا۔ اور تم یقین جانو کہ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے والا ہے، اگر اس نے حجاج سے ان لوگوں کے لئے بدلہ لیا جن پر اس نے ظلم کیا ہے ایک ایک شے کا بدلہ بھی تو وہ حجاج کے لئے بھی ان لوگوں سے ضرور بدلہ لے گا جس نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہوگی لہٰذا تم اپنے آپ کو کسی کو گالی دینے میں مشغول نہ کرو۔

اپنے کو دوسروں سے کم مرتبہ سمجھنا:

۶۶۸۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے یعنی عباس اصم نے ان کو احمد بن فضل صائغ نے ان کو آدم نے ان کو ابوعمر بزاز نے ان کو ابواسحٰق ہمدانی نے ان کو عاصم بن حمزہ نے ان کو علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ اللہ کا فرمان قولوا للناس حسنا لوگوں سے اچھی بات کرو۔ تو اس سے سارے ہی لوگ مراد ہیں۔

۶۶۸۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو سہل بن عبداللہ بن فرخان زاہد نے ان کو ہشام بن حماد نے ان کو سہل بن ہاشم نے ان کو ابرہیم بن ادہم نے ان کو عمران قصیر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ انسان میں اچھی خصلت یا افضل خصلت یہ ہے کہ انسان اپنی نجات کے بارے میں سب لوگوں سے زیادہ ڈرتا ہوا اپنے بارے میں اور ہر مسلمان کے لئے زیادہ امید رکھتا ہو۔

۶۶۸۴:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین اس امت کے بارے میں سب سے زیادہ امید رکھتے تھے اور اپنے آپ کو حقیر سمجھنے میں سب لوگوں سے زیادہ سخت تھے۔

۶۶۸۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو اسحاق بن عیسیٰ بن طباع نے ان کو مالک نے "ح"۔

ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین بن مانی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو خالد بن مخلد قطوانی نے ان کو مالک نے "ح"۔

ہمیں خبر دی ابونصر محمد بن احمد بن اسماعیل طابرانی نے طابران میں ان کو عبداللہ بن احمد بن منصور قاضی طوسی نے ان کو محمد بن اسماعیل صائغ نے ان کو روح نے ان کو مالک نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالک پر اس نے سہیل بن ابی صالح سے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: جب کوئی آدمی یہ کہے کہ لوگ ہلاک ہوجائیں گے تو وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہوگا۔ اور روح بن عبادہ کی ایک روایت میں ہے اور خالد کی کہ تم جب یہ سنو کسی آدمی سے کہ لوگ ہلاک ہوگئے تو وہ ان سب سے زیادہ ہلاک ہوگا۔ اور اسحاق بن عیسیٰ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے۔ کہ میں نے کہا مالک سے کہ یہ کس وجہ سے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ۔ یہ آدمی لوگوں کی تذلیل کرتا ہے اور ان کو حقیر سمجھتا ہے اور وہ یہ گمان کرتا ہے کہ وہ ان سب سے بہتر ہے لہٰذا یہ قول کرتا ہے۔ تو وہ ان سب سے زیادہ اہل ہے یعنی ارذل ہے یعنی سب سے زیادہ رذیل وحقیر ہے۔ بہر حال وہ آدمی جو محزون اور مغموم ہو اہل خیر کے چلے جانے سے جو کمی اور نقص واقع ہوا اس کو دیکھ کر اگر وہ یہ قول کرے تو میں امید کرتا ہوں کوئی ڈر نہیں ہوگا۔

شیخ نے فرمایا کہ خالد بن مخلد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ مالک نے کہا ہے اور یہ بات ہے میرے نزدیک کہ ایسا شخص کہتا ہے لوگ ہلاک ہوگئے اپنے آپ کو اچھا سمجھتے ہوئے وہ سمجھتا ہے کہ اس جیسا اب باقی کوئی نہیں ہے (تو یہ تکبر اور غرور ہے اور دوسروں کو حقیر اور کمتر سمجھنا ہے) اس کو مسلم نے روایت کیا یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۶۶۸۶:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن عبدہ نے ان کو ابوعلی بوشنجی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن بکیر نے حضرت مالک سے کہا گیا تھا کہ کون زیادہ ہلاک ہونے والا ہے اے عبداللہ؟ اس نے کہا کہ سب لوگوں سے زیادہ کمینہ اور سب لوگوں سے زیادہ کاہل (یا سب سے زیادہ بزدل)۔

۶۶۸۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوعمران نے ان کو جندب نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا دوسرا آدمی اس کی گردن کے اوپر سے پھلانگ گیا (یا گردن پر پیر رکھ کر آگے نکل گیا) اس آدمی نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ تیری اس غلطی کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کون ہوتا ہے؟ جو مجھ کو قسمیں دیتا ہے کہ میں اس کو معاف نہیں کروں گا۔ میں نے اس کو معاف کر دیا ہے اور تیرے اعمال تباہ کر دیئے ہیں۔

شیخ نے فرمایا کہ میں نے اس کو اسی طرح موقوف پایا ہے۔

۶۶۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد عنزی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سوید بن سعید نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوالحسن احمد بن اسحٰق صیدلانی عدل نے بطور املاء کے ان کو ابوالفضل احمد بن سلمہ نے ان کو ابوسلمہ یحییٰ بن حلف باہلی نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے ابوعمران سے اس نے جندب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو معاف نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے؟ جو مجھ پر قسمیں کھاتا ہے کہ میں فلاں کو معاف نہیں کروں گا۔ بے شک میں نے فلاں کو معاف کر دیا ہے۔ اور میں نے تیرے عمل ضائع کر دیئے ہیں یا جیسے آپ نے فرمایا۔ یہ الفاظ ابوسلمہ کی روایت کے ہیں اور سوید کی روایت میں ہے عرعرہ سے اور باقی برابر ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں سوید بن سعید سے۔

۶۶۸۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابوقماش نے اور محمد بن حبان بخاری نے ان کو ابو ولید طیالسی نے ان کو عکرمہ نے یعنی ابن عمار نے ان کو ضمضم بن جوس نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک شیخ بیٹھا ہے اس کا سر زرد رنگ تھا اور داڑھی انتہائی سفید تھی اور اسکے ساتھ ایک جوان بیٹھا تھا انتہائی کالے بالوں والا۔ شیخ نے مجھ سے

پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا کہ میں اہل یمامہ سے ہوں، اس نے مجھ سے کہا اے یمامی کسی کے بارے میں یہ ہرگز نہ کہنا کہ اللہ تجھے معاف نہیں کرے گا۔ یا تجھے اللہ جنت میں داخل کبھی نہیں کرے گا۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا۔ یہ ایسا کلمہ ہے جسے ہم میں سے ایک آدمی اپنے بیٹے سے کہتا ہے یا اپنے نوکر سے کہتا ہے جب اس پر ناراض ہوتا ہے آپ کون ہیں؟ اللہ تجھ پر رحم کرے؟ انہوں نے کہا کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ پہلی امتوں میں دو بھائی تھے ایک عبادت میں بڑی کوشش اور اہتمام سے لگا رہتا تھا اور دوسرا مسرف تھا فضول خرچ آدمی تھا (ادھر اُدھر مال ضائع کرتا پھرتا تھا) عبادت کا اہتمام کرنے والا شخص جب بھائی کو غلطی کرتا ہوا دیکھتا تو اس کو وہ غلطی بہت بڑی لگتی۔ اور وہ اس سے کہتا اللہ تجھے ہلاک کرے اللہ کا انتظار کر ہلاک ہو جائے رک جا غلطی کرنے سے۔ غلطی کرنے والا اس سے یہ کہہ دیتا کہ مجھے چھوڑ دیں بس میرے رب کے حوالے رکھیں۔ کیا تو میرا نگران لگا ہوا ہے۔ فرمایا کہ ایک مرتبہ اس نے اسے غلطی کرتے ہوئے دیکھا تو اس نے اس کے گناہ کو بہت بڑا سمجھا اور کہا کہ ہلاک ہو جائے کب تک تو غلطی کرے گا اللہ تجھے کبھی معاف نہیں کرے گا کہا: اللہ تعالیٰ نے دونوں کے پاس فرشتہ بھیج کر ان کی روح قبض کر لی دونوں اللہ کے آگے اکٹھے ہو گئے عبادت گذار سے اللہ نے کہا کیا تو میرے بندے پر میری رحمت کو روکتا تھا؟ یا میری رحمت کی وسعت صرف تیرے لئے تھی؟ لے جاؤ اس کو جہنم میں (یعنی عابد کو) اور لے جاؤ اس کو جنت میں (یعنی گنہگار کو) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے ایسا کلمہ کہا تھا جو اس کی دنیا بھی برباد ہو گئی اور آخرت بھی۔

برے عمل سے نفرت کرنا:

۶۶۹۰:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو علی بن ثابت نے ان کو جعفر بن برقان نے ان کو یزید بن اصم نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب تم اپنے کسی بھائی کو دیکھو کہ وہ پھسل رہا ہے تو اس کے سیدھا چلا دو اور درست کر دیا کرو اور اللہ سے دعا کیا کرو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے اور اس کو توبہ کرنے کی ترغیب دی جائے اور تم لوگ اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ ہو جاؤ۔

۶۶۹۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابوداؤد نے کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گذرے جس نے کوئی گناہ کیا تھا لوگ اس کو گالیاں دے رہے تھے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر تم لوگ دیکھتے کہ وہ کسی کھو یا کھائی میں گر گیا ہے تو کیا تم لوگ اس کو اس سے باہر نہ نکالتے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ضرور نکالتے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کو گالیاں مت دو اور اللہ کا شکر کرو جس نے تمہیں عافیت بخشی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ کیا ہم اس کو برا نہیں سمجھیں؟ فرمایا کہ میں بھی اس کے عمل سے نفرت کرتا ہوں جب وہ اس عمل کو ترک کر دے گا تو وہ میرا بھائی ہے۔

۶۶۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ جب تم لوگ اپنے مسلمان بھائی کو گناہ کا ارتکاب کرتے دیکھو تو اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بن جاؤ مثلاً دیکھو کہ یہ کہنا کہ اے اللہ تو اس کو ذلیل و رسوا فرما۔ اے اللہ تو اس کو لعنت فرما بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو بے شک ہم لوگ اصحاب محمد کسی کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہتے تھے حتیٰ کہ ہم دیکھ لیتے تھے اس کا خاتمہ کیا ہوا ہے اگر اس کا خاتمہ اچھا ہوتا تو ہم جان لیتے تھے کہ اس نے خیر کو پالیا ہے۔ اور اگر اس کا خاتمہ برا ہوتا تھا تو ہم اس کے بارے میں اس کے اعمال سے ڈرتے تھے۔

(۱)...... الصحیح للمجتهد یفهم من السیاق. (۶۶۹۱)......(۱) فی ب مستخرجیه

۶۶۹۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی پہاڑ بھی کسی پہاڑ پر ظلم وزیادتی کرتا تو اللہ ان دونوں میں سے زیادتی کرنے والے کو ٹکڑے ٹکڑے کردے۔ قطع نے ابویحیٰ قتات سے اس کا تابع بیان کیا ہے۔

حضرت خضر کی وصیت:

۶۶۹۴:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو خبر دی عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوعبداللہ نے میں نے اسے ملطی گمان کرتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے الگ ہونے کا ارادہ کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ مجھے کچھ وصیت کیجئے انہوں نے فرمایا تم نفع پہنچانے والے بنو نقصان پہنچانے والے نہ بنو۔ تم خوش رہنے والے بنو غصے میں رہنے والے نہ بنو جھگڑا کرنے سے رجوع کرو۔ اور بغیر ضرورت کے مت چلو۔ اور کسی آدمی کو اس کے گناہ پر عیب مت لگاؤ اور اپنے گناہ کو یاد کر کے روؤ اے ابن عمران۔

۶۶۹۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو اشعث نے ان کو حسن نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس بندے پر جو لوگوں کا محاسبہ نہیں کرتا ان کے رب کے سوا جس چیز کو اللہ نے اس کے اوپر نہیں لادا اس کو وہ بھی اپنے اوپر نہیں لادتا۔

۶۶۹۵:......مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن عقبہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کعب نے وہ کہتے ہیں کہ فرشتوں نے اولاد آدم کے اعمال کا تذکرہ کیا اور ان گناہوں کا جن کا وہ ارتکاب کرتے ہیں تو ان کو حکم ہوا کہ تم لوگ اپنے اندر سے دو فرشتوں کا انتخاب کرلو انہوں نے ہاروت اور ماروت کو منتخب کیا۔ اور ان سے کہا کہ میں لوگوں کے پاس رسول بھیجتا ہوں جب کہ میرے اور تمہارے درمیان کوئی قاصد نہیں ہے۔ تم دونوں نیچے اتر جاؤ میرے ساتھ شرک نہ کرنا، زنا نہ کرنا، چوری نہ کرنا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کعب نے فرمایا کہ ان دونوں فرشتوں نے وہ دن ہی پورا نہیں کیا تھا جس میں وہ اترے تھے مگر دونوں نے وہ عمل کر لئے جو اللہ نے ان پر حرام کئے تھے۔

شیخ احمد نے فرمایا کہ یہ صحیح ہے قول کعب سے اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے باب ایمان بالملائکہ میں زہیر بن محمد کی حدیث سے اس نے موسیٰ بن جبیر سے اس نے نافع سے اس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے زیادہ مکمل۔

۶۶۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن قیس بن عبادہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

وما انزل على الملكين ببابل هاروت وماروت الخ.

مقام بابل میں دو فرشتوں ہاروت ماروت پر جو کچھ نازل کیا گیا تھا۔

فرشتوں کی انسانوں کے لئے بددعا اور ان کی آزمائش:

فرمایا کہ بے شک لوگ آدم علیہ السلام کے بعد شرک میں پڑ گئے تھے، بت بنا لئے اور غیر اللہ کی عبادت شروع کر دی تھی لہٰذا فرشتوں نے ان پر بددعا کرنی شروع کر دی تھی اے ہمارے رب! آپ نے اپنے بندوں کو پیدا کیا آپ نے ان کو اچھی شکل وصورت عطا فرمائی۔ آپ نے ان کو رزق دیا اور آپ نے رزق بھی ان کو بہت عمدہ عطا فرمایا۔ مگر انہوں نے تیری نافرمانی کی اور تیرے سوا اوروں کی عبادت شروع کر دی اے اللہ! اے

(۶۶۹۵)......مکرر. (۱) فی الأصل (ابن عبدالله بن عمر)

اللہ! انہوں نے یہ کہہ کر بندوں پر بددعا شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو فرمایا کہ تم لوگ (ایسی حالت میں ہو کہ اگر تم بھی ہوتے تو یہی کرتے) وہ لوگ ان کا عذر نہیں مان رہے تھے (وہ معذور نہیں ہیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم لوگ دو فرشتے منتخب کرو میں ان کو زمین پر اتاروں گا۔ میں ان کو امر بھی کروں گا اور نہی بھی کروں گا۔ انہوں نے ہاروت ماروت کو منتخب کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حدیث کو اس کے طول کے ساتھ ذکر کیا ان دونوں کے بارے میں۔ اور اس کی تفصیل میں یہ فرمایا کہ انہوں نے شراب نوشی کی اور نشہ میں آ گئے اور عورت پر پڑ گئے (اس کے ساتھ زنا کیا) اور انہوں نے ناحق ایک انسان کو قتل کیا۔ اور آپس میں دونوں نے شور مچایا اور فرشتوں کے مابین بھی۔ تمام فرشتوں نے ان کا یہ حال دیکھا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔ چنانچہ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

والملائکة یسبحون بحمد ربهم ویستغفرون لمن فی الارض الخ.

اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں ان کے لئے جو زمین پر ہیں۔

فرمایا کہ اس کے بعد فرشتے اہل زمین کو معذور سمجھنے لگے (یعنی ان کا عذر ماننے لگے) اور اب وہ ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

۶۶۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبدالرحمٰن بن محبور دھان نے ان کو حاکم ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو احمد بن منیع نے ان کو محمد بن حسن نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کسی گناہ کا عیب لگائے یا طعنہ دے وہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ اس گناہ کا عمل کر لے گا۔

۶۶۹۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو عبید اللہ بن شمیط نے اور ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے لکھا ابوالسواد عدوی کی طرف امابعد! اے بھائی آپ لوگوں سے بچتے رہئے اور اپنے آپ کو ان سے روک کر رکھئے۔ اور اپنے گھر میں رہئے اور اپنی غلطی پر نادم ہو کر روئیے جب کسی غلطی کرنے والے کو دیکھیں اس پر اللہ کا شکر کریں کہ اس نے آپ کو اس سے بچا کر عافیت دی۔ اور شیطان سے بے خوف نہ رہئے اس بات سے کہ وہ آپ کو باقی زندگی میں فتنے میں نہ ڈالے۔

گناہ کے بعد تین راستے:

۶۶۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا طلحہ بن عمرو سے اس نے عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام ملکوت سموات پر اٹھائے گئے تو انہوں نے ایک آدمی کو زنا کرتے دیکھا۔ انہوں نے اس کے خلاف بددعا کی اور وہ ہلاک ہو گیا اس کے بعد پھر اور اوپر اٹھائے گئے پھر انہوں نے دوسرے آدمی کو زنا کرتے دیکھا اس پر بھی بددعا کی اور وہ ہلاک ہو گیا اس کے بعد پھر اور اوپر اٹھائے گئے پھر انہوں نے دوسرے آدمی کو زنا کرتے دیکھا اس پر بھی بددعا کی وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد وہ اوپر اٹھائے گئے پھر ایک آدمی کو زنا کرتے دیکھا پھر بددعا کی وہ بھی ہلاک ہو گیا پھر اور اوپر کو اٹھائے گئے اور انہوں پر پھر ایک آدمی کو زنا کرتے دیکھا تو اس کے لئے بددعا کی وہ بھی ہلاک ہو گیا، اس کے بعد اور اوپر اٹھائے گئے تو دیکھا کوئی اور بھی زنا کر رہا ہے انہوں نے اس کے لئے بددعا کی وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ پھر اوپر اٹھائے گئے پھر دیکھا کہ کوئی اور زنا کر رہا ہے انہوں نے اس کے لئے بددعا کی وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ لہٰذا ان کو کہا گیا کہ آپ رک جائیے (یعنی بددعا نہ دیجئے) اے ابراہیم! بے شک آپ وہ بندے ہیں جن کی دعا قبول ہوتی رہے گی۔ مگر میں اپنے بندے کے لئے تین راستے دیتا ہوں یا تو وہ توبہ کر لے لہٰذا میں اس کی توبہ قبول کر لیتا ہوں۔ یا اس کی پشت سے کوئی نیک اولاد نکلتی ہے جو میری

(۶۶۹۶)......(۱) نقص مقدار کلمة فی الأصل (۶۶۹۷)......(۱) فی ب محمود.

أخرجه الترمذی (۲۵۰۵) عن أحمد بن منیع. به

عبادت کرتی ہے۔یا وہ شخص سرکشی کرتا ہے اور اپنے فعل بد میں وہ اور بڑھ کر لمبا ہو جاتا ہے تو پھر جہنم اس کے پیچھے موجود ہے۔

یہ حدیث مرسل میں روایت ہے جیسے:

۶۷۰۰:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو عمر بن عبدالرحمن نے ان کو لیث بن ابوسلیم نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو معاذ بن جبل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے جب ملکوت السمٰوات والارض کو دیکھا (آسمان وزمین کی حکومت وبادشاہت کا نظارہ کیا) تو ایک بندے کو گناہ کی حالت پر دیکھا اور اس پر بددعا کر دی۔اس کے بعد پھر دوسرے بندے کو گناہ کرتے دیکھا اس پر بھی بددعا کر دی۔پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اے ابراہیم! آپ ایک مستجاب الدعوات بندے ہیں آپ کسی کے بارے میں بددعا نہ کریں۔پس بے شک میں۔یا۔یوں فرمایا کہ بے شک تم میرے بندے سے تین صورتیں (سن لو) یا تو میں اس کی پشت سے ایسی اولاد پیدا کروں گا جو میری عبادت کریں گے۔یا وہ بندہ آخری عمر میں توبہ کرلے گا اور میں اس کی توبہ قبول کرلوں گا۔یا وہ توبہ کرنے سے بھی پھر جائے گا تو جہنم اس کے پیچھے موجود ہے۔

۶۷۰۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالعباس احمد بن ابراہیم بن علی کندی نے ان کو محمد بن جعفر سامری نے ان کو عمر بن محمد ابوحفص نسائی نے کہا احمد بن ابوالحواری نے میں نے سنا ابوسلیمان دارانی سے وہ کہتے ہیں کہ یقینی بات ہے کہ اللہ کا غضب اہل معاصی پر، گنہگاروں پر ہوگا اس لئے کہ انہوں نے گناہ کرنے کی جرأت کی تھی جب تم آخرت کی اس سزا کو یاد کرو جس کی طرف وہ لوگ جارہے ہیں تو دلوں میں ان کے لئے شفقت داخل ہوتی ہے۔

معروف کرخی رحمہ اللہ کی نوجوانوں کے لئے دعا:

۶۷۰۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن بندار زنجانی نے بغداد میں ان کو ابوعبداللہ فضل ہاشمی نے ان کو احمد بن جعفر سامی نے ان کو ابراہیم بن اطروش نے وہ کہتے ہیں کہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ دریائے دجلہ کے کنارے پر بیٹھے تھے اور ہم لوگ بھی ان کے ساتھ تھے۔اچانک ان کے قریب کچھ نوجوان گذرے کشتی پر سوار تھے جو کہ گانا گا رہے تھے اور دف بجا رہے تھے۔ہم لوگوں نے حضرت کرخی سے کہا اے ابومحفوظ کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ یہ من چلے اس دریا میں اس حالت میں بھی اللہ کی نافرمانی کر رہے ہیں، آپ ان کے خلاف بددعا فرمائیں۔کہتا ہے کہ انہوں نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا لئے اور دعا کرنے لگے۔اے میرے معبود اور میرے سردار اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ان کو آخرت میں بھی ایسے خوش کرنا جیسے تو نے اس کو دنیا میں خوش کیا ہے۔

آداب معاشرت:

شیخ کرخی کے دوستوں اور ساتھیوں نے کہا حضرت ہم نے تو آپ سے ان کے لئے بددعا کرنے کی درخواست کی تھی ان کے حق میں اچھی دعا کی درخواست نہیں کی تھی۔شیخ نے فرمایا کہ جب اللہ ان کو آخرت میں خوش کرے گا تو دنیا میں پہلے ان کو توبہ کی توفیق بھی عطا کرے گا لہٰذا اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی باب سے ہے (یعنی لوگوں کی عزتوں کی حرمت کا لحاظ رکھنا۔) یہ آیت:

یایها الذین اٰمنوا لایسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منهم ولا نساء من نساء عسٰی ان یکن خیرا منهن ولا تلمزوا انفسکم ولاتنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک هم الظالمون

یایها الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولاتجسسوا ولایغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم

ان یأ کل لحم اخیه میتا فکر هتموه.

اے اہل ایمان کوئی لوگ کسی کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں۔اور کوئی عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور مت عیب لگاؤ اپنے آپ کو اور مت نام بگاڑو القاب کے ساتھ۔ایمان کے بعد برا نام لگانا گناہ کی بات ہے جو شخص توبہ نہ کرے ان (غلطیوں سے) وہی لوگ ظالم ہوں۔اے اہل ایمان زیادہ تر گمان کرنے سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور جاسوسی نہ کرو اور بعض تمہارا بعض کی غیبت نہ کیا کریں کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تم اس کو ناپسند کرو گے۔

آیت مذکورہ کی تشریح:

یہ آیت ان امور پر مشتمل ہے:

(۱)......استہزاء اور تمسخر کا حرام ہونا۔

(۲)......پیٹھ پیچھے عیب بیان کرنے کی حرمت۔اس سے مراد غیبت ہے۔

(۳)......فتنہ وفساد کے حرمت۔

(۱)......لا تلمزوا انفسکم.

اپنے نفسوں کی غیبت نہ کرو یعنی بعض تمہارا بعض کی غیبت نہ کرے۔

(۲)......ولا تنابزوا بالالقاب.

اور نہ عیب لگاؤ ایک دوسرے کو بقیوں کے ساتھ۔

تنابز القاب کے ساتھ ایسے ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی کو اس نام کے ساتھ پکارنا چھوڑ دے جو نام اس کے باپ نے رکھا تھا بلکہ اس کے لئے کوئی دوسرا لقب از خود وضع کر لے جس سے اس کا منشا یہ ہو کہ وہ اس لقب کے ساتھ اس کو عیب لگائے یا اس کو ذلیل کرے لہٰذا وہ اس کو ایسے لقب سے پکارتا ہے۔

(۳)......بئس الاسم الفسوق بعد الایمان.

ایمان کے بعد برا نام رکھنا گناہ ہے۔

اس جملے میں یہ واضح فرمایا کہ ایمان کے بعد ان محضورات وممنوعات کا ارتکاب کرنا گناہ ہے۔ایمان مواصلة اقدار کا تقاضا کرتا ہے اور ان اقدار سے اجتناب کرنے کا تقاضا کرتا ہے جو اس کے شایان شان نہیں۔

(۴)......ومن لم یتب، فاولئک هم الظالمون.

اور جو شخص ان امور سے توبہ نہ کرے وہی لوگ ظالم ہیں۔

یعنی وہی لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں ان کو آگ کی طرف اور عذاب الیم کی طرف لے جا کر۔

(۵)......یاایها الذین آمنوا اجتنبوا کثیرًا من الظن ان بعض الظن اثم.

اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمان کے ساتھ برا گمان کرنا جیسے سامنے طعنہ دینا پیٹھ پیچھے عیب نکالنا، تمسخر کرنا، مذاق کرنا۔

(جس سے عزت شان کم ہوتی ہو جو عزت کے منافی ہو۔) یہ سب ممنوع ہیں۔آیت کے اندر بھی یہ خبر دی ہے کہ یہ گناہ ہے اور ممنوع ہے۔ اس سے منع کیا ہے اور تجسس سے منع کیا ہے۔وہ ہے مسلمان کے اموال کہ اس کی غیر موجودگی میں ڈھونڈ ھو بھال کرنا اور انکوائری کرنا اور اس کے

گھریلو اور اندرونی معاملات کو معلوم کرنا اور ان کے جاننے کی کوشش کرنا ایسی باتیں جو اگر اس کے علم میں آئیں تو اس کو بری لگیں اور اس پر مشکل گذریں ان کے درپے ہونا ایذا اور تکلیف کے ان اقسام میں سے ہے جن کا نہ کوئی مقتضی ہے نہ اس کی رخصت ہے۔ شیخ نے اس میں تفصیلی کلام کیا ہے۔ فرماتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے غیبت سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہوا۔

(۲) ولا یغتب بعضکم بعضاً

کہ بعض تمہارا بعض کی غیبت نہ کرے۔

یعنی کسی مسلمان کو اس کی غیر موجودگی میں اس طرح یاد نہ کرے کہ اگر وہ حاضر ہو اور سنے تو اس پر مشکل گذرے اور شاق گذرے۔ اور غیبت کرنے کو میت کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے اس لئے کہ میت نہیں جانتا کہ اس کا گوشت کھا رہا ہے جیسے غائب نہیں جانتا کہ اس کی عزت سلب ہو رہی ہے۔ اور کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ مصاحب ہو مسلمان کے لئے اور یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ اس کے ساتھ سخت کلامی کرے اور نہ یہ کہ اس کی برائی کے درپے ہو اور نہ یہ کہ اس کو پریشان کرے۔ اور بہت سی احادیث اس بارے میں انشاء اللہ ہم ان کو درج کریں گے اور کچھ مناسب اضافہ بھی اللہ کی توفیق کے ساتھ۔

۶۷۰۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے دونوں کو ابوالحسن بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد اور محمد عبدالسلام نے دونوں کو کہا یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالک کے سامنے اس نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچو تم گمان کرنے سے بے شک گمان سب سے زیادہ جھوٹی بات ہوتی ہے اور کسی کی جاسوسی نہ کرو اور کسی کی عیب جوئی نہ کرو ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کے ساتھ بغض نہ کرو ایک دوسرے کو پیٹھ دے کر چھوڑ نہ جاؤ۔ اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے دونوں نے مالک سے۔

۶۷۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو حلوانی نے ان کو احمد بن یحییٰ نے اور ان کو خبر دی ہیثم بن شعرانی نے اور اسفاطی نے وہ سب کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو اعمش نے ان کو سعید بن عبداللہ بن جریج نے ان کو ابوبرزہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے لوگو! کون ہے جو محض اپنی زبان کے ساتھ ایمان لے آیا ہے اور ایمان اس کے دل میں داخل نہیں ہوا مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی کمزوریوں کو اور عیبوں کے پیچھے نہ پڑو۔ بے شک جو آدمی مسلمانوں کے عیوب تلاش کرنے کے لئے ان کے پیچھے پڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کا پیچھا کرے گا اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب تلاش کرے وہ اس کو اس کے گھر میں بیٹھے بیٹھے رسوا کر دے گا۔ یہ حلوانی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

مسلمان کی عزت و حرمت اللہ تعالیٰ کے ہاں:

۶۷۰۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو شاذان نے ان کو اسرائیل نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو۔ اور ہدیہ واپس رد

(۶۷۰۸)...... (۱) فی ب للبراۃ

نہ کیا کرو اور مسلمانوں کو پیٹیا نہ کرو۔

۶۷۰۶:......ہمیں خبر دی ابوحازم نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم بن حیوۃ نے ان کو وراق نے ان کو جعفر بن احمد بن نصر نے ان کو حسین بن منصور نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید مؤذن نے ان کو زنجویہ بن محمد سے ان کو ابوزکریا نے ان کو یحییٰ بن مثنی نیساپوری نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی حفص بن عبدالرحمٰن نے شبل سے اس نے ابونجیح سے اس نے مجاہد سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کی طرف دیکھا تو فرمایا ما اعظم حرمتک. تیری کتنی بڑی عزت ہے اے کعبے۔ اور ابوحازم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کعبے کی طرف دیکھا تو فرمایا:

مرحبا بک من بیت ماعظمک واعظم حرمتک وللمؤمن اعظم حرمة عنداللّٰہ منک

ان اللّٰہ حرم منک واحدۃ وحرم من المؤمن ثلاثاً دمه وماله وان یظن به ظن السوء.

مبارک ہے تجھ کو اے گھر (بیت اللہ) تو کتنا عظیم ہے اور تیری عزت و حرمت کتنی عظیم مگر مؤمن کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری عزت وحرمت سے بہت بڑی ہے۔ بیشک اللہ نے تجھ کو ایک حرمت عطا کی ہے اور مؤمن کو تین حرمتیں عطا کی ہیں۔

اس کا خون محترم ہے اس کا مال محترم ہے اور اس سے محترم ہے کہ اس کے ساتھ برا گمان کیا جائے۔

تہمت، چغلخوری وزنا:

۶۷۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابو النضر نے ان کو سہیل نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسروق ہمیشہ اس کی تہمت میں رہتا ہے جو بری ہے یہاں تک کہ وہ سارق سے جرم میں بڑا ہو جائے۔

ہم نے روایت کی ہے ابن مسعود سے ان کا قول غیر مرفوع طریقے سے۔

۶۷۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بغدادی نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن لہیعہ نے۔ ان کو ابن عجلان نے یہ کہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوالحسین نے ان کو خبر دی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو ان کو دیکھنے سے اللہ کی یاد آجائے۔ اور تم میں سے بدترین لوگ وہ ہیں جو دوستوں کے درمیان چغل خوری کرتے پھرتے ہیں اور وہ عورتوں کے ساتھ زیادتی کرنے والے ہیں یعنی زنا کرتے ہیں۔

مسلمان کی عزت پر دست درازی کرنا:

۶۷۰۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ قہستانی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوالولید نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حارثہ بن مضرب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سلمان سے وہ کہتے ہیں میں گمان کے خوف سے اپنے خادم کو خاندانی شریف شمار کرتا ہوں یا ایسی ہی بات کی تھی۔

۶۷۱۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالحسین نے ان کو نوفل بن مساحق نے ان کو سعید بن زید نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

انہوں نے فرمایا۔ سب سے بڑا رباسب سے بڑا اسود مسلمان کی عزت میں ناحق تصرف کرنا اور دست درازی کرنا ہے اور یہ رحم اور رشتہ داری رحمن کی طرف سے انگور کے گوشے کی طرح ہے (یا شاخ در شاخ ٹہنی ہے) جو شخص اس کو کاٹے گا اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔

۶۷۱۱:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید بن فرضخ نے ان کو مومن بن حسن نے ان کو سعید بن محمد جرمی نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو یحییٰ بن واضح نے ان کو عمار بن انس نے ان کو عبداللہ بن عبید اللہ بن ابوملیکہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے کہا مجھے تم خبر دو کہ سب سے بڑا ربا اور سود کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا اسود مسلمان کی عزت کو پامال کرنا ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔

والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنت بغیر مااکتسبوا فقد احتملوا بهتانا و اثما مبینا۔

جو لوگ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو بغیر ان کے جرم کے تکلیف اور ایذا دیتے ہیں انہوں نے بہتان کھلا گناہ کمایا ہے۔

امام احمد نے فرمایا: میں نے عمار بن انس کی کتاب میں پایا ہے کہ سوائے اس کے نہیں کہ وہ عمران بن انس ابوانس ہی ہے اس کو بخاری نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے ابوسلام سے اس نے یحییٰ بن واضح سے اس نے سنا عمران سے بخاری نے کہا ہے اس کا متابع بیان نہیں کیا گیا۔ اور اس کو روایت کیا ہے عبدالعزیز بن رفیع نے ابن ابوملیکہ سے اس نے عبداللہ بن راہب سے اس نے کعب سے اس کے قول سے۔ اور وہی زیادہ صحیح ہے۔

۶۷۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان برلسی نے ان کو ابن ابی سری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو ابن صامت نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس نے زانی کا قصہ جس کو اس نے رجم کیا تھا۔ ذکر کیا وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے دو آدمیوں کی بات سنی کہ ایک دوسرے کو کہہ رہا تھا۔ اس شخص کو دیکھو جس پر اللہ نے پردہ ڈالا مگر اس نے نہیں چھوڑا اپنے نفس کو یہاں تک کہ اس کو پتھر مارے گئے جیسے کتے کو مارے جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی بات سن کر خاموش ہو گئے۔

یہاں تک کہ آپ ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے گذرے جس کا ایک پیر اٹھا ہوا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے کہا تم دونوں اترو اور اس کو کھالو۔ دونوں نے کہا اللہ آپ کو بخشے یا رسول اللہ کون اس میں سے کھا سکتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم جو کچھ تم نے اپنے بھائی سے پایا ہے (یعنی غیبت کر کے اس کی جو عزت گھٹائی ہے) وہ زیادہ سخت ہے تمہارے اس کو کھانے سے بے شک وہ البتہ غوطے مار رہا ہے جنت کی نہروں میں۔ اور کہا گیا ہے البتہ غوطے مارتا ہے۔

عبدالرزاق کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن صامت یا عبداللہ اور حماد بن سلمہ کہتے ہیں مروی ہے ابوالزبیر سے اس نے عبدالرحمن بن نہاس سے۔

۶۷۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو ابراہیم بن جعفر نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو ہمام بن علی نیساپوری نے ان کو مسلم بن مسلم نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو خالد ربعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنی ایک مجلس میں تھا انہوں نے ایک آدمی کا ذکر کیا اور انہوں نے اس کی غیبت کی (یا اس کی عزت گھٹائی) میں نے ان کو منع کیا تو وہ رک گئے کہتا ہے کہ پھر دوبارہ انہوں نے اس کا تذکرہ کیا تو گویا میں نے بھی ان کی موافقت کر لی یعنی برائی کرنے میں شریک ہو گیا۔ کہتا ہے کہ پھر ہم لوگ اس محفل سے اٹھ گئے۔ اور میں جا کر سو گیا۔ (میں نے خواب میں دیکھا) کہ وہ میرے پاس آیا سیاہ کالا رنگ ہے موٹا جسم ہے، اس کی ہتھیلی پر ایک تھال رکھا ہوا ہے جس میں کالی کیچڑ ہے اس میں سبز رنگ کے سور کے گوشت کا ٹکڑا پڑا ہوا ہے وہ اگر مجھے کہتا ہے کہ کھایئے میں نے اس سے انکار کیا پھر اس نے کہا کہ کھایئے پھر

(۶۸۱۲)......(۱) غیر واضح فی (أ)

میں نے انکار کیا میرا خیال ہے کہ اس نے مجھے ڈانٹا ہے اور مجبور کیا ہے اسی کے کھانے کے لئے کہتا ہے کہ پھر میں نے اس کو کھانا اور چبانا شروع کیا حالانکہ میں جان رہا ہوں کہ وہ سور کا گوشت ہے اسی حالت میں میں بیدار ہو گیا۔ اس واقع کو دو ماہ گذر گئے ہیں مگر اب تک اس کی بدبو میرے منہ سے نہیں جاتی میں محسوس کر رہا ہوں۔

۶۷۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس محمد بن یعقوب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عباس بن محمد دوری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبید طنافسی سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سفیان ثوری کے پاس تھے ان کے پاس ایک آدمی آیا اور بولا اے ابوعبداللہ کیا آپ اس حدیث کو جانتے ہیں جو آئی ہے کہ اللہ اس گھرانے والوں کو پسند نہیں کرتا جو لحمی ہوں یعنی کثرت کے ساتھ گوشت خوری کرتے ہوں۔ سفیان نے کہا نہیں وہ لوگ کثرت کے ساتھ لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں۔

خبیث ترین سود:

۶۷۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن نافع نے ان کو ابراہیم بن عمر ابواسحٰق صنعانی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا طاؤس سے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ بے شک سود کے ستر سے کچھ اوپر دروازے ہیں سود کا ہلکا ترین اور آسان ترین باب اس آدمی کے گناہ کے برابر ہے جو اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرے اسلام میں آنے کے بعد۔ اور سود کا درہم اور خبیث ترین سود مسلمان کی عزت وحرمت کی ہتک کرنا اور اس کو پامال کرنا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شب معراج غیبت کرنے والوں پر گزر:

۶۷۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن مصفیٰ نے ان کو بقیہ نے ان کو ابوالمغیرہ نے دونوں کو صفوان نے ان کو راشد بن سعد نے اور عبدالرحمٰن بن جبیر نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھے (شب معراج) اوپر لے جایا گیا تو میں ایک قوم کے پاس سے گذرا جن کے تانبے کے ناخن تھے جن کے ساتھ وہ اپنے چہروں کو نوچ رہے تھے اور سینوں کو زخمی کر رہے تھے میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کی عزتوں پر پڑتے ہیں۔

ابوداؤد نے کہا کہ ہمیں یہی حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن عثمان نے ان کو بقیہ نے جن میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نہیں ہیں۔ اور ہمیں حدیث بیان کی ہے عیسیٰ بن ابوعیسیٰ سے سلیحینی نے ان کو مغیرہ نے جیسے ابن مصفیٰ نے کہا۔

قیامت کے دن شہرت وریاکاری کرنے والوں پر عذاب:

۶۷۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن مصفیٰ نے ان کو بقیہ بن ثوبان نے ان کو ان کے والد نے ان کو مکحول نے ان کو وقاص بن ربیعہ نے ان کو مستورد نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کسی مسلمان آدمی کے ساتھ مقابلہ میں ایک لقمہ کھائے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کا لقمہ کھلائے گا۔ اس کی مثل جو شخص کسی مسلمان کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے کوئی کپڑا پہنے گا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے پہنائے گا اور جو شخص کسی آدمی کا مقابلہ اس کے مرتبے اور مقام میں کرے گا اور اس کی شہرت میں یا بطور ریاکاری کے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن مقام شہرت وریاکاری پر کھڑا کرے گا۔

(۶۷۱۶)......(۱) فی أ أبو الدرداء

اوراس کوروایت کیا ہے ابوداؤد نے سنن میں حیوۃ بن شریح سے اس نے بقیہ سے۔

۶۷۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عبدالحمید نے ان کو روح نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلیمان بن وقاص بن ربیعہ نے اس نے اسی حدیث کے مثل ذکر کیا ہے۔ سوااس کے کہ اس نے کہا ہے کہ جو شخص کپڑا پہنے۔ اور کہا کہ جو شخص کھڑا ہو کسی مسلمان کے مقام شہرت وعزت پر۔ مگر ریاء اور دکھاوے کالفظ کہا۔ اس کا مطلب اللہ بہتر جانے جس میں کہا ابوعبید ہروی نے کہ مراد یہ ہے کہ ایک آدمی کسی سے بھائی چارہ رکھتا ہے اس کے بعد وہ اس کے دشمن سے مل جاتا ہے اور اس کے بارے غیر اچھی غیر اخلاقی بات کرتا ہے تا کہ وہ اس کو اس کے راز کے بارے بتادے پس اس کے لئے اس میں برکت نہیں دی جاتی۔ اور کلہ کا معنی لقمہ ہے۔ اور اکلۃ مرۃ مع الاستیفاء ہے۔

دوسرے کی غیبت کرنا:

۶۷۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو قتیبہ نے ''ح'' وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابواحمد دارمی نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو علی بن حجر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ تیرا اپنے بھائی کو ایسے الفاظ میں یاد کرنا جس کو وہ ناپسند کرے۔ کہا گیا کہ یہ بتائیے کہ اگر میرے بھائی میں وہ بات موجود ہو جو میں کہوں؟ فرمایا کہ اگر اس میں وہ بات ہو جو تم کہو تو تم نے اس کی غیبت کی ہے اور وہ اس میں نہ ہو جو تم نے کہی ہے تو تم نے اس پر بہتان باندھا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اور علی بن حجر سے۔

۶۷۲۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مصر نے ان کو ابوبکر بن احمد بن محمد بن منصور حاسب نے ان کو علی بن جعد نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو علی بن اقمر نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہتی ہیں کہ میں نے کسی انسان کی حکایت بیان کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ پسند نہیں کرتا کہ مجھے کسی انسان کی حکایت سنائی جائے میرے لئے باقاعدہ وحی کے ذریعے خبریں آتی ہیں۔

۶۷۲۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو عبدالرحمٰن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو علی بن اقمر نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک آدمی کی حکایت بیان کی تو آپ نے فرمایا مجھے خوشی نہیں ہوتی کہ مجھے کسی آدمی کی حکایت بیان کی جائے کیونکہ میرے اوپر باقاعدہ وحی کے ذریعہ اطلاعات آتی ہیں۔ میں نے کہا کہ بے شک صفیہ عورت ہے اور آپ نے انگلی کے پورے کے ساتھ اشارہ کیا یعنی چھوٹی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے ایسے کلمہ کے ساتھ مزاح کیا کہ اگر اس کے ساتھ دریا ملایا جائے تو مل جائے۔

۶۷۲۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ربیع نے ان کو یزید نے ان کو انس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا ایک دن کہ روزہ رکھیں اور جب تک میں اجازت نہ دوں روزہ افطار نہ کریں۔ لوگوں نے روزہ رکھا جب شام ہوگئی تو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا شروع ہو گئے کہ میں نے آج پورا دن روزہ رکھا ہے آپ مجھے افطار

(۶۷۱۹)......(۱) فی ب حفص وھو خطأ

کرنے کی اجازت دیں۔ اس کو اجازت مل گئی حتیٰ کہ ایک اور آدمی آیا اور بولا یا رسول اللہ! دولڑکیاں آپ کے خاندان میں سے ہیں آج وہ روزہ رکھے ہوئے تھیں ان کو اجازت دیجئے کہ وہ افطار کرلیں۔ آپ نے اس بندے سے منہ پھیر لیا اس نے دوبارہ کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں انہوں نے روزہ نہیں رکھا۔ اور کیسے روزہ رکھتا ہے وہ جو لوگوں کا گوشت کھاتا رہے جاؤ ان دونوں سے جا کر کہو کہ اگر وہ روزہ دار تھیں تو وہ قے کریں انہوں نے ایسے ہی کیا تو ان کے پیٹ میں سے ہر ایک نے خون بستہ خون بستہ کی قے کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کو اس نے خبر دی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ مر جاتیں اور یہ ان کے اندر باقی رہتے تو ان دونوں کو آگ کھا جاتی۔

۶۷۲۳:...... ہمیں خبر دی حمزہ بن عبدالعزیز بن محمد صیدلانی نے ان کو عبداللہ بن محمد صیدلانی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن منازل نے ان کو جعفر بن نصر نے ان کو علی بن حجر نے ان کو شریک نے ان کو عاصم بن ابوالنجود نے ان کو ابوصالح نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ تم میں سے کوئی آدمی کلمہ خبیثہ کے بعد وضو نہیں کرتا جس کو کسی اپنے مسلمان بھائی کے لئے کہتا ہے۔ اور حلال طعام کے بعد وضو کرتا ہے۔ (اس لئے کہ مسلمانوں میں یہ مسئلہ مشہور تھا کہ آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہے۔)

۶۷۲۴:...... ہمیں خبر دی حمزہ بن عبدالعزیز نے۔ ان کو عبداللہ نے ان کو جعفر بن احمد بن نصر نے ان کو زیاد بن ایوب نے ان کو قاسم بن مالک نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے دونوں نے فرمایا کہ بے وضو ہونا دو طرح ہے ایک بے وضو ہونا ہے تیرے منہ سے اور ایک ہے تیری نیند سے۔ اور منہ سے بے وضو ہونا زیادہ سخت ہے وہ ہے جھوٹ بولنا اور غیبت کرنا۔

غیبت کے ذریعہ ایذاء مسلم:

۶۷۲۵:...... ہمیں خبر دی حمزہ نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو علی بن حجر نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو ایوب بن سیرین نے کہ ایک شیخ انصار میں سے ان لوگوں کی مجلس کی پاس سے گذرتا تھا وہ کہتا کہ تم لوگ وضو کا اعادہ کرو یقینی دوبارہ وضو کرو اس لئے کہ جو کچھ تم کہتے ہو اس کا بعض حصہ بدتر ہے بے وضو ہونے سے۔

۶۷۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ عبیدہ سے کہا کس چیز سے وضو دہرایا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے وضو ہونے سے اور مسلمان کو ایذا پہنچانے سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شیخ تھے جو ان کی مجلس کے ساتھ گذرتے تھے وہ کہتے کہ وضو کرلو بے شک بعض باتیں جو تم کہتے ہو بدتر ہیں بے وضو ہونے سے۔

۶۷۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کا ابوالعباس نے ان کو ابو اسحٰق ابراہیم بن مرزوق بصری نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ربیع بن صبیح نے یہ کہ دو آدمی بیٹھے ہوئے مسجد الحرام کے دروازے پر ان دونوں کے پاس سے ایک آدمی کا گذر ہوا جو کہ ہیجڑا تھا وہ وہاں بیٹھ گیا ان دونوں آدمیوں نے (آپس میں کہا اس کے بارے میں) کہ تحقیق باقی رہ گئی ہے اس ہیجڑے میں اس چیز میں سے کوئی شئی۔ (بطور مذاق کے کہا) ربیع کہتے ہیں کہ نماز کی اقامت کہی جا چکی تھی وہ دونوں اندر داخل ہوئے اور نماز پڑھ لی مگر ان کے دل میں وہ مذاق گردش کرتا رہا جو کچھ انہوں نے کہا تھا۔ لہٰذا انہوں نے نماز کے بعد حضرت عطاء سے یہ بات بتا کر مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ وضو کا اعادہ کرو اور نماز کا اعادہ کرو اور وہ دونوں اس وقت روزے سے بھی تھے انہوں نے ان کو حکم دیا کہ وہ لوگ اس دن کے روزے کو بھی قضا کریں۔

(۶۷۲۲) (۱) فی ب لأمكنهما

أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۱۰۷) وأخرجه ابن أبي الدنيا في الغيبة (۳۱) من طريق الربيع به.

(۶۷۲۷)...... (۱) في ب فحاك.

۶۷۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے۔ ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے انہوں نے فرمایا: وضو لازم ہوتا ہے بے وضو ہو جانے اور مسلمان کو ایذا دینے سے۔

۶۷۲۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقریٔ نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو مثنی بن بکر نے ان کو عباد بن منصور نے ان کو عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ دو آدمیوں نے نماز ظہر یا نماز عصر پڑھی۔ اور وہ روزہ دار تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پوری کر چکے تو آپ نے فرمایا: تم دونوں اپنے وضو کا اعادہ کرو اور اپنی نماز دوبارہ پڑھو اور روزہ جاری رکھو بعد میں اس کی دونوں قضا کر لینا۔ ان دونوں نے پوچھا یارسول اللہ! کیا ہوا ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم نے فلاں کی غیبت کی ہے۔

۶۷۳۰:......ہمیں خبر دی ابوقتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو حسان بن مخارق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ ایک چھوٹے قد کی عورت آئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے فرماتی ہیں میں نے ازراہ خوش طبعی اپنے انگوٹھے سے اشارہ کیا کہ چھوٹی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کی غیبت کی ہے۔

یہ روایت مرسل ہے حسان اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے مابین اور یہ ماقبل کی حدیث کے لئے شاہد ہے۔

۶۷۳۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابوحفص عمر بن حفص سمرقندی نے سنہ دوسو سڑسٹھ (۲۶۷ھ) میں ان کو ابوحذیفہ نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو طرق بن قاسم بن عبدالرحمٰن نے میمونہ مولات رسول سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے میمونہ! تم اللہ سے پناہ مانگو عذاب قبر سے۔

میں نے پوچھا یارسول اللہ! کیا وہ حق ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اے میمونہ بے شک سخت ترین عذاب قبر اے میمونہ غیبت سے اور پیشاب میں بے احتیاطی سے ہوتا ہے۔

۶۷۳۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو اسحاق بن منصور نے ان کو اسرائیل نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں بدبودار تیز ہوا چل گئی آپ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ یا کیوں ہے۔

لوگوں نے کہا کہ نہیں جانتے آپ نے فرمایا کہ منافقین میں سے کچھ لوگوں نے اہل ایمان میں سے کچھ لوگوں کی غیبت کی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ ایک امر ہے آپ کے حکم میں سے اعادہ وضو اور اعادۂ نماز کے بارے میں غیبت کرنے پر یا مسلمانوں کو ایذا پہنچانے پر یقینی بات ہے کہ یہ بسبب تکفیر کے ہے اس گناہ کی وجہ سے جو ہو چکا ہے۔

۶۷۳۳:......ہمیں خبر دی سید ابوالحسن بن حسین علوی نے ان کو حسن بن حسن بن منصور سمسار نے ان کو حامد بن محمود مقری نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے ان کو محمد بن ابوحمید انصاری نے ان کو موسیٰ بن وردان نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اٹھ کر چلا گیا تو بعض لوگوں نے کہا فلاں آدمی کتنا عاجز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ تم لوگوں نے اس آدمی کو کھایا ہے جب تم نے اس کی غیبت کی ہے۔

۶۷۳۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے اس نے کہا کہ یحییٰ بن جعفر پر پڑھا گیا اس نے کہا کہ ہمیں

خبر دی علی بن عاصم نے ان کو مثنیٰ بن صباح نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا۔لوگوں نے کہا کہ وہ کتنا عاجز ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں نے اس آدمی کی غیبت کی ہے۔لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے تو وہ بات کی ہے جو اس میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم وہ بات کہتے جو اس میں نہ ہوتی تو تم نے اس پر تہمت لگائی ہوتی۔

۶۷۳۵:......ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسن قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو عمارہ بن عزیہ نے ان کو یحییٰ بن راشد دمشقی نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی شفاعت اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے آگے حائل ہو جائے (اور وہ حد اپنے نفاذ سے رہ جائے) اللہ تعالیٰ اس کے بارے جھگڑے گا (یعنی اس کا حساب لے گا) اور جو شخص مر جائے اور اس پر فرض ہو۔وہ دینار اور درہم کے ساتھ ادا نہیں کیا جائے گا بلکہ نیکیوں کے ساتھ ادائیگی ہوگی اور جو شخص کسی جھوٹ اور باطل میں جھگڑا کرے اور وہ جانتا ہو ہمیشہ اللہ کی ناراضگی میں رہے گا حتیٰ کہ چھوڑ دے اور جو شخص کسی مؤمن کے بارے میں وہ بات کرے جو اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو ٹھہرائے گا جہنم کی کیچڑ میں یہاں تک کہ نکل جائے اس میں سے جو اس نے کہا ہے۔

تہمت کا وبال:

۶۷۳۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوحامد محمد بن ہارون حضرمی نے ان کو عمرو بن علی ابوجعفر باہلی نے ان کو عیسیٰ بن شعیب نے ان کو روح بن قاسم نے ان کو مطر وراق نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرو بے شک بندہ جب یہ کہتا ہے۔سبحان اللہ وبحمدہ۔اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اس جملے کے بدلے میں۔اور جو شخص دس مرتبہ کہتا ہے اس کے لئے سو نیکیاں لکھتا ہے۔اور اسی حساب سے لکھتا ہے اس کے لئے جو سو بار کہے اور جو ہزار بار کہے اور جو شخص زیادہ ذکر کرے اللہ اس کو اور زیادہ دے گا اور جو شخص استغفار کرے یعنی اللہ سے بخشش مانگے اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔

اور جس شخص کی شفاعت (سفارش) اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے نفاذ کی راہ میں حائل ہو جائے یعنی رکاوٹ بن جائے اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم میں جنگ اور مخالفت کی۔اور جو شخص بغیر جانے (بغیر سمجھے بوجھے معاملے کو) کس مقدمے میں اعانت کرے۔تحقیق اس نے اللہ کی ناراضگی کے ساتھ رجوع کر لیا اور جس نے کسی ایمان والے مرد یا ایمان والی عورت کو جھوٹی تہمت لگائی اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی پیپ اور کیچڑ میں بند کر دے گا حتیٰ کہ خود نکلنے کا راستہ پیدا کرے (جو کہ کر نہیں سکے گا لہٰذا وہیں رہے گا) اور جو شخص مر گیا اور اس پر قرض تھا بدلہ پورا کیا جائے گا اس کی نیکیوں میں سے نہ وہاں دینار ہوگا اور نہ درہم۔

۶۷۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن مؤمل نے ان کو عمر بن یونس یمامی نے ان کو عاصم بن محمد بن زید نے ان کو مثنیٰ بن زید نے ان کو مطر وراق نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی آدمی کسی آدمی کو کسی کلمے کے ساتھ تہمت لگائے اس کو گالی دے کر تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی کیچڑ میں بند کر دے گا قیامت کے دن یہاں تک کہ اس سے کوئی نکلنے کا راستہ لے آئے (جو کہ نہیں لا سکے گا۔)

۶۷۳۸:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر عمر بن محمد صاحب کتانی نے ان کو ابوعثمان کرخی نے ان کو عبدالرحمٰن

(۱)......هكذا بالمخطوطة والصواب حتى يرجع

بن عمر رستہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ کہتے ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں لوگوں کو اللہ کی نافرمانی کرنے پر مجبور کروں گا تو میں یہ تمنا کرتا کہ اس شہر میں کوئی آدمی باقی نہ رہے ہر شخص میری غیبت کرے (تاکہ بغیر محنت کے مجھے ان کی نیکیاں مل جائیں) اس لئے کہ اس نیکی سے زیادہ آسانی حاصل ہونے والی اور کیا نیکی ہوگی جس کو کوئی انسان قیامت کے دن اپنے اعمال نامے میں پالے جب کہ نہ اس کا عمل کیا ہو اور نہ اس کو جانتا ہو۔

۶۷۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے میرے والد نے انہوں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے تھے مجھے خبر پہنچی ہے کہ قیامت کے دن بندے سے کہا جائے گا۔ کھڑا ہو جا فلاں فلاں سے اپنا حق وصول کر لے وہ کہے گا میرا تو اس کی طرف کوئی حق نہیں ہے پس کہا جائے گا کہ ہاں ہے، اس نے فلاں فلاں دن تیرے بارے میں ایسے ایسے کہا تھا

غیبت کرنا زنا سے زیادہ سخت گناہ ہے

۶۷۴۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص تاجر نے ان کو جعفر بن صائغ نے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک غیبت زنا سے زیادہ سخت اور شراب نوشی سے زیادہ سخت گناہ ہے۔ اس لئے کہ زنا کرنا اور شراب پینا ایسا گناہ ہے جو تیرے درمیان اور اللہ کے درمیان ہے جب تو اس سے توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیری توبہ قبول کر لے گا۔ اور غیبت تیرے لئے معاف نہیں ہوگی حتیٰ کہ وہ تجھے معاف کرے، جس کی غیبت کی ہے۔ یہی ہے۔ جس کو کہا ہے سفیان بن عیینہ نے اور یہ ایک ضعیف اسناد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے۔ اور ایک دوسری مرسل اسناد کے ساتھ۔

۶۷۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن اسحاق بن ابراہیم صیدلانی نے ان کو ابویعقوب اسماعیل بن عبداللہ صنابحی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابراہیم بن اسحاق انصاری غسیل بغدادی نے ان کو حسن بن قزعہ باھلی نے ان کو اسباط بن محمد نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابورجاء خراسانی نے عباد بن کثیر سے اس نے سعید سے اس نے جریری سے "ح"۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن قاسم بن ابوحیہ بطائی نے ان کو احمد بن عمرو بن معقل نے ان کو محمد بن خداش نے ان کو اسباط بن محمد نے ابورجا خراسانی سے ان کو عباد بن کثیر نے انکو جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعد نے اور جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **الغیبة اشد من الزنا**۔ کہ غیبت کرنا زنا کرنے سے زیادہ سخت گناہ ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! غیبت کیسے زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے؟ فرمایا کہ ایک آدمی زنا کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور حمزہ کی ایک روایت میں ہے کہ وہ توبہ کرتا ہے اور اس کو بخش دیا جاتا ہے اور غیبت کرنے والے کو معاف نہیں کیا جاتا اس وقت تک کہ وہ انسان اس کو معاف کرے۔ اسحاق کی روایت میں جابر بن عبداللہ کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ اس کو صرف اکیلے ابوسعید نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۴۲:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعطائی نیشاپوری نے ان کو عیسیٰ بن محمد نے ان کو عباس بن مصعب نے ان کو احمد بن محمد بن جمیل نے ان کو ابوحاتم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ۔

الغیبة اشد من الزنا فان صاحب الزنا یتوب و صاحب الغیبة لس له توبة.

غیبت کرنا زنا کرنے سے زیادہ سخت گناہ ہے بے شک زنا کرنے والا توبہ کر لیتا ہے اور غیبت کرنے والے کی کوئی توبہ نہیں ہے۔

۶۷۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن فضل بن سمع نے ان کو غیاث بن کلوب کوفی نے ان کو

(۶۷۳۸)......(۱) فی أیعلمها (۶۷۴۱)......(۱) فی ب العطائنی (۶۷۴۲)......(۱) بیاض بالمخطوط

مطرف بن سمرہ بن جندب نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ یبغض البیت اللحم. اللہ تعالیٰ بغض اور دشمنی رکھتا ہے گوشت خوروں کے گھر سے (یا نفرت کرتا ہے)۔

میں نے حضرت مطرف سے پوچھا کہ بیت اللحم سے گوشت والے گھر سے کیا مراد لی ہے۔ انہوں نے جواب دیا الذی یغتاب فیه الناس. وہ گھر مراد ہے جس میں لوگوں کی غیبت کی جاتی ہے۔

۶۷۴۳:......(مکرر ہے) اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے روایت کی اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک آدمی پر گذر ہوا جو کہ پچھنے لگانے والے کے پاس بیٹھا ہوا تھا یہ رمضان کا مہینہ تھا اور وہ دونوں کسی آدمی کی غیبت کر رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے والے نے اور لگوانے والے نے روزہ افطار کر دیا ہے یعنی ضائع کر دیا ہے۔ غیاث راوی مجہول ہے۔

۶۷۴۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو صالح نے ان کو لیث نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے ان کو عبدالملک بن عبداللہ نے ان کو عیسیٰ بن ہلال صدفی نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا: بے شک ایک بندہ سالہا سال تک مؤمن رہتا ہے اس کے بعد پھر کئی سال اس کے بعد وہ مرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ سے ناراض ہوتا ہے اور بعض بندہ سالہا سال ٹھہرا رہتا ہے پھر ٹھہرا رہتا ہے حالانکہ اللہ سے راضی ہوتا ہے اور جو اس حال میں مر گیا کہ وہ منہ در منہ لوگوں کو طعنے دیتا اور پیٹھ پیچھے برائیاں کرتا تھا قیامت کے دن اس کی علامت اور نشانی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس کی ناک پر نشان لگا دے گا ہونٹوں تک (سونڈ سے ہونٹوں تک۔)

برے لقب سے پکارنا:

۶۷۴۵:......ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر نے بغداد میں ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو حسین بن محمد بن صباح نے ان کو ربعی بن علیہ نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو عامر بن ابو جبیرہ بن ضحاک نے وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت بنو سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

و لاتنابزوا بالالقاب. ایک دوسرے کو برے لقبوں کے ساتھ یاد نہ کرو۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم لوگوں میں ہر ہر بندے کے دو دو نام رکھے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بندے کو اس کے نام کے ساتھ پکارتے تھے۔ پس حضور سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ یہ اس نام کے ساتھ پکارنے سے ناراض ہوتا ہے لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔

۶۷۴۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو داؤد بن ابو ھند نے شعبی سے اس نے ابو جبیرہ بن ضحاک سے اس آیت و لاتنابزوا بالالقاب کے بارے میں فرمایا کہ جاہلیت میں القاب تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی کو اس کے لقب کے ساتھ بلایا تو کہا گیا کہ یا رسول اللہ! یہ اس کو ناپسند کرتا ہے لہٰذا اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

۶۷۴۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو دقیقی محمد بن عبدالملک نے ان کو سعید بن ربیع نے ان کو شعبہ نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے انہوں نے سنا شعبی سے اس نے ابو جبیرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر آدمی کے دو تین نام ہوتے تھے کسی ایک کے ساتھ پکارا جاتا تھا اور ممکن ہوتا کہ وہ کسی نام کو ناپسند بھی کرتا ہو تو یہ آیت نازل ہوئی و لاتنابزوا بالالقاب.

(۶۷۴۴)......(۱) فی ب کلی

۶۷۴۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو حصین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عکرمہ سے پوچھا اس قول باری تعالیٰ کے بارے میں و لا تنابزوا بالالقاب کہ ایک دوسرے کو برے لقبوں سے یاد نہ کرو اس سے مراد ہے جیسے کوئی آدمی کسی سے کہتا ہے اے منافق اے کافر۔

۶۷۴۹:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو اسحاق بن یوسف نے ان کو عوف نے ان کو ابوالعالیہ نے اس قول باری تعالیٰ کے بارے میں و لا تنابزوا بالالقاب. انہوں نے کہا کہ تم کسی مسلمان کو یہ مت کہو اے فاسق اور انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔ بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ایمان لانے کے بعد برے نام سے پکارنا گناہ ہے۔

اور ہم نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین چیزیں ہیں جو کہ تیرے بھائی کا حق ہیں تیرے اوپر پہلی چیز یہ ہے کہ جب تم اس سے ملو تو اس کو سلام کرو اور اس کے لئے محفل میں جگہ دو، کشادگی کرو اور اس کو ایسے نام سے پکارو جو اس کے نزدیک سب سے اچھا ہو۔

اور بخاری نے روایت کیا ہے تاریخ میں عبداللہ بن محمد سے اس نے عبداللہ بن ابوالوزیر سے اس نے سنا موسیٰ بن عبدالملک بن عمیر سے اس نے اپنے والد سے اس نے سعید جمحی سے اس نے اپنے چچا عثمان بن طلحہ سے اس نے نبی کریم سے اس کی مثل جو ہم نے روایت کی ہے عمر سے اور ہم نے اس کو ذکر کیا ہے باب السلام میں۔

۶۷۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعقبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو سعید بن خالد نے ان کو ان کے چچا راشد بن سعد مقرانی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھے اوپر لے جایا گیا تو میں کچھ ایسے مردوں کے پاس گذرا جن کے چمڑے جہنم کی قینچیوں کے ساتھ کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو سنتے سنواتے ہیں زینت کے لئے۔ فرمایا کہ اس کے بعد میں ایک بدبودار کنویں کے پاس سے گذرا میں نے اس کے اندر زور زور کی آوازیں سنیں میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں اے جبرائیل؟ آپ نے فرمایا یہ وہ عورتیں ہیں جو زینت اختیار کرتی ہیں محض بننے سنورنے کے لئے۔ اور وہ کام کرتی ہیں جو ان کے لئے حلال نہیں ہے۔ اس کے بعد میں کچھ ایسے مردوں اور عورتوں کے پاس گذرا جو اپنے سینوں اور پستانوں سے لٹکے ہوئے تھے میں نے پوچھا یہ کون ہیں اے جبرائیل؟ اس نے فرمایا کہ یہ ناز و انداز دکھانے والی خوبصورت عورتیں ہیں اور عیب گیری اور چغل خوری کرنے والی عورتیں ہیں۔ اور یہی بات کہی گئی ہے۔

اللہ کے اس فرمان میں: ویل لکل همزة لمزة بڑی خرابی ہے ہر اس شخص کے لئے جو سامنے طعنہ دینے والا پیٹھ پیچھے عیب نکالنے والا ہے۔ یہ روایت مرسل ہے اور پہلے ہم اس کو موصول بھی روایت کر چکے ہیں۔

۶۷۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن حلیم نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابومودود نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں و لا تلمزوا انفسکم اپنے نفسوں کو عیب نہ لگاؤ۔ فرمایا کہ بعض تمہارا بعض پر طعن نہ کرے۔

۶۷۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو ورقاء نے ان کو ابن

(۶۷۴۹)......(۱) فی ب تفسح (۲)...... فی ب شیبۃ

(۶۷۵۰)......(۱) فی ب المقرائی (۲)......أظنها اللمازات

(۶۷۵۱)......(۱) فی ب أبو مودود.

مبارک نے ان کو ابن جریج نے فرمایا کہ لمزۃ آنکھ کے اور باچھوں اور ہاتھ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ھمزۃ زبان کے ساتھ ہوتا ہے، اور مجھے خبر پہنچی ہے لیث سے کہ اس نے فرمایا: ہمزۃ وہ ہے جو تجھے عیب لگائے تیرے چہرے کے بارے میں اور لمزۃ وہ جو تجھے پیٹھ پیچھے عیب لگائے۔ اور اس کے علاوہ دیگر نے کہا ہے کہ دونوں چیزیں شے واحد ہیں دونوں کا اصل عیب نکالنا ہے۔

۶۷۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد حسر وجردی نے ان کو محمد بن عبید بن عامر سمرقندی نے ان کو عصام بن یونس نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابویحییٰ نے ان کو مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں: **ویل لکل ھمزۃ** ہلاکت ہر بڑے طعنہ زن کے لئے۔ فرمایا کہ ھمزۃ بڑے طعنہ زن کو کہتے ہیں اور لمزۃ وہ ہے جو لوگوں کا گوشت کھائے (یعنی جو غیبت کرے) اور ایک بار کہا تھا کہ وہ جو بہت زیادہ طنز کرے۔

ظن، غیبت، جاسوسی، تمسخر کی ممانعت:

۶۷۵۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں۔

(۱)......**اجتنبوا کثیرا من الظن.** اجتناب کرو کثرت ظن سے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے بدگمانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس قول کے بارے میں فرمایا:

(۲)......**ولا یغتب بعضکم بعضاً** کہ بعض تمہارا بعض کی غیبت نہ کرے۔

فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے کہ مؤمن کی غیبت کی جائے جیسے مردار کو حرام کیا ہے۔ اور اس قول کے بارے میں:

(۳)......**ولا تجسسوا.** جاسوسی نہ کرو۔ فرمایا کہ اللہ نے مؤمنوں کی کمزوریوں کو تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۶۷۵۵:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق نے ان کو ابوبکر خشب نے ان کو ابوبکر بن العوام ریاحی نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو حاتم بن ابوصغیرہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو ابوصالح مولیٰ ام ہانی نے ان کو ام ہانی نے کہ اس نے پوچھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتی ہیں کہ میں نے کہا آپ کیا کہتے ہیں اس قول الٰہی کے بارے میں۔

وتأتون فی نادیکم المنکر. یہ کون سا منکر ہے جس کو وہ اپنی مجلس میں لاتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ اہل طریق سے یعنی راہ چلتے لوگوں کے ساتھ تمسخر کرتے تھے، اور ان کو ڈراتے تھے۔

یزید بن زریع نے اس کا متابع بیان کیا ہے اور اس کے ماسوا نے حاتم بن ابوصغیرہ سے۔

استہزاء کرنا:

۶۷۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو ام عبداللہ بنت خالد بن معدان نے اس نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ جو لوگ دنیا میں لوگوں کے ساتھ مسخریاں کرتے ہیں۔ ان کو کہا جائے گا یہ تم سے مذاق کیا گیا تھا جیسے تم دنیا میں لوگوں کے ساتھ مسخریاں کیا کرتے تھے۔

۶۷۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو عبدالملک بن عبدالحمید

(۶۷۵۲)......(۱) فی ب ابن جریج (۲)...... فی ب الھمز (۳)...... فی ب اللمز (۴)......فی ب الرفع

(۶۷۵۳)......(۱) فی ب یوسف. (۶۷۵۵)......(۱) فی ب ویحذفونھم

نے ان کو روح نے ان کو مبارک نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک لوگوں کے ساتھ استہزاء کرنے والے لوگوں میں سے ایک کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور اسے کہا جائے گا آ جا آ جا وہ اپنے کرب اور غم کے ساتھ اور اپنے غم کے ساتھ جب پہنچے گا تو اس کے آگے دروازہ بند کر دیا جائے گا ہمیشہ اس کے ساتھ ایسے کیا جاتا رہے گا حتیٰ کہ ان میں سے کسی کے لئے جنت کے دروازوں میں دروازہ کھولا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا آ جا مگر وہ مایوسی کے مارے نہیں آئے گا۔

عیب نکالنا:

۶۷۵۸:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو احمد بن سلمان بن حسن فقیہ نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق نے ان کو ابونعیم نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابویحییٰ نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایک آدمی کا ذکر کیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تو اپنے ساتھی کے عیوب ذکر کرنے کا ارادہ کرے تو پہلے اپنے عیب یاد کر لے۔

۶۷۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوالجواب نے ان کو عمار نے ان کو ابونضرہ نے۔ تیرا ساتھی جو کچھ کرتا ہے تم اس میں اس کا عیب نکالتے ہو اور تم اسے ایذا پہنچاتے ہو اس چیز کے بارے میں جس چیز میں وہ تیری پرواہ بھی نہیں کرتا۔

یہ کلام اپنے مفہوم کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۶۷۶۰:......ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر قاضی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو جعفر بن عون عمری نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن زمعہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا آپ نے اونٹنی کا ذکر کیا کہ اذانبعث اشقاھا کہ جب شقی اٹھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب اونٹنی کے لئے ایک پلید آدمی مضبوط اور قوی، اپنی جماعت کے ساتھ مثل ابوزمعہ کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وعظ فرمایا نصیحت فرمائی عورتوں کے بارے میں۔ فرمایا کہ ایک آدمی تم میں سے اپنی عورت کو ایسے کوڑے مارتا ہے جیسے کوئی غلام کو کوڑے مارتا ہے۔ اور وہ پھر اس کے بعد دوسرے لمحے اسی دن کے آخر میں اس سے صحبت کر کے (اپنی ضرورت بھی اس سے پوری کرتا ہے۔)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نصیحت فرمائی تھی ان کے پاد نے یعنی گیس آواز کے ساتھ خارج کرنے یا خارج ہونے پر ہنسنے سے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے ایک ہنستا ہے اس چیز پر جس کو وہ خود بھی کرتا ہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے کئی وجوہ سے ہشام بن عروہ سے۔

۶۷۶۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو معمری نے ان کو کثیر بن عبید نے ان کو محمد بن جبیر نے ان کو جعفر بن برقان نے ان کو یزید بن اصم نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تمہارا اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا یا مچھر کے پر کو دیکھ لیتا ہے اور اپنی آنکھ میں......بھول جاتا ہے (یعنی کوئی لفظ کہا تھا جس کو راوی بھول گیا ہے۔)

۶۷۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوعبداللہ حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوخالد یزید بن محمد بن حماد مکی نے ان کو منہال بن یحییٰ نے ان کو ابوعبیدہ باجی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا حسن بصری نے اے ابن آدم تو کیسے مؤمن ہو سکتا ہے حالانکہ تیرا پڑوسی تجھ سے محفوظ نہیں ہے۔ اے ابن آدم تو کیسے مسلمان ہے حالانکہ لوگ تجھ سے بچتے نہیں یعنی سلامتی میں نہیں ہیں۔ اے ابن آدم تو اپنے دل میں ایمان کی

(۶۷۶۰)......(۱) فی ب الضراط. (۶۷۶۱)......(۱) فی الأصل (العمری)

حقیقت کو ہرگز نہیں پا سکتا جب تک کہ تو لوگوں کو ایسے عیب کے ساتھ عیب نہ لگائے جو عیب خود تیرے اندر موجود ہو۔ یا اس وقت تک جب تک تو اس عیب کی اصلاح کرنے میں اپنے آپ سے پہل نہ کرلے۔ جب تو یہ کام کرے تو تو ایک عیب کی اصلاح نہیں کر پائے گا کہ دوسرا عیب اپنے اندر پالے گا پھر تو جب دوسرے عیب کی اصلاح کرے گا تو پھر تیسرا عیب کی اصلاح کی فکر کرے گا حتیٰ کہ تیری مصروفیت اور تیرا شغل اپنی اصلاح کرنا ہی ہوگا اور اللہ کی بندوں میں سے بہتر وہی شخص ہے جو ایسا ہی ہوجائے۔

۶۷۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن حسن بن علی فہری نے مکہ مکرمہ میں ان کو خبر دی حسن بن رشیق نے ان کو ذوالنون بن احمد اخمیمی نے ان کو ابوالفیض نے ان کو عبدالباری نے انہوں نے سنا اپنے بھائی ذوالنون بن رحیم سے، جو شخص دوسرے کو تندرست کرتا ہے خود آرام پاتا ہے۔ جو شخص قرب ڈھونڈتا ہے وہ قریب ہوجاتا ہے۔ جو شخص غیر ضروری چیز کے لئے تکلف کرتا ہے وہ ضروری چیز سے محروم ہوجاتا ہے۔ (یا جو شخص بے مقصد چیز میں تکلف کرتا ہے وہ بامقصد چیز سے محروم رہتا ہے۔) جو شخص لوگوں کے عیب دیکھتا ہے وہ خود اپنے عیبوں سے اندھا ہوجاتا ہے۔

۶۷۶۴:...... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر عثمان بن محمد صاحب کتانی نے مکہ میں ان کو ابوعثمان کرخی نے طرسوس میں ان کو عبدالرحمٰن بن عمر رستہ نے ان کو مفضل بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خیثم کے آگے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنے نفس سے خوش نہیں ہوں کہ میں اس کی برائی کرنے سے لوگوں کی برائی کرنے کی فرصت پاؤں۔ (یعنی مجھے اپنے عیب دیکھنے سے فرصت نہیں ہے۔)

۶۷۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن نصیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید سے وہ کوئی شئی کہتے تھے جو مروی ہے ابوسلیمان دارانی سے میں جسے بہت ہی اچھا سمجھتا ہوں۔

جو شخص اپنے نفس کے عیب دیکھنے میں مصروف ہوجائے وہ لوگوں کے عیبوں سے غافل ہوجاتا ہے اور جو شخص اپنے رب کے ذکر کے ساتھ مصروف ہوجائے وہ اپنے آپ سے اور لوگوں سے غافل ہوجاتا ہے۔

۶۷۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس محمد بن عمر بن حسن بن خطاب بغدادی سے کوفے میں اس نے سنا ابوبکر محمد بن حسن بن درید سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا عبدالرحمٰن ابن اخی اصمعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اصمعی سے وہ کہتے تھے کہ حیرانی ہوتی ہے انتہائی حیرانی کہ جس آدمی کی کسی ایسی بھلائی اور خیر کے ساتھ تعریف کی جائے جو سرے سے اس کے اندر موجود ہی نہ ہو پھر وہ سن کر خوش ہوجائے۔ اور اس سے زیادہ تعجب اور حیرانی اس شخص سے جس میں کسی ایسی برائی کا ذکر کیا جائے جو اس میں موجود بھی ہو پھر وہ ناراض ہوجائے اور اس سے زیادہ تعجب اس شخص کے بارے میں ہے جو محض گمان کی بنیاد پر لوگوں کو تو برا کہے اور اپنے نفس سے محبت کرے یقین کے ساتھ۔

برے لقب سے پکارنا:

۶۷۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو عبدالرحمٰن بن معاویہ العتبی نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے...... کہ ایک عورت آئی (غالباً سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جیسے دوسری روایت پہلے گذر چکی ہے۔) جب وہ چلی گئی تو میں نے ہاتھ کے اشارے سے کہا یارسول اللہ! یہ ایسی ہے، یعنی کس قدر ٹھگنی اور چھوٹی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کی غیبت کی ہے اٹھئے اور اس سے معافی مانگئے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہمارے

(۶۷۶۶)......(۱) فی ب یبغض. (۲)...... فی ب النس. (۶۷۶۷)......(۱) بیاض بالأصل

ہاں ایک روایت آئی میرا خیال ہے کہ یہ کہا کہ وہ جب جانے لگی تو میں نے کہا کتنا لمبا دامن ہے اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کی غیبت کی ہے اٹھئے اور اس سے معاف کرالیجئے۔ یہ حدیث اسی اسناد کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

۶۷۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن جعفر فارسی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو صالح نے ان کو لیث نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے ان کو عائشہ بنت طلحہ بن عبیداللہ نے کہ وہ سیدہ عائشہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں اور ان کے پاس ایک دیہاتن عورت بیٹھی تھی جب وہ اٹھ کر چلی گئی تو وہ دامن گھسیٹتی ہوئی جارہی تھی چنانچہ عائشہ بنت طلحہ نے کہا کتنا لمبا دامن ہے اس کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو فرمایا کہ تم نے اس کی غیبت کی ہے چلو اس سے اپنا استغفار کراؤ۔

اپنے بھائی کی عزت کے بارے میں زیادتی کرنا:

۶۷۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابوجعفر بغدادی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن ابونعیم واسطی نے ان کو وہیب بن خالد نے ان کو نعمان بن راشد نے ان کو زہری نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا سود انسان کا اپنے مسلمان بھائی کی عزت میں دست درازی کرنا (یا حد سے تجاوز کرنا ہے۔) علی نے کہا کہ کسی نے نہیں کہا کہ زہری سے اس حدیث میں سعید سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوائے نعمان کے۔

۶۷۷۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ابن مسیّب نے وہ فرماتے ہیں کہ بے شک سب سے بڑا سود مرد کا اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے بارے میں زیادتی کرنا ہے۔

۶۷۷۰:......(مکرر ہے) اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ان کو حسین نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک مؤمن بردبار اور حوصلہ مند ہوتا ہے وہ جاہلانہ حرکت نہیں کرتا اگرچہ اس پر جاہلانہ سلوک کیا جائے با حوصلہ ہوتا ہے اگر اس پر ظلم کیا جائے معاف کر دیتا ہے اور اگر اس کو محروم کیا جائے (کسی حق سے تو وہ) صبر کرلیتا ہے۔

۶۷۷۱:......اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی معمر نے ان کو اسحاق نے ان کو زید بن ربیع نے کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر صدیق کو گالیاں دے رہا تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے جب حضرت ابوبکر صدیق نے اسے جواب دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے ابوبکر کی طرف ابوبکر صدیق نے کہا وہ مجھے گالیاں دے رہا تھا جب میں نے اس کو جواب دیا تو آپ کھڑے ہوگئے ہیں (روکنے کے لئے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ایک فرشتہ تیرے ساتھ تھا جب تم اس کو جواب دینے لگے وہ کھڑا ہوگیا تھا لہٰذا میں بھی کھڑا ہوگیا۔

۶۷۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سلمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو طوق بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا محمد بن سیرین کے پاس اور میں بیمار تھا انہوں نے فرمایا کہ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں آپ کی طبیعت خراب ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں خراب ہے۔ انہوں نے کہا آپ فلاں حکیم کے پاس چلے جائیے اس سے علاج کرالیجئے پھر کہا کہ فلاں کے پاس جائیے وہ اس سے زیادہ حکیم ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں آپ نے مجھے دیکھا ہے میں نے اس حکیم کی غیبت کی ہے۔

۶۷۷۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو عمر بن علی بن مقدم نے ان کو سفیان بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایاس بن معاویہ کے پاس تھا اور ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا تھا

مجھے اس بات کا ڈر لگا کہ اگر میں وہاں سے اٹھ گیا تو وہ شخص میری غیبت کرے گا کہتے ہیں کہ میں بیٹھا رہا یہاں تک کہ وہ شخص اٹھ کر چلا گیا۔ لہٰذا میں نے ایاس سے یہی بات ذکر کردی انہوں نے میرے چہرے کی طرف گھورنا شروع کیا وہ مجھے کچھ نہیں کہہ رہے تھے جب میں بات کر چکا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے دیلم کا جہاد کیا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا کیا آپ نے سندھ میں لڑائی لڑی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا کیا تم نے ہندوستان میں جہاد کیا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا کیا تم نے روم میں قتال کیا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ دیلم بھی تم سے بچ گئے ہیں سندھ والے ہندوستان والے روم والے سب لوگ تم سے بچ گئے ہیں مگر تم سے تمہارا یہ بھائی نہیں بچ سکا۔ سفیان بن حسین نے دوبارہ ایسی حرکت نہیں کی۔

۶۷۷۴: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی لیث بن طاہر نے ان کو ابوالعباس ثقفی نے ان کو ابویعلی ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ سالم بن قتیبہ کی محفل میں ایک آدمی کا ذکر آیا تو بعض اہل مجلس نے اس کو آڑے ہاتھوں لیا اور اس کی غیبت کی۔ لہٰذا سالم بن قتیبہ نے اس شخص سے کہا کہ بھائی تم نے تو اپنے آپ سے ہم لوگوں کو خوف اور وحشت میں مبتلا کر دیا۔ اور ہم سے اپنی دوستی بھی بھلوا دی اور ہمیں اپنی کمزوری سے بھی آگاہ کر دیا۔

کسی کے غم پر خوشی کا اظہار کرنا:

۶۷۷۵: ..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ابونعیم سے۔ ''ح''

اور ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن شابہ شاہد نے ہمدان میں۔

ان کو ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسن اسدی نے ان کو ابوالحسین محمد بن حسین بن سامعہ نے ان کو ابونعیم نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم سے وہ کہتے تھے کہ بے شک میں البتہ دیکھتا ہوں کسی شے کو میں اس کو ناپسند کرتا ہوں مجھے کوئی چیز اس کے بارے میں بات کرنے سے منع نہیں ہوتی سوائے اس بات کے خوف کے کہ میں کہیں اسی جیسی مصیبت میں مبتلا نہ کر دیا جاؤں۔ دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔

۶۷۷۶: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے اور ابوسہل مہرانی نے ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعتبہ احمد بن فرج نے ان کو محمد بن حمیر نے ان کو ابومسلم نے ان کو یحییٰ بن جابر نے وہ کہتے ہیں کہ نہیں عیب لگایا کبھی کسی آدمی نے کوئی عیب کسی کو مگر اللہ نے مبتلا کیا اس کو اسی جیسے کسی عیب میں۔

۶۷۷۷: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مخلد بن جعفر باقرجی نے ان کو یوسف بن حکم رس نے ان کو عمر بن اسماعیل بن مخلد نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو برد نے ان کو مکحول نے ان کو واثلہ بن اسقع نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کے غم پر خوشی کا اظہار نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر تو رحم فرمالے گا تجھے مبتلا کر دے گا۔

۶۷۷۸: ..... ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسین بن محمد بن عفیر نے ان کو احمد بن منیع نے ان کو محمد بن حسن بن ابویزید نے ان کو ثور بن زید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ عیب لگائے گا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اسی گناہ کا ارتکاب نہ کر لے۔

زبان سے نشانہ بنانے کی ممانعت:

۶۷۷۹: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابواحمد بن بکر صیرفی سے مروی میں انہوں نے سنا احمد بن زیاد سمسار سے وہ کہتے

(۶۷۷۸) ..... سبق برقم (۶۶۹۷)

ہیں کہ ایک آدمی اسود بن سالم کے پاس آیا جو کہ ان سے معاف کروانے آیا تھا۔ کہنے لگا کہ میں نے آپ کی غیبت کی تھی مگر میں نے اپنی نیند میں خواب دیکھا ایک سیاہ فام آدمی ہے مجھے کہہ رہا ہے کہ اے اللہ کے دشمن! تم نے ایک ایسے اللہ کے ولی کی غیبت کی ہے اولیاء اللہ میں سے کہ اگر وہ دیوار کے اوپر بیٹھ کر اس کو کہے کہ چل تو وہ بھی چل پڑے گی۔

۶۷۸۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو احمد بن عبداللہ بن خلیل سرخسی نے ان کو حسن بن محمد بن مصعب نے ان کو حماد بن حسن نے ان کو سیار نے ان کو جعفر بن سلیمان نے انہوں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کہ کسی آدمی کے شر ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ نیک صالح نہ ہو مگر وہ صالحین کی عیب جوئی یا غیبت کرے۔

۶۷۸۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نیساپوری نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن بالویہ عفصی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن جنید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو نعیم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن صالح سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پرہیزگاری کو تلاش کیا تو میں نے سب سے کم اس کو زبان میں دیکھا اس سے زیادہ کم میں نے کم پرہیزگاری کسی شئی میں نہیں دیکھی۔

اور مجھے حدیث بیان کی محمد بن جنید نے ان کو محمد بن حماد ابیوردی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے تھے کہ۔ غیبت قاریوں کا ہاضم پھل ہے۔

۶۷۸۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے ان کو بشر بن حارث حافی نے وہ کہتے ہیں کہ ان دو خصلتوں میں قراء ہلاک ہو گئے ہیں غیبت کرنا اور عجب خود پسندی۔

۶۷۸۲:......(مکرر ہے) کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن الحارث سے کہتے تھے کہ کہا فضیل نے کہ میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے تھے اگر میں کسی آدمی کو تیر کا نشانہ بناؤں یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں اس کو اپنی زبان سے نشانہ بناؤں۔

۶۷۸۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا غیلان بن ابراہیم کرخی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ادریس بن علی باوندی سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے تھے: مخلوق جس کی تکالیف سے سلامت رہے اس سے رب راضی ہو جاتا ہے۔

۶۷۸۳:......(مکرر ہے) میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے اس نے سنا ابو بکر رازی سے اس نے احمد بن سالم سے اس نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص چاہے کہ وہ غیبت کرنے سے بچ جائے وہ اپنے اوپر گمان کرنے کے دروازے بند کر دے، جو شخص گمان کرنے سے بچ جائے وہ تجسس سے بچ جاتا ہے اور جو جاسوسی کرنے سے بچ گیا وہ غیبت کرنے سے بچ جاتا ہے اور جو غیبت کرنے سے بچ گیا وہ جھوٹ بولنے سے بچ گیا اور جو جھوٹ بولنے سے بچ گیا وہ بہتان سے بچ جاتا ہے۔

۶۷۸۴:......میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو العباس محمد بن حسن بغدادی سے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے اس نے سنا ابو محمد جریری سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ صدیقین کے اخلاق میں سے ہے کہ وہ کبھی قسمیں نہیں اٹھاتے نہ سچے ہونے کی حالت میں نہ جھوٹے ہونے کی حالت میں (یعنی نہ سچی نہ جھوٹی) اور نہ وہ غیبت کرتے ہیں اور نہ ان کی غیبت کی جاتی ہے۔ اور وہ پیٹ بھر کر نہیں کھاتے جب وہ وعدہ کرتے ہیں تو اس کے خلاف نہیں کرتے۔ اور بات محض ضرورت کے وقت کرتے ہیں اور وہ اترانا اور تکبر بالکل نہیں کرتے۔

۶۷۸۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان سعید بن عبداللہ سمرقندی سے وہ کہتے ہیں کسی نے ابو حفص کو خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ وفات کے بعد آپ نے اپنا کون سا عمل افضل پایا؟

(۶۷۷۹)......(۱) ففی ب احمد بن بکر. (۶۷۸۵)......(۱) فی ب أبو جعفر.

انہوں نے کہا کہ لوگوں کی برائیاں کرنے کی مصروفیت کو ترک کر دینا۔

۶۷۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس دوری نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو احمد بن شجاع مروزی نے ان کو سفیان بن عبدالملک نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے وہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی کی غیبت کر بیٹھے تو اس کو اس کی اطلاع نہ دے بلکہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے حدیث مرفوع میں روایت کیا ہے ضعیف اسناد کے ساتھ کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تم اس شخص کے لئے استغفار کرو جس کی تم نے غیبت کی ہے۔

۶۷۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو داؤد بن محبر نے ان کو عنبسہ بن عبدالرحمٰن نے اور اس میں سے زیادہ صحیح وہ ہے جو اسی کے مفہوم میں ہے۔

زبان کی حفاظت کا طریقہ:

۶۷۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسین بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو عبیداللہ نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے ان کو عبید بن عمرو نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ میری زبان میں تیزی تھی اپنے گھر والوں پر جو کہ صرف انہیں تک محدود رہتی تھی دوسروں کے لئے نہیں تھی میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تم کہاں غافل ہو استغفار کرنے سے اے حذیفہ میں اللہ سے ہر روز سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں کہا ابواسحاق نے کہ میں نے ذکر کیا ابوبردہ اور ابوبکر، موسیٰ کے دونوں بیٹوں سے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں البتہ استغفار کرتا ہوں سو بار روزانہ بخشش مانگتا ہوں اللہ سے اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔

۶۷۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن عقبہ نے ان کو حسین نے ان کو ابوحاتم نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ابواسحاق نے ان کو بردہ بن ابوموسیٰ نے ان کو ان کے والد نے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی مثل۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اختلاف رواۃ کا ذکر کیا ہے عبید اور اس کے والد کے نام اور ان کی کنیت کے بارے میں اس کے بعد فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ جس شخص نے کسی پر کوئی ظلم یا زیادتی کی ہو اسے چاہئے کہ وہ ان کو اس سے معاف کروالے اس کے بعد فرمایا کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر حذیفہ والی حدیث صحیح ہے تو احتمال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو استغفار کا حکم دیا ہو اس امید کے ساتھ کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کے استغفار کی برکت سے اس کے حریف کو اس سے راضی کر دے قیامت کے دن۔ واللہ اعلم۔

۶۷۹۰:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو جعفر بن احمد بن ابراہیم خفاف مقریٔ نے مکہ میں۔ ان کو محمد بن یونس کدیمی نے ان کو ازہری بن عون نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین سے کہا گیا اے ابوبکر بے شک ایک آدمی نے تیری غیبت کی ہے آپ اس کو معاف کر دیں گے فرمایا کہ میں اس چیز کو حلال کرنے والا کون ہوتا ہوں جس کو اللہ نے حرام کیا ہے۔

۶۷۹۱:......ہمیں خبر دی ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نے ان کو ابوحامد بن بالویہ نے عفصی نے ان کو احمد بن سلمہ نے انہوں نے سنا محمد بن اسلم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن جعفر سے اس نے شعبہ سے انہوں نے کہا شکایت کرنا اور تنبیہ کرنا غیبت میں سے نہیں ہیں۔

۶۷۹۱:......(مکرر ہے) امام احمد نے فرمایا کہ یہ صحیح ہے یعنی کبھی اس کو غیر کی طرف سے بے حد تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کی شکایت کرتا ہے اور

(۶۷۸۷)......(۱) فی ب أحمد. (۶۷۹۱)......(۱) فی ب لنفی

جو تکلیف اس پر گذری ہوئی ہے اس کو وہ بیان کرتا ہے یہ کرنا حرام نہیں ہوتا اور اگر اس پر بھی وہ صبر کرے تو یہ افضل ہوگا اور کبھی انسان احادیث کے راویوں میں اور دیگر شہادات میں صاف بات بتاتا ہے اور اس بات کی خبر دیتا ہے جس کو وہ راوی کے بارے میں جانتا ہے یا گواہ کے بارے میں تا کہ اس کی خبر سے اور شہادت سے بچا جائے اور احتیاط کی جائے تو یہ صورت مباح اور جائز ہوگی۔ (غیبت نہیں ہوگی۔)

بدعتی کی نشاندہی کرنا:

۶۷۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن دینار عدل نے ان کو زکریا بن دلویہ نے ان کو علی بن سلمہ لبقی نے اس نے سنا ابن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ تین شخص ایسے ہیں کہ ان کی کوئی غیبت نہیں ہوتی۔ ظالم بادشاہ (کے ظلم کا تذکرہ کرنا) اور کھلم کھلا فاسق (فسق اور گناہ کا ذکر کرنا) اور بدعتی جو لوگوں کو اپنی خود ساختہ بدعت کی طرف دعوت دیتا ہو (اس کی بدعت کا ذکر کرنا۔)

۶۷۹۳:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابواحمد حمزہ بن عباس عقبی نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو حجاج بن محمد نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب بدعت میں غیبت نہیں ہے (یعنی اہل بدعت کی بدعات کو بتانا غیبت میں شمار نہیں ہوتا۔)

۶۷۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ غیبت اس شخص کی ہوتی ہے جو کھلم کھلا گناہ نہ کرتا ہو یعنی (جس کے جرائم عیاں نہ ہوں جو عادی مجرم اور گنہگار نہ ہو۔)

۶۷۹۵:......ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حسین بن احمد بن موسیٰ نے ان کو شعر سنائے صولی نے ان کو احمد بن یحییٰ ثعلب نے۔

لا تلم المرء علیٰ فعلہ
وانت منسوب الی مثلہ

کسی آدمی کو اس کے کسی ایسے فعل پر ملامت نہ کر جس کی طرف تو خود بھی منسوب ہو۔

من ذم شیئاً واتی مثلہ
فانما یزری علیٰ عقلہ

جو شخص کسی شخص کی کسی بات پر مذمت کرتا ہے اور خود ویسا ہی کام کرتا ہے وہ اپنی عقل پر زیادتی کرتا ہے۔

۶۷۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن مؤمل سے اس نے سنا جعفر بن محمد بن سوار سے اس نے سنا ابوموسیٰ اسحاق بن موسیٰ خطمی سے اس نے سنا محمد بن جعفر بن محمد الصادق سے وہ یہ شعر کہتے تھے:

وجرح السیف یدمی ثم یعفو
وجرح الدھر ما جرح اللسان

اور تلوار کا زخم خون بہاتا پھر مندمل ہو جاتا ہے اور زمانے کا زخم زبان کے زخم جیسا ہے۔

۶۷۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے اس نے سنا ابن مبارک سے ان سے پوچھا گیا کہ فلاں جھوٹا، فلاں ٹھگنا، فلاں لمبا، فلاں لنگڑا (یہ کہنا غیبت ہے یا نہیں) انہوں نے فرمایا کہ جب محض اس کی صفت بتانا مقصود ہو غیبت بیان کرنا مقصود نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۶۷۹۳)......(۱) فی ب القعنبی

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ:

۹۸ے۶:...... حدیث اویس قرنی۔ ان کو خبر دی ابو عبداللہ حسن بن شجاع بن حسن بن موسیٰ بزاز صوفی نے جامع مسجد منصور میں انہوں نے خود پڑھ کر سنائی ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن جعفر بن انباری نے ان کو احمد بن خلیل برجلانی نے ان کو ابو النصر نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو سعید بن جریری نے ان کو ابونصرہ نے ان کو رشید بن جابر نے کہتے ہیں کہ کوفے میں ایک محدث تھے جو ہمیں حدیث بیان کیا کرتے تھے وہ حدیث بیان کرنے سے فارغ ہوتے تو لوگ چلے جاتے اور ایک آدمی ان میں سے ایسا تھا جو ان کے ساتھ بیٹھا رہتا اور ان سے کوئی ایسی کلام کرتا جو کسی کو سنائی نہیں دیتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ میں اس کے پاس آیا تو وہ غائب ہو چکا تھا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کیا تم لوگ پہنچانتے ہو ایک آدمی ہے اور وہ ہم لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے وہ ایسی ایسی شکل صورت کا ہے ان میں سے ایک نے کہا ہاں میں اس کو جانتا ہوں وہ اویس قرنی ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا تم اس کا گھر جانتے ہو؟ اس نے بتایا کہ ہاں جانتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ چلا گیا جہاں اس کا حجرہ تھا وہ میری طرف باہر آئے اور ہم نے کہا کہ اے بھائی کس چیز نے آپ کو ہم سے یہاں روک رکھا ہے اس نے کہا: العربی۔ کہا کہ اس کے ساتھی اس کو ایذا دیتے تھے اور اس کا مذاق اڑاتے تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا آپ یہ چادر اور کپڑا لیجئے اسے پہنئے وہ کہنے لگا کہ تم یہ مجھے نہ دو وہ لوگ جب اس کو دیکھیں گے تو مجھے تکلیف دیں گے۔

اسید کہتے ہیں کہ میں اس کو بار بار اصرار کرتا رہا حتیٰ کہ اس نے اسے پہن لیا۔ وہ اسے پہن کر ان لوگوں کے سامنے گیا تو ان لوگوں نے اسے کہا کہ کس کو دیکھا تم نے کس سے یہ چادر لی۔ اسید کہتا ہے کہ پھر وہ واپس اسی جگہ آ گیا اور بولا کیا دیکھا آپ نے؟

اسید کہتے ہیں کہ میں مجلس میں چلا گیا اور میں نے جا کر کہا تم لوگ کیا چاہتے ہو اس آدمی سے تم لوگ اس کو تکلیف پہنچاتے ہو کبھی بغیر لباس کے رہتا ہے اور کبھی کپڑا پہنتا ہے۔ اسید کہتا ہے کہ میں نے اپنی زبان کے ساتھ ان کی سخت گرفت کی۔

اسید کہتے ہیں کہ تقدیر سے ایسا ہوا کہ اہل کوفہ کا ایک وفد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا ان میں ایک آدمی وہ بھی گیا تھا جو ان لوگوں میں سے اس کا مذاق اڑاتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا یہاں پر قرنیوں میں سے بھی کوئی آدمی ہے؟ اسید کہتے ہیں کہ وہ آدمی سامنے آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بے شک ایک آدمی تمہارے پاس یمن سے آئے گا اسے اویس کہا جاتا ہے۔ یمن میں اس کا اور کوئی نہیں ہے سوائے اس کی ماں کے اس کے جسم پر برص کے سفید نشان تھے اس نے اللہ سے دعا کی تھی اللہ نے وہ تکلیف اس کی دور کر دی ہے باقی ایک دینار یا ایک درہم کے برابر رہ گئی ہے۔ تو تم لوگوں میں سے جو بھی شخص اس کو ملے اس سے درخواست کرے کہ وہ تمہارے لئے استغفار اور دعا کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ ہمارے پاس آیا تھا۔

اس سے میں نے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ آنے والے نے بتایا کہ یمن سے آیا ہوں۔ میں نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میرا نام اویس ہے۔ میں نے پوچھا کہ یمن میں کون ہے تمہارا؟ اس نے بتایا کہ میری ماں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے پوچھا کہ کیا تجھے برص کی تکلیف رہتی تھی؟ اور تم نے دعا کی تھی پھر اللہ نے تم سے وہ تکلیف دور کر دی تھی؟ اس نے کہا کہ جی ہاں ایسی ہی بات ہے۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ آپ میرے لئے دعا مغفرت کیجئے تو اویس نے کہا کہ کیا میرے جیسا آدمی آپ جیسے آدمی کے لئے دعا کرے اے امیر المؤمنین؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر اس نے میرے لئے استغفار کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ تم میرے بھائی ہو مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ۔ اس نے کہا کہ بے شک مجھے یہ بات خوش کرتی ہے کہ آپ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ کوفے میں تمہارے پاس آئے گا کہتے ہیں کہ وہ شخص جو اس کا مذاق اڑاتا تھا اور اس کی تحقیر کرتا تھا اس نے وہی کہنا شروع کیا کہ وہ شخص تو ہمارے اندر موجود نہیں ہے اور نہ

ہی ہم اس کو پہنچانتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں وہ ایسا ایسا آدمی ہے۔اس آدمی نے کہا...... گویا کہ وہ اس کی شان گھٹا رہا تھا۔ہاں ہمارے اندر امیر المؤمنین ایک آدمی ہے اسے بھی اویس کہتے ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو نہیں پاتا ہوں یا یوں کہا تھا میں نہیں سمجھتا کہ تم اس کو پاؤ گے۔اسید کہتے ہیں کہ وہ آدمی جب واپس آیا تو سیدھا اویس کے پاس گیا اپنے گھر میں بھی نہیں گیا۔حضرت اویس نے اس شخص نے کہا کہ یہ کیسی عادت ہے تمہاری؟ اس آدمی نے کہا کہ میں نے حضرت عمر سے سنا ہے وہ تیرے بارے میں ایسے ایسے بتا رہے تھے لہٰذا اب تم میرے لئے استغفار کروائے اویس! اویس نے کہا کہ میں دعا نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم پہلے مجھ سے وعدہ کرو کہ ایک تو تم میرا مذاق نہیں اڑاؤ گے بقیہ ساری زندگی اور دوسری شرط یہ ہے کہ تم نے جو کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے میرے بارے میں سنا ہے اس کو کسی کے سامنے ذکر نہیں کرو گے۔

اسید کہتے ہیں کہ پھر اویس نے اس آدمی کے لئے بھی استغفار کیا اسید کہتے ہیں کہ یہ خوشی کی بات ہے کہ تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ کوفے میں ان کا معاملہ پھیل گیا۔

اسید کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا ان سے اے بھائی میں آپ کو دیکھ رہا ہوں آپ عجیب (یعنی حیرت انگیز شخصیت ہیں) اور ہم لوگوں کو پتہ بھی نہیں۔اویس نے فرمایا کہ اس میں یعنی میرے معاملے میں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے جس کو میں لوگوں تک پہنچاتا۔ہر انسان کو صرف اپنے ہی کی جزا ملے گی۔اس کے بعد وہ مجھ سے اندھیرے میں چلا گیا یعنی غائب ہو گیا اور چلا گیا۔

اس کو روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے نضر بن ہاشم بن قاسم سے مختصر طور پر۔

فصل:......اس شخص کے بارے میں جو شخص تہمتوں کی جگہوں میں دور رہے

۶۷۹۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو علی بن محمد مصری نے ان کو مالک بن یحیٰی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن المنادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کے ساتھ جا رہے تھے ایک آدمی کے پاس گذرے تو فرمایا اے فلانے یہ میری فلاں بیوی ہے اس شخص نے کہا اے اللہ کے رسول میں کون ہوتا ہوں کہ میں اس بارے میں کوئی گمان کروں میں آپ کے بارے میں کوئی غلط گمان کر ہی نہیں سکتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک شیطان چلتا ہے ابن آدم سے خون کی جگہ (یعنی رگ و پے میں) (یا یوں مراد ہے کہ مثل خون کے یعنی جیسے خون گردش کرتا ہے شیطان کے اثرات بھی ایسے ہی خون میں گردش کرتے ہیں) اور یزید کی ایک روایت میں ہے انس سے کہ ایک آدمی رسول اللہ کے ساتھ گذرا۔آپ اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا یہاں آئیے یہ میرے ساتھ فلاں میری بیوی ہے۔اس نے کہا یا رسول اللہ! میں کون ہوتا ہوں کہ گمان کروں؟ میں آپ کے بارے میں گمان نہیں کروں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک شیطان چلتا ہے انسان میں خون کی جگہ رگوں میں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قعنبی سے اس نے حماد سے اور زہری نے اس کو روایت کیا ہے علی بن حسین سے اس نے صفیہ بنت حیی سے وہ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے میں رات کو ان کو ملنے کے لئے مسجد میں آئی میں نے ان کے ساتھ باتیں کیں

(۶۷۹۸)......(۱) فی ب المیزان (۲)...... زیادۃ من ب (۳)...... لیست فی ب
(۴)...... فی ب حتی جنت (۵)......فی ب عنا (۶)...... فی ب فوضعه (۷)......زیادۃ من ب
(۶۷۹۹)......(۱) سقط من أ

پھر میں سوگئی (نیند آ گئی) میں پلٹی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے اٹھے مجھے واپس پہنچانے کے لئے اور صفیہ کی رہائش دار اسامہ میں تھی چنانچہ انصار کے دو آدمی گذرے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو انہوں نے جلدی جلدی قدم اٹھایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رک جاؤ آرام کے ساتھ جاؤ یہ صفیہ بنت حیی ہے (یعنی میرے ساتھ میری بیوی ہے) ان دونوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ! (یعنی حضرت کے اس وضاحت فرمانے کی کیا ضرورت) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: بے شک شیطان چلتا ہے انسان میں خون کی جگہ یا خون کی طرح مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ شیطان تمہارے دل میں کوئی شر اور برائی نہ ڈال دے یا فرمایا کہ کوئی شئی نہ ڈال دے۔

۶۸۰۰:......ہمیں اس کی خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد میدانی نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالرزاق نے اور بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث شعیب سے اور دیگر نے زہری سے۔

۶۸۰۱:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو محمد بن عمر واقدی نے ان کو عبدالحکیم بن عبداللہ بن ابوفروہ نے انہوں نے سنا عبداللہ بن حنین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن زید بن ثابت سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں ایسی جگہ دیکھا جاؤں جہاں میرے ساتھ برا گمان کیا جائے۔

صحبت بد کا اثر:

۶۸۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید بن ابوبکر بن ابی عثمان نے ان کو محمد بن احمد کاتب نے ان کو محمد بن رافع نے ان کو اسحق بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابوجعفر رازی سے وہ ذکر کرتے ہیں ربیع بن انس سے وہ کہتے ہیں کہ لکھا ہوا ہے حکمت ودانائی کی باتوں میں کہ جو شخص برے ہمنشین کے ساتھ بیٹھے وہ سالم نہیں رہتا، یعنی سلامت نہیں رہ سکتا۔ اور جو شخص داخل ہو بری راتوں میں یا بری جگہوں پر تہمت لگایا جاتا ہے اور جو شخص اپنی زبان کا مالک نہ ہو وہ نادم اور شرمندہ ہوتا ہے۔

۶۸۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد زاہد نے ان کو جعفر بن احمد حافظ نے ان کو علی بن خشرم نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عیسیٰ بن یونس سے وہ کہتے ہیں کہ اعمش مغیرہ کو لے جاتے تھے ابراہیم کی طرف وہ جب کوفے کی گلیوں میں پہنچے تو بچوں نے ان کے ساتھ چیخ ماری جو دو کے بیچ میں چل رہے تھے۔ اس کے بعد اعمش جب گلیوں میں پہنچتے تو مغیرہ سے الگ ہو جاتے تھے اعمش نے ان سے کہا اجرت دی جاتی ہے اور تم گنہگار ہوتے ہو۔ مغیرہ نے کہا بلکہ بچتا ہے اور وہ بھی بچائے جاتے ہیں۔

۶۸۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سہل فقیہ نے ان کو ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی مالک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ معاویہ بن ابوسفیان نے احنف بن قیس سے کہا آپ کس وجہ سے اپنی قوم کے سردار بن گئے ہیں۔ آپ نہ تو ان میں زیادہ محترم ہیں نہ ان سے زیادہ شرف وبزرگی والے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نہیں لیتا یا یوں کہا کہ میں تکلف نہیں کرتا جس چیز سے میں کفایت کیا جاؤں اور میں ضائع نہیں کرتا جس چیز کی مجھ کو ذمہ داری سپرد کی جائے اور اگر لوگ پانی پینا ناپسند کریں تو میں وہ بھی نہیں پیتا۔ فرمایا تحقیق میں نے اس کو سنا ہے کہ یہ نہیں ہے مشابہ دونوں کے۔

(۶۸۰۱)......(۱) فی ب حین.

ایمان کا پینتالیسواں شعبہ

اخلاص عمل اور ترک ریا

عمل کو خالص اللہ کے لئے کرنا اور ریاء و دیکھاوے کو چھوڑ دینا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما امروا الا لیعبدوا اللّٰہ مخلصین له الدین حنفآء ویقیموا الصلٰوۃ ویؤتوا الزکٰوۃ وذٰلک دین القیمة.

نہیں حکم دیئے گئے تھے (اہل کتاب) مگر اس بات کا کہ وہ عبادت خالص اللہ کے واسطے کریں پکار کو اسی کے لئے خالص کریں۔ تمام ادیان سے یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں یہی ہے درست دین۔

اور ارشاد فرمایا:

من کان یرید حرث الأخرۃ نزدله فی حرثه ومن کان یرید حرث الدنیا نؤته منها وما له فی الأخرۃ من نصیب.

جو شخص آخرت کی کھیتی کا ارادہ کرتا ہے ہم اس کی کھیتی میں برکت دیتے ہیں اور جو شخص دنیا کی کھیتی کا ارادہ کرتا ہے ہم اسے بھی اس میں سے کچھ عطا کرتے ہیں مگر اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

اور ارشاد ہے:

وما آتیتم من رباً لیربوا فی اموال الناس فلا یربو عنداللّٰہ وما اٰتیتم من زکٰوۃ تریدون وجه اللّٰہ فاولئک هم المضعفون.

اور جو مال تم سود پر دیتے ہو تاکہ بڑھتا رہے لوگوں کے مال میں تو وہ نہیں بڑھتا اللہ کے ہاں اور جو دیتے ہو پاک دل سے۔ جس سے تم اللہ کی رضامندی چاہتے ہو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے دہرا سب کچھ ہے۔

اور ارشاد ہے:

وسیجنبها الا تقی الذی یؤتی ماله یتزکی وما لاحد عنده من نعمة تجزیٰ الا ابتغآء وجه ربه الاعلیٰ ولسوف یرضی.

عنقریب جہنم سے دور کیا جائے گا سب سے زیادہ تقویٰ والا شخص جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ پاک کرے وہ دل کو۔ اور اس پر کسی کا احسان نہیں ہے۔ جس کا بدلہ دے۔ مگر واسطے چاہنے مرضی اپنے رب کے جو سب سے برتر ہے اور آگے وہ راضی ہوگا۔

اور حدیث میں آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن دیکھاوا کرنے والے ریاکار سے کہا جائے گا کہ تم نے عمل اللہ کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ اس کے لئے کیا تھا کہ کہا جائے تو ایسا ہے تو ایسا ہے تو وہ تیرے بارے میں کہہ دیا گیا تھا دنیا میں، اب میرے پاس تیرے لئے کچھ بھی نہیں ہے لے جاؤ اس کو جہنم میں۔

۶۸۰۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو نصر فقیہ نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو عبدالوہاب نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے۔ ان کو خبر دی ابن جریج نے ان کو یونس بن یوسف نے ان کو سلیمان بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں سے اٹھ کر جا چکے تو ناقل اخی شام نے کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں حدیث بیان کیجئے جسے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو، انہوں نے فرمایا کہ میں

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن سب لوگوں سے پہلے جس کا فیصلہ کیا جائے گا وہ شخص ہوگا جو شہید کر دیا گیا تھا اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے انعامات یاد دلائے گا وہ ان کو یاد کرلے گا اور پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ ہم نے تجھے یہ نعمتیں دی تھیں اور تم نے ان نعمتوں کے مقابلے میں کیا کیا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا تھا حتیٰ کہ یہ شہید ہو گیا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو بلکہ تم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں بہادر ہے اور وہ اسی وقت کہہ دیا گیا تھا اور حکم ہوگا اور وہ منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اور اس آدمی کو لایا جائے گا جس نے علم سیکھا تھا، اور قرآن کی قرأت سیکھی تھی اسے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے وہ اس کی نعمتیں جان لے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے دنیا میں کیا عمل کیا تھا وہ کہے گا کہ میں نے علم سیکھا تھا اور قرآن کی قرأت سیکھی تھی اور میں نے اسے تیری رضا کے لئے سکھایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جھوٹ بولا ہے تم نے تم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ لوگ یہ کہیں فلاں عالم ہے، فلاں قاری ہے اور وہ دنیا میں کہہ دیا گیا تھا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالا جائے گا۔ پھر اس بندے کو لایا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے مال عطا کئے تھے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے وہ ان نعمتوں کو یاد کرلے گا اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کہ تم نے دنیا میں کیا عمل کیا تھا۔ وہ کہے گا کہ میں نے تیری پسند کا کوئی مقام اور کوئی مصرف نہیں چھوڑا جہاں جہاں تو چاہتا ہے کہ خرچ کیا جائے میں نے ہر جگہ خرچ کیا تیرے لئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم نے جھوٹ بولا تم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں بڑا سخی ہے اور وہ وہاں کہہ دیا گیا تھا لہٰذا اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

ان کو مسلم نے روایت کیا ہے حدیث ابن جریج سے۔

۶۸۰۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن ابراہیم خسروگردی نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسین خسروگردی نے ان کو داؤد بن حسین خسروگردی نے ان کو حسین حسن مروزی نے اور وہ مکہ میں بیت اللہ کا مجاور تھا۔ ان کو خبر دی عبداللہ بن مبارک نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو ولید بن ابوالولید عدنی نے یہ کہ عقبہ بن مسلم نے مجھے حدیث بیان کی شفی الاصبحی سے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا میں داخل ہوا تھا دیکھا کچھ لوگ ایک آدمی پر جمع ہو رہے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے اس حدیث کا معنی ذکر کیا جس کو ہم نے روایت کیا ہے سلیمان بن یسار سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

۶۸۰۷:......کہا حیوۃ نے یا ابوعثمان نے ان کو خبر دی علاء بن حکیم نے۔ وہ سیاف تھا معاویہ کے لئے کہتے ہیں وہ داخل ہوا معاویہ کے پاس اور اس کو حدیث بیان کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ ولید نے کہا کہ مجھے خبر دی عقبہ نے کہ شفی وہ ہے جو داخل ہوا تھا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر اور اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رو پڑے اور ان کا رونا شدید ہو گیا پھر وہ رونے سے جب ہوش میں آئے تو وہ یہ کہہ رہے تھے سچ فرمایا اللہ نے اور اس کے رسول نے۔

من كان يريد الحياة الدنيا وزينتها نوف اليهم اعمالهم فيها وهم فيها لايبخسون اولئک الذين ليس لهم فی الأخرة الاالنار وحبط ما صنعوا فيها وباطل ما كانوا يعملون.

جو شخص دنیا کی زندگی کو اور اس کی زینت و آرائش کو چاہے ہم ان کے اعمال کی جزا ان کو دنیا میں پوری پوری دے دیں گے ان کے لئے اس میں کوئی کمی نہیں کی جائے یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے انہوں نے دنیا میں جو کچھ بھی کیا ہے وہ اکارت ہو چکا ہے اور جو عمل وہ کرتے سب بے کار ہے۔

امام احمد نے فرمایا اور روایت کیا ہے اس کو محمد بن مقاتل نے ابن مبارک سے اس نے حیوۃ سے اس نے ولید سے اس نے علاء بن ابی حکیم

سے اور وہ حضرت معاویہ کا تلوار بردار تھا۔

امت کے تین طبقات:

۶۸۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبیداللہ ابن موسیٰ نے ان کو قطری خشاب نے ان کو عبدالوارث نے ان کو مولیٰ انس نے اس نے کہا کہ اس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا میری امت تین طبقوں میں ہو جائے گی ایک طبقہ ان لوگوں کا ہوگا جو محض اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ دوسرا طبقہ ان کا جو اللہ کی عبادت دکھاوے کے لئے کرتے تھے اور تیسرا طبقہ وہ جو اللہ کی عبادت کریں گے جس سے وہ دنیا کمائیں گے۔ تو جو لوگ دنیا کمانے کے لئے عبادت کرتے تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ مجھے میری عزت کی قسم ہے مجھے میرے جلال کی قسم ہے تم نے میری عبادت سے کیا نیت کی تھی؟ وہ کہے گا کہ دنیا کی اللہ تعالیٰ فرمائے گا لامحالہ تمہیں وہ دولت آج کوئی فائدہ نہیں دے گی جو تم نے جمع کی تھی۔ اور نہ ہی تم اس کی طرف واپس جا سکتے ہو۔ لے جاؤ اس کو جہنم کی طرف۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس سے کہے گا جس نے دیکھاوے کے لئے عبادت کی تھی میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم میری عبادت کر کے تم نے کیا چاہا تھا وہ کہے گا کہ ریا کاری اور دیکھاوا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری وہ عبادت جو تم نے دیکھاوے کے لئے کی تھی اس میں سے کچھ بھی میری طرف اوپر کو نہیں چڑھا تھا۔ آج تمہیں وہ عبادت کوئی فائدہ نہیں دے گی لے جاؤ اس کو جہنم کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس بندے سے اللہ تعالیٰ کہے گا جس نے خالص اللہ کی رضا کے لئے عبادت کی تھی۔ میری عزت وجلال کی قسم تم نے میری عبادت سے کیا ارادہ کیا تھا۔ وہ کہے گا تیری عزت اور جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں تو اس بارے میں مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ میں نے تیری ذات کے لئے اور تیرے گھر کے لئے عبادت کی تھی اللہ تعالیٰ فرمائے گا سچ کہا میرے بندے نے...... لے جاؤ اس کو جنت کی طرف۔

اللہ تعالیٰ کی کھل کی نافرمانی کرنا:

۶۸۰۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عمر حمامی مقریٔ نے ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق حربی نے ان کو محمد بن یحییٰ ازدی نے ان کو جعفر بن محمد خراسانی نے ان کو عمرو بن زرارہ نے ''ح''۔

فرمایا ابوبکر شافعی نے ہمیں وہ حدیث بیان کی جعفر بن محمد فریابی سے ان کو عمرو بن زرارہ نیساپوری نے ان کو ابوجنادہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور یہ الفاظ اسی کے ہیں ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب اور جعفر بن محمد بن حسین بن عبید اللہ نے اور مسدد بن قطن بن ابراہیم نے جماعت آخرین میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی عمرو بن زرارہ نے ان کو ابوجنادہ نے ان کو اعمش نے خثیمہ سے ان کو عدی بن حاتم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف لانے کا حکم ہوگا یہاں تک جب جنت کے قریب ہوں گے اور جنت کی خوشبو سونگھ لیں گے اور اس کے محلات کو دیکھ لیں گے اور ان نعمتوں کو دیکھ لیں گے جو اللہ نے اہل جنت کے لئے تیار کر رکھی ہیں۔ تو وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے رب اگر تو ہمیں جنت کی یہ نعمتیں یہ ثواب دیکھانے سے پہلے جہنم میں داخل کرتا تو یہ اور بھی زیادہ اہم ہوتا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہی میں نے تمہارے بارے میں چاہا ہے تم لوگ جب میرے ساتھ علیحدہ ہوتے تھے تو بہت برے طریقے سے میرے مقابلے میں آ جاتے (یعنی کھل کر نافرمانی اور بغاوت کرتے تھے) اور جب تم لوگوں سے ملتے تھے تو ان کو عاجزی

(۶۸۰۸)......(۱) فی ب حبطری

کرتے ہوئے ملتے تھے (یعنی ان کے سامنے عاجزی دیکھاتے تھے تا کہ وہ تمہیں نیک سمجھیں) اور مجھے عظمت وبڑائی نہیں دیتے تھے۔ مجھے لوگوں کی وجہ سے چھوڑ دیتے تھے اور لوگوں کو میری وجہ سے نہیں چھوڑتے تھے۔ آج میں تمہیں دردناک عذاب چکھاؤں گا اور اس کے ساتھ ساتھ تم ثواب سے بھی محروم کردیئے جاؤ گے۔

۶۸۱۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ان کو عبداللہ بن سعد نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو عمرو بن زرارہ نے ان کو ابوجنادہ نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی جب تم اللہ کے ساتھ اکیلے ہو (یعنی جب خلوت میں سوؤ) حافظ نے کہا کہ ابوجنادہ یہ حصین بن مخارق کوفی ہے۔

اللہ کے سوا سب جھوٹ ہے:

۶۸۱۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلمہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سچا بیت اور شعر وہ ہے جسے عرب کہتے ہیں۔

الا کل شیء ماخلا اللہ باطل.

خبردار ہوشیار، اللہ کے ماسوا جو کچھ ہے وہ سب باطل ہے جھوٹ ہے۔

یہ بخاری میں منقول ہے حدیث شعبہ سے۔

امام احمد نے فرمایا: بعض ان احادیث میں سے جو ریاء کاری کی مذمت میں آئی ہیں اور شہرت پسندی کی مذمت میں اور خمول گمنامی اور گوشہ نشینی کے مستحب ہونے کے بارے میں ہے وہ معاذ بن جبل والی حدیث ہے۔

ریاکاری شرک ہے:

۶۸۱۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوطاہر محمد حسن محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو نافع بن یزید نے ان کو عیاش نے ان کو عیسیٰ بن عبدالرحمٰن نے ان کو یزید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے کہ عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی طرف نکلے تو دیکھا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس رو رہے تھے۔ عمر نے پوچھا اے معاذ کیوں رو رہے ہو، فرمایا: مجھے وہ بات رلا رہی ہے جو میں نے اس صاحب قبر سے سنی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پوچھتے ہیں کہ وہ کون سی بات ہے؟ کہا میں نے ان سے سنا تھا فرماتے تھے:

بے شک معمولی سا دیکھاوا بھی شرک ہے، بے شک جس نے اولیاء اللہ سے عداوت رکھی اس نے اللہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے مقابلہ کیا۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے نیک لوگوں کو جو گمنام اور پوشیدہ رہنے والے متقی پرہیز گار ہیں۔ وہ ایسے لوگ ہیں اگر غائب ہو جائیں تو ان کو کوئی تلاش نہیں کرتا۔ اور اگر آ جائیں تو نہ بلائے جاتے ہیں نہ ہی پہچانے جاتے ہیں۔ جن کے دل اندھیروں میں چراغ ہیں۔ جو ہر اندھیری وادی غبار آلود سے نکلتے ہیں۔ اور درداء کی حدیث میں روایت ہے۔

۶۸۱۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن دینار عدل نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو یحییٰ بن عثمان نے ان کو بقیہ نے ان کو سلام بن صدقہ نے ان کو یزید بن اسلم نے ان کو حسن نے ان کو ابودرداء نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا، بے شک کسی عمل پر ہمیشہ قائم رہنا اس کے عمل کرنے سے زیادہ مشکل بھی ہوتا ہے اور ضروری بھی۔ کوئی آدمی عمل کرتا رہتا ہے لہٰذا اس کے

لئے عمل صالح لکھا جاتا ہے جو چھپ کر کیا جاتا ہے اس کا اجر ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔لیکن شیطان ہمیشہ اس کے پیچھے پڑا رہتا ہے (تا کہ وہ اس کو ظاہر کر دے) یہاں تک انسان خود اس کو لوگوں کے سامنے ذکر کر دیتا ہے اور اس کو ظاہر کر دیتا ہے۔لہٰذا اب وہ عمل مخفی نہیں رہتا بلکہ اعلانیہ اور ظاہر بن جاتا ہے لہٰذا اس کا سارا اضافی اور دہرا اجر مٹا دیا جاتا ہے۔ پھر شیطان اس کے پیچھے لگا رہتا ہے۔یہاں تک کہ وہ انسان اس کو دوبارہ لوگوں کے سامنے ذکر کر دیتا ہے پھر وہ یہی پسند کرتا ہے کہ وہ اس کو ذکر کرتا رہے اور اس پر اس کی تعریف ہوتی رہے اور وہ اپنی تعریف سنتا رہے۔لہٰذا وہ عمل علانیہ اور ظاہر سے مٹا کر ریاء کاری اور دیکھاوے میں درج کر دیا جاتا ہے۔جو آدمی اللہ سے ڈرتا رہتا ہے وہ اپنے دین کو بچا لیتا ہے بے شک ریاء کاری اور دکھاوا کرنا شرک ہے۔ یہ حدیث، بقیہ راوی کے افراد میں سے ہے اس کے شیوخ سے جو کہ سب کے سب مجہول ہیں۔واللہ اعلم۔

۶۸۱۴:.....ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے اور ابو بکر فارسی نے دونوں کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ نے ان کو جریر نے ان کو لیث نے ان کو عبید اللہ افریقی نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم نے ان کو ابو امامہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میرے دوستوں اور ولیوں میں سب سے زیادہ اچھا میرے نزدیک مرتبے کے اعتبار سے وہ آدمی ہے جو نماز کے ثواب سے بہرہ یاب ہوتا ہے، جو چھپ کر اپنے رب کی عبادت کو احسن طریقے سے کرتا ہے اور لوگوں کی نظروں سے اوجھل تھا جس کی طرف انگلیوں کے ساتھ اشارہ نہیں کیا جاتا تھا جس کی موت نے اس کے لئے جلدی کر لی جس نے اپنا مال ومتاع اور ورثہ بھی کم چھوڑا اور اس کو رونے والے بھی کم ہیں۔

امام احمد نے فرمایا: تحقیق ریاء کاری کی مذمت میں کئی احادیث روایت کی گئی ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں۔

۶۸۱۵:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو سعید بن ابو عمرو نے اس طور پر کہ روایت کا پڑھنا انہیں لوگوں کے ذمہ تھا۔

اور ہمیں حدیث بیان کی امام ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم نے ان کو ابو شعیب بن لیث نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی لیث بن سعد نے ان کو ابن الہاد نے ان کو عمرو بن ابو عمرو مولیٰ مطلب نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں سب شریکوں سے بے پرواہ ہوں اور ان کے شریک رہنے سے بھی (یعنی مجھے شریکوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے) یا یوں مفہوم ہے کہ میں نے تمام شرکاء کو (جن کو لوگ بناتے ہیں) شریک بننے سے فارغ کر دیا ہے (یعنی لاتعلق ہو گیا ہوں) ان کے شرک سے۔ جو شخص میرے لئے کوئی عمل کرتا ہے اور اس میں میرے سوا کسی اور کو شریک اور شامل کر لیتا ہے میں اس سے بری ہوں (یعنی لاتعلق ہوں) وہ شخص اسی کا ہے جس کے لئے اس نے عمل کیا ہے۔

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اس کا وہ عمل اسی کے لئے ہے جس کے لئے اس نے کیا ہے (میں اس کے عمل سے لاتعلق ہوں اپنا حصہ بھی چھوڑ دیتا ہوں) یعنی صرف اسی بندے کو اور اسی عمل کو قبول کرتا ہوں جو صرف میرا ہی اور میرے لئے ہی ہو۔)

۶۸۱۵:.....مکرر ہے۔اور اس کو بھی روایت کیا علاء بن عبد الرحمٰن بن یعقوب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے لئے عمل کرتا ہے اور اس میں میرے ماسوا کو شریک کرتا ہے میں اس سے لاتعلق ہوں۔ وہ اسی کے لئے ہے جس کو شریک ٹھہرایا گیا۔

۶۸۱۶:.....ہمیں اس کی خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی زکریا عنبری نے ان کو ابو عبد اللہ بوشنجی نے ان کو امیہ بن بسطام نے ان کو یزید

(۶۸۱۵).....مکرر. (۱) سقط کله من أ وأثبتناه من ب.

بن زریع نے ان کو روح بن قاسم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن لبنۃ ابراہیم بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن ابی طالب نے ان کو یعقوب دورقی نے ان کو ابن علیہ نے ان کو روح بن قاسم نے ان کو علاء نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے ابن علیہ سے۔

۶۸۱۷:......ان کو خبر دی ابونصر بن ابوقتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو ان کے والد نے ان کو زیاد بن عیسیٰ نے ان کو ابوسعید بن ابوفضالہ انصاری نے جو صحابہ میں سے تھے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب سب اولین و آخرین کو جمع کر لیں گے تو اس دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ بے شک اللہ شریکوں سے سب سے زیادہ غنی ہے اور لاپرواہ ہے شرک سے جس نے کسی عمل میں اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا تھا اسے چاہئے کہ وہ اسی سے اس کا ثواب بھی طلب کر لے۔

قابل عبرت سزا:

۶۸۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ برقی نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو مسلمہ بن کہیل نے اس نے سنا جندب سے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں نے نہیں سنا کسی سے جو کہے کہا رسول اللہ نے۔جو شخص کسی کے عیب کو پھیلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرے گا اور جو شخص دیکھاوا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دے گا قابل عبرت عذاب۔

اس کو بخاری نے ابونعیم سے روایت کیا ہے اور مسلم نے اسحاق بن ابراہیم سے اس نے ابونعیم سے اور اس نے اس کو حدیث وکیع سے بھی روایت کیا ہے۔

۶۸۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی بن میمون میمونی نے رقہ میں اور ابو اسامہ عبداللہ بن اسامہ حلبی نے حلب میں۔دونوں کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد اسماعیل بن سمیع نے ان کو مسلم بن بطین نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کے بارے میں کوئی بات مشہور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قابل عبرت سزا دے گا (یا اس کو رسوا کرے گا) جو شخص عمل میں دکھاوا کرے گا اللہ اس کو دکھاوے کی عبرت ناک سزا دے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عمر بن حفص سے۔

۶۸۲۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حجر بن الحارث غسانی نے ان کو عبداللہ بن عوف نے وہ عامل تھا عمر بن عبدالعزیز کا وہ کہتا ہے کہ جب عبدالملک بن مروان نے عمرو بن سعید بن عاص کو قتل کیا تو بشر بن عقبہ نے کہا اے ابوالیمان تحقیق آپ کو بات کرنے کی ضرورت ہے آپ اٹھئے اور کلام کیجئے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے جو شخص دکھاوے اور سننے کی جگہ (شہرت کے لئے) کھڑا ہو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو دکھاوے اور شہرت کے عذاب کی جگہ کھڑا کرے گا۔اور انہوں نے کہا کہ سعید بن منصور سے مروی ہے انہوں نے بشر بن عقربہ سے روایت کی ہے۔

۶۸۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ابونعیم نے۔اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد حسن بن احمد بن ابراہیم بن فراس نے مکہ میں مسجد الحرام میں ان کو خبر دی ابوحفص عمر بن محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن ابوسفیان بن عبدالرحمٰن بن صفوان بن امیہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ابوالحسن علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو اعمش

نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابوعبیدہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔انہوں نے دکھاوا کرنے کا ذکر فرمایا۔اور پھر فرمایا کہ ابواسامہ کی ایک روایت میں ہے کہ ہم لوگ ابوعبیدہ کے پاس تھے انہوں نے دکھاوا کرنے کا ذکر کیا۔پھر فرمایا کہ ایک شیخ ہے جس کی کنیت ابویزید ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے عمل کے بارے میں لوگوں کو سنوائے گا (یعنی شہرت دے گا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پوری مخلوق کے آگے اس کی شہرت کرے گا اور اس کو ذلیل کرے گا اور اس کو رسوا کرے گا۔

۶۸۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحاق فزاری نے ان کو اعمش نے ان کو عمر بن مرہ نے کہ میں ابوعبیدہ بن عبداللہ کے پاس تھا اور ان کے پاس ایک شیخ بیٹھا تھا جس کی کنیت ابوعمرو کہی جاتی تھی اسی طرح کہا کہ میں بیٹھا تھا عبداللہ بن عمرو کے ساتھ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہ دونوں آپس میں باتیں کر رہے تھے۔عبداللہ بن عمرو نے کہا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے جو شخص دکھاوے کے لئے اللہ کو سنائے گا۔اللہ تعالیٰ اس کے بارے اپنی مخلوق میں مشہور کرے گا اور اس کو ذلیل و رسوا کرے گا (ان کی تحقیر و تذلیل کرے گا۔)

اس کو روایت کیا ہے جریر بن عبدالحمید نے ان کو اعمش سے اور کہا ابویزید نے اور اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک آدمی سے ابوعبیدہ کے گھر میں۔

۶۸۲۳:......ہمیں خبر دی فقیہ نے ان کو ابوعثمان بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو عبداللہ بن یزید مقریٔ نے ان کو حیوۃ نے ان کو ابوصخر نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی مکحول نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہند دراوردی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے۔

جو شخص کھڑا ہو دکھاوے یا شہرت کی جگہ پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو دکھاوا کرے گا اور قابل عبرت عذاب دے گا۔

۶۸۲۴:......ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبداللہ بن زید بن ورقاء خزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ زہری کے پاس منیٰ میں آیا اور ہم لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے۔انہوں نے ہمارے بارے میں حکم دیا اور ہمیں وہاں سے ہٹا دیا گیا اس کے بعد انہوں نے ہم لوگوں کے پاس لڑکا بھیجا۔پھر ہمیں زہری نے حدیث بیان کی اور کہا کہ میں نے سنا عباد بن تمیم سے اس نے اپنے چچا سے اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔اے عربوں کے عیوب و نقائص کو شہرت دینے والو! تین بار یہ جملہ کہا۔پھر فرمایا جس چیز کا مجھے تمہارے بارے میں خوف ہے اس میں زیادہ ڈر کی بات دیکھاوا ہے اور خفیہ شہوت ہے (یعنی خفیہ طریقے سے خواہش و شہرت کو پورا کرنا۔)

۶۸۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بغدادی نے ان کو محمد بن احمد بن ابراہیم بن عیسیٰ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم بن جوتی نے۔ان کو عبدالملک بن عبدالرحمٰن زماری نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابن ابوذئب نے زہری سے ان کو عباد بن تمیم نے ان کو ان کے چچا نے کہ نبی کریم نے فرمایا اے عربوں کے عیوب و نقائص کو شہرت دینے والو! (یا اے عربوں کو موت کی اطلاعات دینے والو تین بار یہ الفاظ فرمائے پھر فرمایا) سب سے زیادہ خوف اور ڈر کی بات جو تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں وہ ہے میرے بعد ریاکاری دکھاوا کرنا اور خفیہ شہوت پوری کرنا (جنسی خواہش پوری کرنا) اس سے آپ کی مراد زنا کرنا تھا۔

۶۸۲۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو ضحاک بن مخلد نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن شہاب سے وہ کہتے تھے اے عرب کی جماعتو! بے شک سب سے زیادہ ڈر کی بات جو میں تمہارے بارے میں

ڈرتا ہوں وہ ہے تمہارا دکھاوا کرنا عمل میں اور خفیہ طریقے سے جنسی خواہش کو پورا کرنا۔

۶۸۲۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصالح نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابن شہاب نے ان کو محمود بن لبید نے ان کو شداد بن اوس نے کہ انہوں نے کہا۔ اے عربوں کو موت کی خبریں پہنچانے والو! تین بار کہا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا مگر یہ کہا کہ جی ہاں۔ پھر فرمایا کہ بے شک بڑے ڈر کی بات جو میں تمہارے اوپر ڈرتا ہوں وہ عمل میں دیکھاوا کرنا اور چھپ کر جنسی خواہش پوری کرنا ہے۔ (یعنی زنا کر کے۔)

۶۸۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن شیبان نے ان کو سفیان نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں اس کو محمود سے وہ کہتے ہیں کہ جب شداد بن اوس کو وفات آن پہنچی انہوں نے فرمایا: سب سے زیادہ خوف کی بات جس کا میں خوف کرتا ہوں تمہارے اوپر وہ ہے عمل میں دکھاوا کرنا اور جنسی خواہش چھپ کرنا جائز طریقے سے پوری کرنا۔

منافق مثل منکر ہے:

۶۸۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوصالح بن کیسان نے ان کو ابن شہاب نے ان کو محمود بن ربیع نے یہ وہی صاحب ہیں رسول اللہ نے جن کے منہ میں کلی بھر کر ڈالی تھی ان کے کنویں سے۔ یہ کہ شداد بن اوس بن ثابت بن اخی حسان بن ثابت رو پڑے اور محمود بیٹھے ہوئے تھے ان کے ساتھ انہوں نے کہا اے عرب کے ناعیو موت کی خبریں لانے والو! کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں اللہ آپ پر رحم کرے؟ فرمایا اس امت پر سب سے زیادہ ڈر کی بات جس سے میں ڈرتا ہوں وہ ہے ریاکاری اور دکھاوا اور چھپ کر جنسی خواہش پوری کرنا۔ بے شک تم لوگ اس وقت نہیں دیئے جاؤ گے مگر سروں کی جانب سے وہ جو جب ان کو خیر کا حکم ملے اطاعت کریں اور جب شر کا حکم ملے جب بھی اطاعت کریں۔ منافق کون ہے؟ بے شک منافق مثل منکر ہے۔

اپنی تھوک گھوٹ لیتا ہے روک لیتا ہے وہ اس کو نہیں نقصان دیتی مگر اسی کے نفس کو۔ اس طرح کہا ہے۔

اور دوسرے طریق سے مروی ہے شداد بن اوس سے جو کہ مسند ہے اس لفظ کے ساتھ۔

۶۸۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسین بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبدالواحد بن زید بصری نے ان کو عبادہ بن نسی کندی نے ان کو شداد بن اوس نے کہ وہ اس پر داخل ہوئے وہ اپنے فیصلے پر رو رہے تھے ان سے کہا گیا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا ایک حدیث ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی وہ مجھے یاد آ گئی تھی۔ پوچھا گیا کہ وہ کون سی حدیث ہے فرمایا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا کہ میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر میرے بعد شرک کرنے سے اور چوری چھپے جنسی خواہش پوری کرنے سے۔ میں نے عرض کی تھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک کرے گی؟ فرمایا اے شداد بے شک وہ لوگ چاند سورج کی عبادت نہیں کریں گے نہ ہی پتھروں کی اور بتوں کی بلکہ وہ اپنے اعمال میں دکھاوے کریں گے میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) خفیہ شہوت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا صبح کرے گا الگ ان کا درانحالیکہ وہ روزہ دار ہو گا لہٰذا اس کی شہوات وخواہشات میں سے کوئی شہوت وخواہش اس کے آگے آ جائے گی اور وہ اپنی اسی خواہش میں پڑ جائے گا اور اپنے روزے کو بھی وہ نظر انداز کر دے گا۔

۶۸۳۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید بن شریک نے ان کو ابومریم نے ان کو ابوالزناد نے ان کو عمرو بن ابوعمرو

نے ان کو عاصم بن عمر نے ان کو قتادہ نے ان کو محمود بن لبید نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سب سے زیادہ خوف ناک بات جو میں ڈرتا ہوں تمہارے بارے میں وہ ہے شرک اصغر۔اس نے کہا کہ شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا ریا کاری کرنا۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس دن بندوں کو ان کے اعمال کی جزادی جائے گی۔کہ تم لوگ دکھاوے کے لئے عمل کرنے والے دنیا میں دکھاوا کرتے تھے ذرا نظر مار وان کے پاس کوئی جزا کوئی بدلہ کوئی خبر ہے تمہیں دینے کے لئے۔جن کو تم دیکھاتے تھے۔

۶۸۳۲:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن حسین بن مکرم نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو کثیر بن زید نے ربیح بن عبدالرحمٰن نے بن ابوسعید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ باری باری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور ان کے پاس رات گذارتے تھے پھر اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس میں کہا ہے کہ میں ڈرتا ہوں تمہارے اوپر مسیح دجال کے ڈر سے زیادہ ڈرنا۔شرک خفی سے کہ کیسے کوئی آدمی اور عمل کرے بندے کو دیکھانے کے لئے۔

۶۸۳۳:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال بزاز نے ان کو ابواز ہر فریابی نے ان کو سفیان نے مغیرہ سے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بشارت دے دو اس امت کو بلندی اور رفعت ملنے اور نصرت کی۔اور دھرتی پر حکومت ملنے کی اور اس شخص کے لئے جو ان میں سے آخرت کا کوئی عمل کرے گا دنیا کے لئے اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے محمد بن یوسف فریابی نے ثوری سے اور اس کو روایت کیا ہے زید بن حباب وغیرہ نے حزار ثوری سے اس نے مغیرہ خراسانی سے اس نے ربیع بن انس سے اس نے ابوالعالیہ سے اس نے ابی سے۔

نیک اعمال کا اجر:

۶۸۳۴:......ہمیں اس کی خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو سفیان نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس کو روایت کیا ہے قبیصہ نے سفیان سے اس نے ایوب سے اس نے ابوالعالیہ سے۔

۶۸۳۵:......ہمیں خبر دی اس کی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم طبرانی نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابوایوب نے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔بشارت دے دیجئے آپ اس امت کو، آسانی کر دینے کی اور عظمت اور رفعت کی دین کے اندر۔اور تمکین فی الارض یعنی شہروں میں حکومت ملنے کی۔اور قدرتی نصرت و مدد۔جو شخص ان میں سے کوئی عمل آخرت دنیا کے لئے کرے گا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

قرآن اور سنت سے ثابت ہے کہ ہر وہ عمل جس میں یہ ممکن ہو کہ اس کے ساتھ اللہ کی رضا کا ارادہ کیا جائے اس کو جس وقت محض تقرب الٰہی کے لئے نہ کیا جائے اور محض اس کی رضا کو طلب کرنے کے لئے نہ کیا جائے تو وہ ضائع کر دیا جاتا ہے اور اسے عمل کے ساتھ ثواب بھی مرتب نہیں ہوتا۔ہاں مگر یہ ہے کہ اس مسئلے میں تفصیل ہے وہ یہ ہے کہ وہ عمل اگر جملہ فرائض میں سے ہو تو جو شخص اس کو ادا کرتا ہے،اور اس کے ساتھ فرض کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو ادا کرتے ہوئے فرض کی نیت کے سوا یہ خیال بھی کرتا ہے کہ لوگ یہ کہیں کہ وہ یہ عمل کرتا ہے اور بہت نمازی ہے وغیرہ تو ایسے کرنے سے عمل سے اللہ کی رضا باطل ہو جاتی ہے مگر وہ شخص اللہ کی ناراضگی سے بچ جاتا ہے۔اور اس کے ذمے سے فرض ساقط ہو جاتا ہے چنانچہ اس سے آخرت میں اس عمل کے بارے میں مواخذہ نہیں ہوگا اور اس کو فرض کے تارک کی سزا بھی نہیں ملے گی۔مگر یہ عمل مستوجب ثواب بھی نہیں

ہوگا۔اس کا ثواب صرف اس عمل پر لوگوں کا تعریف کر دینا ہے دنیا میں اور خصوصی طور پر اس کے فعل پر اس کی تعریف کر دینا ہے۔
اور اگر وہ عمل نفل کے قبیل سے ہے اور عمل کرنے والا اس کو کر کے اس کے ساتھ لوگوں کی رضا اور خوشی کا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کا نہیں کرتا۔تو ایسے عمل کا اجر تباہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے عمل سے ایسی کوئی شئ اس کو حاصل نہیں ہوتی جو بندے کے لئے ہو جیسے پہلے والے عمل سے کچھ حاصل ہوتا ہے اور اس کے عمل سے ایسی کوئی شے اس کو حاصل نہیں ہوتی جو بندے کے لئے ہو جیسے پہلے والے عمل سے کچھ حاصل ہوتا ہے مثلاً اس کے ذمے سے فرض کا ساقط ہو جانا۔اس تفصیل کے بعد۔ایسے دونوں عمل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اس بات پر سزا دے گا کہ ان دونوں نے یہ عمل لوجہ اللہ کیوں نہیں کیا اور اس کے ثواب کی تکمیل کے طور پر لوگوں سے تعریف سننے کو بھی شامل کیا۔دو وجوہ کا احتمال رکھتا ہے۔
وجہ اول:.......یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ (ریاء کار کو) فرمائیں گے (کہ تم نے یہ چاہا تھا کہ لوگ تمہیں ایسا ایسا کہیں) اور وہ کہہ دیا گیا تھا لہٰذا لے جاؤ اس کو جہنم کی طرف۔یہ اطلاع ہے کہ ریا کار کو لوجہ اللہ کے قصد سے لوجہ الناس کے قصد کی طرف عدول کرنے کی سزا ضرور دی جائے گی۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے وجہ اللہ اور اللہ کی رضاء کو ہلکا اور بے وزن سمجھا اور اس کی نعمت کی توہین کی علاوہ ازیں اور بھی اس میں گناہ ہو سکتے ہیں،اور گناہ کوئی بھی ہوں سب کے سب موجب سزا نہیں اسی طرح یہ بھی ہیں۔میں کہوں گا کہ ہاں (ایک صورت بخشنے کی ہے) وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اسے معاف کر دے۔
وجہ ثانی:.......یا تو جیہ ثانی یہ ہے کہ وہ شخص نہ سزا دیا جائے گا اور نہ ثواب دیا جائیگا۔(مگر پھر سوال ہوگا کہ حدیث میں جو کچھ آیا ہے اس کا کیا حل ہے) تو یہ کہا جائے گا کہ یہ اعمال جن میں اس نے ریا کاری کی تھی اس کو ایسا فائدہ نہیں دیں گے جن کے ساتھ ترازو میں وزن زیادہ ہو جائے اور وہ بھاری ہو جائے اور ان کے ساتھ اطاعات والا پلڑا معاصی والے پلڑے سے جھک جائے۔یہ نہیں کہ یہ ریا کاری پر اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔
سوائے اس کے نہیں کہ ریا کاری کی سزا عمل کو اکارت کر دینا اور ضائع کر دینا ہے فقط۔
اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے جو کچھ بھی عمل کیا تھا وہ عمل اللہ کی عبادت کے طور پر کیا تھا،ہاں مگر یہ بات ہے کہ اس نے اپنے عمل کے ساتھ لوگوں کے تعریف کرنے کا بھی ارادہ کر لیا تھا۔پس جس وقت ان پر یہ ارادہ مسلط ہو گیا تو اس کو اس کے فعل کی جزا دی گئی اور اس کے لئے اس کے سوا دوسرا ایسا کوئی گناہ نہیں تھا جو مستوجب سزا ہوتا۔اس لئے کہ اس کا پورا عمل دو چیزیں ہیں۔
ایک تو فعل ہے جو اس بات سے خالی نہیں ہو سکتا کہ اس کا کرنا اللہ کی عبادت ہے۔کیونکہ اگر اس کا ارادہ اللہ کی عبادت کا نہ ہوتا بلکہ کسی اور کی عبادت کا ہوتا یعنی وہ غیر اللہ کی عبادت کا ارادہ کرے تو کافر ہو جائے۔اور دوسری چیز عمل کرنے والے کا یہ قصد و ارادہ ہے کہ لوگ اس کے فعل پر اس کی تعریف کریں۔یہ ارادہ نہیں کہ اس پر ثواب دیا جائے گا۔(جہاں تک ان دونوں چیزوں کا تعلق ہے) تو پہلی چیز کوئی گناہ نہیں ہے۔اور دوسری چیز گناہ ہے پس جب اس نے توبہ نہیں کی اور لوگوں کی بات پر رک گیا تو تحقیق اس کی جزا دیا گیا لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ اسی کے امر کی کوتاہی ہے۔واللہ اعلم۔
امام احمد نے فرمایا:اسی مذکورہ تفصیل کی بنیاد پر حدیث کی یہ تاویل ہوگی کہ جس وقت جہنم میں ڈالا جائے گا اس وقت اس ریا کاری کے علاوہ بھی اس کے گناہ ہوں گے لہٰذا ان گناہوں اور اس ریا کاری کے ساتھ مل کر طاعات کا پلہ معاصی کے پلے پر بھاری نہیں ہو سکا لہٰذا وہ اپنے گناہوں کی سزا دیا جائے گا۔اس فعل کی نہیں جو اس نے بطور ریا کاری کے کیا تھا۔واللہ اعلم۔
اور وہ حدیث جو ہم نے روایت کی ہے ابی بن کعب سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ کی

(۶۸۳۵).....(۱) فی ب عملہ (۱).....فی ب عبادۃ

حدیث وہ اسی صورت کی دلالت کی طرح ہیں۔

اعمال کا دارومدار نیت پر ہے:

۶۸۳۶:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمام بن محمد بن غالب نے ان کو ابراہیم بن عرعرہ نے ان کو حارث بن غسان نے ان کو ابوغسان نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو انس نے ان کو نبی کریم نے آپ نے فرمایا۔ بنی آدم کے اعمال قیامت میں لائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے آگے مہر زدہ صحیفوں میں لے جائیں گے اللہ تعالیٰ حکم دے گا۔ پھینک دو ان کو وہ کہیں گے اللہ کی قسم نہیں جانتے ہم صرف خیر ہی ہیں یہ (یعنی ان میں کوئی برائی اور گناہ نہیں ہے۔) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ بے شک اس کا عمل میرے لئے نہیں تھا بلکہ غیر اللہ کے لئے تھا اور بے شک میں قبول نہیں کرتا مگر صرف وہی جس کے ساتھ میری رضا طلب کی گئی ہو۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے حسان بن غسان سے۔ اور تمیم بن طرفہ کی روایت ہے ضحاک بن قیس فہری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میں بہتر ہوں شریکوں کی نسبت۔ جو شخص میرے ساتھ کسی کو شریک کرے گا وہ عبادت اسی شریک کے لئے ہے۔ اے لوگو اپنے اعمال کو اللہ کے لئے خالص کرو بے شک اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا مگر صرف اسی عبادت کو جو اسی کے لئے خالص کردی گئی ہو یوں نہ کہو کہ یہ اللہ کے لئے اور یہ رحم کے لئے ہے (یعنی فلاں تعلق اور رشتہ کے لئے ہے) اور یہ رحم کے لئے ہے اللہ کے لئے اس میں سے کچھ بھی نہیں ہے اور یہ بھی نہ کہو کہ یہ اللہ کے لئے ہے اور یہ تمہاری رضاء کے لئے ہے اس میں سے اللہ کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ او رہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث فقیہ نے ان کو علی بن عمر نے ان کو یحییٰ بن صاعد نے اور جعفر بن محمد بن محمد یعقوب صیدلی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابراہیم بن مجشر نے ان کو عبیدہ بن حمید نے۔ ان کو حدیث بیان کی عبدالعزیز بن رفیع وغیرہ نے تمیم سے اس نے طرفہ سے اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

۶۸۳۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو عبداللہ بن مسلمہ نے ان کو مالک نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو علقمہ بن وقاص نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں بے شک آدمی کے لئے وہی کچھ ہے جو کچھ وہ نیت کرے وہ شخص جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے بس اس کی ہجرت تو اللہ اور رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہے وہ اس کو پائے گا، یا عورت کے لئے ہے کہ وہ اس سے نکاح کرلے گا۔ الغرض انسان کی ہجرت اسی کے لئے مانی جائے گی جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔

بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا ہے قعنبی سے اس نے مالک سے۔

۶۸۳۸:.....ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابوالعالیہ نے ہم لوگ پچاس سال سے حدیث بیان کررہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آگے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے جو خالص اسی کے لئے ہوں۔ وہ فرماتا ہے کہ یہ میرے لئے ہے میں اس کی جزا دوں گا۔ اور جو عمل اللہ کے سوا کسی اور کے لئے ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا ثواب اسی سے لے لو جس کے لئے یہ عمل کیا تھا اور ہم لوگ پچاس سال سے یہ حدیث بیان کررہے ہیں کہ بندہ جب کسی مرض میں پھنس جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لئے نیکیاں لکھو جیسے تم اس کی صحت میں اس کے لئے لکھتے تھے یہاں تک کہ یا تو میں اس کو قبض کرلوں یا میں اس کو تندرست کردوں۔ اور ہم لوگ پچاس سال سے حدیث بیان کررہے ہیں کہ جو شخص کسی بیماری میں مبتلا ہوجائے۔ اور اس میں وہ موت کے قریب ہوجائے، اس کے گناہ ایسے ہوجاتے ہیں جیسے اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنم دیا ہے۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو بشر نے ان کو ابو اسماعیل نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص دنیا میں کسی عمل کا دکھاوا کرے اللہ تعالیٰ اس کا عمل اسی بندے کے حوالے کر دے گا اور فرمائے گا کہ ذرا دیکھ کیا وہ تجھے کوئی فائدہ دے سکتا ہے۔

۶۸۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو یزید بن ہارون نے اور اس نے یہ آیت پڑھی۔ فليعمل عملاً صالحاً و لا يشرك بعبادة ربه احداً جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے ابن ابوذہب نے ان کو بکیر بن عبداللہ بن اشج نے ان کو ولید بن سرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! ایک آدمی اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور وہ اس کے ساتھ دنیا کی عزت طلب کرتا ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے اس نے لوگوں اس سے بہت بڑا جان لیا ہے۔

دوبارہ سوال کیا اس آدمی نے آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔ امام احمد نے فرمایا یہ حدیث مقابل والی حدیث کے ساتھ مل کر اس موقف کو پکا کرتی ہے جس کو شیخ حلیمی نے اختیار کیا ہے۔

۶۸۴۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق سے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو شعبہ نے سماک بن حرب سے اس نے مری بن قطری سے اس نے عدی بن حاتم سے اس نے کہا یا رسول اللہ! میرے والد مہمان نوازی کرتے تھے۔ اور مہمان نوازی کرنے کو پسند کرتے تھے اور اس نے کئی دیگر کئی باتیں اچھے اخلاق میں سے گنوائیں (کہ وہ کرتے تھے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے والد نے ایک چیز کا ارادہ کیا تھا اس نے اس کو پالیا تھا۔ سماک نے کہا کہ آپ کی مراد تھی ذکر کرنا۔ یعنی اس کا ارادہ یہ ہوتا تھا کہ لوگ اس کی نیکیوں اور اچھائیوں کو یاد کریں۔

شرک اصغر:

۶۸۴۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے اور ابن لہیعہ نے دونوں کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو یعلیٰ بن شداد بن اوس نے کہ انہوں نے اس حدیث بیان کی اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ ہم لوگ عہد رسول میں ریاء کاری کرنے کو چھوٹا شرک کہتے تھے۔

۶۸۴۳:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسین نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو عمار بن صالح نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو عبدربہ بن سعید نے یعلیٰ بن شداد سے اس نے اپنے والد سے اس نے کہا کہ ہم لوگ زمانہ رسول میں ریاء کار کو شرک اصغر شمار کرتے تھے۔

۶۸۴۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو ابوالولید نے ان کو عبدالحمید بن بہرام نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عبدالرحمن بن غنم نے ان کو شداد نے ان کے والد سے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ کے زمانے میں ریاء کاری کو شرک اصغر شمار کرتے تھے۔

اور اسی اسناد کے ساتھ شداد بن اوس سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ کہتے تھے۔ جس شخص نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے صدقہ کیا

اس نے شرک کیا۔

۶۸۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو فزاری نے لیث سے اس نے مجاہد سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں۔

والذین یمکرون السیأت لھم عذاب شدید و مکر اولئک ھو یبور.

جو لوگ برائی کی تدبیر کرتے ہیں ان کے لئے شدید عذاب ہے اور ان لوگوں کی تدبیر ہلاکت ہے۔

فرمایا کہ وہی لوگ ریاکاری کرنے والے ہیں۔

۶۸۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اور ابوبکر نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحٰق فزاری نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے اور ایک آدمی نے مجھ کو حدیث بیان کی ہے ان سے فرمایا کہ والذین یمکرون السیئات جو لوگ برائی کی تدبیریں کرتے ہیں۔اس سے مراد۔ریاکاری کرنا ہے۔ان کی تدبیر ہلاکت میں ہے۔

۶۸۴۷:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابوسنان نے وہ کہتے ہیں کہ کہا مجاہد نے والذین یمکرون السیئات جو لوگ برائی کی تدبیر کرتے ہیں۔فرمایا وہ اصحاب ریاء ہیں یعنی دکھاوا کرنے والے لوگ۔

۶۸۴۷:......(مکرر ہے) فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سعید نے ان کو سفیان نے ان کو لیث بن ابی سلیمان نے ان کو شہر بن حوشب نے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں۔ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ پاک کلمات اس کی طرف اوپر کو چڑھ جاتے ہیں۔اور عمل صالح کو وہ اوپر اٹھالیتا ہے۔

فرمایا کہ عمل صالح کلام طیب کو اونچا کرتا ہے۔اور والذین یمکرون السیئات اس سے مراد ہے وہ لوگ جو دکھاوا کرتے ہیں۔سفیان نے کہا کہ مکر عمل ہوتا ہے۔

۶۸۴۸:......ہمیں خبر دی ابومحمد محسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو شمر بن عطیہ نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عمارہ نے وہ کہتے ہیں۔قیامت کے دن دنیا کو لایا جائے گا۔اور کہا جائے گا کہ علیحدہ کر اس میں سے جو کچھ اللہ کے لئے تھا لہٰذا علیحدہ کر لیا جائے گا اور باقی ساری دنیا جہنم میں ڈال دی جائے گی۔

جہنم کا چار سو مرتبہ پناہ مانگنا:

۶۸۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے۔ان دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو مالک بن اسماعیل نے ان کو ابوغسان نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو شمر بن عطیہ نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عمرو بن عنبسہ نے وہ کہتے ہیں قیامت کے دن دنیا کو پیش کیا جائے گا پھر اس میں جو کچھ اللہ کے لئے تھا اس کو علیحدہ اور جو غیر اللہ کے لئے تھا اس کو علیحدہ کر لیا جائے گا اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

۶۸۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو عثمان ابوسلمہ نے ان کو عمر قصیر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ بے شک جہنم میں ایک وادی جس سے جہنم چار

(۶۸۴۸)......(۱) فی ب عبادة.

سومرتبہ روزانہ پناہ مانگتی ہے وہ ردیوں کے اس طبقے کے لئے ہے جو (قراء میں) ریا کاری کرتے ہیں۔

۶۸۵۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحاق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو خبر دی بخاری نے ان کو خبر دی ثابت بن محمد نے ان کو عمار بن یوسف نے ان کو ابومعاذ نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ کی پناہ مانگو جب الحزن سے۔ کہا گیا کہ اس میں کون رہے گا؟ فرمایا کہ اپنے اعمال میں ریا کاری کرنے والے امام بخاری نے فرمایا کہ ابن سیرین سے ابومعاذ کا سماع ثابت نہیں ہے۔ اور وہ خود مجہول راوی ہے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ مذکورہ حدیث کے امثال ان لوگوں میں ہیں جن کے اعمال مخلوق کے دیکھاوے کے لئے ہوتے ہیں اس کے لئے کوئی شئی باقی نہیں رہتی اس سے مراد لی ہے اللہ کی رضا۔

ریاکاری اور نیک اعمال:

۶۸۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابونصر نے یعنی عبدالوہاب نے کہ کلبی سے پوچھا گیا تھا اور میں موجود تھا۔

اس قول باری کے بارے میں **فمن کان برحوا لقاء ربه فلیعمل عملاً صالحاً و لایشرک بعبادة ربه احداً**. انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوصالح نے عبدالرحمٰن بن غنم سے جب وہ دمشق کی مسجد میں پہنچے تو بعض اصحاب رسول کے ساتھ بیٹھے تھے۔ ان میں حضرت معاذ بن جبل بھی تھے۔ عبدالرحمٰن نے کہا اے لوگو بے شک سب سے زیادہ ڈر کی بات جو میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں وہ شرک خفی ہے۔ حضرت معاذ نے فرمایا: اے اللہ تو معاف فرما کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا فرماتے تھے۔ جب ہم لوگوں سے الوداعی خطاب فرمایا تھا کہ بے شک شیطان مایوس ہو چکا ہے اس بات سے کہ تمہارے جزیرے میں اس کی عبادت کیا جائے گی اسی جزیرے میں۔ لیکن اس کی اطاعت کی جائے گی ان اعمال میں جن کو تم لوگ حقیر سمجھتے ہو وہ اس پر بھی خوش ہو گیا ہے تو عبدالرحمٰن نے کہا میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں اے معاذ وہ راضی ہو گیا ہے۔ عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں اے معاذ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا فرماتے تھے۔ جو شخص دکھاوے کے لئے روزہ رکھے اس نے شرک کیا؟ اور جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی اس نے بھی شرک کیا؟

حضرت معاذ نے فرمایا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی **فمن کان یرجوا لقآء ربه الخ.** جو شخص اپنے رب کو ملنے کی امید رکھتا ہے۔ اس کو چاہئے کہ وہ عمل صالح کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ فرمایا کہ یہ آیت لوگوں پر مشکل گذری حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کیا میں اس کو آسان کر دوں تم سے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ سے تکلیف اور پریشانی دور کرے گا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اس آیت کی طرح ہے جو سورہ روم میں ہے۔ **وما اتیتم من ربًا لیربوا فی اموال الناس فلا یربوا عندالله.** جو تم ربا دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مالوں میں اضافہ ہو وہ اللہ کے نزدیک اضافہ نہیں ہوتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بطور ریا کے عمل کرے وہ عمل نہ تو اس کے فائدے کے لئے لکھا جاتا ہے نہ نقصان کے لئے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت اگرچہ صحیح ہے۔ تو یہ شہادت دیتی ہے اس کے لئے جس موقف کو حلیمی نے اختیار کیا ہے وجہ ثانی کے طور پر۔ باقی رہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ **فقد اشرک** اس نے شرک کیا۔ واللہ اعلم۔

اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا ہوگا کہ اس شخص نے شرک کیا اپنے ارادے میں اپنے عمل کے ساتھ غیر اللہ کے لئے اس لئے

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں اس عمل سے لاتعلق ہوں وہ اس کے لئے جس کو شریک بنایا گیا تھا۔

۶۸۵۳:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو حسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابی طلحہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولایشرک بعبادة ربہ احد، ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ان مشرکوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ غیر اللہ کی عبادت کی تھی۔ یہ آیت مؤمنوں کے بارے میں نہیں ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے: فویل للمصلین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون. ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ اس سے مراد منافق ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ مؤمنوں کو اپنی نمازیں دکھلاتے تھے جب آ جاتے تھے اور جب غائب ہوتے تھے تو نمازیں چھوڑ دیتے تھے۔ اور مسلمانوں سے بغض رکھتے ہوئے ادھار کی چیز دینے کو منع کر دیتے تھے یہی خیر مراد ہے الماعون کے لفظ سے۔ اس کو اسی طرح روایت کیا ہے علی بن طلحہ نے۔

۶۸۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی نے ان کو ان کے دادا نعیم بن حماد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو معمر نے ان کو عبدالکریم الجزری نے ان کو طاؤس نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بے شک میں اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے بھی واقف ہوں میں عمل سے اللہ کی رضا کا ارادہ کرتا ہوں۔ اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ میرا اٹھکانہ بھی دیکھا جائے (یعنی لوگ دیکھیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ یہی آیت نازل ہوئی کہ جو شخص اپنے رب کی ملاقات کا یقین رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ عمل صالح کرے اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

اس کو روایت کیا ہے عبدان نے ابن مبارک سے اس نے اس کو مرسل کیا ہے اس نے اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۶۸۵۵:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے آپ کو یحییٰ بن معین نے ان کو عمر بن عبید نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے۔ کہ ولا یشرک بعبادة ربہ احداً. اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

سعید بن جبیر نے کہا کہ مطلب ہے کہ ریا کاری نہ کرے۔

۶۸۵۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو ابوجعفر رازی نے "ح" ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن حمدان نے الجلاب نے ہمدان میں ان کو اسحاق بن احمد خزاز نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے ان کو ابوجعفر رازی نے ان کو ربیع نے ان کو انس بن مالک نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فقیہ کی ایک روایت میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص دنیا سے رخصت ہوا اللہ کے لئے عمل کو خالص کرتے ہوئے اور اس کی عبادت کرتے ہوئے درانحالیکہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور نماز کو قائم رکھتے ہوئے زکوٰۃ ادا کرتے کرتے وہ دنیا سے اسی طرح جدا ہوگا کہ اس سے اللہ راضی ہوگا یہی اللہ کا دین ہے جس کو لے کر رسول آئے تھے اور اس کو اپنے رب کی طرف سے انہوں نے پہنچایا تھا۔ احادیث اور باتوں کے گڈمڈ ہونے سے قبل اور ہوا و ہوس کی کثرت

(۶۸۵۴)......(۱) فی ب أحمد (۶۸۵۵)......(۱) فی ب بشیر.

(۶۸۵۶)......أخرجه الحاكم (۲/ ۳۳۱ و ۳۳۲) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبي. (۱)......الصحیح روایة

سے پہلے۔ اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ہے۔

ابو طاہر فقیہ نے یہ اضافہ کیا ہے۔

اسی کے آخر میں جو نازل ہوا (یہ ہے) اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ کہا فقیہ نے اپنی روایت میں انہوں نے کہا: ان کی توبہ سے مراد بتوں کو چھوڑ دینا ہے اور ان کی عبادت کو بھی۔

ابو عبداللہ نے کہا کہ اس کی روایت میں ہے۔ کہ اگر وہ توبہ کریں۔ کہتے ہیں کہ چھوڑ دیں بتوں اور ان کی عبادت کو دوسری آیت میں فرمایا کہ:

فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین.

کہ اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے بھائی ہیں دین میں۔

اور فقیہ طاہر نے۔ نماز قائم کرنے زکوٰۃ ادا کرنے کا اول میں ذکر نہیں کیا۔

ایمان و یقین کیا ہیں؟

۶۸۵۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد نے ان کو محمد بن یحییٰ قطعی نے ان کو عبدالعزیز بن عبدالصمد نے ان کو ابو عمران جونی نے ان کو ابو فراس نے وہ ایک تھے قبیلہ اسلم سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نے آواز لگائی یا رسول اللہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اخلاص۔

۶۸۵۸:...... اور ہمیں خبر دی اس کے ساتھ دوسرے مقام پر اسی اسناد کے ساتھ ابو فراس جو کہ بنو اسلم سے ایک آدمی تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاہو تم مجھ سے پوچھ سکتے ہو ایک آدمی نے آواز لگائی یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، اس شخص نے پھر پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ اخلاص۔ اس شخص نے پوچھا کہ یقین کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ قیامت کی تصدیق کرنا۔ (یعنی قیامت کے آنے کو سچ ماننا۔)

۶۸۵۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا قرشی نے ان کو حدیث بیان کی احمد بن عیسیٰ مصری نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن زحر نے ان کو ابن ابی عمران نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو معاذ بن جبل نے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب آپ نے ان کو یمن بھیجا تھا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے دین کو خالص کر لیجئے آپ کو تھوڑا سا عمل بھی پورا ہو جائے گا۔

اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ابن وہب سے اور عمرو بن مرہ سے جس کو صحبت رسول حاصل ہے۔ اور تحقیق انہوں نے دوسرے مقام پر کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن زحر نے ان کو ولید بن عمران نے ان کو عمرو بن مرہ جملی نے ان کو معاذ بن جبل نے کہ انہوں نے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب انہوں نے اس کو یمن بھیجا یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا کہ اپنے دین کو خالص کر لیجئے تمہیں قلیل عمل بھی کفایت کرے گا۔

یہ راوی وہی کوفی ہے۔ جس کو صحبت رسول حاصل نہیں ہے اور اس نے حضرت معاذ کو بھی نہیں پایا تھا لہٰذا یہ حدیث مرسل ہوئی۔ واللہ اعلم۔

ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ثابت نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بلیغ ہوتی ہے۔

یہ اسناد ضعیف ہے۔

نیت کے ذریعہ اعمال کی بہتری:

۶۸۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ استاذ ابوسہل صعلوکی سے کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بارے میں پوچھا۔ نیة المرء خیر من عمله ۔کہ آدمی کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔انہوں نے جواب دیا۔اس لئے کہ نیت اعمال کے اخلاص کی جگہ ہے اور عمال ریاء اور خود پسندی کے مقابلہ کے لئے ہیں۔

۶۸۶۰:......(مکرر ہے) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسین بن احمد بن زکریا ادیب سے ھمدان میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن علی بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن یحییٰ ثعلب سے انہوں نے سنا ابن اعرابی سے وہ کہتے ہیں کہ انسان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔اس لئے کہ نیت میں فساد اور خرابی نہیں داخل ہوتا اور عمل میں فساد داخل ہوجاتا ہے۔فساد سے انہوں نے ریاء ودیکھاوا مراد لیا ہے۔

اسی طرف راجع ہوتا ہے جو استاذ ابوسہل نے کہا تھا۔اور تحقیق کہا گیا ہے کہ نیت عمل کے بغیر بھی کبھی عبادت ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس کا عمل نہ کرے اس کے لئے نیکی لکھی جاتی ہے۔حالانکہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ عمل نیت کے بغیر اطاعت نہیں ہوتا۔

۶۸۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوموسیٰ اسحاق بن ابراہیم ہروی نے ان کو ابومعاویہ سنجاری نے ان کو عمرو بن عبید جبار نے ان کو عبیدہ بن حسان نے ان کو عبدالحمید بن ثابت بن ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خبر دی ان کے والد نے ان کو ان کے دادا ثوبان نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ مبارک ہے واسطے مخلصین کے وہ لوگ اندھیروں میں چراغ ہیں ہر تاریک فتنہ ان سے واضح ہوتا ہے۔

۶۸۶۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو فضل بن عیاض نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے۔اس قول باریٔ تعالیٰ کے بارے میں۔

وتبتل الیه تبیلاً. اسی کی طرف سب سے منقطع ہوجا۔

مجاہد نے فرمایا کہ اخلص الیه اخلاصاً. خالص ہوجائے اسی کی طرف خالص ہونا۔

۶۸۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اس معاملے کا دارومدار کیا ہے۔فرمایا کہ اسلام یہ فطرت ہے اور اخلاص ہے، یہ ملت ہے، اور اطاعت ہے۔اور یہ عصمة وتحفظ ہے۔عنقریب تمہارے بعد اختلاف ہوگا۔اس کے بعد کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے منہ پھیرتے ہوئے اور فرمایا کہ خبردار تیری حالت اس کی حالت سے بہتر ہے۔

خلوت میں نیک عمل کرنے کی فضیلت:

۶۸۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے اور محمد بن یزید عدل نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی یوسف بن موسیٰ مروزی نے ان کو یحییٰ بن عثمان نے ان کو بقیہ نے ان کو سلام بن صدقہ نے ان کو زید بن اسلم نے۔ان کو حسن بن ابی درداء نے ان کو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ۔ بے شک عمل پرتقویٰ اختیار کرنا عمل سے زیادہ ضروری ہے بے شک ایک آدمی البتہ عمل کرتا ہے اور اس کے لئے عمل صالح لکھا جاتا ہے جو خلوت میں کیا ہوا عمل ہوتا ہے اس میں ستر گنا اجر بڑھا دیا جاتا ہے۔ شیطان ہمیشہ اس کے پیچھے لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کو لوگوں کے سامنے ذکر کر دیتا ہے اور اس عمل کو ظاہر کر دیتا ہے لہٰذا پھر وہ مخفی کی بجائے ظاہری عمل لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے اجر کا اضافہ مٹا دیا جاتا ہے۔ پھر شیطان اس کے پیچھے پڑا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اس کو دوبار لوگوں کے آگے ذکر کر دیتا ہے پھر وہ یہ پسند کرنے لگ جاتا ہے اس کے عمل کا تذکرہ کیا جاتا رہے اور اس کی تعریف کی جاتی رہے لہٰذا پھر وہ ظاہر عمل سے مٹا کر ریاء اور دکھاوے کے خانے میں لکھ دیا جاتا ہے پس اللہ سے ڈرے وہ آدمی جو اپنے دین کو دنیا سے بچانا چاہتا ہے۔ اور اس کے علاوہ دیگر نے کہا ہے۔ جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اپنے دین کو بچاتا ہے۔ بے شک دکھاوا کرنا شرک ہے۔

۶۸۶۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں کو اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو خبر دی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ضحاک بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سنا بلال بن سعد سے اے رحمٰن کے بندو! بے شک ایک بندہ کسی ایک فریضہ پر عمل پیرا ہوتا ہے اللہ کے فرائض میں سے اور اس کے سوا دیگر فرائض کو ضائع کر دیتا ہے۔ اور شیطان ہمیشہ اس کو امیدیں دلاتا رہتا ہے اور اس کے عمل کو اس کے لئے خوبصورت بتاتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ غیبت کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔ لہٰذا تم لوگ عمل کرنے سے پہلے یہ دیکھ لیا کرو کہ تم اس سے کیا ارادہ کر رہے ہو۔ اگر وہ خالص اللہ کے لئے ہے تو اس کو جاری رکھو اور اگر غیر اللہ کے لئے ہے تو پھر اپنے نفسوں پر شقاوت و بدبختی نہ بناؤ اس لئے کہ پھر تمہارے لئے کوئی شئی نہیں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ عمل میں سے صرف اتنی ہی قبول کرتا ہے جو خالص ہو وہ فرماتا ہے کہ الیہ یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعه. اسی طرف بلند ہوتے ہیں پاک کلمے اور وہ صرف عمل صالح کو اوپر اٹھاتا ہے۔

۶۸۶۶:..... ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو عمر بن حفص سدوسی نے ان کو عامر بن علی نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو حسن نے اللہ کے اس قول کے بارے میں لایذکرون اللہ الا قلیلاً ..... نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر بہت کم۔

فرمایا کہ وہ قلیل اس لئے ہے کہ وہ غیر اللہ کے لئے ہے۔

علم مخلوق کے خلاف حجت ہے:

۶۸۶۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد خلدی نے ان کو ابومحمد جریری نے انہوں نے سنا سہل بن عبداللہ تستری سے انہوں نے فرمایا:

ساری دنیا جاہل ہے مردہ ہے سوائے علم کے اور علم سب کا سب مخلوق کے خلاف حجت ہے سوا اس کے ساتھ عمل کے (یعنی صرف وہ علم جس پر عمل بھی کیا جائے) اور عمل سب کا سب مثل غبار کے ہے سوائے اخلاص کے اس میں سے اور اخلاص امر عظیم ہے جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا یہاں تک کہ اخلاص موت سے ملا دے۔

۶۸۶۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ لوگ سب کے سب مردہ ہیں سوائے علماء کے اور علماء سب کے سب نیند میں ہیں سوائے عمل کرنے والوں کے اور عمل کرنے والے سارے فریب خوردہ ہیں سوائے مخلص لوگوں کے اور اخلاص والے ایک عظیم امر پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لیسأل الصادقین عن صدقهم تاکہ سچوں سے ان کی سچائی کے بارے میں پوچھ لے۔

۶۸۶۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو بکیر بن حداد صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعمر محمد بن فضل بن سلمہ نے ان کو سعید بن زنبور

نے انہوں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ عمل میں سے وہی چیز قبول کرتا ہے جو خالص ہو اور خالص کو بھی اس وقت قبول کرتا ہے جبکہ وہ سنت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق ہو۔

میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے اس نے احمد بن محمد بن ابراہیم نسوی سے انہوں نے سنا ابوجعفر فریابی سے اس نے پوچھا جنید بغدادی سے کہ ظرف کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ سب مخلوق کو استعمال کرنا عظمت ہے اور پوری مخلوق سے علیحدہ ہونا کمینگی ہے اور یہ کہ بندہ اپنے عمل کو اپنے رب کے لئے خالص کر دے اپنے عمل کو نہ دیکھے۔

۶۸۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس نے سنا سعید بن احمد بلخی سے وہ کہتے ہیں اس نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن عبداللہ سے اس نے اپنے ماموں محمد بن لیث سے اس نے حامد لفاف سے اس نے حاتم اصم سے اس نے سنا شقیق سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے پوچھے گا امر اور نہی کی حفاظت کرنے کے بارے میں قیامت کے دن۔ اور ان کو نجات دے گا اخلاص کے ساتھ۔

۶۸۷۱:......اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ حاتم نے کہا تھا چار چیزوں کے اندر اپنے نفس کو تلاش کیجئے عمل صالح ریاء کے بغیر۔ لینا بغیر طمع ولالچ کے۔ دنیا بغیر منت واحسان کے۔ اور روک لینا بغیر بخل کے۔ وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے اس نے منصور بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے۔ کہ محمد بن علی ترمذی نے کہا وہاں کامیابی کثرت اعمال کے ساتھ نہیں ہوگی بلکہ وہاں کامیابی اخلاص عمل اور تحسین عمل میں ہوگی۔

اور محمد بن علی نے کہا کہ خدام کی شرائط میں سے ہے عاجزی کرنا اور سلام کرنا۔

۶۸۷۲:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوالحسن علی بن احمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوبشر عیسیٰ بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ سہل بن عبداللہ نے کہا پوشیدہ رہنے سے اخلاص نیت سیکھو علانیہ اور ظاہر سے کسی کی اقتدار اور اتباع کا فعل سیکھو۔ اور اس کے علاوہ سب غلط ہے۔

۶۸۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو خبر دی میرے والد نے ان کو ضحاک نے وہ کہتے ہیں۔ میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ اے رحمٰن کے بندو! بے شک بندہ البتہ قول کرتا ہے مؤمن والی بات اللہ اس کو بھی اور اس کے قول کو بھی نظر انداز نہیں کرتا بلکہ اس کے عمل کو دیکھتا ہے اگر اس کا قول بھی مؤمن والا ہے اور عمل بھی مؤمن والا ہے، تو پھر بھی اس کو ایسے نہیں چھوڑتے بلکہ اس کے ورع کو اور پرہیزگاری کو دیکھتے ہیں۔ اگر اس کا قول بھی مؤمن والا ہے عمل بھی مؤمن والا ہے اور تقویٰ بھی مؤمن والا ہے تو وہ پھر بھی اس کو نظر انداز نہیں کرتے حتیٰ کہ یہ دیکھتے ہیں کہ اس کی نیت کیا ہے اگر نیت بھی درست ہوتی ہے تو وہ اس لائق ہے کہ اس کے علاوہ بھی درست ہو۔ مؤمن جو بات کرتا ہے تو اس کا قول اس کے عمل کے تابع نہیں ہوتا۔ (بلکہ عمل قول کے تابع ہوتا ہے یعنی جو کچھ کرتا ہے وہی کچھ کہتا ہے) اور منافق وہی کچھ کہتا ہے جو کچھ وہ جانتا ہے اور عمل وہ کرتا ہے جس کا وہ خود بھی انکار کرتا ہے۔

اعمال خالص:

۶۸۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالعزیز بن رفیع نے ان کو ابوتمامہ صائدی نے وہ کہتے ہیں کہ حواریوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔ اللہ کے لئے خالص عمل کرنے والا کون ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جو شخص محض اللہ کے لئے عمل کرے اور یہ بات پسند نہ کرے کہ اس عمل پر لوگ بھی اس کی تعریف کریں۔

۶۸۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسین بن عمر نے انہوں نے سنا بشر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا معتمر سے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا کہ عمل صالح وہ ہے کہ جس کے بارے میں تم یہ پسند نہ کرو کہ لوگ تمہاری

تعریف کریں۔

۶۸۷۶:.....ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو منصور بن احمد بن ابراہیم نے ان کو جعفر بن محمد نے انہوں نے سنا الکتانی سے انہوں نے سنا ابوحمزہ سے وہ کہتے تھے کہ ان سے اخلاص کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا اعمال میں سے خالص وہ ہے جس کے بارے میں کرنے والا یہ پسند نہ کرے کہ اس کے کرنے پر اس کی تعریف کی جائے۔

۶۸۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابن الفرخی سے وہ کہتے ہیں کہ اخلاص کے بارے میں تین اقوال ہیں۔

اول:.....طلب ثواب میں دل کی سچائی اخلاص ہے۔

دوم:.....عمل کو ہر شبہ سے پاک کرنے کا ارادہ و نیت کرنا اخلاص ہے۔

سوم:.....جس عمل پر نہ مخلوق کا تعریف کرنا پسند ہو نہ برائی کرنا وہی اخلاص ہے۔

۶۸۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس نے سنا محمد بن حسن بغدادی سے انہوں نے سنا جعفر سے۔اس نے جریری سے اس نے سہل سے انہوں نے فرمایا کہ داناؤں نے اور عقلمندوں نے اخلاص کی تفسیر کے بارے میں غور کیا تو انہوں نے اس کے سوا نہیں پائی کہ بندے کی تمام حرکات وسکنات خواہ وہ خلوت میں ہوں یا جلوت میں صرف اللہ وحدہ لاشریک کے لئے ہوں جس میں کسی شئی کی ملاوٹ نہ ہو نہ نفس کی نہ ہوا وہوس کی نہ دنیا کی۔

۶۸۷۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس نے سنا علی بن بندار سے انہوں نے سنا عبداللہ بن محمود سے انہوں نے محمد بن عبدالبر سے انہوں نے سنا فضیل بن عیاض سے انہوں نے فرمایا لوگوں کی وجہ سے عمل کو چھوڑ دینا ریاکاری ہے۔اور لوگوں کی وجہ سے عمل کرنا شرک ہے اور اخلاص یہ ہے اللہ آپ کو ان دونوں سے بچالے۔

۶۸۸۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابوالحسین فارسی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا فارس سے انہوں نے سنا یوسف بن حسین سے انہوں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ خلوت میں اور جلوت میں معاوضہ کی نفی کرنا اخلاص ہے اس قدر کہ نہ تو اس میں مخلوق کے لئے ریاکاری کو داخل ہونے دے۔نہ ان کے عمل کو اچھا کرے اور نہ اس میں اپنے نفس کی طرف سے خود پسندی اور بڑائی کرنے کو داخل ہونے دے۔

۶۸۸۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ابوعثمان سمرقندی اکثر یہ کہتے تھے۔کہ میرے استاذ ابوعثمان نے مجھ سے کہا تو ریاکاری اور شہرت پسندی کی طرف منسوب کیا جائے گا حالانکہ ہر چیز کثرت نماز میں ہے۔جو نہ بھی حاصل ہوتی ہو (یا مشکل الحصول ہو) لہٰذا اس کی عادت بنا اس کی عادت کو ترک نہ کر۔

۶۸۸۲:.....ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے جب تو کسی دنیوی معاملے میں مصروف ہو تو جلدی کر اور جب تو کسی دینی معاملے میں ہو تو رک جا،ٹھہر جا،جس قدر استطاعت ہو اور جب تیرے پاس شیطان آجائے اور تو نماز پڑھ رہا ہو اور وہ کہے کہ تو ریاکاری کر رہا ہے تو تم اور زیادہ کرو اور لمبی کر دو۔

رفق (نرمی) اتباعِ سنت ہے:

۶۸۸۳:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو ابن عائشہ نے ان کو ابراہیم بن حبیب بن شہید نے اور اس پر ابن عائشہ نے تعریف کی ہے فرمایا کہ وہ ثقہ تھا ان کو خبر دی عوف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سیرین

سے وہ کہتے ہیں کہ جب بھی کوئی آدمی خیر میں سے کسی شئی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں خفیہ وسوسے آنے لگتے ہیں لہٰذا تجھے پہلا آجائے تو آخری تجھے سست اور ڈھیلا نہ کردے۔

۶۸۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ان کے والد عبید نے انہوں نے سنا ابن عدی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عوف سے وہ حسن سے وہ کہتے ہیں کہ جو بھی شخص کوئی عمل کرتا ہے تو اس کے دل میں کئی کئی اندیشے اور شکوک داخل ہو جاتے ہیں جب پہلا واقع ہو جائے ان میں سے تو اس کو آخری سست اور بے ہمت نہ بنادے۔ اور ابوعبید نے کہا کہ اس سے مراد ہے کہ وہ اس کو نہ تو اس سے ہٹا سکے اور نہ اس کو ختم کر سکے۔

اور وہ چیز جو حسن بصری نے مراد لی ہے اپنے اس قول سے کہ فلا تھیبدنہ الاخرۃ. وہ کہنا چاہتے ہیں کہ جب اس کی نیت پہلے میں صحیح ہوگی۔ اس میں جو اس نے نیکی کرنے کا ارادہ کیا ہے اور شیطان آڑے آئے گا اور وہ کہے گا کہ تو تو اس عمل سے ریا کاری کر رہا ہے تو شیطان کا اس کو یہ کہنا اس نیکی سے اس کو نہ روک دے جس میں پہلے سے نیت کر چکا ہے۔ یہ قول ایک دوسری حدیث کے مشابہ ہے کہ جب تیرے پاس شیطان آئے اور تو نماز میں ہو اور وہ یہ وسوسہ پیدا کرے کہ تو تو ریا کاری کر رہا ہے۔ پس اس کو چاہئے کہ وہ اور زیادہ پڑھے اور لمبی پڑھے۔

۶۸۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصیر محمد بن احمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سعید بن اسماعیل سے وہ کہتے ہیں کہ اخلاص کی سچائی، مخلوق کی طرف سے ان کی طرف دیکھنے کو بھول جانا ہے۔ بوجہ خالق کی طرف دوام نظر کے اور اخلاص یہ ہے کہ تم اپنے عمل، فعل، علم اور قلب کے ساتھ صرف اللہ کی رضا کا ارادہ کرو اللہ کی ناراضگی کے خوف سے۔ گویا کہ آپ اس کو اپنے علم کی حقیقت سے دیکھ رہے ہیں بایں طور کہ وہ آپ کو دیکھ رہا ہے یہاں تک کہ تیرے دل سے ریا چلا جائے اس کے بعد تو اپنے اوپر اللہ کے احسان کو یاد کرلے کہ اس نے تجھے اس عمل کی توفیق دی ہے۔

یہاں تک کہ تیرے دل سے خود پسندی چلی جائے اور اپنے عمل میں رفق اور نرمی کو استعمال کر یہاں تک کہ تیرے دل سے عجلت اور جلد بازی چلی جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جس چیز میں رفق شامل ہو جاتا ہے وہ اس کو خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اور جس چیز سے نرمی نکل جاتی ہے اس کو عیب دار کر دیتی ہے۔

۶۸۸۶:......ابوعثمان نے کہا: عجلت اتباع ہوا ہے اور رفق اتباع سنت ہے جب آپ اپنے عمل سے فارغ ہوں گے تو آپ کا دل اللہ کے خوف سے کانپ اٹھے۔ کہ کہیں وہ تیرا عمل تیرے اوپر رد نہ کردے اور وہ اس کو تجھ سے ہٹا نہ دے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

والذین یؤتون ماآتوا وقلوبھم وجلۃ انھم الی ربھم راجعون.

وہ لوگ ہیں جو عطا کئے جاتے ہیں جو انہوں نے عمل کیا حالانکہ ان کے دل کانپ رہے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں۔

جو شخص یہ چاروں خصال جمع کرلے وہ انشاء اللہ اپنے عمل میں مخلص ہوگا۔

عجب اور خود پسندی سے نجات:

۶۸۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو ابومحمد جریری نے ان کو سہل بن عبداللہ تستری نے ان تین خصال سے کوئی چھٹکارا نہیں پا سکتا سوا صدیق کے، عجب اور خود پسندی، تذکرہ کرنا اور دعویٰ کرنا اور نہیں چھٹکارا پا سکتا ان سے مگر جو اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو جانے مسالک روح میں اور اپنی کوتاہی کو جانے ادائے شکر میں۔ جو شخص ایسا بن جائے وہ بچ جائے گا۔

کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی جعفر خلدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا۔ ابراہیم خواص سے وہ کہتے تھے کہ عجلت مانع ہوتی ہے اصابت حق سے وہ

کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم خواص سے وہ کہتے ہیں کہ لوگ مجھ کو دیکھتے ہیں اور ہیں یا تو عمل کرتا ہوں یا تکلف کرتا ہوں سختی کی وجہ سے اور مشکل امور کے کرنے کی وجہ سے اور میرے نفس پر میرے بوجھ ڈالنے کی وجہ سے وہ گمان کرتے ہیں کہ میں ترقی درجات میں عمل کرتا ہوں حالانکہ میں تو سیدھی بات پوچھو تو اللہ سے اپنی گردن چھڑانے ہی کے لئے عمل کرتا ہوں یا جیسے انہوں نے فرمایا۔

اور میں نے سنا ابراہیم خواص سے فرماتے تھے کہ اگر لوگ عارف کی عاجزی وذلت کی حالت کو جان لیں تو اس کو پتھر مار کر ہلاک کر دیں اور اگر اللہ کے نزدیک اس کی عزت اور اس کے مقام کو پہچان لیں تو اللہ کے سوا اس کی عبادت شروع کر دیں۔

اہل علم اور اہل معرفت:

۶۸۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد نے انہوں نے سنا ابومحمد جریری سے انہوں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ فرماتے ہیں کہ ریاءکاری کو مخلص ہی پہچانتا ہے نفاق کو مؤمن ہی پہچانتا ہے۔ جہالت کو عالم ہی پہچانتا ہے۔ معصیت کو اطاعت شعار ہی پہچانتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے کہ اہل علم اور اہل معرفت خلوت میں اور جلوت میں گناہوں کو ترک کر دینے کی کوشش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر نفع اور نقصان اور مشقت بھیج دیتے ہیں لہٰذا وہ معاملہ اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں لہٰذا جس سے وہ اللہ کے ساتھ اس کے ماسوا سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں۔

۶۸۸۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عمر بن مدرک الیامی نے ان کو عبدالسلام بن مطین نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو یونس بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ بندہ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہتا ہے جب تک وہ اس چیز کو جان لے جو اس کے عمل کو خراب کرتی ہے۔

۶۸۹۰:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید اعرابی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو علی بن ابی مریم نے وہ کہتے ہیں کہ بعض علماء سے زہد کے بارے میں سوال کیا گیا تھا کہ وہ کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سب سے کم تر زہد یہ ہے کہ ایک آدمی اپنے گھر میں بیٹھ جائے (ترک دنیا کر کے) اگر اس کے بیٹھنے میں اللہ کی رضا ہوگی تو ٹھیک ورنہ وہ نکل آئے گا اور اللہ اس کو نکال دے گا (گھر سے باہر) اب اگر اس کو نکالنا اللہ کو پسند ہوا تو ٹھیک ہے ورنہ۔ واپس گھر میں لوٹ جائے اب اگر لوٹ جانے میں اس کی رضا ہو تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو بند کر دے گا اگر اسی میں اللہ کی رضا ہوتی تو ٹھیک ورنہ کلام کرے۔ چنانچہ کہا گیا کہ یہ تو سخت مشکل ہے۔ فرمایا کہ یہی راستہ ہے اللہ کی طرف ورنہ تم لوگ اعلان واظہار نہ کرو۔

کہتے ہیں کہ کہا ابن ابوالدنیا نے ان کو عبدالملک بن عقاب لیثی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رامر بن قیس کو دیکھا خواب میں تو میں نے کہا کہ تم نے کون سے عمل کو افضل پایا؟ فرمایا کہ جس کے ساتھ اللہ کی رضا کا ارادہ کیا جائے۔

سب کچھ اللہ ہی کے لئے:

۶۸۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو عمرو بن عبید نے ان کو حسن نے کہ انہوں نے کہا اللہ کے اس فرمان کے بارے میں۔ **ان ابراهیم لحلیم اواه منیب** ۔ بے شک ابراہیم علیہ السلام بڑے حوصلے والے بڑے درددل رکھنے والے اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ حسن نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جب کچھ کہتے تھے تو اللہ کے لئے کہتے تھے۔ اور جب کوئی عمل کرتے تھے تو اللہ کے لئے کرتے تھے۔ جب کسی کام کی نیت کرتے تو اللہ ہی کے لئے کرتے تھے۔

(۶۸۸۷)......(۱) فی ب الکثرة (۲)...... فی أکیف

۶۸۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عثمان بن زفر نے ان کو رفیع نے ان کو منذر نے ان کو ربیع بن خثیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہر وہ چیز جس میں اللہ کی رضا نہ طلب کی جائے وہ تحلیل اور ختم ہو جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عبداللہ بن شاذان سے انہوں نے ابوعمر انماطی سے انہوں نے سنا جنید بغدادی سے وہ کہتے تھے کہ اگر کوئی شخص آدم علیہ السلام جیسا فقر لے کر آئے عیسیٰ علیہ السلام جیسا زہد اور ایوب علیہ السلام جیسا جہد اور یحییٰ علیہ السلام جیسی اطاعت، ادریس علیہ السلام جیسی استقامت اور ابراہیم خلیل اللہ جیسی اللہ کے ساتھ دوستی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے اخلاق۔ لیکن اس کے دل میں ایک ذرے کے برابر غیر اللہ کے لئے ہو تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

دو کاموں میں جبر کیجئے:

۶۸۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوبشر عبداللہ بن محمد خیاط سے وہ کہتے ہیں دو کاموں میں جبراً کوشش کیجئے۔ صدق اقوال میں اور اخلاص اعمال میں۔

رضائے الٰہی کی اہمیت:

۶۸۹۳:......(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوعثمان نے ان کو عبداللہ نے ان کو خبر دی سفیان نے ان کو زید نے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات بہت خوش لگتی ہے کہ میرے لئے ہر شئی میں نیت ضروری ہوحتیٰ کہ کھانے میں اور پینے میں بھی۔

۶۸۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسحاق بن حسن نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

كل شيء هالك الا وجهه

ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اللہ کی ذات کے۔

فرمایا اس سے مراد وہ چیز ہے جس سے اللہ کی رضا کا ارادہ کیا گیا ہو۔ اور اس کو عطاء بن مسلم حلبی نے بھی روایت کیا ہے سفیان سے انہوں نے کہا کہ وہ اعمال صالحہ جن سے اللہ کی رضا طلب کی گئی ہو۔

۶۸۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو زکریا بن دلویہ عابد نے ان کو خبر دی اسی کی مثل محمد بن ابوتمیلہ نے ان کو فضل بن عیاض نے ان کو یونس بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا: کوئی شخص ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا۔ یہاں تک کہ یہ پسند نہ کرے کہ اللہ کی اطاعت کرنے پر اس کی تعریف کی جائے۔

کہتے ہیں کہ میں نے فضیل بن عیاض سے سنا فرماتے تھے۔ تیرے لئے بڑے خسارے کی بات ہے۔ اگر تو یہ کہے کہ تو اللہ کو پہچانتا ہے اور تو عمل اس کے سوا کسی اور کے لئے کرے۔

۶۸۹۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابومنصور بن محمد فقیہ نے ان کو محمد بن نوفل نے ان کو حسین بن ربیع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ ہلاکت ہے اس کے لئے جو نہ ہو اللہ کے لئے۔

۶۸۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو معاویہ بن ہشام نے ان کو سفیان

(۶۸۹۲)......(۱) فی ب ربیع

نے ان کو سالم افطس نے ان کو مجاہد نے اس قول الٰہی کے بارے میں ۔

انما نطعمکم لوجه اللّٰہ یقینی بات ہے کہ ہم تمہیں کھانا کھلاتے ہیں اللہ کی رضا کے لئے ۔

مجاہد نے فرمایا کہ یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ لوگ جب لوگوں کو کھلاتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ان کو اللہ کی رضا کے لئے کھلایا ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے ان کے دلوں کو اس بات سے لہٰذا ان کی تعریف فرماتا ہے تا کہ رغبت کرنے والا اس میں رغبت کرے ۔

۶۸۹۸ :...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن احمد شیبانی نے انہوں نے سنا زنجویہ بن حسن سے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ سب سے بہتر عمل وہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ مخفی ہو اور شیطان سے سب سے زیادہ محفوظ ہو اور ریاکاری و دکھاوے سے سب سے زیادہ بعید ہو۔

۶۸۹۹ :...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن ابوعمر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوحازم نے کہ بے شک میں وعظ کرتا ہوں اور میں کوئی مقام نہیں دیکھتا ہوں اور میں نہیں ارادہ کرتا مگر اپنے نفس کا اور فرمایا کہ تم اپنی نیکیاں اس سے زیادہ چھپاؤ جتنی اپنی برائیوں کو چھپاتے ہو۔

۶۹۰۰ :...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابی عمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ابوسعید نے ان کو قتادہ نے ان کو علاء بن زیاد نے کہ ایک آدمی اپنے عمل میں دکھاوا کرتا تھا یہاں تک کہ وہ اپنے کپڑوں کو سونگھنے لگا اور جب پڑھتا تو اپنی آواز بلند کر لیتا اور یہاں تک کرنے لگا کہ جس کے قریب آتا اسی کو گالیاں دیتا اور عیب لگاتا۔ اس کے بعد اس نے توبہ کر لی پس اللہ نے اس کو رزق دیا اس کے بعد یقین کا لہٰذا اس نے اپنی آواز بھی پست کر لی اور اس نے اپنی نماز بھی اللہ کی رضا کے لئے شروع کر دی اس کے بعد وہ جس کے پاس آتا اس کو دعا دیتا خیر کی اور بھلائی کی ۔

۶۹۰۱ :...... ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن یونس نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو زائدہ نے ان کو ہلال بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم نے فرمایا:

جس دن تم میں سے کوئی روزہ رکھے اس کو چاہئے کہ اپنی داڑھی کو تیل لگائے اور اپنے ہونٹوں پر بھی ہاتھ پھیر لے اس کے بعد لوگوں کی طرف نکلے جیسے وہ روزہ دار نہیں ہے۔ اور جب دائیں ہاتھ سے کچھ دینے لگے تو بائیں ہاتھ کے ساتھ اس کو چھپا لے۔ اور جب نماز پڑھنے لگے اپنے دروازے کا پردہ ڈال دے (مطلب ہے کہ ریاکاری سے بچنے کے لئے ان تمام کاموں کو چھپائے) ابواسامہ نے کہا ہے، یعنی پردہ لٹکا دے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تعریف ایسے تقسیم کی جاتی ہے جیسے رزق تقسیم کیا جاتا ہے۔

۶۹۰۲ :...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو عبدالرحمٰن بن عباس قرشی نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو اس کو چاہئے کہ تیل لگا لے حتیٰ کہ اس پر روزے کا اثر نظر نہ آئے اور جب تھوکے تو اپنے ہاتھوں سے ان کو چھپا لے اور اپنے سامنے ڈالے کہ تھوک زمین پر گر جائے۔

۶۹۰۳ :...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوالعباس سراج نے انہوں نے سنا محمد بن عمرو بن مکرم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن عفان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ ابوحازم نے کہا۔ تم اپنی نیکی کو ایسے چھپاؤ جیسے تم اپنی بدی کو چھپاتے ہو اور اپنے عمل پر خوش مت ہو، کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ تم شقی ہو یا سعید ہو۔

۶۹۰۴ :...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے

انہوں نے سنا ابوالتیاح ضبعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پایا اپنے والد کو اور محلے کے بزرگوں کو کہ جب کوئی روزہ رکھتا تو تیل لگاتا اور اچھے کپڑے پہنتا۔اور کہتا کہ ایک آدمی تھا کہ وہ جب سفر کرتا تھا تو بیس سال تک اس کے پڑوسیوں کو بھی معلوم نہیں ہوسکا تھا۔

۶۹۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو خضر نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے اور عبیداللہ بن شمیط نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی شمیط بن عجلان نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عیسیٰ بن مریم سے کہا: اے معلم خیر مجھے کسی ایسے عمل کی خبر دیجئے کہ جب میں اس کا عمل کروں تو میں اللہ کے لئے متقی بن جاؤں جیسے اس نے مجھے حکم دیا ہے فرمایا کہ ہلکی سی محنت ومشقت میں تو عمل کرتو اللہ کے لئے اگر وہ قبول ہوگئی تو تو اپنے دل سے اللہ سے محبت کرے گا اور اس کے لئے اپنے پورے بدن سے محنت اور کوشش کرے اور اپنی نیکیوں میں سے تو جب کوئی نیکی کرے تو اس کو بھول جا اس کو وہ محفوظ کرے گا جو اس کو بھولتا نہیں ہے۔اور تجھے چاہئے کہ تیرے گناہ ہر وقت تیری نگاہوں کے سامنے رہیں۔اور تم اولاد آدم سے محبت کرو۔

۶۹۰۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو عارم نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ذکر کیا ہارون بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ جو زہد کو چھپاتے تھے کہا ایوب نے کہ البتہ اگر کوئی آدمی اپنے زہد کو مخفی رکھے تو یہ اس کے لئے اس کو ظاہر کرنے سے بہتر ہے۔

۶۹۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر محمد بن عبدالواحد زاہد صاحب ثعلب نے ان کو ابوالعباس محمد بن ہشام انصاری نے ان کو ابراہیم شیخ نے مصر میں وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادہم نے مجھ سے کہا اے ابواسحاق، اللہ کی عبادت چھپ کر کیا کیجئے۔یہاں تک کہ قیامت میں لوگوں کے سامنے وہ خفیہ جگہ ظاہر ہو۔

اخلاص کا ستون:

۶۹۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سعید بن محمد خیاط سے وہ کہتے ہیں کہ ''ح''۔

۶۹۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابوعثمان سعید بن احمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد بن یعلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا خیاط سے وہ کہتے کہ انہوں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اخلاص مانگنے کے لئے ابھارنے والی خلوت ووحدت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دیکھی۔اس لئے کہ جب بندہ علیحدہ ہوتا ہے تو غیر اللہ کو نہیں دیکھتا اور وہ جب غیر اللہ کو نہیں دیکھتا تو اس کو اللہ کے حکم کے سوا کوئی شئی تحریک نہیں دیتی۔اور جو شخص خلوۃ کو پسند کرتا ہے وہ اخلاص کے ستون کے ساتھ لٹک جاتا ہے اور سچائی کے ستونوں میں سے ایک بڑے ستون کے ساتھ چمٹ جاتا ہے اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے۔الفاظ دونوں کے برابر ہیں۔

۶۹۱۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن عثمان حناط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ جب تیرے عمل میں مخلوق کے تعریف کرنے کی محبت بالکل نہ ہو اور ان کی طرف سے مذمت کرنے کا ڈر نہ ہو پس تو دانا اور مخلص ہوگا۔

۶۹۱۱:......وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ جان لیجئے کہ کسی عمل کرنے والے کا عمل خالص اور شفاف نہیں ہوسکتا

تمہیں یہ جان رکھنا چاہیے کہ اللہ کے سوا کسی اور کے لئے جو عمل کیا جائے جس میں غیر اللہ کا ارادہ کیا جائے اس عمل کی کوئی قبولیت نہیں ہے۔ جو شخص اخلاص کے لئے ہر غیر ضروری چیز سے خالی کرنے کا راستہ چاہے وہ اپنے ارادے میں اللہ کے سوا کسی اور کو داخل نہ کرے۔ لہٰذا خوب کوشش کیجئے اور محنت کیجئے اور ڈرتے رہیے جیسے کوئی مرد ڈر کر بچتا ہے اس بات سے کہ اللہ کی عظمت میں غیر اللہ کی تعظیم داخل نہ ہو اور اپنے دل پر اسی کو غالب کیجئے اور آپ کا دل صاف ہوگا اخلاص کے ساتھ۔

۶۹۱۲:......کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ بعض علماء نے کہا ہے جو بھی بندہ اللہ کے لئے خالص کرتا ہے وہ یہ پسند کرتا ہے کہ وہ کسی ایسے کنویں میں ہو جہاں پر وہ پہچانا نہ جائے۔

۶۹۱۳:......وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کیجئے اخلاص کے ساتھ سچائی سے پس پہچانئے اس کے پاس خالص نیکی۔

۶۹۱۵:......وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالفیض سے وہ کہتے ہیں۔ یقین جانئے کہ جو شخص ارادہ کرتا ہے کہ وہ بغیر ہتھیار کے دشمن سے مقابلہ کرے وہ ڈرتا ہے کہ قتل سے نہیں بچ سکے گا۔

سچائی اور معرفت کا راستہ:

۶۹۱۶:......وہ کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا وہ کہتے تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے ابوالفیض اللہ تجھ پر رحم فرمائے آپ مجھے سچائی کا اور معرفت باللہ کا راستہ بتائیے؟ انہوں نے جواب دیا: اے بھائی آپ اپنی سچی حالت کو جس پر آپ ہیں اللہ کے حوالے کر دیجئے کتاب وسنت کے مطابق اور آپ ایسی جگہ اوپر چڑھنے اور ترقی کی کوشش نہ کریں جہاں آپ نہ چڑھ سکیں ورنہ تیرا قدم پھسل جائے گا اگر قدم ویسے پھسلے تو تم نہیں کرو گے لیکن جب آپ اونچائی پر ہوں اور پیر پھسل جائے تو آپ گر جائیں گے اور بچائیے خود کو اس بات سے کہ آپ اس چیز کو چھوڑ دیں جس کو آپ یقینی سمجھتے ہیں اس چیز کے لئے جس کی آپ امید بھی غیر یقینی رکھتے ہیں۔

۶۹۱۷:......فرماتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا فرماتے تھے جب کہ ان سے پوچھا گیا تھا کہ انسان کے لئے یہ کب جائز ہوتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ اللہ نے مجھے فلاں فلاں چیز دکھائی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب وہ اس بات کے بولنے کی طاقت نہ رکھے۔ اس کے بعد ذوالنون نے فرمایا کہ اکثر لوگوں کا ظاہر میں اللہ کی طرف اشارہ ان کو اللہ سے دور کر دیتا ہے۔

۶۹۱۸:......کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے تھے۔ اہل حقیقت کی زبانیں تیرے لئے دعووں سے گنگ ہوتی ہیں۔ اور محض زبانی دعوے کرنے والوں کی زبانیں دعوے کرنے کے لئے بولتی رہتی ہیں۔

مخفی عمل آنکھوں کی ٹھنڈک ہے:

۶۹۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو عبداللہ بن سوید بن حبان نے اہل مصر سے۔ ان کو عمرو بن حارث نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے ان کو ابوصخر نے ابوحازم سے اس نے سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے اور وہ جنت کی تعریف فرما رہے تھے یہاں تک کہ آپ نے بات پوری کر لی اس کے بعد پھر فرمایا کہ جنت میں وہ وہ چیزیں ہیں جن کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی بندے کے دل میں آئی ہیں اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔

تتجافى جنوبهم عن المضاجع (دو آیات) کہ نیک لوگوں کی کروٹیں ان کے بستروں سے الگ ہو جاتی ہیں۔

ابو صخر نے کہا میں نے اس بات کو قرظی کے سامنے ذکر کیا تو اس نے کہا کہ وہ انسان سے اپنے عمل کو اللہ کے لئے چھپاتے ہیں اور ان کے لئے ثواب بھی اللہ مخفی رکھتے ہیں وہ اللہ کے آگے پیش کرتے ہیں۔ جس سے وہ آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابن وہب کی حدیث سے اس نے ابو صخر سے بغیر حکایت کرنے ابو صخر کے قرظی سے۔

۶۹۲۰:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو معتمر نے انہوں نے سنا حکم بن ابان سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں غطریف سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو روح الامین نے فرمایا قیامت میں بندے کی نیکیاں اور اس کی برائیاں لائی جائیں گی اور بعض کے لئے بعض سے قصاص لیا جائے گا۔

اس کے بعد اگر کوئی نیکی بچ رہے گی تو اس کے لئے جنت میں اللہ وسعت کرے گا۔

کہتے ہیں کہ میں رداد پر داخل ہوا۔ اس نے اسی کی مثل حدیث بیان کی تو میں نے کہا کہ اگر نیکیاں ساری قصاص میں چلی گئیں تو کیا ہوگا؟ فرمایا کہ وہی لوگ ہیں کہ اللہ جن سے قبول فرمائے گا اور ان کی غلطیوں سے درگذر کرے گا یہ آیت پڑھی اولئک الذین یتقبل اللہ منہم ویتجاوز عن سیئاتہم. پوری آیت۔

میں نے عرض کی آپ کیا فرماتے ہیں اس آیت کے بارے میں: فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرة اعین. کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب چھپ کر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کو چھپا کر رکھتا ہے لوگ اس کو نہیں جانتے لہٰذا بندے سے بھی اللہ تعالیٰ چھپا کر رکھتا ہے اس کے لئے ایسا عمل آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا۔

۶۹۲۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے امالی میں ان کو ابو الفضل حسن بن یعقوب عدل نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو محمد بن عبد اللہ رقاشی نے ان کو معتمر نے وہ اس کو ذکر کرتے ہیں اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

خلوت میں نماز:

۶۹۲۱:...... (مکرر ہے) میں نے سنا ابو عبد الرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الفرج ورثانی سے اس نے سنا ابو المطیب معلیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ احمد بن ابو الحواری نے کہا کہ میں نے کہا ابو سلیمان سے۔ آپ نے خلوت میں نماز پڑھی ہے اور اس کی لذت بھی آپ نے پائی ہے۔ اور اس میں سب سے زیادہ لذت والی کیا چیز ہے؟ پھر میں نے ہی کہا جس جگہ مجھے کوئی بھی نہ دیکھ رہا ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ تم کمزور ہو بلکہ وہ جگہ جہاں تیرے دل میں مخلوق کی کھٹکے۔

۶۹۲۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الولید نے ان کو ابراہیم بن محمود نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یونس بن عبد الاعلیٰ سے وہ کہتے ہیں شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے ابو موسیٰ اگر آپ انتہائی کوشش اس بات پر صرف کر ڈالیں کہ آپ سب لوگوں کو خوش کر لیں تو اس کی کوئی سبیل نہیں ہے جب یہ بات سچ ہے تو پھر اپنے عمل کو اور اپنی نیت صرف اور صرف اللہ کے لئے خالص کر لیجئے۔

۶۹۲۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد مروزی نے ان کو محمد بن عبدک نے ان کو مصعب بن بشر نے ان کو شیبان بن ابو شیبان مطوعی نے کہتے ہیں مجھ سے معدان نے کہا اے شیبان اپنے عمل کے ساتھ غیر اللہ کا ارادہ نہ کرنا۔ بے شک سفیان ثوری نے کہا

(۶۹۲۰)......(۱) فی ب یزداد　　(۶۹۲۱)......(۱) فی ب المعلی

تھا۔ اے معدان اپنے کسی عمل کے ساتھ غیر اللہ کا ارادہ کرنا یہی شرک سے بیزاری ہے۔ مجھے حدیث بیان کی ابوالزبیر نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو عمل کرے جس سے وہ میرے ماسوا کا ارادہ کرے میں اس سے بیزار ہوں۔

زہد کی قسمیں:

۶۹۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو علی بن سعید عکسری نے ان کو طاہر بن خالد بن نزار نے اس نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے کہا زہد دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ زہد جو کہ فرض ہے۔ دوسرا وہ جو نفل ہے۔ جو فرض ہے وہ تو تم پر لازم ہے۔ وہ یہ ہے کہ تم فخر کرنے کو، تکبر کو، بڑائی کو، ریاکاری کو، شہرت پسندی کو، لوگوں کے لئے بننے سنورنے کو چھوڑ دو اور زہد نفلی یہ کہ تم اس حلال کو بھی ترک کر دو اللہ نے حلال کیا ہے۔ جب تم اس میں سے کسی شئی کو ترک کرو گے تو تمہارے اوپر فرض ہو جائے گا کہ تم اس کو بھی محض اللہ کے لئے ہی چھوڑ دو اور اگر تم یہ چاہو کہ تم وہ چیز پالو جو اللہ کے پاس ہے تو تم اس دنیا میں بمنزلہ مہمانوں کے ہو جاؤ۔

۶۹۲۵:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی جعفر بن محمد بن بصیر نے ان کو جنید بن محمد نے انہوں نے سنا سری بن مغلس سے۔ اس نے لوگوں کا تذکرہ کیا تھا۔ اور فرمایا کہ۔

نہ تو ان کے لئے تو کسی شئی کا عمل کر اور نہ ہی ان کے لئے تو کسی شئی کو ترک کر اور نہ ہی تو ان کی رضا کے لئے کوئی شئی دے۔ اور نہ ہی ان کے لئے کوئی چیز تو ظاہر کر۔

جنید بغدادی نے فرمایا کہ اس قول سے ان کی مراد ہے کہ تیرے تمام اعمال اللہ وحدہ کے لئے ہونے چاہئیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا وہ کہتے تھے کہ جب میں کسی انسان کے بارے میں محسوس کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے ملنے کے لئے آ رہا ہے تو میں اپنی داڑھی کو درست کرتا ہوں ہاتھ پھیر کر اپنی داڑھی پر انہوں نے دیکھایا جیسے کہ وہ کسی آنے والے کی وجہ سے داڑھی کو برابر اور درست کر رہے ہیں۔ فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ بھی مجھے کہیں جہنم کے عذاب میں مبتلا نہ کر دے۔

۶۹۲۵:...... (مکرر ہے) کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت سری سقطی سے وہ کہتے تھے۔ سوائے اس کے نہیں یعنی یقینی بات یہ ہے کہ قاریوں نے اکثر اعمال کو عجب یعنی خود پسندی لے ڈوبی ہے اور مخفی ریاکاری یا کوئی کلام تھا اسی کے مثل۔

۶۹۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن ابوعلی نے ان کو محمد بن احمد بن یوسف نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو قمار بن مطیع نے ان کو حماد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن واسع نے ان کو مطرف بن شخیر نے وہ کہتے ہیں۔ جس کا عمل خالص اور شفاف ہوتا ہے اس کی زبان بھی صالح اور شفاف ہوتی ہے اور جو عمل میں ملاوٹ کرتا ہے اس کی زبان میں بھی ملاوٹ ہوتی ہے۔

اخوت ومحبت اور نجات اخروی کو تلاش کرنا:

۶۹۲۷:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد مالینی نے ان کو ابومحمد حسن بن رشیق نے ان کو ابوجانہ احمد بن ابراہیم معافری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں۔

خبردار وفا کے بغیر بھائی چارہ کو تلاش کرنا۔ آخرت کی نجات کو ریاکاری کے ساتھ تلاش کرنا عورتوں کی محبت کرنے کو بداخلاقی کے ساتھ تلاش

(۶۹۲۶)...... (۱) فی ب عثمان.

کرنا حماقت ہے۔

۶۹۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعبداللہ بحر بن نصر بن سابق خولانی نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو خبر دی اوزاعی نے ان کو عبدہ بن ابولبابہ نے وہ کہتے ہیں کہ:

بے شک تواضع اور انکساری کے قریب تر ہے (اہل اللہ کی) محفل میں خوش ہوکر بیٹھنا نہ کہ مجلس سے خود بلند مرتبہ جاننا، سلام کرنے میں پہل کرنا، اپنے عمل میں دکھاوے کو ناپسند کرنا اور اپنے عمل پر لوگوں کی تعریف سننے کو ناپسند کرنا۔

اہل اللہ اہل تصوف کا مسلک:

۶۹۲۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو عثمان بن اسود نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ اپنے مال کو اپنے دین کے آگے ڈھال بنائیں۔ اپنے دین کو مال کے آگے ڈھال نہ بنائیں۔

(یعنی مال کو دین کے بچانے کا ذریعہ بناؤ دین کو مال کے بچانے کا ذریعہ نہ بناؤ۔)

۶۹۳۰:......ہمیں خبر دی ابواسحق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نیساپوری نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد مقصی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن موسیٰ خطمی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے وہ کہتے تھے کہ مطرف نے کہا دنیا کی بدترین رغبت ومحبت یہ ہے کہ تم اس کو آخرت کے عمل کے بدلے میں طلب کرو۔

۶۹۳۱:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ اور ابوالحسین بن بشر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوعمرو بن احمد نے ان کو محمد بن احمد بن رقا نے ان کو ابوبکر بن عفان صوفی نے ان کو بشر بن حارث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ اگر میں طبلہ اور سارنگی کے ذریعے دنیا کھاؤں۔ اور ابن بشران کی ایک روایت میں ہے۔ البتہ اگر میں دنیا کھاؤں طبلہ اور سارنگی کے ساتھ تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں اپنے دین کے بدلے میں دنیا کھاؤں۔

(۱)......دین کے بدلے میں کھانے سے طبلہ سارنگی بجا کر کھانا بہتر ہے۔ فضیل بن عیاض کا مسلک۔

۶۹۳۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی جعفر بن محمد نے ان کو جنید بغدادی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سقطی سے وہ اس شخص کی مذمت کرتے تھے جو شخص دین کے بدلے دنیا کھائے کمینگی ہے اور ذلالت ہے کہ بندہ اپنے دین کے بدلے میں کھائے (یعنی دنیا کو بٹورے۔)

(۲)......سری سقطی اور جنید بغدادی کا مسلک۔

۶۹۳۲:......(مکرر ہے) میں نے سنا ابوسعد زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن جہضم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن قاسم سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عیسیٰ بن تمام نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا فضیل بن عیاض سے نیکی کرنے کی توفیق نہ ملنا، رائے کا فساد اور خرابی، آخرت کے عمل کے بدلے میں دنیا طلب کرنا، گناہوں کی زیادتی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۶۹۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ زبیر بن عبدالواحد سے انہوں نے سنا ابوعبداللہ بن جراح سے انہوں نے اپنے ماموں مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ربیعہ الرئی نے کہا اور وہ مالک کے استاذ تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ سفلے اور رزیل وکمینے کون ہوتے ہیں؟ مالک بن انس کہتے ہیں میں نے کہا کہ جو شخص اپنے دین کے بدلے میں دنیا کھائے (یعنی دین کو

(۶۹۳۱)......(۱) فی ب البراء

کھانے اور پیٹ پالنے کا ذریعہ بنائے) پھر انہوں نے پوچھا کہ سفلوں کے سفلے کون ہیں یعنی کمینوں کے کمینے (یعنی سب سے بڑے کمینے کون ہیں) فرمایا کہ جو شخص اپنے دین کو خراب کر کے دوسروں کی دنیا درست کرے۔ پھر انہوں نے میرے سینے پر مارا۔

قاری اور بادشاہ:

۶۹۳۴: ..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوعمر اور عثمان بن سماک نے ان کو جعفر خیاط صاحب ثور نے ان کو عبدالصمد بن یزید نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک نے لوگوں سے پوچھا کہ علماء نے کہا کون بادشاہ ہیں؟ فرمایا کہ زاہد ہیں پھر کہا کمینہ کون ہے؟ فرمایا کہ وہ جو اپنے دین کے بدلے میں کھاتا ہے۔

۶۹۳۵: ..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی دعلج بن احمد نے ان کو ابوالحسین عودی نے ان کو خبر دی ہدبہ بن سلام بن مطیع نے انہوں نے سنا ایوب سختیانی سے وہ کہتے ہیں بدکردار قاری کی خباثت سے بڑا کوئی خبیث نہیں ہے۔

۶۹۳۶: ..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازھر نے ان کو مفضل بن غسان نے ان کو خبر دی ایک شیخ نے کتاب سے یہ کہ جب صالح مری کے پاس محمد مہدی نے پیغام بھیجا اور وہ اس کے پاس آیا اور اسے محمد مہدی کے پاس لایا گیا اور اس کی سواری جب محمد مہدی کے بچھونے پر پہنچی تو اس نے اپنے دونوں بیٹوں کو جو اس کے ولی عہد بھی تھے موسیٰ اور ہارون نے حکم دیا کہ تم دونوں اپنے چچا کو سواری سے اتار کر بیٹھاؤ وہ جب اس کے پاس آئے تو صالح مری اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا اے صالح تحقیق تو ناکام ونامراد ہو گیا ہے کاش کہ تو نے آج کے دن کے لئے کوئی عمل کیا ہوتا۔

۶۹۳۷: ..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو ابراہیم بن بشار رمادی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان سے فرماتے تھے کہ اگر قاری درست ہو جائیں تو سب لوگ درست ہو جائیں گے۔

۶۹۳۷: ..... (مکرر ہے) وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان سے کہ بے شک دنیا کی بدترین رغبت یہ ہے کہ تو اس کو آخرت کے عمل کے بدلے میں طلب کرے۔

۶۹۳۸: ..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبدالحکم بن ذکوان نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: سب لوگوں سے بدترین مرتبے والا وہ شخص ہے جو کسی کی دنیا کے لئے اپنی آخرت کو برباد کردے۔

مؤمن و بدکردار کی مثال:

۶۹۳۹: ..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو ابراہیم بن ابی یحییٰ نے ان کو شریک بن ابی نمر نے ان کو ابن ابی عمرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

مؤمن کی مثال ظاہر میں ویران گھر کی جیسی ہے کہ جب تم اس میں داخل ہو تو اس کو اندر سے خوبصورت وخوش منظر پاؤ اور بدکرداری کی مثال اس قبر جیسی ہے جو ظاہراً رنگ چونے سے چمک رہی ہو جو بھی دیکھے اسی کو خوبصورت لگے مگر اس کا اندر سے پیٹ بدبو سے بھرا ہوا ہو۔

۶۹۴۰: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے دونوں کو ابوجعفر محمد بن محمد بن احمد جمحی نے مکہ میں ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو احمد بن عیسیٰ مصری نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو دراج نے ان کو ابوالہیثم نے ان کو ابوسعید خدری

(۶۹۳۸) ..... اخرجه المصنف من طریق الطيالسی (۲۳۹۸)

نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی آدمی کسی پتھر کی چٹان کے اندر کوئی عمل کرے۔ جس کا نہ کوئی دروازہ اور نہ ہی کوئی سوراخ ہو تو اس کا عمل لوگوں کی طرف نکل آئے گا کچھ بھی ہو جائے۔

بھلائی و برائی کی چادر:

۶۹۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد حفار نے بغداد میں ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو معتمر نے ان کو سلیمان نے ان کو اسماعیل بن خالد نے ان کو رافع نے ان کو یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عثمان بن عفان سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص کوئی عمل کرے اللہ اس کو ایک چادر اوڑھائیں گے اگر عمل اچھا ہے تو خیر کی چادر اور اگر عمل برا ہے تو برائی کی چادر یہ روایت صحیح ہے مگر موقوف ہے عثمان پر۔ لیکن بعض ضعیف راویوں نے اس کو مرفوع بھی بیان کیا ہے۔

۶۹۴۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے ان کو سلیمان بن نعمان نے ان کو حفص بن سلیمان نے ان کو علقمہ بن یزید نے ان کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عثمان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر وہ کہتے تھے کہ جس شخص کا کوئی مخفی یا کوئی گناہ ہو اللہ تعالیٰ ایک چادر ظاہر کریں گے جس کے ساتھ وہ ظاہر ہو جائے گا۔

۶۹۴۳:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو خبر دی ابوعمرو محمد بن جعفر بن محمد نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن عبید بن عقیل ہلالی نے بصرہ میں ان کو بشر بن موسیٰ معاذ عقدی بنے۔ ان کو یوسف بن عطیہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اصحاب سے کہ مؤمن کون ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن وہ ہوتا ہے جو اس وقت تک نہیں مرتا یہاں تک اللہ اس کے کانوں کو بھر لیتا ہے اس چیز سے جس کو وہ پسند کرتا ہے اور محبت رکھتا ہے اور اگر کوئی بندہ اللہ سے ڈر کر کسی گھر کے اندر چھپ جائے اور وہ گھر ستر (۷۰) گھروں کے اندر چھپا ہوا ہو اور ہر گھر پر لوہے کا دروازہ لگا ہوا ہو۔ تو بھی اللہ تعالیٰ اس کو اس کے عمل کی ایسی چادر پہنائے گا کہ وہ اپنے عمل کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دے گا اور وہ اور زیادہ کر دیں گے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ کیسے زیادہ کریں گے؟ آپ نے فرمایا کہ اس لئے کہ اگر متقی استطاعت رکھتا اپنی نیکی میں اضافہ کرنے کی تو زیادہ کرتا ہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کون ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ ہے جو نہیں مرتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے کانوں کو اس چیز سے بھر دیتا ہے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے اگر کوئی گنہگار کسی ایسے گھر کے اندر گناہ کرے جو ستر گھروں کے اندر ہو اور ہر مکان لوہے کے تالے سے مقفل ہو جب بھی اللہ تعالیٰ اس کو اس کے عمل کی ایسی چادر اوڑھائے گا کہ وہ خود بخود اسے لوگوں کے آگے بیان کر دے گا اور وہ اس میں اور اضافہ کر دیں گے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیسے اضافہ کریں گے؟ فرمایا اس لئے کہ اگر فاجر آدمی استطاعت رکھتا اپنے گناہ میں اضافے کی تو اضافہ کر دیتا۔

اس روایت کے ساتھ یوسف بن عطیہ صفار متفرد ہے ثابت سے اور اس کی روایت اس سے اکثر منکر روایات میں جن کا کوئی متابع نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

مخفی اعمال کا اظہار

۶۹۴۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مہرجانی نے ان کو محمد بن احمد بن یوسف فقیہ نے ان کو احمد بن عثمان نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان

(۶۹۴۳)......هكذا بالأصل (م)، (ب)

کو محمد بن منصور نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ اگر ابن آدم ستر مکان (یا ستر کمروں) میں چھپ کر کوئی خیر کا عمل کرے تو بھی اللہ تعالیٰ اس پر اس کے عمل کی چادر اوڑھائے گا یہاں تک کہ اس کا عمل معلوم ہو جائے گا۔

۶۹۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو صدقہ بن رستم نے اشکیف کوفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مسیب بن رافع سے وہ کہتے ہیں کہ جو بھی بندہ کوئی نیکی کا کام کرتا ہے خواہ وہ سات کمروں میں چھپ کر بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر کر دیں گے اور فرمایا کہ اس کی تصدیق کتاب اللہ میں ہے۔

ان اللہ مخرج ما کنتم تکتمون. بے شک اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والے ہیں اس چیز کو جس کو تم چھپاتے ہو۔

۶۹۴۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے اور ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو ہشام نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ جو بھی چیز لوگوں کے لئے آراستہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے اس کو جانے بغیر نہیں ہوتی۔

دوزبانوں والے:

۶۹۴۷:......ہمیں خبر دی ابوجعفر شعرانی نے ان کو محمد بن عثمان بن سعید نے ان کو ابوالخطاب نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے ان کو بلال بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ تم ظاہری طور پر اللہ کے ولی اور باطنی طور پر اللہ کے دشمن نہ بنو۔ (یعنی جلوت میں بزرگ اور خلوت میں خدا کے دشمن نہ بنو۔)

۶۹۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو جعفر بن محمد نے ان کو جنید بن محمد نے انہوں نے سنا ابن مغلس سے وہ کہتے ہیں کہ تم اس بات سے بچو کہ تمہاری تعریف عام ہو اور تمہارا عیب پوشیدہ ہو، (یعنی تمہارا ظاہر اچھا اور باطن برا ہو۔)

۶۹۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے ان کو عبید بن عبدالواحد نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو ابوجابر نے ان کو محمد بن ابوعائشہ سے وہ کہتے ہیں کہ تم دورخ والے اور دوزبانوں والے نہ بنو کہ تم لوگوں کے آگے یہ ظاہر کرو کہ تم اللہ سے محبت کرتے ہو جس کی وجہ سے لوگ تمہاری تعریفیں کریں اور تمہارا دل گنہگار رہو۔

۶۹۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد مقری نے کہا ہمیں خبر دی اصم نے انہیں خضر نے انہیں سیار نے انہیں جعفر نے انہیں ثابت نے عقبہ بن عبدالغافر سے کہا جب بندہ پوشیدہ اچھا عمل کرتا ہے اور پھر اس کے مانند ظاہراً بھی ایسا ہی عمل کرتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتے ہیں: یہ میرا سچا بندہ ہے۔

۶۹۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہیں فتنہ لپٹ جائے گا۔ جس میں چھوٹا پرورش پا کر بڑا ہو جائے گا اور بڑا بوڑھا ہو جائے گا لوگ اسی پر چلیں گے اسی کو سنت کے طور پر اپنا لیں گے جب اس میں سے کوئی چیز بدل جائے گی تو کہیں گے سنت بدل گئی ہے طریقہ بدل گیا ہے ان سے پوچھا گیا یہ کب ہوگا اے ابوعبدالرحمٰن؟ فرمایا جس وقت تمہارے قاری زیادہ ہو جائیں گے اور تمہارے امیر بہت ہو جائیں گے۔ اور تمہارے امانت دار کم ہو جائیں گے اور آخرت کے عمل کے بدلے میں دنیا حاصل کی جائے گی۔

۶۹۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے انہیں یحییٰ بن ابی طالب نے انہیں عبدالوہاب نے انہیں حریری نے ابوالورد سے اس نے وہب بن منبہ سے کہا: بنی اسرائیل میں فاسق قاری ظاہر ہوا اور عنقریب تم میں بھی ظاہر ہوں گے۔

۶۹۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب نے

جو ابن عطاء ہیں ان کو ابو عثمان نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو عمران قصیر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ جہنم کے اندر ایک وادی ہے۔ جس سے جہنم ہر روز چار سو بار پناہ مانگتی ہے اور وہ ریا کاری کرنے والے دکھاوا کرنے والے قاریوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

اور اس بارے میں ایک مرفوع حدیث بھی مروی ہے ہم نے اس کو کتاب البعث میں ذکر کر دیا ہے۔

۶۹۵۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابو الفضل احمد بن حسن مستملی نے ان کو محمد بن مقاتل مروزی نے ان کو یوسف بن عطیہ نے اور وہ امت کے پیرو کاروں میں سے تھا۔ وہ حضرت انس سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری لوگوں میں عابد جاہل ہوں گے اور قاری فاسق ہوں گے۔ یوسف بن عطیہ بہت منکر روایتیں بیان کرتا ہے۔

۶۹۵۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو یوسف یعقوب بن محمد بن اسحاق بن زید واعظ نے ان کو ابو بکر محمد بن یاسین بن نضر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن عیسیٰ طالقانی نے ان کو ابو حفص بصری نے ان کو مالک بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ اس دور کے قاریوں کی مثال اس آدمی جیسی ہے۔ جو شکار کا جال نصب کرتا ہے اس کے پھندے پر ایک چڑیا آ کر بیٹھتی ہے اور وہ اس سے پوچھتی ہے، تجھے کیا ہوا کہ میں تجھے ہر وقت مٹی میں قید دیکھتی ہوں؟ وہ کہتا ہے کہ میں عاجزی کرتا ہوں، وہ پوچھتی ہے کہ یہ تمہاری کمر کیوں جھک گئی ہے؟ وہ کہتا ہے کہ یہ لمبی عبادت کرنے کی وجہ سے ٹیڑھی ہوگئی ہے۔ وہ پوچھتی ہے کہ یہ سامنے ڈھال کیسی ہے؟ وہ کہتا کہ میں یہ روزہ داروں کے سایہ حاصل کرنے کے لئے نصب کر رکھی ہے۔ جب وہ بے دھیان ہوتی ہے تو دانہ چگنے لگتی ہے۔ اتنے میں جال کا پھندا اس کی گردن میں آن پڑتا ہے وہ اس کو گردن سے پکڑ لیتا ہے۔ اب چڑیا کہتی ہے کہ اگر عابد تیری طرح گردن سے دبوچتے ہیں اس دور میں (تو اللہ ایسے عابدوں سے بچائے) ان میں کوئی خیر نہیں ہے۔

شہد سے زیادہ میٹھی زبان:

۶۹۵۶:......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور ہروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو معشر نے ان کو محمد بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اس نے کہا کہ پکی بات ہے۔ بعض کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہیں اور ان کے دل ایلوا (مصبّر) سے زیادہ کڑوے ہیں وہ لوگوں کے آگے بھیڑ کا لبادہ اوڑھ لیتے ہیں (نرم ہو کر) اور وہ دین کے ساتھ دنیا کو دوھ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ مجھ پر دلیر ہو جاتے ہیں۔ (یعنی نافرمانی کرتے ہیں) میرے ساتھ غفلت برتتے ہیں (یعنی میرے احکام پر عمل نہیں کرتے۔) مجھے اپنی عزت کی قسم ہے میں ان کے لئے ایسا فتنہ برپا کروں گا۔ جس میں بڑے بردبار بھی پریشان ہو جائیں گے۔ محمد بن کعب نے کہا کہ یہ بات کتاب اللہ میں بھی ہے۔

ومن الناس من يعجبك قوله فی الحيات الدنيا ويشهدالله علی ما فی قلبه وهو الدالخصام.

بعض لوگ ایسے ہیں جن کی باتیں تمہیں بہت اچھی لگتی ہیں اور ان کے دل میں کیا ہے وہ اس پر بھی اللہ کو گواہ کرتے ہیں حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہیں۔

اس آدمی نے کہا ہم جانتے ہیں کہ یہ آیت جس چیز کے بارے میں اتری تھی، محمد بن کعب نے ان سے کہا کہ بے شک ایک حکم کسی ایک آدمی کے بارے میں نازل ہوتا ہے مگر اس کے بعد وہ حکم عام ہو جاتا ہے۔

۶۹۵۷:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو محمد عبدالخالق بن حسن معلم نے ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو جعفر بن برقان نے ان کو خبر دی ابو راشد نے ان کو وہب بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کی نازل کردہ کتاب میں کچھ لوگ پاتا ہوں جو عبادت کرنے کے بغیر دینداری دکھائیں گے۔ آخرت کے عمل کے بدلے میں دنیا کو دوھیں گے۔ لوگوں کے سامنے بھیڑ کا لبادہ اوڑھیں گے (بے ضرر دکھائیں گے۔)

(۶۹۵۵)......(۱) فی ب متغيباً (۶۹۵۶)......(۱) فی ب لأبعثن

ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں جیسے ہوں گے۔ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔مگران کے نفس ایلوا سے زیادہ کڑوے ہوں گے۔وہ میرے بارے میں غفلت کریں گے۔اور مجھ پر ہی دلیر ہوں گے (ایک تعبیر یہ ہے کہ وہ میرے ہی بارے میں دھوکہ دیں گے اور فریب خوردہ ہوں گے اور میرے ہی خلاف جسارت کریں گے) میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان پر ایسا فتنہ بھیجوں گا کہ جو حوصلہ مندوں کو حیران پریشان کردے گا۔

اس امت کے منافق:

۶۹۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کوحسن بن علی بن عفان نے ان کوزید بن حباب نے ان کو عبدالرحمٰن بن شریح اسکندرانی نے ان کوشرحبیل بن یزید معافری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنافرماتے تھے۔ میری امت کے زیادہ تر منافق اس امت کے قاری ہوں گے۔

امام احمد نے فرمایا: اسی طرح کہا تھا زید بن حباب شرحبیل نے اور ابن مبارک نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن یزید سے مروی ہے اور ابن وہب نے اس کا متابع بیان فرمایا ہے۔

۶۹۵۹:......ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کوعبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کوابوعثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ''ح'' کہا یعقوب نے اور ہمیں خبر دی محمد بن یحییٰ نے ان کوابن وھب نے سب نے عبدالرحمٰن بن شریح سے ان کوشرحبیل بن یزید معافری نے ان کومحمد بن ھدبہ نے ان کوعبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے اکثر منافق اس امت کے قاری ہوں گے۔اور اس کو روایت کیا ہے حسین بن حسن مروزی نے ان کوابن مبارک نے کتاب الرقائق میں اور کہا شرحبیل بن یزید نے عبداللہ بن عمر سے۔

۶۹۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کوابوالعباس اصم نے ان کومحمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کومنصور بن سلمہ نے ان کو ولید بن مغیرہ نے کہ کہا ابوسلمہ نے اور میں نے مصر میں ان سے زیادہ پکا راوی نہیں دیکھا کہ ہمیں خبر دی مشرح بن عاہان نے عقبہ بن عامر سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے۔اس امت کے زیادہ تر منافق اس امت کے قاری ہوں گے۔

دوداغ دینے والی چیزیں:

۶۹۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوالفضل بن ابراہیم نے ان کواحمد بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسحاق بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس نے دو داغ یادو ڈنگ چھوڑے۔فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ اس کے ذمہ ترک صلوٰۃ نہیں تھی کیونکہ وہ اہل صفہ میں سے تھا اور وہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ فقیر و نادار ہے اس کے پاس کوئی شئی نہیں ہے بے شک وہ اہل صفہ میں سے تھا رسول اللہ نے فرمایا کہ اس نے دوداغ چھوڑے ہیں (یعنی گرم کرکے داغنے والی دو چیزیں) یعنی اس جیسے کے لئے دوداغ دینے والی چیزیں ہیں۔

۶۹۶۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کوعبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کوابوداؤد نے ان کوحماد بن زید نے ان کو عاصم بن بہدلہ نے ان کو ذر نے ان کوعبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ اہل صفہ میں سے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا لوگوں نے اس کے پگڑی کے سرے میں دو دینار پائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں گرم داغ ہیں۔

۶۹۶۳:......ہمیں خبر دی اس کی ابوالحسین علی بن احمد بن عمرو بن حمامی مقری نے ان کواحمد بن سلیمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ پڑھا گیا محمد بن

(۶۹۶۲)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۳۵۷)

یثم پر اور میں سن رہا تھا ان کو خبر دی دومۃ الربیع بن نافع نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو ان کے والد نے اسماء بنت یزید بن سکن سے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ جس نے (سونے کے) دو دینار چھوڑے اس نے دو داغ چھوڑے۔ (یا دو گرم کر کے داغ دینے والی چیزیں چھوڑیں۔)

۶۹۶۴:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص زاہد نے ان کو سہل بن عمار نے ان کو یحییٰ بن ابو بکیر نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الجعد سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابو امامہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک آدمی کی وفات ہوگئی میں سمجھتا ہوں کہ وہ اہل صفہ میں سے تھا اس نے ایک دینار چھوڑا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے داغ ہے اور دوسرا وفات پا گیا اس نے دو دینار چھوڑے تھے آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے دو داغ ہیں۔

۶۹۶۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو الحسین اسحٰق اسفرائنی نے ان کو سعید بن عثمان خیاط نے ان کو عبداللہ بن محمد مکی نے ان کو سوید بن حاتم نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ہوتا یوں تھا کہ جو آدمی ضیافت کرتا اور اس کے پاس درہم ہوتے تو وہ ختم ہو جاتے تھے اور اب جب ضیافت کرے اور اس کے پاس دراہم نہ ہوں تو اسکے بعد دراہم زیادہ ہو جاتے ہیں۔

خشوع نفاق:

۶۹۶۶:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین اسحٰق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو محمد بن خالد ضبی نے ان کو محمد بن سعد انصاری نے ان کو ابو درداء نے وہ فرماتے تھے کہ اللہ کی پناہ مانگو منافقت والی عاجزی سے ان سے پوچھا گیا کہ منافقت والی عاجزی کیا ہے؟ فرمایا کہ جسم تو عاجزی کرنے والا نظر آئے اور دل عاجزی کرنے والا نہ ہو۔

۶۹۶۷:...... ہمیں خبر دی ابو سعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برتی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو خبر دی حارث بن عبید نے ان کو مسلم بن سفیان سکری نے ان کو ابوبکر بن عمرو بن حزم نے وہ کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور انہوں نے حدیث کو ذکر کیا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تم لوگ اللہ کی پناہ مانگو منافقت والے خشوع اور عاجزی سے۔ لوگوں نے پوچھا کہ خشوع نفاق کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا بدن کا خشوع اور دل کا نفاق (یعنی ظاہری شکل صورت میں عاجزی اور دل میں تکبر اور غرور۔)

اللہ کے خوف سے کانپنا

۶۹۶۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے اور میں نے سنا عبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن یعقوب اصم سے انہوں نے سنا عباس بن محمد دوری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عبید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے ہیں۔ اے قراء کی جماعت! اپنے سروں کو اوپر اٹھاؤ دل میں جو کچھ خشوع ہے اس سے زیادہ نہ کرو۔ تحقیق راستہ واضح ہو چکا ہے۔ پس اللہ سے ڈرو اور طلب کرنے میں اختصار کرو اور مسلمانوں پر بوجھ نہ ہو۔

۶۹۶۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا اسماعیل بن فضل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن زیاد اعرابی سے وہ کہتے ہیں کہ بعض حکماء نے کہا مومنوں کو اللہ سے ڈراؤ اور منافقوں کو بادشاہ سے ڈراؤ اور ریاء کاروں کو لوگوں سے۔

۶۹۷۰:...... ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر بن احمد تمیمی سے انہوں نے سنا داؤد بن حسین بیہقی سے وہ کہتے ہیں کہ

(۶۹۶۷)...... (۱) فی ب المزکی

انہوں نے سنا اسحاق بن ابراہیم حنظلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں امیر عبداللہ بن طاہر کے پاس گیا اور میرے پاس تھیلی میں کھجوریں تھیں میں کھا رہا تھا۔ امیر نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے ابو یعقوب اگر تیرا ریا کاری کو ترک کرنا خود ریا کاری نہیں ہے تو پھر دنیا میں تجھ سے زیادہ کم دیکھاوا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

۶۹۷۱:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا خالد بن حوشب سے وہ کہتے ہیں کہ جواب نامی شخص ذکر اللہ کرتے وقت ڈر کے مارے کانپتا رہتا تھا۔

لہٰذا ابراہیم نے اس سے کہا: اگر تجھے اس کا اختیار ہے اور قدرت ہے تو میں اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ میں تیری حفاظت نہ کروں اور اگر تو اس کا مالک نہیں ہے تو انہوں نے بھی مخالفت کی تھی جو تجھ سے پہلے تھے۔

زہد ظاہر کرنے کی ممانعت:

۶۹۷۲:......ہمیں خبر دی احمد بن حسین قاضی نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو ربیع بن صبیح نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حسن بصری نے وعظ کیا ایک آدمی اس کے پاس پہنچ کر زور سے رونے لگا اور کہنے لگا خبردار اللہ کی قسم البتہ اللہ ضرور تم سے پوچھے گا جو کچھ آپ نے اس سے ارادہ کیا ہے۔

۶۹۷۳:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو علی بن صفوان بردعی نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو علی بن حسن نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ لوگوں کے لئے زہد ظاہر کرے حالانکہ اس کے دل میں شہوات ہوں جب کسی آدمی کے دل میں دنیا کی خواہشات میں سے کوئی شئی بھی باقی نہ رہے اس وقت اس کے لئے لوگوں کے سامنے زہد اور ترک دنیا کو ظاہر کرنا جائز ہے۔ اس لئے کہ عباء پہننا زہد کی نشانیوں میں سے ہے جب کوئی شخص اپنے دل سے زہد اختیار کر چکا ہو اور عباء کو ظاہر کرے تو وہ اس کا مستحق ہے اور اگر وہ اپنے زہد کو سفید کپڑوں کے ساتھ چھپائے تا کہ وہ ان دونوں کے ساتھ لوگوں کی نگاہوں کو زہد سے ہٹائے (اور اس کو لوگوں کی نظروں سے چھپائے) تو یہ بات اس کے لئے سلامتی کی بات ہے۔

فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سلیمان سے وہ کہتے ہیں۔ کیا تم میں سے ایک انسان کو شرم نہیں آتی کہ وہ تین درہم کی عباء پہن لیتا ہے (اور اپنے آپ کو زاہد ظاہر کرتا ہے عباء پہن کر) حالانکہ اس کے دل میں پانچ درہم کی خواہشیں ہوتی ہے۔

۶۹۷۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ بن یحییٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ کہتے ہیں کہ طالوت نے کہا کہ ابراہیم بن ادہم نے کہا اللہ اس بندے کو سچا نہیں مانتے جو شہوت کو پسند کرے۔

یزید بن اسود کی دعا کی قبولیت کا عجیب واقعہ:

۶۹۷۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو ابو زرعہ نے وہ کہتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نکلے اور انہوں نے لوگوں کو نماز استسقاء پڑھائی مگر نہ تو بارش ہوئی اور نہ ہی انہوں نے بادل دیکھا ضحاک نے کہا کہ کہاں ہے یزید بن اسود؟ اس نے کہا کہ میں یہ موجود ہوں۔ انہوں نے کہا کہ۔

آپ ہمارے لئے اللہ کی بارگاہ میں شفاعت کیجئے کہ ہمارے لئے بارش فرمائے۔ وہ اٹھے اور اپنے سر کو کندوں پر جھکایا اور آستین اوپر کو

(۶۹۷۱)......(۱) لیست بالأصل وهی کلمة یقتضیها السیاق.

چڑھائیں۔اور دعا شروع کی اے اللہ تیرے ان بندوں نے مجھے تیری بارگاہ میں سفارشی بنایا ہے۔صرف تین بار ہی دعا کی تھی یہاں تک کہ بارش ہوگئی اتنی بارش ہوئی کہ قریب تھے کہ وہ ڈوب جاتے اس سے اس کے بعد انہوں نے کہا کہ اس بارش نے مجھے مشہور کر دیا ہے لہٰذا اب مجھے اس شہرت سے چھٹکارا دے دے اس کے بعد وہ صرف ایک جمعہ تک زندہ رہے پھر انتقال کر گئے۔

۶۹۷۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو احمد بن محمد سکری نے ان کو ابراہیم بن جنید نے ان کو حسن بن قاسم نے انہوں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ حذیفہ نے لکھا یوسف بن اسباط کی طرف اے بھائی میں ڈرتا ہوں آپ کے اوپر کہ ہماری بعض نیکیاں قیامت کے دن زیادہ مضر ہوں آپ کے اوپر ہماری برائیوں سے۔انہوں نے فرمایا اس نے ان کی طرف یہ بھی لکھا کہ حتیٰ کہ نہ ہو کسی جگہ۔جب میں آتا ہوں سبزی والے تو میں کہتا ہوں کہ مجھے اپنا طہارت والا برتن دیجئے اس نے کہا کہ لائیے اپنی چادر دیجئے یا یوں کہا کہ رکھئے ایسی چادر۔

آدمی کو برا ہونے کے لئے صرف اتنا کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیاں اٹھائی جائیں:

۶۹۷۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن مقریٔ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث اور ابن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابی حبیب نے ان کو سنان بن سعید نے ان کو انس بن مالک نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا کسی آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ لوگ اس کے دین میں یا دنیا میں انگلیاں اٹھائیں۔مگر وہ جس کو اللہ بچائے۔

۶۹۷۸:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو احمد بن عدی نے ان کو علی بن حسین بن عبدالرحیم نے ان کو اسحٰق حنظلی نے ان کو کلثوم بن محمد بن ابوسدرہ حلبی نے ان کو عطاء بن ابومسلم خراسانی نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی مرد کے بارے میں اتنی برائی بہت ہے کہ اس کے دین یا دنیا میں اسکی طرف انگلیاں اٹھیں مگر جس کو اللہ حفاظت فرمائے۔اور اسی سند کے ساتھ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مکر اور دھوکہ کرنے والا جہنمی ہے۔میں کہتا ہوں کہ اس کو بھی عبدالعزیز بن احمد بن حصین نے روایت کیا ہے ابن امیہ سے اس نے حسن سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اسناد ضعیف ہے۔

۶۹۷۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ابوجعفر نفیلی نے ان کو کثیر بن مروان مقدسی نے ان کو ابراہیم بن ابوعبلہ نے ان کو عقبہ بن وشاج نے ان کو عمران بن حصین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مرد کے لئے اتنی گناہ کافی ہے اس کی طرف انگلیوں سے اشارے کئے جائیں۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا اگرچہ اچھائی کے اور خیر کے ساتھ بھی ہوں؟ فرمایا اگرچہ خیر کے ساتھ ہوں تو یہ (شہرت اور اشارے) ذلیل کرنے والے ہیں،مگر جس کو اللہ رحم کرے۔(اور اگر وہ اشارے یا وہ شہرت) برائی کی ہو تو وہ برائی ہی ہے اس سند میں کثیر بن مروان غیر قوی ہے۔

ہمیں خبر دی حسین بن فضل نے ان کو ابوسہل بن زیاد بن قطان نے ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو حجاج بن اسود نے ان کو معاویہ بن قرہ نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص مجھے رات کے وقت رونے کی خبر دے وہ دن کو موت کی خبر دے گا۔

نے ان کو ابوسفیان نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو زید نے وہ کہتے ہیں کہ جب کسی آدمی کا باطن ظاہر سے افضل ہو (یعنی خلوت جلوت سے افضل ہو) پس یہی اصل فضیلت و بزرگی ہے اور جب ظاہر باطن اور خلوت جلوت برابر ہوں یہ ادھار ہے اور جب اس کا ظاہر صرف اچھا ہو اس کے باطن سے پس یہی جور وظلم ہے۔

۶۹۸۱:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا منصور بن عبداللہ سے انہوں نے سنا عباس بن عبداللہ واسطی سے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن یونس سے اس نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے بچانا تم اپنے آپ کو اس بات سے کہ تم معرفت الٰہی کے دعویدار بنو۔یا زاہد من الدنیا ہونے کے معترف بنو۔یا عابد ہونے کا دم بھرو۔

۶۹۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان حناط نے انہوں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے۔کہ تم معرفت کا دعویٰ کرنے سے بچو زہد کے اقرار اسے اور عبادت کے اعتراف سے بچو۔ان سے کہا گیا کہ آپ ہمارے لئے اس کی وضاحت فرمائیے۔

۶۹۸۲:......(مکرر ہے) انہوں نے فرمایا کیا تم جانتے نہیں کہ جب تم معرفت میں اپنے نفس کی طرف اشارہ کرو گے کئی چیزوں کا تم ان کے حقائق سے خالی ہو گے۔تو تم اس چیز کا دعویٰ کرنے والے ہو گے اور جب تم زہد میں کسی ایک حالت کے ساتھ موصوف ہوں گے جب کہ تمہارے ساتھ دیگر احوال خالی بھی ہوں گے تو گویا تم اس کے بھی معترف ہوں گے۔اور جب تم عبادت کے ساتھ اپنا تعلق بتلاؤ گے دل کا اور یہ گمان کرو گے کہ تم اپنی عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے نجات پاؤ گے نہ یہ کہ تم اللہ کی توفیق کے ساتھ عبادت میں لگے ہو تو تم تعلق عبادت کے ساتھ جوڑو گے۔عبادت کے مالک کے ساتھ نہیں اور اس کا تمہارے اوپر احسان کرنے والی ذات کے ساتھ نہیں۔

فقراء کی معرفت اللہ کا ڈر:

۶۹۸۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد بن عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابوالفضل احمد بن ابی عمران نے مکہ میں ان کو ابوبکر احمد بن محمد بغوی نے وہ کہتے ہیں کہ جنید نے کہا۔اے فقراء کی جماعت! تم لوگ اسی فقر کے ساتھ پہچانے جاتے ہو اور اسی کی وجہ سے تمہیں عزت ملی ہوئی ہے جب تم خلوق میں ہوا کرو تو دیکھا کرو کہ تم اس کے ساتھ کیسے ہو؟ (یعنی تم فقر کی اور معرفت کی کتنی رہیں ہے رکھ رہے ہو۔)

۶۹۸۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن محمد رازی نے ان کو ابراہیم بن زہیر نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو جعفر بن حسان نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہ لقمان حکیمؒ نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔اے بیٹے! اللہ سے ڈرنا یہ نہ دکھانا کہ تم ہی ڈرتے ہو اللہ سے تیرا اکرام کریں لوگ اور تیرا دل فاجر ہو۔

۶۹۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ عضائری نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو اسماعیل نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے بعض شیوخ سے کہ انہوں نے کہا کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔لوگوں کو تم نہ دیکھنا کہ تم اللہ سے ڈرتے ہو کہ لوگ تمہارا اکرام کریں حالانکہ تمہارا دل گنہگار ہو۔

۶۹۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا الکتانی سے اور ان سے پوچھا بعض مریدین نے اور ان سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔اس نے کہا کہ تو ایسا ہو جا جیسا تو لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو دکھاتا

(۶۹۸۲)......مکرر. (۱) فی ب بوربها

ہے وگرنہ جیسا تو ہے وہی حقیقت لوگوں کے سامنے ظاہر کردے۔

۶۹۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن اعرابی سے وہ کہتے ہیں، سب سے بڑا خسارے والا انسان وہ ہے جو لوگوں کے سامنے اپنے صالح اعمال ظاہر کردے اور جو ذات اس کی شہہ رگ سے اور رگ حیات سے قریب تر ہے اس کے سامنے قبیح ترین اعمال کے ساتھ آئے۔

۶۹۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن مثنی طبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن علی بن جعفر بن عدی علکان رازی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا۔ یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص خفیہ حالت میں اللہ کی خیانت کرے اللہ تعالیٰ ظاہر حالت میں اس کا پردہ فاش کردیتے ہیں۔

ایمان کا چھیالیسواں شعبہ
نیکی کر کے خوش ہونا اور گناہ کر کے مغموم ہونا

۶۹۸۹:.....ہمیں خبر دی استاذ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو ابوبشر یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو جابر بن سمرہ نے وہ کہتے ہیں مقام جابیہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کے سامنے تقریر فرمائی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ کھڑے ہوئے تھے اسی مقام پر جہاں میں کھڑا ہوں اور فرمایا تھا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) حدیث ذکر فرمائی یہاں تک کہ فرمایا: وہ شخص جس کو اس کی نیکی سے خوشی ہو (اس کو نیکی اچھی لگے) اور برائی سے خوشی نہ ہو (یعنی برائی اس کو بری لگے۔) وہ مؤمن ہے۔

مؤمن کون ہے؟:

۶۹۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے ان کو خبر دی ابوبکر بن حبیب نے ان کو ابوبکر بن عوام نے ان کو ابو عامر عقدی نے ان کو ہشام دستوائی نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو زید بن سلام نے اپنے دادا ممطور سے اس نے ابوامامہ سے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تیری برائیاں تجھے بری لگیں اور تیری نیکیاں تجھے اچھی لگیں پس تو مؤمن ہے اس نے پوچھا کہ گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی چیز تیرے دل میں کھٹکے بس اس کو چھوڑ دے۔

۶۹۹۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو موسیٰ بن حسن بن عیاد نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو ہشام دستوائی نے۔اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

۶۹۹۲:.....ہمیں حدیث بیان کی محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابوعثمان نے وہ کہتے ہیں کہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

اللهم اجعلني من الذين اذا احسنوا استبشروا واذا اساؤوا استغفروا.

اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو جب نیکی کرتے ہیں خوش ہو جاتے ہیں اور جب برائی کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں۔

۶۹۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد دعلج بن احمد سنجری نے ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے اور عبدالعزیز بن محمد نے عمرو مولیٰ مطلب سے اس نے مطلب سے اس نے ابوموسیٰ اشعری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص برائی کا ارتکاب کرے تو اس کو برا سمجھے جب اس کا عمل کرے۔اور نیکی کا عمل کرے تو اس سے خوش ہو وہ مؤمن ہے۔

۶۹۹۴:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو عبداللہ بن عبید بن عقیل نے ان کو عبداللہ بن جعفر مدینی نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو مطلب بن عبداللہ بن حطب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوموسیٰ اشعری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس شخص کو اس کی نیکی اچھی لگے اور اس کی برائی اس کو بری لگے وہ مؤمن ہے۔

اسی طرح کہا اس نے اپنے والد سے اور جماعت کی روایت عمرو سے ہے۔اور اس سند میں، اپنے والد سے کا ذکر نہیں ہے۔

۶۹۹۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید نے ان کو عباس بن حمزہ نے ان کو مخلد بن عمرو بلخی نے ان کو

(۶۹۸۹).....أخرجه المصنف منه طريق الطيالسی (ص ۷) (۶۹۹۲).....أخرجه المصنف من طريق الطيالسی (۱۵۳۳)

عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ چار شخص ایسے ہیں جو جنت کے مقدس باغ میں ہوں گے۔ اس عقیدہ کو مضبوطی سے پکڑنے والا کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے (معبود، مشکل کشا، حاجت روا) اس میں ذرہ برابر شک نہ کرے۔ وہ شخص جو جس وقت عمل کرے کسی نیکی کا تو اس کو خوشی ہو اور وہ اس پر اللہ کا شکر کرے۔ اور وہ شخص جو گناہ کا عمل کرے تو اس کو برا لگے اور وہ اللہ سے استغفار کرے اس کے بارے میں اور وہ شخص کہ جب اس کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ یہ کہے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون. بے شک ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور بے شک ہم اللہ ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔

۶۹۹۶:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اپنی اصل تحریر سے۔ ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو حسین بن مثنی بصری نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو ابوعثمان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے۔ اے اللہ مجھے ان لوگوں میں بنادے جس وقت وہ نیکی کریں خوش ہو جائیں اور جب کوئی گناہ کریں تو اللہ سے معافی مانگیں۔

شیخ حلیمی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کا معنی یہ ہے کہ جو شخص نیکی کا عمل کرے اور اس کو خوشی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس نیکی کی توفیق دی ہے اور اس کو اسی نے اس کے لئے آسان کیا ہے جس کے نتیجے میں اس کے ترازو میں (ثواب) حاصل ہوا ہے لہٰذا وہ شخص ایسے بیٹھے جیسے کوئی مبارک باد لینے والا خوش خوش بیٹھتا ہے اس لئے کہ اس کو اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کی امید ہوتی ہے۔ یا وہ شخص برا عمل کرے تو اس کو خود کو بھی برا لگے کہ اس نے اللہ کے ساتھ خلوت میں ہوتے ہوئے یہ عمل کیوں کر لیا جو شیطان نے اس کے لئے آراستہ کر دیا تھا اور وہ شخص ایسے بیٹھے جیسے کوئی مصیبت زدہ پریشاں مغموم اور گھٹا گھٹا بیٹھتا ہے اللہ تعالیٰ سے شرم کرتے ہوئے اور اس کی طرف سے مواخذے کا ڈر رکھتے ہوئے۔ تو یہ کیفیت پیدا ہو جانا اس کے سچے ایمان پر اور خلوص اعتقاد پر دلیل ہے اس لئے کہ وعد اور وعید کا یقین محض یقین اور تصدیق باللہ اور تصدیق بالرسول کی قوت سے ہوتا ہے۔ امام احمد نے فرمایا کہ اسی لئے یہ تفسیر مرفوعاً آئی ہے مختصر الفاظ کے ساتھ۔ فرمایا کہ مومن جب کوئی نیکی کا عمل کرتا ہے تو اس کے ثواب کی امید رکھتا ہے اور جب کوئی برا عمل کرتا ہے اس کے عذاب سے ڈرتا ہے۔

۶۹۹۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو سیار نے ان کو ابووائل نے وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے بھائی ربیع بن خثیم کے پاس گئے وہ اپنی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے ان کو سلام کیا انہوں نے ہمارے سلام کا جواب دیا اس کے بعد پوچھا کہ آپ لوگ کیسے آئے؟

ہم نے کہا کہ ہم اس لئے آئیں ہیں کہ آپ اللہ کا ذکر کریں گے تو ہم بھی آپ کے ساتھ ذکر کریں گے اور آپ اللہ کی حمد کریں تو ہم بھی ساتھ حمد کریں گے کہتے ہیں انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ تم دونوں نے یہ نہیں کہا کہ آپ کھائیں گے تو ہم بھی ساتھ کھائیں گے پئیں گے تو ہم بھی آپ کے ساتھ پئیں گے۔ اور یہ بھی نہیں کہیں کہ ہم اس لئے آئے ہیں کہ آپ گناہ اور بدکاری کریں گے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کریں گے۔

بہتر اور بدتر انسان:

۶۹۹۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن عجلان نے وہ کہتے ہیں کہ لقمان حکیم سے پوچھا گیا کہ سب لوگوں سے زیادہ غنی کون ہے؟ فرمایا کہ جو شخص اس پر راضی

(۶۹۹۷)......(۱) فی ب أمي

ہو جائے جو کچھ اس کو ملے۔

پھر پوچھا گیا کہ سب لوگوں سے بہتر کون ہے؟ فرمایا کہ وہی جو غنی ہے۔ پوچھا گیا کہ کیا آپ کی مراد مال کے غنی سے ہے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ شخص جس کے پاس سے جو بھی خیر طلب کی جائے اس کے پاس موجود ہو۔

پھر پوچھا گیا کہ بدتر انسان کون ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جس کو یہ بھی پرواہ نہ ہو کہ لوگ اس کو برائی کرتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ بہر حال وہ شخص جس کو اس کی نیکی اچھی لگے اس حیثیت سے کہ اس کی تعریف کی جائے اور اس کا تذکرہ ہو تو اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے (جو آگے مذکور ہے۔)

۶۹۹۹:۔۔۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ اس آدمی کے بارے میں بتائیے جو اللہ کے لئے عمل کرتا ہے کہ اس پر لوگ بھی اس کو پسند کریں؟ فرمایا: یہ شخص مؤمن کی خریداری کے ساتھ جلدی کرنے والا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر سے اور اسحاق سے اس نے وکیع سے۔

۷۰۰۰:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد رقاشی نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو شعبہ نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حماد بن زید نے سب نے ابوعمران جونی سے اس نے عبداللہ بن صامت سے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ آپ اس شخص کے بارے میں فرمائیے جو شخص عمل صالح کرتا ہے اور لوگ اس پر تعریف کرتے ہیں اس کی؟ فرمایا کہ یہ شخص مؤمن کی خریداری کے ساتھ دنیا میں جلدی کرنے والا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے اور محمد بن مثنی سے اس نے عبدالصمد سے۔

مؤمن کے لئے دو اجر ہیں:

۷۰۰۱:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن سلمان نجار نے بطور املاء کے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے کہ ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کوئی آدمی اپنی آخرت کے لئے عمل کرتا ہے اور اس لئے کہ لوگ اس سے محبت کریں؟ فرمایا کہ یہ شخص مؤمن کی متاع خرید کے ساتھ جلدی کرنے والا ہے۔

۷۰۰۲:۔۔۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اسی کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

۷۰۰۳:۔۔۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو داؤد نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابوصالح نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یا رسول اللہ کوئی آدمی عمل کرتا ہے جو اس کو خوش لگتا ہے اور جب اس پر کوئی مطلع ہوتا ہے تو بھی اس کو خوشی ہوتی ہے اور زیادہ اچھا لگتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اس کے لئے دو اجر ہیں ظاہر عمل کرنے کا بھی اور خفیہ کرنے کا بھی کہا یونس نے ابوعبید سے ذکر کیا گیا ہے کہ اس نے اس کی تفسیر کی ہے کہ اس کے برے عمل پر کوئی مطلع نہ ہو امام احمد نے فرمایا کہ اس حدیث کو اعمش نے روایت کیا ہے حبیب بن ابوصالح سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۷۰۰۴:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اپنی اصل کتاب سے۔ ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے

(۷۰۰۰)۔۔۔۔۔(۱) فی ب حماد عن زید وهو خطأ (۲)۔۔۔۔۔ سقط من الأصل، وهي إضافة واجبة

(۷۰۰۳)۔۔۔۔۔أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۴۳۰)

ان کو حسن بن اسحاق بن یزید عطار نے ان کو احمد بن اسد کوفی نے ان کو یحیٰی بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ابو ثابت نے ان کو ذکوان نے ان کو ابن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں کوئی عمل کرتا ہوں تو مجھے وہ اچھا لگتا ہے پھر وہ لوگوں کے آگے ظاہر ہو جاتا ہے تو اور زیادہ خوشی ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے لئے دو اجر ہیں۔

۷۰۰۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوبکر احمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو احمد بن اسد نے ان کو ابو عاصم بجلی نے۔ پھر اس نے ذکر کیا اس کو اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل اس نے اضافہ بھی کیا ہے۔ کہ ظاہر عمل اور مخفی عمل کا اجر ہے۔

۷۰۰۶:......ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن اسماعیل بن نعیم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی نے ان کو احمد بن اسد بجلی نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ۔

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ روایت کی گئی ہے عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ جب اس عمل پر کسی کو آگاہی ہوتی ہے تو مجھے خوشی ہوتی ہے تاکہ وہ آدمی میری اقتداء کرتے ہوئے میرے جیسا عمل کرے یہ مطلب نہیں کہ اس کو یہ خوشی ہوتی ہے کہ اس کا ذکر کیا جائے اور اس پر اس کی تعریف کی جائے بلکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی طرح ہے کہ جو شخص اچھا طریقہ جاری کرے اس کے لئے اس کا اجر بھی ہے اور اس کا اجر بھی جو اس پر عمل کرے گا۔

۷۰۰۷:......جیسے روایت کی گئی ہے کہ ایک آدمی نے رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھی اس کا پڑوسی اسے دیکھ رہا تھا اس نے اسے دیکھ کر اٹھ کر نماز پڑھ لی لہٰذا پہلے شخص کی مغفرت ہو گئی اس لئے کہ دوسرے نے یہ عمل اسی کو دیکھ کر کیا تھا اور اس کی تابعداری کی تھی۔ یہ روایت اسی بات کا احتمال رکھتی ہے۔ ایک احتمال اور بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسی پہلے نے جب اچھا عمل کیا تو اس کو یہ بات اچھی لگی کہ وہ اس نیکی کا تذکرہ کرے لہٰذا وہ لوگوں میں محمود بن جائے مذموم نہ ہو۔ یعنی اس کی تعریف ہو برائی نہ ہو۔ اور اس سے زیادہ کامل اور بلیغ تعریف کوئی نہیں ہو سکتی کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص اپنے رب کا حق ادا کرنے والا ہے اس بات کا ریا کاری سے کوئی تعلق نہیں ہے یقیناً ریا کاری یہ ہے کہ عمل کرنے والا کوئی اچھا عمل کرے مگر اس کے ساتھ وہ اللہ کی ذات کا ارادہ نہ کرے اور نہ ہی اس کے ساتھ اللہ کی رضامندی طلب کرے نہ اللہ کا ثواب طلب کرے۔ بلکہ یہ ارادہ کرے کہ لوگ یہ کہیں کہ یہ اچھا آدمی ہے۔

بہر حال اگر کوئی شخص عمل کرتا ہے اللہ کے لئے صحیح اور حقیقی طور پر اور اس کو یہ بات اچھی لگے کہ اس کو دیکھ کر لوگ بھی اچھا عمل کریں تو ایسا شخص اللہ کے لئے عمل کرنے والوں میں سے ہے۔ اگر لوگ ایسے شخص کی تعریف کرتے ہیں تو اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی نیکی کی وجہ سے جو اللہ کی عبادت کی وجہ سے ہے غیر اللہ کی عبادت کے لئے یا کسی اور وجہ سے نہیں، جس کے ساتھ لوگ تعریف کرتے ہیں یا بعض ان کے بعض کی تعریف کرتے ہیں دنیاوی امور میں سے یہ عبادت کسی طرح بھی ریاء میں سے نہیں ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی مذمت کی ہے جو یہ پسند کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف ہو ایسے عمل کی وجہ سے جو انہوں نے سرے سے کیا ہی نہیں۔ (سورۃ آل عمران) اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کی تعریف ہو ایسے عمل کی وجہ سے جو اس نے واقعی کیا ہے اس کی اللہ نے مذمت نہیں کی تو پھر اللہ تعالیٰ کیسے مذمت کرے گا ایسے آدمی کی جو یہ ارادہ کرے کہ اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو غیر کی طرف نہ ہو جیسے کوئی شخص اپنے دل دماغ کو صرف اللہ کی عبادت پر ہی بند رکھے غیر اللہ کی طرف نہیں جانے دے۔

مذموم وہ شخص ہے جو ایسا عمل کرے جس کو اللہ کی ذات کے لئے کرنے کا حکم ہے اور وہ غیر کا ارادہ کرتے ہوئے کرے دونوں کے درمیان فرق ظاہر ہے انصاف کرنے والے کے لئے۔

فرمایا کہ اس بات کے قائل نے یہ دلیل پکڑی ہے کہ حدیث اس بات کی کراہیت کے بارے میں آئی ہے بایں طور کہ اس کی ذات کے سامنے پاک ہے۔ اور اس کے بارے میں کہا جائے کہ اس کی تعریف کی جاتی ہے اسی عمل کرنے پر اس کے سامنے جس کی وجہ سے وہ عجب اور خود پسندی سے اور تعریف سے بھر جائے اور اپنے دل میں یہ کہے کہ میں ممدوح ہوں اور میری فلاں فلاں تعریف کی جاتی ہے اور اس کے ساتھ وہ اپنے سوا دوسروں کی توہین و تذلیل کرے۔

اور ہم نے جو کہا تھا وہ اس کے علاوہ ہے وہ یہ ہے کہ آدمی سنے کہ وہ اپنے مولیٰ کی طرف نسبت کیا جاتا ہے اطاعت کی وجہ سے اور حسن عبادت کی وجہ سے یہ بات اس کو خوش کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک عزت کے مقام پر فائز کیا ہے اس کے نفس کو اور اس کے لئے دو خوبیاں جمع کر دی ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اس کو اللہ نے اپنی عبادت کرنے کی توفیق عطا کی ہے۔ اور دوسری یہ کہ اس کو اللہ نے ایسا بنایا ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ اس کی مدح کی جاتی ہے۔ اور اس کی نسبت کی جاتی ہے اس چیز کی طرف جو اسی ذات کی طرف رجوع کرتی ہے یعنی اللہ کی عبادت وغیرہ۔ اور اس کو ایسا نہیں بنایا کہ ایسی چیزوں کے ساتھ اس کی تعریف کی جاتی ہو جن کے ساتھ دنیا والوں کی تعریف کی جاتی ہے اور اہل دنیا کی جو دنیا کی طرف ہی جھکے ہوئے ہیں۔ دونوں طرح کے لوگوں میں بہت دور دراز کا فاصلہ ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی اور وہ لوگ ایسے نہ ہوتے تو یہ مؤمن کی بشارت اور متاع نہ ہوتی جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا:

۷۰۰۸:......وہ حدیث جو ہم نے روایت کی ہے گذشتہ مقام پر اخلاص کے مفہوم کے بارے میں یہ کہ وہ شخص جو نہیں پسند کرتا کہ اس کے عمل پر اس کی تعریف کی جائے۔ وہ یہ ہے کہ اس کا عمل اللہ کے لئے ہو، اس لئے کہ اس کی تعریف کی جائے اس کے بعد اگر اس کا عمل معلوم ہو جاتا ہے اور اس پر اس کی تعریف کی جاتی ہے اور اس سے اس کو خوشی ہوتی ہے تو یہ بات اس کو اخلاص سے نہیں نکال دیتی۔ جیسے ہم نے تمام حدیثوں میں روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم اور وہ حدیث جس کو حلیمی نے عبدالرحمن بن مہدی سے روایت کیا ہے۔

تحقیق ہم نے اس کو بھی روایت کیا ہے ابن عیینہ سے جیسے:

۷۰۰۹:......ہمیں اس کی خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوالطیب مظفر بن سہل خلیلی قائد نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحاق بن ایوب بن حسان واسطی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا سفیان بن عیینہ سے اور ان سے ایک آدمی نے سوال کیا تھا اس صحابی کے قول کے بارے میں جو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ میں عمل کو پوشیدہ رکھتا ہوں جب اس پر کوئی مطلع ہو جاتا ہے تو مجھے خوشی ہوتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لئے دو اجر ہیں مخفی عمل کرنے کا بھی اور ظاہر عمل کا بھی۔

سنت جاری ہے:

۷۰۱۰:......ابن عیینہ نے کہا کہ یہ اجود اور احکم احادیث میں سے ہے کسی آدمی کے بارے میں جو عبادت کو چھپا کر کرتا ہے پھر اسی پر کوئی آگاہ ہونے والا آگاہ ہو جاتا ہے پھر وہ بھی عمل کرتا ہے اس کی عمل کی مثل اور اس پہلے شخص کو خوشی ہوتی ہے یہ جان کر کہ فلاں نے وہی عمل کیا ہے جو میں نے کیا تھا اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص اچھی سنت اور اچھا طریقہ جاری کرتا ہے اس کے لئے اس کا اپنا اجر بھی ہے اور اس کا اجر بھی جو اس پر عمل کرے گا۔ بہر حال عبدالرحمن کا قول تو وہ اس بارے میں ہے۔

۷۰۱۱:......ہمیں خبر دی سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ ابوعبید نے کہا حدیث نبی کریم میں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! میں کوئی عمل کرتا ہوں تو میں اس کو چھپاتا ہوں پھر جب اس کے اوپر کسی کو آگاہی ہو جاتی ہے تو مجھے اس پر بھی خوشی ہوتی

(۷۰۰۷)......(۱) فی ب فیه (۱)...... فی المنهاج من عمل

ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے لئے دو اجر ہیں خلوت کا بھی اور جلوت کا بھی۔ ابو عبداللہ نے کہا کہ ابن مہدی نے کہا میرے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ وہ شخص اس عمل کے ظاہر ہونے پر اس لئے خوش ہوتا اور آگاہی ہو جانے پر تا کہ اس عمل کو طریقہ بنایا جائے اور اس کو نمونہ بنا کر اس پر عمل کیا جائے۔ ابو عبید نے کہا یعنی وہ محض اس عمل پر خوش نہیں ہوتا۔ میرے نزدیک حدیث کی توجیہ وہ نہیں جو امام نے کی۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابو عبید نے اس حدیث کے ساتھ استدلال کیا جس کو ہم نے ابن عیینہ سے روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث کے ساتھ بھی جس کو حلیمی نے بیان کیا ہے۔ رات کو ایک آدمی کا قیام کرنا۔ اور اس کے پڑوسی کا اس کی اقتداء کے طور پر نماز پڑھنا۔ دونوں کے ساتھ عبیدہ نے احتجاج کیا ہے۔

۷۰۱۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عیسیٰ بن حماد قاضی نے بغداد میں ان کو محمد بن جریر طبری نے ان کو سعید بن عمرو کوفی نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو عبدالملک بن مہران نے ان کو عثمان بن زائدہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خلوت کا عمل جلوت سے بہتر ہے افضل ہے۔ اور ظاہر کر کے عمل کرنا افضل ہے اس شخص کے لئے جو اس لئے کرے کہ اس کو دیکھ کر کوئی دوسرا اس کی اقتدا کرے۔

اس روایت میں بقیہ راوی متفرد ہے عبدالملک بن مہران سے۔

۷۰۱۳:...... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو سعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو حسین بن احمد بن لیث نے ان کو علی بن ہاشم رازی نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن راوسی نے ان کو ابوالاحوص نے وہ کہتے ہیں کہ ابو اسحاق نے کہا اے تو جوانو غنیمت جانو میرے اوپر کم راتیں ایسی گذرتی ہیں مگر میں ایک ہزار آیت پڑھتا ہوں۔ اور بے شک میں سورہ بقرہ ایک رکعت میں پڑھتا ہوں اور میں حرمت والے مہینوں کے روزے رکھتا ہوں۔ اور ہر مہینہ کے تین روزے رکھتا ہوں اور پیر کا اور جمعرات کا روزہ رکھتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

و اما بنعمة ربک فحدث.

بہر حال اپنے رب کی نعمت کو بیان کیجئے۔

۷۰۱۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو سعید ثقفی نے ان کو حسین بن احمد بن لیث نے ان کو زیاد بن ایوب نے ان کو ہشیم نے ان کو ابو بلج نے ان کو عمرو بن میمون نے وہ کہتے ہیں کہ (ایسا وقت تھا کہ) لوگ اپنے بھائی سے ملتے تھے تو کہتے تھے کہ تحقیق اللہ نے اس کو گذشتہ رات اتنی اتنی نماز پڑھنے کا رزق عطا فرمایا اور اتنی اتنی خیر کا رزق دیا۔

زاہد فی الخیر:

۷۰۱۵:...... ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازہر نے ان کو غلابی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان سے کہا گیا کہ بے شک اہل مکہ گمان کرتے ہیں کہ آپ قلیل الطواف ہیں یعنی طواف کعبہ بہت کم کرتے ہیں۔ تو وہ ناراض ہو گئے اور فرمانے لگے کہ میں تو بیت اللہ کا طواف کرنے والوں کے قریب تر رہتا ہوں تا کہ ان کا غبار اور دھول مجھ پر بھی پڑے اور میں تو ایسے کرتا ہوں ایسے کرتا ہوں۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابو محمد! آپ اس بات سے کیوں گھبرا رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر پردہ ڈالا ہے اور آپ کی طرف احسان کیا ہے۔ فرمانے لگے کہ میں یہ بات ناپسند کرتا ہوں کہ لوگ کہیں کہ سفیان زاہد فی الخیر ہے۔

یعنی نیکی کے امور سے بے رغبت ہے۔

(۷۰۱۴)......(۱) فی ب الحسن

کارِ خیر کے بعد کوئی شئی قبول کرنا:

۷۰۱۶:...... ہمیں خبر دی ابومحمد سکری نے ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو غلابی نے ان کو ابوسہل مدائنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عیینہ کے پاس حاضر تھا ایک آدمی نے ان سے پوچھا۔ اے ابومحمد آپ یہ بتایئے کہ ایک آدمی اللہ کے لئے کوئی عمل کرتا ہے۔ خواہ اذان دیتا ہے یا امامت کرتا ہے یا کسی بھائی کی مدد کرتا ہے۔ یا علاوہ اس کے کوئی خیر کا عمل کرتا ہے وہ کوئی شئی دیا جائے گا۔ فرمایا کہ وہ اس کو قبول کرے گا۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کی طرف کہ انہوں نے مزدوری اور اجرت کے لئے عمل نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے عمل اللہ کے لئے کیا تھا محنت اللہ واسطے کی تھی۔ لہٰذا ان کے لئے اللہ کی طرف سے رزق پیش کیا گیا لہٰذا انہوں نے اس کو قبول کرلیا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

ان ابی یدعوک لیجزیک اجر ماسقیت لنا.

میرے والد آپ کو بلاتے ہیں تاکہ آپ کو معاوضہ دیں اس کا جو آپ نے ہماری بکریوں کو پانی پلایا تھا۔

۷۰۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو حسین بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے انہوں نے ذکر کیا اللہ کے قول کو فجاء ته احداهما تمشی علی استحیآء۔ ان لڑکیوں میں سے ایک لڑکی شرم حیاء کے ساتھ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی۔

فرمایا کہ پھر موسیٰ علیہ السلام اس بنتِ شعیب علیہ السلام کے ساتھ ان کے والد کے پاس چلے گئے مزدوری لینے کے لئے جب کہ پہلا معاملہ اللہ کے لئے تھا۔ پھر اس نے پرواہ نہ کی۔

۷۰۱۸:...... ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ابوہلال نے ان کو عقبہ بن ابوثبیت راسبی نے ان کو ابوالجوزاء نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت وہ ہے جو اپنے کانوں کو خیر سے بھر لے جس کو وہ سنے اور اہل جہنم وہ ہے جو اپنے کانوں کو برائی سے بھر لے جس کو وہ سنے۔

مسلم نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے عقبہ سے یہی اور عقبہ ایسے تھے وہ پرندے کو بلاتے تھے تو وہ بھی ان کی بات مان لیتا تھا۔

اہل کتاب سے عہد:

۷۰۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو حجاج بن اعور نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن جریج نے مجھے خبر دی ابن ابی ملیکہ نے یہ کہ حمید بن عبدالرحمٰن بن صفوان نے اس کو خبر دی ہے کہ مروان نے کہا جایئے اے رافع، البتہ تم اس کو ضرور پڑھو عباس کے سامنے اور ان کو جا کر کہو کہ اگر ہم میں سے ہر شخص خوش ہو جائے اپنے اس عمل پر جس کو وہ انجام دے اور وہ یہ بات بھی پسند کرے کہ اس کی تعریف کی جائے اس کام پر بھی جس کو کیا بھی نہیں ہے تو۔ اگر اس پر بھی عذاب ہو تو ہم سب کے سب عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے (وہ گئے انہوں نے جا کر کہا تو) حضرت ابن عباس نے فرمایا تمہیں کیا ہوا اس آیت کے بارے میں۔ یقینی بات ہے کہ یہ آیت اتری تھی اہل کتاب کے بارے میں اس کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی۔

و اذاخذاللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب الأیة.

وہ وقت قابل ذکر ہے جب اللہ نے اہل کتاب سے عہد لیا تھا۔

اس کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تھا تو انہوں نے اس کو چھپایا تھا اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقت کے برعکس خبر دی اور ظاہر یہ کیا کہ جو آپ نے پوچھا تھا ہم نے وہ بتا دیا ہے اور انہوں نے

اس پر یہ چاہا کہ ان کی اسی بات پر تعریف کی جائے اور وہ خوش ہوئے اس پر جو وہ کتاب دے گئے تھے اور اس میں سے انہوں نے جو حضور کو بتایا تھا جس کے بارے میں انہوں نے ان سے پوچھا تھا۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں۔

۷۰۲۰:......اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن شوذب واسطی نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو زیاد بن ابوزیاد الجصاص نے وہ کہتے ہیں کہ معاویہ بن قرہ نے کہا ہر وہ چیز جو اللہ نے تیرے اوپر فرض کی ہے اس میں ظاہر کر کے عمل کرنا افضل ہے جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے فلاں فلاں مسجد میں نماز پڑھی ہے اور میں فلاں مسجد میں نماز پڑھنے جاؤں گا اور اسی طرح یہ کہے کہ میں نے اپنے مال کی زکاۃ فلاں مہینے میں ادا کر دی ہے۔

(۷۰۲۰)......(۱) فی ب (أبو محمد)

ایمان کا سینتالیسواں شعبہ

ہر گناہ کا علاج توبہ کرنے کے ساتھ کرنا

(۱)...... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یایھا الذین اٰمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحاً عسی ربکم ان یکفر عنکم سیئاتکم.

اے اہل ایمان! اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو خالص توبہ قریب ہے کہ تمہارا رب مٹادے تم سے تمہاری غلطیاں۔

(۲)...... اور ارشاد ہے:

و انیبوا الی ربکم و اسلموا له من قبل ان یأ تیکم العذاب ثم لا تنصرو ن.

تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اسی کے لئے تم تابع فرماں ہو جاؤ اس سے پہلے کہ تمہارے پاس عذاب آن پہنچے پھر تم مدد نہ کئے جاؤ۔

(۳)...... اور ارشاد ہے:

و ھو الذی یقبل التوبة عن عبادہ و یعفو عن السیئات.

وہی ذات ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے علاوہ ازیں دیگر وہ تمام آیات جو توبہ کی بابت وارد ہوئی ہیں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی۔

و انذر عشیر تک الا قربین.

آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔

قریبی رشتہ داروں کو توبہ کی تلقین:

۷۰۲۱:...... وہ جس کی ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان ، ابن وھب نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابن مسیب نے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (جب یہ آیت نازل ہوئی۔ و انــذر عشیــرتک الا قــربیــن. اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔) (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اے قریش کی جماعت اپنے آپ کو اللہ سے خرید کر لو میں تمہیں اللہ سے کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکوں گا۔ اے عبدالمطلب کی اولاد میں تمہیں اللہ کی پکڑ سے کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکوں گا۔ اے عباس کی اولاد میں تمہیں اللہ کے عذاب سے کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکوں گا۔

اے فاطمہ بنت محمد کی میرے مال میں سے جو چاہو تم مانگ سکتی ہو میں اللہ کے عذاب سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکوں گا۔ اے صفیہ پھوپھی رسول اللہ کی میں اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکوں گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حرملہ بن یحییٰ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے شعبہ کی حدیث سے اس نے ابن شہاب زہری سے۔

۷۰۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن محمد حسین بن فورک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن محمویہ نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو آدم نے دونوں نے کہا کہ ان کو

☆...... فی ب (القرآن)

خبر دی شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے اس نے سنا ابو بردہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ اس نے سنا قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی سے جس کو اغر کہا جاتا ہے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے۔اے لوگو! اپنے رب کی طرف توبہ کرو میں اس کی بارگاہ میں ایک دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔

یہ الفاظ ہیں ابوداؤد کی روایت کے اور آدم کی روایت میں ہے کہ ہمیں خبر دی ہے عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے سنا جہینہ کے ایک آدمی سے جسے اغر کہتے تھے وہ حدیث بیان کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں محمد بن مثنی سے اس نے ابوداؤد سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار کرنا:

۷۰۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حماد بن زید نے اور ہمیں خبر دی ہے احمد بن زید ثقفی نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو ابو بردہ نے ان کو اغر مزنی رضی اللہ عنہ نے وہ صحابی تھے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ خیالات وخواہشات کا ہجوم ہوتا ہے میرے دل پر اور بے شک میں اللہ سے ایک دن میں سو سو بار (پناہ مانگتا ہوں) استغفار کرتا ہوں۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے اور ابوالربیع سے اور ہم نے روایت کی ہے اس حدیث میں جو ثابت ہے ابن شہاب زہری سے۔اس نے مجھے خبر دی ہے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں۔اللہ کی قسم بے شک میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں ایک دن میں ستر بار سے بھی زیادہ۔

۷۰۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالواحد بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بندار بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے استحسان کیا ابوبکر بن طاہر کے لئے اس کے قول میں دل پر خواہشات کے دباؤ کے بارے میں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مطلع فرمایا تھا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان امور پر جو آپ کے بعد آپ کی امت میں ظاہر ہوں گے اختلاف اور اس میں جو ان کو پریشانی پہنچے گی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب ان امور کو یاد کرتے تھے تو اپنے دل پر خیالات کا بہت دباؤ اور ہجوم پاتے تھے لہٰذا اپنی امت کے لئے حضور استغفار کرتے تھے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بعض اہل علم نے گمان کیا ہے۔کہ غین وہ چیز ہوتی ہے جو قلب کو چھپا لیتی ہے اور اس پر ڈھک دیتی ہے اور پردہ ڈال دیتی ہے کچھ پردہ ڈالنا۔اور جن چیزوں کا وہ مشاہدہ کررہا ہوتا ہے اس کے آگے حجاب اور پردہ آجاتا ہے اور وہ اس باریک بادل کی طرح ہوتا ہے جو فضاء میں سورج کے سامنے آتا ہے تو قریب ہوتا ہے کہ چشمہ آفتاب کو چھپا دے مگر اس کی روشنی پوری نہیں روکتا۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ وہی چیز آپ کے دل کو چھپا دیتی ہے۔جس کی یہی کیفیت ہوتی اور آپ نے ذکر فرمایا کہ آپ اللہ سے ہر روز ایک سو بار استغفار کرتے ہیں۔(یعنی اس کیفیت پر بھی۔)

لیغان علی قلبی کی تاویلیں:

۷۰۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا استاذ ابوسہل محمد بن سلیمان حنفی سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ

(۷۰۲۲)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۲۰۲) (۱)...... الصواب "من"

(۷۰۲۴)......(۱) في ب عن

وسلم کا یہ فرمان کہ لیغان علی قلبی کہ میرے دل پر خیالات کا کثرت سے ورود ہوتا ہے۔اس کی دو تاویلیں ہیں۔ایک کے ساتھ مختص ہے۔وہ ہے علماء کا اس کو محمول کرنا خاص اس کیفیت کو نشہ کی سی بیہوشی پر (جو کہ ہوشیاری ہے تو حقیقت) اور اس کے بعد استغفار کرنے کا مطلب ہے پچھتانا اس کیفیت کے کھل جانے پر اور اہل ظاہر اس کیفیت کو محمول کرتے ہیں ان خیالات پر جو در پیش آتے ہیں دل کے لئے اور خواہشات وارد ہونے والے جو دل کو غافل کرنے والے ہیں بوجہ اس بے دھیانی کے جو خلط کرنے والی ہے اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا تدارک اور اصلاح اور تلافی کرتے تھے۔استغفار کے ساتھ انابت ورجوع کے ساتھ اپنے رب کی طرف اپنے دل پر سرزنش کرتے ہوئے اور غصہ کرتے ہوئے (سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ) جب رسول کی یہ حالت ہو اور اس کی یہ صفت اور یہ کیفیت ہو تو پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ باقی ساری مخلوق کے بارے میں جو جو منہمک ہیں اور مصر ہیں ہلاکت وتباہی کے اوپر ہم اس تاویل سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں اور اسی کی رحمت کا دامن تھامتے ہیں اور اسی پر توکل کرتے ہیں۔

امام نے فرمایا کہ اہل علم میں وہ بھی ہے جنہوں نے اس کو محمول کیا ہے اس حالت پر جو حضور کو فکر مند کرتی تھی یا فکر وغم میں مبتلا کرتی تھی آپ کی امت کے معاملے سے جب ان کو خبر دی جاتی تھی اس چیز کے بارے میں جو ان میں نشانیاں ہوں گی۔اور استغفار جو اس کیفیت کے بعد ہوتا تھا وہ آپ کی امت کے لئے تھا۔

میں کہتا ہوں کہ بعض ان میں سے وہ ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتے رہتے تھے۔جو پہلی سے اعلیٰ وارفع ہوتی تھی وہ جب دوسرے درجے کی طرف بلند ہوتے تھے تو جس کیفیت سے منتقل ہوتے تھے اس حالت کو آپ تقصیر اور کوتاہی خیال کرتے تھے اللہ کے لازمی حق کے اندر لہٰذا آپ اس حالت کو غین سے سمجھتے تھے اور دل پر گرانی اور پریشانی محسوس کرتے تھے اور اس کیفیت مذکورہ پر استغفار کو واجب جانتے تھے۔

وزنی بات:

۷۰۲۶:.....ہمیں خبر دی شیخ عبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن محمد اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بندار بن حسین صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ غین اور بیہوشی سے مراد قلب رسول پر مطالبہ حق (وتقاضائے خداوندی) کا ثقل اور وزن ہے کیونکہ آپ سے اوامر کا مطالبہ اور تقاضا تھا۔آپ عادۃً اس طرح کے تھے کہ جب کسی امر کے ساتھ مامور کئے جاتے تھے تو اس کا التزام کرتے تھے لہٰذا آپ کے اوپر اس کا ایک وزن ہوتا تھا یہاں تک کہ اللہ کا یہ فرمان بھی اسی میں داخل ہے انا سنلقی علیک قولاً ثقیلاً۔

ہم عنقریب تیرے اوپر ایک قول مفصل اور وزنی بات رکھیں گے۔

۷۰۲۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن اھوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمام نے ان کو ابراہیم بن بشار نے ان کو سفیان نے ان کو وائل بن داؤد نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکر نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے چار آدمیوں نے عروہ بن زبیر، سعید بن میسب، عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور علقمہ بن وقاص نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم نے گناہ کا ارادہ کیا ہے یا صغیرہ گناہ کیا ہے تو اللہ سے بخشش طلب کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو بے شک گناہ سے توبہ ندامت اور استغفار ہے (یعنی نادم ہونا شرمندہ ہونا اور بخشش طلب کرنا۔)

اسی لفظ کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے حامد بن یحییٰ نے ان کو سفیان نے۔

(۷۰۲۵).....(۱) زیادۃ من ب

علاوہ ازیں یہ بات ہے کہ اس کی اسناد میں انہوں نے شک کیا ہے۔

واقعۂ افک:

۷۰۲۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبدالرحمٰن بن حمدان بن مرزبان الجلاب نے ہمدان میں ان کو ابواسحاق ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے۔ ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو ابواسماعیل محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو خبر دی ابویعقوب اسحاق بن محمد بن اسماعیل بن عبداللہ بن ابوفروہ مدنی مولیٰ عثمان بن عفان نے ان کو مالک بن انس نے ان کو یحییٰ بن سعید انصاری نے اور عبداللہ بن عمر نے ان کو ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عروہ بن زبیر نے اور سعید بن مسیب نے اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور علقمہ بن وقاص لیثی نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کے بارے میں جھوٹ تراشنے والوں نے کہا جو کچھ کہا تھا لہٰذا اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس سے بری قرار دیا تھا پس ان میں سے ہر ایک نے مجھے حدیث بیان کی سیدہ کی روایت کردہ احادیث کے ایک طائفہ اور ایک گروپ کے بارے میں اور ان میں سے ہر ایک سیدہ کی حدیث کو محفوظ کرنے میں دوسرے سے زیادہ یاد رکھنے والا تھا۔

اور (سیدہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ احادیث کے لئے) اثبت تھا بطور روایت کرنے کے تحقیق میں نے یاد کی تھی ہر آدمی سے ان میں سے وہ حدیث جو اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مجھے بیان کی تھی۔ اور بعض ان کا بعض کی تصدیق کرتا ہے۔ اگرچہ بعض ان میں سے بعض سے زیادہ یاد کرنے والا تھا انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سفر کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی بیبیوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے جس کا قرعہ نکلتا اس کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوے میں جاتے وقت ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی تو میرا قرعہ نکلا چنانچہ آپ اس غزوے میں مجھے ساتھ لے کر چلے۔ اللہ تعالیٰ نے کوچ کرنے کا حکم فرمایا۔ میں بھی نکلی جب انہوں نے کوچ کرنے کا اعلان کیا میں پیدل چلتی ہوئی لشکر سے آگے چلی گئی (قضائے حاجت کے لئے) جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہوگئی تو میں واپس اپنے سامان کی طرف لوٹ آئی۔ اب جو میں نے اپنے سینے پہ ہاتھ پھیرا تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرا چمڑے کا ہار ٹوٹ کر گر چکا ہے میں دوبارہ ہار کی تلاش کرنے نکل گئی۔ اس کی تلاش نے مجھے روک لیا۔ اتنے میں وہ گروہ آیا جو مجھے اونٹ پر کجاوے سمیت سوار کرتے تھے۔ انہوں نے میرا کجاوہ اٹھا کر میرے اونٹ پر باندھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی۔ انہوں نے یہ خیال کیا کہ میں اسی کجاوے میں ہوں اور اس زمانے میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں۔ وزنی نہیں تھیں موٹی اور گوشت سے لدی ہوئی نہیں ہوتی تھیں۔

زندہ رہ سکنے کے بقدر کھانا کھاتی تھیں۔ لوگوں نے کجاوے کے ہلکا ہونے کو اٹھاتے وقت عجیب سا نہ سمجھا۔ ویسے بھی میں نوعمر لڑکی تھی۔ ان لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چلائے لشکر کے گذر جانے کے بعد میں نے اپنا ہار بھی پالیا لہٰذا میں ان کے ٹھکانے پر آئی۔ وہ تو نہ کوئی آواز دینے والا تھا نہ کوئی جواب دینے والا تھا لہٰذا میں نے اسی منزل پر جہاں تھی رکنے کا ارادہ کر لیا یہ سوچ کر کے کہ وہ لوگ ابھی تھوڑی دیر بعد مجھے جب نہیں پائیں گے تو میری طرف واپس آئیں گے میں بیٹھی تھی کہ اچانک میری آنکھیں بند ہونے لگیں اور میں سو گئی۔

اور صفوان بن معطل صفوانی اس کے بعد ذکوانی لشکر کے پیچھے تھا وہ منہ اندھیرے چلا تو علی الصبح وہ میری منزل پر پہنچ گیا۔ اس نے دور سے کسی انسان کا نشان دیکھا کہ سو رہا ہے۔ قریب آئے تو انہوں نے مجھے پہچان لیا جب کہ مجھے دیکھا ہوا تھا انہوں نے پردے کا حکم نازل ہونے سے قبل

اس کے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنے سے میں جاگ گئی۔ جب اس نے مجھے پہچان لیا۔ لہٰذا میں نے اپنا چہرہ اپنی چادر کے ساتھ چھپالیا اللہ کی قسم میں نے نہ کوئی کلمہ بولا نہ ہی اس سے کوئی کلمہ سنا سوائے اس کے انا للہ پڑھنے کے جب اس نے مجھے پہچانا تھا۔ اس نے اپنی سواری بیٹھائی اور اس کی اگلی ٹانگ کے گھٹنے پر پیر رکھ لیا میں اس میں سوار ہوگئی وہ مجھے سوار کرنے کے بعد آگے مہار تھامے چلتے رہے یہاں تک کہ ہم لشکر کے پاس پہنچ گئے اس کے بعد کہ جب وہ لوگ دوپہر کے وقت اتر کر ادھر کرنے لگے تھے اور ہلاک ہوا میرے بارے میں جو ہلاک ہوا۔ اور وہ شخص جو بڑے جھوٹ کا سرپرست بنا تھا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ پھر ہم لوگ مدینے میں آ گئے میں مہینہ بھر بیمار ہوگئی۔ ادھر لوگ جھوٹ بولنے والوں کی وجہ سے پریشان ہوکر آنسو بہار ہے تھے۔ اور مجھے ابھی تک کچھ بھی علم نہیں تھا۔ حتیٰ کہ میں کچھ سمجھ گئی ایک دن میں (قضاء حاجت کے لئے) نکلی میرے ساتھ ام مسطح بھی تھی مناصع کی طرف یہ ہم لوگوں کی قضاء حاجت کرنے کی جگہ تھی ہم لوگ اس کی طرف صرف رات کو ہی جاتے تھے یہ اس وقت کی بات ہے جب غسل خانے پاخانے ہمارے گھروں کے پاس بنے ہوئے نہیں تھے۔ ہم لوگوں کا معاملہ عرب اول والا تھا جنگل میں قضاء حاجت کے لئے۔ گھروں کے پاس پاخانے اس لئے نہیں بناتے تھے کہ اس سے ہمیں اذیت پہنچتی تھی۔ اگر گھروں کے پاس بناتے میں اور ام مسطح واپس لوٹے فارغ ہونے کے بعد۔ ام مسطح ابوابراہیم کی بیٹی تھی ابراہیم بن عبدالمطلب بن عبد مناف تھے۔ اور ام مسطح کی ماں بنت صخر تھی صخر عامر کے بیٹے تھے ام مسطح ابوبکر صدیق کی خالہ تھی۔ ام مسطح کا بیٹا ابن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب تھا۔

ام مسطح کا پیر انکی چادر میں الجھ کر وہ پھسل گئیں تو بولی ہلاک ہو جائے مسطح۔ چنانچہ میں نے اس نے کہا۔ آپ نے برالفظ کہا ہے (کیا ہوا؟) کیا کہا ہے مسطح نے؟ لہٰذا اس نے مجھے اہل افک کی بات بتائی میں بیماری پر مزید بیمار ہوگئی جب رسول اللہ میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ کیسی ہو تم؟ میں نے کہا کیا مجھے اجازت دیں گے کہ میں اپنے والدین کے ہاں جاؤں؟ میں اس وقت یہ ارادہ کر رہی تھی کہ میں وہاں جا کر اس خبر کے بارے میں یقین حاصل کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی میں والدین کے ہاں چلی گئی اور میں نے اپنی امی سے پوچھا کہ اے امی کیا باتیں بنا رہے ہیں لوگ؟ انہوں نے کہا اے بیٹی پریشان نہ ہو اس معاملے کو آسان کر اپنے اوپر البتہ بہت کم ہوتا ہے ایسے کہ کوئی خوبصورت عورت ہو کسی مرد کے پاس اور وہ اس سے محبت کرتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں مگر اس پر بہت کچھ کہتی ہیں۔ میں نے کہا سبحان اللہ تحقیق لوگ اس معاملے میں باتیں کر رہے ہیں۔ فرماتی ہیں کہ پھر میں رات بھر روتی رہی حتیٰ کہ صبح ہوگئی اس کے بعد دوسری صبح ہوگئی۔

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی المرتضیٰ کو بلایا اور اسامہ بن زید کو جب وحی بھی رک گئی ان سے مشورہ کیا اپنی اہلیہ کی طلاق اور فراق کے بارے میں اسامہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اشارہ دیا اس صورت کے بارے میں جو وہ جانتا تھا ان کے اہل اور ان کے حرم کے بارے میں برائت کا اور اس کے بارے میں جو وہ جانتا تھا حضور کی اپنی اہلیہ سے محبت کو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے اہل کے بارے میں نہیں جانتے سوائے خیر کے۔ اور علی مرتضیٰ نے کہا اللہ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں کر رکھی۔ اور عورتیں اس کے سوا اور بھی بہت ہیں آپ لڑکی سے پوچھیں وہ آپ کو پکی بات بتائے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا کہ بریرہ کیا تم عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے بارے میں کوئی ایسی ویسی بات جانتی ہو جس کو تم ناپسند کرو۔ اس نے کہا کہ نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں جانتی جس پر میں اس سے چشم پوشی کروں سوائے اس کے کہ وہ نو عمر لڑکی ہے اپنے گھر والوں کا آٹا گوندھا چھوڑ کر سو جاتی ہے اور بکری کا بچہ آ کر کھا جاتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے جا کر کھڑے ہوئے۔

جب وحی رک چکی بھی آپ عبداللہ بن ابی بن سلول سے نجات چاہتے تھے۔ آپ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت کو کون مجھے نجات دلائے گا ایک آدمی سے جس نے میرے گھر کے معاملے مجھے ایذا پہنچائی ہے۔ اللہ کی قسم میں اپنے اہل پر خیر کے سوا کچھ نہیں جانتا۔ اور وہ شخص میرے اہل

پر کبھی نہیں داخل ہوا مگر وہ میرے ساتھ ہوا تھا۔ (بس پھر کیا ہوا کہ) پہلے سعد بن معاذ انصاری کھڑے ہو گئے اور بولے: یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس سے آپ کو نجات دلاتا ہوں۔ اگر وہ قبیلہ اوس سے (میرے قبیلے سے) ہے تو میں خود اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اور اگر وہ ہے ہمارے بھائیوں بنوخزرج میں سے تو آپ جو بھی حکم کریں گے میں وہی کروں گا (اتنے میں بنوخزرج سے) سعد بن عبادہ خزرجی اٹھ کھڑے ہوئے۔ (وہ بنوخزرج کے سردار تھے) اور اس سے قبل وہ نیک آدمی تھے لیکن اس کو غیرت نے اٹھایا۔ اس نے سعد بن معاذ سے کہا میری جان کی قسم تم نے جھوٹ بولا ہے۔ تو اس آدمی کو قتل نہیں کرے گا اور نہ ہی تو اس پر قادر ہو سکے گا (یعنی اگر وہ میرے قبیلے سے ہوا۔) اس کے بعد سعد بن معاذ دوبارہ اٹھے اور انہوں نے سعد بن عبادہ سے کہا تم نے جھوٹ کہا ہے ہم اس آدمی کو ضرور قتل کریں گے۔

تم منافق ہو منافقوں کی طرف جھگڑتے ہو۔ لہٰذا دونوں قبیلے اچھل پڑے اوس بھی اور خزرج بھی حتیٰ کہ انہوں نے باہم لڑنے (اور قتال کرنے) کا ارادہ کر لیا حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک منبر پر تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بدستور ان کو چپ کراتے رہے حتیٰ کہ وہ چپ ہو گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ادھر میں دن بھر روتی رہی نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ ہی مجھے ایک لمحے کے لئے نیند آتی تھی۔ اور میں یہ گمان کرتی تھی کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ پڑے گا۔ فرماتی ہیں کہ میں یکا یک رو رہی تھی اور میرے والدین میرے پاس بیٹھے تھے۔ اچانک انصار کی ایک عورت نے آنے کی اجازت مانگی میری امی نے اجازت دی۔ وہ بھی ہم لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی ہم لوگ اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے اور اس سے قبل جب سے یہ سلسلہ شروع ہوا تھا میرے پاس کبھی نہیں بیٹھے تھے۔ ایک مہینہ گذر چکا تھا وحی بھی بند تھی، میرے بارے میں کچھ نہیں اترا تھا۔ کہتی ہیں کہ حضور ن صلی اللہ علیہ وسلم نے **اشھدان لاالٰہ الاالله** پڑھا جب بیٹھے اس کے بعد پوچھا اے عائشہ مجھے تیری طرف سے ایسے ایسے باتیں پہنچی ہیں۔ اگر تم بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری برأت نازل کر کے تمہیں بری کرے گا۔ اور اگر تم نے کسی قسم کے گناہ کا ارادہ کیا ہے تو تم اللہ سے استغفار کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتے ہیں۔

کہتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات پوری کر چکے تو میرے آنسو خشک ہو گئے حتیٰ کہ میں نے آنسو کا ایک قطرہ بھی محسوس نہ کیا میں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ کو کوئی جواب دیجئے۔ اس بارے میں جو کچھ انہوں نے کہا ہے۔ والد نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ میں رسول اللہ سے کیا کہوں پھر میں نے اپنی امی سے کہا کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے ان کی بات کا۔ وہ بولی میں نہیں جانتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہوں؟ (آپ سے میں نے خود بولنے کی اجازت لی) میں نے کہا میں ایک نوعمر لڑکی ہوں میں قرآن میں سے کوئی شئی نہیں پڑھتی ہوں۔ اللہ کی قسم میں جانتی ہوں کہ تم لوگ یہ بات سن چکے ہو اور وہ بات تمہارے دلوں میں اتر چکی ہے لیکن تمہیں ایک بات کہتی ہوں کہ اگر میں کہوں کہ میں اس گناہ سے پاک ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں اور میں یقین رکھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری برأت کرے گا۔ (اگر میں کہوں تو تم لوگ) میری تصدیق نہیں کرو گے۔ اللہ کی قسم میں نہیں پاتی ہوں اپنے لئے اور تمہارے لئے کوئی مثال مگر یوسف علیہ السلام کے والد کی کہ انہوں نے کہا تھا۔ **فصبر جمیل و اللّٰہ المستعان علیٰ ماتصفون.** پس صبر خوبصورت ہے اللہ سے مدد مانگی جاتی اس حالت پر جو تم بتلاتے ہو۔

ابن دیزیل نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ سیدہ نے کہا تھا۔ میں یعقوب علیہ السلام کا نام بھول گئی تھی غم کی وجہ سے اور دل پھٹنے کی وجہ سے۔ اس کے بعد راوی ان کی بات کی طرف لوٹے۔ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں اپنے بستر پر جا کر لیٹ گئی اور میں یقین کر رہی تھی کہ بری ہوں اور اللہ میری برأت کرنے والا ہے۔ مگر اللہ کی قسم میں یہ نہیں جانتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری اس حالت کے بارے میں قرآن نازل کرے گا جو کہ

پڑھا جاتا رہے گا، میری نظر میں میری حالت اس سے کہیں زیادہ حقیر تھی کہ اللہ میرے بارے میں وحی اتارے جو پڑھی جاتی رہے۔ فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک اسی مجلس سے نہیں اٹھے تھے اور نہ ہی کوئی ابھی تک گھر سے باہر گیا تھا۔ حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کیفیت نے لے لیا جو آپ کے اوپر کپکپی طاری ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ بے شک حالت یہ ہوتی تھی کہ سخت سردی کے موسم میں پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح چہرے سے گرنے لگتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ جب وہ کیفیت آپ کی کھل گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے پہلا کلمہ جو آپ نے بولا تھا وہ یہی تھا کہ اے عائشہ! سنو بہر حال اللہ نے تجھے پاک قرار دے دیا ہے میرے والد نے مجھ سے کہا کھڑی ہو جاؤ رسول اللہ کے پاس جاؤ۔ مگر میں نے کہا کہ میں نہ ہی اٹھوں گی اور نہ ہی کسی کا شکریہ ادا کروں گی اللہ کے سوا، میں اللہ کا شکر ادا کروں گی کہتی ہوں اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی:

ان الذین جاء و ابالافک عصبة منکم.

بے شک جو لوگ جھوٹ لے کر آئے ہیں۔ ایک جماعت ہے تم میں سے۔

یہ دس آیات ہیں پوری۔ جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت میں یہ آیات نازل فرمائیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، مسطح بن اثاثہ پر خرچ کرتے تھے۔ اس کی قرابت داری کی وجہ سے انہوں نے قسم کھالی کہ میں مسطح پر کبھی کوئی چیز خرچ نہیں کروں گا اس لئے کہ وہ بھی منافقین کے ساتھ مل کر عائشہ کے بارے میں جھوٹی تہمت میں شامل ہو گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ ارشاد فرمایا:

ولا یاتل اولوالفضل منکم والسعة ان یؤ توا اولی القربی والمساکین والمهاجرین فی سبیل اللّٰه ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللّٰه لکم.

تم میں سے صاحب مال اور صاحب کشادگی قسمیں نہ کھائیں اس بات سے کہ وہ قرابت داروں کو دیں اور مسکینوں اور مہاجرین کو اللہ کی راہ میں چاہئے کہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے۔

اس کے بعد ابوبکر صدیق نے کہا جی ہاں میں یہی چاہتا ہوں کہ اللہ مجھے معاف کر دے۔ لہٰذا مسطح کا خرچہ بحال ہو گیا جو اس کو ملتا تھا۔

ابوبکر صدیق نے کہا اللہ کی قسم میں اس سے یہ خرچہ کبھی نہیں روکوں گا۔

سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ زینب بنت جحش ازواج رسول میں سے ایسی تھی جو کہ مجھ سے خلوص رکھتی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کی پرہیز گاری کی وجہ سے اس کو جھوٹ میں شامل ہونے سے بچا لیا تھا مگر اس کی بہن حمنہ اس سے لڑتی تھی لہٰذا وہ بھی اس جھوٹ میں شامل ہو کر برباد ہونے والوں میں برباد ہو گئی تھی۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بریرہ سے پوچھا تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تو اس نے کہا تھا یا رسول اللہ آپ مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں پوچھتے ہیں اللہ کی قسم البتہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سونے کے پاک صاف ہونے سے بھی زیادہ پاک صاف ہے۔ البتہ اگر وہ بات سچ ہوتی جو لوگ کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور اس کی خبر دے دیتا۔

ابن شہاب نے کہا یہ ہے وہ خبر جو ہمارے پاس اس جماعت کی طرف سے پہنچی ہے۔

یہ حدیث بخاری و مسلم میں بھی موجود ہے یونس بن زید اور صالح بن کیسان اور فلیح بن سلیمان وغیرہ سے انہوں نے زہری سے۔ مگر وہ حدیث غریب ہے حدیث مالک سے اس نے عبید اللہ بن عمر سے اور یحییٰ بن سعید سے اس نے زہری سے اس کے ساتھ اسحاق بن محمد قروی کا تفرد ہے۔

(۱) فیمسلم جزع ص ۱۰۴ ج ۵ (۲)......فی مسلم فهلک

اس مقام پر اس حدیث کو درج کرنے کا جو مقصد ہے وہ اس حدیث کا یہ حصہ ہے صرف کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہ اگر تم نے گمان کا ارادہ کیا ہے تو تم اللہ سے استغفار کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو بے شک ایک بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے اسکے بعد وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ تو یہ توبہ کرنے کا امر اور حکم ہے اگر گناہ موجود ہو۔ اور حضور نے خبر یہی دی ہے اللہ تعالیٰ کے توبہ قبول کرنے کی بندے کی توبہ جب گناہ کا اعتراف کرے اور اس سے توبہ کرے۔

اور مجھے خبر دی ہے ایک خبر کہ بے شک توبہ ندامت ہوتی ہے۔

ندامت و پشیمانی بھی توبہ ہے:

۷۰۲۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن شیبان نے ان کو سفیان بن عیینہ ہلالی نے ان کو ابومحمد عبدالکریم جزری نے ان کو زیاد بن ابی مریم نے ان کو عبداللہ بن معقل نے وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے میرے والد نے ان سے کہا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی تھی کہ ندامت و پشیمانی توبہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنی تھی فرمارہے تھے کہ ندامت توبہ ہے۔ (یعنی گناہ کرنے کے بعد اس پر شرمندہ ہونا نادم ہونا۔)

۷۰۳۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو حسین بن مکرم بزار نے ان کو ابوالنضر نے ان کو ابوخثیمہ نے ان کو عبدالکریم جزری نے ان کو زیاد نے ان کو عبداللہ بن معقل نے کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا تھا میرے والد نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا یہ کہتے تھے کہ ندامت توبہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں میں نے یہ بات سنی تھی کہ فرماتے تھے کہ ندامت توبہ ہے، ندامت توبہ ہے۔

۷۰۳۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد قنطری نے بغداد میں ان کو ابوقلابہ نے ان کو عاصم نے ان کو سفیان نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفے میں ان کو ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسن اسدی ہمدانی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبدالرحیم نے ان کو زیاد بن ابی مریم نے ان کو عبداللہ بن معقل مزنی نے وہ کہتے ہیں کہ پوچھا انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کیا آپ نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ندامت توبہ ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ جی ہاں فرمایا تھا۔

حدیث جناح کے الفاظ ہیں۔ اور حافظ کی روایت میں ہے زیاد سے اس نے عبداللہ بن معقل سے اس نے ابن مسعود سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ندامت توبہ ہے۔

۷۰۳۲:.....ہمیں خبر دی جناح بن نذیر بن جناح نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوعزرہ نے ان کو ابونعیم اور علی بن حکیم نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی شریک نے ان کو عبدالکریم نے ان کو زیاد بن جرح نے ان کو عبداللہ بن معقل نے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا اپنے والد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر میں نے ان سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ندامت توبہ ہے۔

۷۰۳۳:.....ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو ابوغسان نے ان کو حسین بن صالح نے ان کو ابوسعد بقال نے ان کو عبداللہ بن مدقل نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص

خطاء کرے کوئی سی خطاء۔ یا گناہ کرے کوئی سا گناہ۔ اس کے بعد نادم اور شرمندہ ہو جائے وہ اس کا کفارہ ہے۔

گناہوں کا کفارہ:

۷۰۳۴:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی نے اور ابوالقاسم عبدالواحد بن محمد نجاد مقری نے کوفے میں دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوجعفر بن دحیم نے ان کو قاضی ابراہیم بن اسحاق نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو نعمان بن بشیر نے کہ انہوں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے: توبہ کرو اللہ کی بارگاہ میں سچی توبہ۔ پھر فرمایا کہ (سچی توبہ کرنے والا) وہ آدمی ہوتا ہے جو گناہ کا کام کرتا ہے اس کے بعد وہ توبہ کر لیتا ہے اس کے بعد نہ تو وہ اس گناہ کو دوبارہ کرتا ہے اور نہ ہی اس کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔

۷۰۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اُن کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسن نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحٰق ہمدانی نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ابن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ توبہ نصوح خالص توبہ وہ ہوتی ہے کہ بندہ گناہ سے توبہ کرے اس کے بعد ہمیشہ کے لئے اس کام کو دوبارہ نہ کرے۔

۷۰۳۶:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی آدم نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ توبہ نصوح وہ ہوتی ہے کہ بندہ گناہ کو چھوڑ دے اور وہ اپنے دل سے یہ بات کہے کبھی بھی دوبارہ اس کام کو نہیں کرے گا۔

اور یہ حدیث روایت کی گئی ہے آدم بن ابوایاس سے اس نے بکر بن خنیس سے اس نے ابراہیم ہجری سے اس نے ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ سے توبہ یہ ہے کہ دوبارہ کبھی بھی اس کو نہ کرے۔

۷۰۳۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوسعد زاہد عبدالملک بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے میرے والد نے ان کو محمد بن عبدالوہاب ثقفی نے ان کو ابراہیم بن ہیثم بلدی نے ان کو آدم نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اور صحیح جو ہے وہ پہلی ہے اور اس کا مرفوع ہونا ضعیف ہے۔

۷۰۳۸:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو احمد بن عبداللہ نے یعنی ابن یونس نے ان کو یحییٰ بن عمرو بن مالک فکری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے ابوالجوزاء سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ کا کفارہ یعنی مٹا دینے والی چیز ندامت ہے ان کو یحییٰ بن عمرو نے اپنے والد سے مسند کیا ہے۔

۷۰۳۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوعثمان بصری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن عبدالوہاب نے ان کو محمد بن فضل نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو بن مالک فکری نے ان کو ابوالجوزاء سے وہ کہتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے بے شک گناہ کا کفارہ ندامت ہے۔

۷۰۴۰:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلمان نے بطور املاء کے ان کو ابوعلی حامد بن محمد بن عبداللہ ھروی نے ان کو فضل بن عبداللہ بن مسعود شکری نے ان کو احمد بن عبداللہ ابونہروانی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو محمد بن مسلم نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت غنیمت ہے اور معصیت مصیبت ہے، فقر راحت وسکون ہے، غنی سزا ہے (پکڑ ہے) عقل اللہ کی طرف سے رہنمائی ہے۔ جہالت گمراہی ہے۔ ظلم ندامت وشرمساری ہے۔ اطاعت آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اللہ کے خوف سے رونا جہنم سے نجات ہے۔ ہنسنا بدن کی ہلاکت ہے۔ گناہوں سے توبہ

کرنے والا ایسے ہے جیسے اس کے گناہ تھے ہی نہیں۔

اس روایت کے ساتھ نیروانی متفرد ہے اور وہ مجہول ہے اور میں نے اس کو دوسرے طریق سے سنا ہے روح سے مگر وہ بھی محفوظ نہیں ہے۔

۷۰۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوالقاسم عبیداللہ بن ابراہیم بن بالویہ سے ان کو محمد بن عمر درابجردی نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو ہشام نے ان کو ابن سرین نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیکی کا ارادہ کرے مگر اس کے ساتھ عمل نہ کرے اس کے لئے نیکی رکھ دی جاتی ہے۔ اگر نیکی کا عمل کرلے تو دس امثال کر کے لکھی جاتی ہے۔ سات سو ستتر (۷۷۷) تک یا جتنی اللہ چاہے اور جو شخص گناہ کا ارادہ کرے اور اس کا عمل نہ کرے تو کچھ بھی نہیں لکھا جاتا اور جو اس کا ارتکاب کرلیتا ہے۔ تو اس پر ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوکریب سے اس نے ابوخالد سے اس نے ہشام بن حسان سے۔

ایک نیکی پر سات سو گنا اجر:

۷۰۴۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) جب میرا بندہ نیکی کرنے کا ارادہ کرے بس لکھ دو اس کے لئے ایک نیکی اگر اس کا عمل کرلے تو لکھ دو اس کے لئے اس کی دس گونا اور جب گناہ کا ارادہ کرے اور اس کا عمل نہ کرے تو بھی اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو۔

۷۰۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل سلمی الوزیر نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی انصاری نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو بعض رھوین نے وہ کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے یا کریم الغفو اے کریم میں درگذر کا سوال کرتا ہوں۔ جبرائیل نے ان سے پوچھا آپ جانتے ہیں کہ کریم العفو کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں اے جبرائیل! اس نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ گناہ سے درگذر کرلے اور اس کو نیکی لکھ دے۔

۷۰۴۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوالقاسم عبیداللہ بن ابراہیم بن بالویہ نے "ح"۔

۷۰۴۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے انہوں نے کہا یہ وہ ہے جو ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب میرا بندہ نیکی کے عمل کا ارادہ کرتا ہے تو میں اس کو ایک نیکی لکھ دیتا ہوں جب تک اس کا عمل نہیں کرتا۔ جب عمل کرلیتا ہے تو میں اس کے لئے اس کی دس مثل لکھتا ہوں اور جب گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو میں اس کو بخش دیتا ہوں۔ جب تک اس کا عمل نہیں کرلیتا ہے جب اس کو عمل کرلیتا ہے تو میں اس کے ایک مثل لکھ دیتا ہوں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۷۰۴۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ھمام بن منبہ نے یہ وہ ہے جو ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے

(۷۰۴۳)......(۱) فی ب عتبة

اسلام کو اچھا کرتا ہے تو ہر وہ نیکی جس کا وہ عمل کرتا ہے وہ دس گونا کر کے لکھی جاتی ہے سات سو گنا تک اور ہر گناہ جس کا وہ عمل کرتا ہے اس کے لئے اسی کی مثل لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کو مل جائے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتوں نے کہا یا رب یہ ایسا بندہ ہے جو گناہ کرنے کا ارادہ کر رہا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب دیکھتا ہے اس کو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا انتظار کرو اور اگر اس کا عمل کر لے تو اس کو لکھ لو اگر اس کو چھوڑ دے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو کیونکہ اس نے اس کو ترک کیا ہے میری وجہ سے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۷۰۴۷:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی سے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ عبسی نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو معرور بن سوید نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص کوئی نیکی لے کر آئے اس کے لئے اس کی دس مثل ہیں یا اس سے بھی زیادہ اور جو شخص برائی لے کر آئے اس کی جزا بری ہے اسی کی مثل یا اس سے بھی کم میں معاف کرتا ہوں اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو شخص ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے میں ایک قدم قریب ہوتا ہوں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو وکیع نے اور اس نے حدیث میں زیادہ کیا ہے۔ جو شخص میرے پاس چل کر آتا ہے میں دوڑ کر آتا ہوں اور جو شخص پوری زمین بھری ہوئی گناہوں کی لائے اور میرے ساتھ شرک نہ کرتا ہو، میں اس کے مثل مغفرت لے کر اس کو ملوں گا۔

۷۰۴۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو وکیع نے اس نے ان کو ذکر کیا ہے مذکور کی مثل۔ اور اس کو زیادہ کیا ہے جس کو ہم نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے اس کے متین میں وازید۔ اور واعفو کے بدلے واغفو کہا ہے اور مسلم نے کہا ہے کہ ابومعاویہ کی اعمش سے ایک روایت میں ہے اوراز ید۔

۷۰۴۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو جعفر بن زبیری نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دائیں ہاتھ والا فرشتہ امین ہے بائیں ہاتھ والے پر جب بندہ کوئی نیکی کا عمل کرتا ہے تو اس کو اس کی دس مثل لکھتا ہے اور جب کوئی برا عمل کرتا ہے اور بائیں ہاتھ والا فرشتہ اس کو لکھنا چاہتا ہے، تو دائیں ہاتھ والا کہتا ہے کہ ابھی رک جا لہٰذا وہ چھ یا سات ساعات تک رک جاتا ہے اگر اس کے بارے میں اللہ سے استغفار کرتا ہے تو اس پر وہ کچھ بھی نہیں لکھتا اور اگر استغفار نہیں کرتا تو صرف ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔

۷۰۵۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ خسروگردی نے ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن بن علی بن سلیمان نے ان کو اسماعیل بن عیسیٰ عطار نے ان کو مسیب بن شریک نے ان کو بشر بن نمیر نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے پھر انہوں نے ذکر کیا اس حدیث کو اسی کے معنی میں بطور مرفوع۔

۷۰۵۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم نے ان کو ابوالیمان نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو عبیداللہ بن ابراہیم بن بالوینہ مزکی نے ان کو محمد بن یحییٰ اسفرائنی نے ان کو ابوالیمان حکم بن نافع

(۷۰۴۷)..... (۱) فی ب عمرو

(۷۰۴۹)..... (۱) فی ب امیر (۷۰۵۰)..... (۱) فی ب أبو الحسين (۲)..... فی ب سلیمان.

نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عاصم بن رجاء بن حیوۃ نے ان کو عروہ بن رویم نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک بائیں ہاتھ والا فرشتہ البتہ قلم اٹھالیتا ہے چھ ساعات تک (یعنی نہیں لکھتا) اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں ہے سات ساعات۔ بندے مسلم سے جو خطا کرنے والا گنہگار اگر وہ نادم ہو جائے اور اس سے استغفار کرے تو حذف کر دیتا ہے اس کو ورنہ ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔

شروع و آخر دن کی نیکی تمام اعمال کو محیط ہوتی ہے:

۷۰۵۲:......ہمیں خبر دی ابویعلیٰ حمزہ بن عبدالعزیز نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن احمد راوی نے ان کو ابوبکر محمد بن سلیمان باغندی نے ان کو سلیمان نے یعنی ابن سلمہ خبائری نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے ان کو عطاء نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے دن کو شروع کرے خیر کے ساتھ اور آخر کو تم کرے خیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے ضائع کر دو (بیچ میں جو کچھ کیا اس نے ہے) نہ لکھو میرے بندے کے خلاف اس کے درمیان جو گناہ ہیں۔

۷۰۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن محمد بن عبدالرحمن بن محمد بن محبور دہان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہمارے والد نے ان کو زکریا بن دلویہ نے ان کو علاء بن عمرو تیمی نے ان کو بشر بن احمد نے ان کو محمد بن احق بن ابراہیم ثقفی نے ان کو زیاد بن ایوب نے ان کو مبشر بن اسماعیل نے ان کو تمام بن نجیح نے ان کو حسن نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں اعمال کو محفوظ کرنے والے فرشتے رات یا دن کے جو کچھ اعمال کو محفوظ کر کے اوپر اللہ کی طرف جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس دن رات کے صحیفے کو اس طرح پاتا ہے کہ اس کے اول میں یا آخر میں کوئی اچھا اور خیر کا عمل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کہتا ہے کہ میں نے تمہیں گواہ کر دیا ہے کہ میں نے اپنے بندے کے وہ گناہ بخش دیئے ہیں جو صحیفے کے دونوں سروں کے بیچ میں ہیں۔

اور دھان کی ایک روایت میں ہے کہ فرشتے جو کچھ محفوظ کرتے ہیں ان میں سے صحیفوں کے اول میں یا آخر میں اللہ اگر کسی خیر کے عمل کو دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو میں تمہیں گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے اس کے وہ گناہ معاف کر دیئے ہیں جو صحیفے کے دونوں کناروں کے درمیان ہیں۔

۷۰۵۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ جب دونوں فرشتے اوپر کو چڑھتے ہیں یا کہا تھا کہ فرشتہ چڑھتا ہے بندے کے عمل کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو اگر اس کے اول میں اللہ کا ذکر ہو اور آخر میں بھی ذکر ہو تو اس کے وہ گناہ چھوڑ دو جو درمیان میں ہیں۔

میں کہتا ہوں مناسب ہے کہ حدیث خبائری یا حدیث تمامہ بن نجیح ان کو پہنچی ہو یا دوسری حدیث جو ہمیں نہیں پہنچی اس لئے انہوں نے یہ بات کہی ہو۔ اور حدیث مرفوع جو اس بارے میں اس میں بحث ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۰۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن سنان نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو ابو عاصم نے ان کو زکریا بن ابواسحاق نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں الا اللمم (سوائے چھوٹے گناہ کے۔)

(۷۰۵۱)......(۱) فی ب عبداللہ. (۷۰۵۲)......(۱) فی ب الحاجری.

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غم یہ ہے کہ آدمی گناہ کا ارتکاب کرے اس کے بعد اس سے توبہ کر لے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

ان تغفر اللھم تغفر جما. و ای عبادلک لا الما.

اگر تو معاف کرے تو اے اللہ تو مجموعی گناہ معاف فرماتا ہے۔ ورنہ کون سا بندہ تیرا ایسا ہے جس نے تیرا چھوٹا گناہ بھی نہیں کیا۔

اور ابن سنان کی ایک روایت میں ہے اللھم ان تغفر.

کون ہے جو گناہوں سے محفوظ ہے

۷۰۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن محبور دھان نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال بزار نے ان کو ابو الازھر نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو زکریا نے عمرو بن دینار سے اس نے عطاء سے اس نے ابن عباس سے اللہ کے اسی قول کے بارے میں۔

الذین یجتنبون کبائر الاثم والفوا حش الا اللھم.

جو بڑے گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں اور بے حیائیوں سے سوائے غم کے یعنی معمولی گناہوں کے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ وہ آدمی ہوتا ہے جو بے حیائی کو پہنچتا ہے اس کا ارتکاب کر لیتا ہے اس کے بعد اس سے توبہ کر لیتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے اللہ اگر تو معاف کرتا ہے تو سب گناہ معاف فرما اور کون سا بندہ تیرا ہے جس نے کوئی چھوٹے سے چھوٹا گناہ نہیں کیا اور یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف روایت مروی ہے:

۷۰۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بارے میں۔ الا اللمم۔ فرمایا کہ وہ شخص ہوتا ہے جو گناہ کے ساتھ ارادہ کرتا ہے۔ یا گناہ کے ساتھ لگتا ہے اس کے بعد وہ چھوڑ دیتا ہے کیا تم شاعر کا قول نہیں سنا۔

ان تغفر اللھم تغفر جماً و ای عبد لک لا الماً.

اگر تو معاف کرے تو تمام گناہ معاف فرما ورنہ تیرا کون سا بندہ ایسا ہے جس نے کوئی چھوٹا گناہ بھی نہ کیا ہو۔ یہ محفوظ موقوف ہے۔

۷۰۵۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید رضی اللہ عنہ نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے ان کو محمد بن منہال نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

الذین یجتنبون کبئر الاثم والفواحش الا اللمم

جو لوگ کبیرہ گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائی کے کاموں سے سوائے ہلکے گناہ کے۔

زنا سے توبہ یہ ہے کہ توبہ کرے اس کے بعد دوبارہ یہ گناہ نہ کرے۔ اور چوری سے توبہ یہ ہے کہ توبہ کرے اس کے بعد چوری نہ کرے۔ شراب نوشی سے توبہ یہ ہے کہ اس سے توبہ کرے پھر شراب نوشی نہ کرے کہتے ہیں کہ حسن نے کہا تھا، یہی ہے المام۔

۷۰۵۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن منہال نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ سوا اس کے کہ اس نے کہا تینوں جگہوں پر۔ ثم یتوب فلایعود. اس کے بعد توبہ کرے پھر دوبارہ نہ کرے۔

(۷۰۵۶)......سقط الحدیث کله من أ

۷۰۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحاق بن عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوالضحیٰ نے ان کو مسروق نے ان کو ابن مسعود نے اللہ کے اس قول کے بارے میں الا اللمم۔

فرمایا: کہ آنکھ کا زنا دیکھنا اور ہونٹوں کا زنا بوسہ لینا اور ہاتھوں کا زنا پکڑنا اور پیروں کا زنا چلنا ہے اور ان سب کی تصدیق یا تکذیب شرم گاہ کرتی ہے۔ اگر اپنے شرم گاہ کے ساتھ اس کو سچا بنادیتا ہے تو وہ زانی ہے اگر شرم گاہ سے گناہ نہیں کرتا تو پھر وہ لمم ہے۔

ندامت وتوبہ کے ذریعہ گناہوں کی تلافی:

۷۰۶۱:.....شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کتاب وسنت سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ہر گنہگار پر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرنا واجب ہے اور اللہ کی بارگاہ میں رجوع کرنا۔ اور کتاب وسنت سے یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ان کی توبہ قبول کرتا ہے اس کو ان پر واپس رد نہیں کرتا۔ اور توبہ کا مطلب رجعت ہے، تاب الی اللہ اس نے اللہ کی طرف توبہ کی کا مطلب ہے رجع الی اللہ کہ اس نے اللہ کی طرف رجوع کیا عصیان کے در پے ہونے کو ترک کرنا اور اطاعت کی طرف عود کرنا رجعت ہے اسی مفہوم کو لفظ توبہ سے تعبیر کیا ہے۔ شیخ حلیمی نے فرمایا کہ توبہ کی حد وتعریف معصیت سے اسی حال میں رک جانا اگر یہ دائمی ہو اور ندامت اس پر جو پیچھے ہو چکا ہے، اور دوبارہ نہ کرنے کا عزم۔

پھر اگر ذنب وگناہ ہے ترک صلوٰۃ کا تو یہ صحیح نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ ندامت کے ساتھ ساتھ جو فوت ہو چکی ہے اس کی قضا بھی کرے۔ اور اگر یہ گناہ ترک صوم ہے، یا زکوٰۃ میں کمی ہے اگر مالدار ہے۔ تو ندامت کے ساتھ اس کی تلافی بھی کرے۔ اور اگر یہ گناہ ناحق قتل ہے تو وہ قصاص کی دیت دے اگر اس پر لازم ہو اور اس کا مطالبہ بھی ہو۔ اگر قصاص اس کے مال کے ساتھ معاف کر دیا جائے اور اس کے پاس مال موجود ہو تو یہ شخص وہ مال ادا کر دے جو اس کے ذمے لازم ہو۔ اور یہ گناہ قذف یعنی جھوٹی تہمت ہو جو حد کو واجب کرتا ہے تو حد جاری کرنے کے لئے اپنی پیٹھ حاضر کر دے اگر اس کا مطالبہ کیا جائے۔ اور اگر اس کو متعلقہ انسان کی طرف سے معاف کر دیا جائے تو اس کو ندامت کافی ہے اخلاص کے ساتھ اور دوبارہ نہ کرنے کے عزم کے ساتھ۔ اور یہ گناہ اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے بارے میں ہو۔ تو جس وقت اللہ کی طرف توبہ کر لے نادم ہونے کے ساتھ صحیح ندامت کے ساتھ۔ اس سے پہلے کہ امام اور حاکم کے پاس اسے پہنچایا جائے۔ تو حد اس سے ساقط ہو جائے گی۔ اور اگر امام اور حاکم کی طرف کیس پہنچایا جائے اس کے بعد وہ کہے کہ میں نے توبہ کر لی ہے تو اس صورت میں اس سے حد ساقط نہیں ہوگی۔ شیخ نے اس بارے میں تفصیلی کلام کیا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ منصوص علیہ ہے محاربین کے بارے میں۔ تحقیق مشروط اور معلق کیا ہے امام شافعی نے قول کو اس مسئلے میں غیر محاربین میں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کے ساتھ استثناء کو ذکر کیا ہے محاربین میں، کسی اور کے لئے نہیں کیا۔

توبہ کی قبولیت کا وجوب:

۷۰۶۲:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن عالی نے ان کو ابن رجاء نے ان کو ھمام نے ان کو اسحاق نے ان کو ابوالمنذر ربزار نے ان کو ابوامیہ نے وہ انصار کے ایک آدمی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ایک چور نے چوری کی سامان کی اور وہ سامان سمیت پکڑا گیا اس نے چوری کا اعتراف بھی کر لیا اس کو حضور کی خدمت میں لایا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا نہ بھائی ہو تیرا کیا تو نے چوری کی تھی۔ اس نے کہا کہ نہیں اس نے تین بار اقرار کیا لہٰذا حضور نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ جب ہاتھ کاٹ دیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کہا اب توبہ کیجئے اس نے کہا کہ میں اللہ کی طرف توبہ کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو اس کی توبہ قبول فرما۔

(۷۰۶۱).....(۱) فی ب وسرعة الفیئة

(امام بیہقی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ اس چور پر اس کے اقرار کی وجہ سے سامان واپس کرنا واجب ہوا تھا صاحب مال کی طرف اور اگر وہ شخص اقرار سے پھر جاتا اور رجوع کر لیتا تو اس سے ہاتھ کاٹنے کی سزا ساقط ہو جاتی۔ اس وجہ سے کہ جو حقوق اللہ میں تخفیف وارد ہوئی ہے احادیث میں۔ اب جب کہ اس نے انکار نہیں کیا تھا اقرار سے پھرا نہیں تھا تو ہاتھ کاٹ دیا گیا اور گناہ سے توبہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اس کے لئے دعا فرمائی تھی۔

اور تحقیق اس بارے میں احادیث وارد ہوئی ہیں کہ حدود کفارات ہیں۔ گویا کہ حدود کفارہ بن جاتی ہیں جب اس کے ساتھ وہ انسان توبہ کر لے۔

۷۰۶۲:......(مکرر ہے) شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بے شک گناہ بندوں کے مظالم ہیں لہٰذا ان سے توبہ صحیح نہیں ہو سکتی مگر ادا واجب کے ساتھ۔ خواہ وہ معین شئی ہو یا قرض ہو جب تک بندے کی قدرت میں ہو۔ اگر اس پر قدرت نہ رہے۔ تو پھر اس بات کا عزم کرے کہ اس چیز کو ادا کرے گا جب اس پر قادر ہو گا سب سے زیادہ جلدی ترین وقت میں اور کبیرہ گناہ سے توبہ صحیح ہوتی ہے جب کہ ایک گناہ سے توبہ کرے مگر دوسرے کبیرہ گناہ سے توبہ نہ کی ہو جو کہ اس کبیرہ کی جنس کا نہیں ہے بلکہ دوسری قسم کا ہے۔

جیسے کہ نہیں صحیح ہوتا اس پر حد قائم کرنا اسی وجہ سے اگر اس پر دوسری حد بھی لازم ہو کسی دوسری قسم سے۔

اور جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر واجب نہیں ہے کہ اس کی توبہ قبول کرے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں یہ خبر دی ہے کہ وہ اپنے بندوں سے توبہ قبول کرے گا اور یہ خبر نہیں دی کہ وہ اپنے وعدے کے خلاف کرے گا تو اس سے ہم نے جان لیا کہ وہ صحیح توبہ کو کرنے والے پر واپس رد نہیں کرے گا جو کہ یہ اس کی طرف سے محض مہربانی ہو گی۔ اس کے بندوں کی طرف سے اس کے ذمے کسی حال میں کوئی چیز لازم نہیں ہے وہ نہ تو کسی امر کرنے والے کے امر کے نیچے ہے اور تابع ہے اور نہ ہی کسی نہی کرنے والے کی رکاوٹ کے تابع ہے کہ اس پر کوئی شئی لازم ہو۔

(پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس نے خود جو یہ فرمایا ہے کہ)

كتب على نفسه الرحمة۔ کہ اس نے اپنے اوپر رحمت کو لکھ دیا ہے یعنی فرض و لازم کر دیا ہے۔ اور اسی طرح یہ حکم ہے۔ وكان على ربك حتما مقضيا۔ کہ تیرے رب کے اوپر لازم ہے فیصلہ شدہ ہے و طے شدہ ہے۔ (اس سے تو وجوب ثابت ہوتا ہے۔)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس بات کا فیصلہ کر دیا ہے اور اس کے ساتھ خبر بھی دے دی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور کرے گا وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا۔

اسی طرح یہ آیت بھی ہے:

انما التوبة على الله للذين يعملون السوء بجهالة ثم يتوبون من قريب.

یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذمے توبہ قبول کرنا لازم ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنی حماقت سے برائی کر بیٹھتے ہیں اس کے بعد وہ تھوڑے ہی وقت میں جلدی توبہ کر لیتے ہیں۔ (اس سے بھی اللہ کے ذمے وجوب ثابت ہوتا ہے) (تو اس کا جواب یہ ہے کہ) اس سے مراد وہ توبہ ہے جس کی قبولیت کا اللہ نے وعدہ فرما رکھا ہے اور وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور نہیں کرے گا خلاف بلکہ قبولیت لامحالہ اس کی طرف سے واقع ہو گی جیسے وہ فعل واقع ہوتا ہے جو واجب ہے۔ اس کی طرف سے جس پر واجب ہے۔

باقی رہا اللہ کا یہ قول کہ:

ثم يتوبون من قريب.

(۷۰۶۲)......مكرر. (۱) في ب تصح (۲)...... في أيجز (۳) سقطت من أ

تو اس کا مطلب ہے کہ جو کچھ توبہ سے قبل وقت ہے وہ قریب ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قیامت کے بارے میں فرماتے ہیں۔ لعلھا ان یکون قریباً۔ عین ممکن ہے کہ قیامت قریب ہو (یعنی وہ قریب ہے۔)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جب سب کا اجل قریب ہے تو ہر ایک کا اجل بھی قریب ہوا۔ اس کا بیان مندرجہ ذیل میں ہے۔

توبہ کی قبولیت کا وقت:

۷۰۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسن علی بن ابوعلی سقا نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے اور ابوسعید بن ابی عمرو نے ان سب کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوزرعہ دمشقی نے ان کو علی بن عباس نے ان کو عبدالرحمٰن بن ثابت نے ان کو ان کے والد نے ان کو مکحول نے ان کو جبیر بن نضیر نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللّٰہ لیقبل توبة العبد مالم یغرغو.

بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک موت کی خرخراہٹ نہ لاحق ہو۔

۷۰۶۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف نے، مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر بن ابوالموت نے ان کو احمد بن علی بن سہل مروزی نے ان کو علی بن جعد نے ان کو ابن ثوبان نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے بغداد میں ان کو ابوالقاسم حبیب بن حسن بن داؤد قزاز نے ان کو ابوبکر عمر بن حفص بن عمر نے ان کو عاصم نے ان کو عبدالرحمٰن بن ثابت نے ان کو ثوبان نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل علاوہ ازیں انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اس حدیث کا مطلب ہے کہ جب تک اس کی روح اس کی حلق کے کنارے نہ پہنچ جائے اور یہ وقت ہوتا ہے اس کامیابی کا جو اس وقت دیکھتا اپنا ٹھکانہ جنت کا یا جہنم کا۔ اور ممکن ہے کہ اس وقت فرشتوں کو بھی دیکھتا ہو۔ اور شاید کہ وہ شخص جس کا معاملہ یہاں تک پہنچ چکا ہو کہ اس کا روح خرخراہٹ کرے اس حال میں اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی یا اس وقت اس کو اس کی قدرت نہیں دی جائے گی تو گویا کہ یہ قول اور حدیث اشارہ ہے اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا رہتا ہے جب تک وہ توبہ کرتا رہے اور جب تک اس کی روح خرخراہٹ نہ کرے ممکن ہوتا ہے کہ وہ توبہ کرلے اگرچہ وہ توبہ قبول کر چکا ہو بندے کی توبہ کرنے سے قبل۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور کبھی جائز ہوتا ہے کہ توبہ کا وقت محدود کر دیا جائے اس قدر جو اس سے زیادہ واضح ہو اور زیادہ انسب ہو اللہ کے اس قول کے ساتھ۔

ولیست التوبة للذین یعملون السیئات حتیٰ اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الأن.

ان لوگوں کے لئے کوئی توبہ نہیں ہے جو برائیاں کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت حاضر ہو جاتی ہے تو کہتا ہے کہ میں اب توبہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ توبہ قبول کی جاتی ہے جب تک وہ اسباب نہ باطل ہو جائیں جو زندگی کا تقاضا کرتے ہیں معاصی کے اقسام کی طرف۔ جو بہ مقتضی قویٰ کے سقوط، خواہشات کے بطلان اور موت کے آنے کے ساتھ باطل ہو جائیں، تو اس وقت توبہ کرنے کا وقت گذر چکا ہوتا ہے اور ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ اور توبہ کا وقت ختم نہیں ہوتا زندہ آدمی کے بعض معاصی سے عاجز ہو جانے سے بسبب اس کے جو حائل ہے اس کے آگے وہ اس کے باوجود نہیں ہے خالی۔ اس بات سے کہ اس کا اس کے لئے پیش آئیں اور وہ کہے اپنے دل میں اگر عاجزی نہ ہوتی تو میں ہوتا (ایسے) جب بندے نے نہیں کہا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو گرا دیا ہے جس کی طرف بلایا جاتا ہے تو ہوگا دائمی طور پر مداومت کرنے والا توبہ کے لئے بہرحال وہ شخص جس کے اندر زندگی کے آثار و دواعی ختم ہو چکے ہوں اور زندگی کے آثار مٹ چکے ہوں اس کی توبہ کے لئے کوئی اثر ونشان

(۷۰۶۴)......(۱) فی ب یفعل

ہرگز نہیں ہے نہ عزم وارادے میں نہ ہی بالفعل اور عملی طور پر ایسی ہے اس کی توبہ صحیح نہیں ہوگی۔

میں کہتا ہوں۔ تحقیق ہم نے بہت سی احادیث روایت کی ہیں توبہ کے وقت کے بارے میں اور اس کی فضیلت کے بارے میں۔ اور اس چیز کے بارے میں بھی جو ان میں اشارہ ہے اللہ کی رحمت کشادگی کا (بعض ان میں سے یہ ہیں)۔

بنی اسرائیل کے ایک قاتل کی توبہ:

۷۰۶۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو ابن ابی عدی نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوالصدیق ناجی نے ان کو ابوسعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا اس نے ننانوے قتل کر رکھے تھے اس کے بعد اس کو احساس ہوا تو توبہ کرنے کے لئے مسئلہ پوچھتا ہوا نکلا ایک راہب کے پاس آیا اس سے پوچھا کہ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے اس نے جواب دیا کہ نہیں ہوسکتی؟ سائل نے اس کو بھی قتل کر دیا (پورے سو قتل کر لئے) مگر بدستور پھر پوچھنے لگا ایک آدمی نے بتایا کہ فلاں فلاں بستی میں جاؤ (وہاں مسئلہ بتانے والا ہے) وہ چلا مگر وہاں پہنچنے سے قبل موت نے اسے گھیر لیا مگر وہ سینے کے بل آگے گھسنے لگا اس بستی کی طرف (کہ شاید پہنچ جاؤں اور میری مغفرت ہو جائے) مگر وہیں پر مر گیا۔ رحمت والے اور عذاب والے فرشتوں نے اس کو لے جانے کے لئے باہم جھگڑا کیا اللہ تعالیٰ نے پیچھے والے فاصلہ کو وحی کی تو بڑا ہو جا اور آگے والے سے کہا تو سمٹ جا۔ چنانچہ پیمائش کرنے پر آگے کا فاصلہ ایک بالشت کم نکلا لہٰذا اس کو بخش دیا گیا مسلم نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے محمد بن یسار سے اسی طرح اور اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے اور ہشام دستوائی نے۔

۷۰۶۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوالصدیق نے ان کو ابوسعید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا اس نے ننانوے نفوس کو قتل کر دیا تھا لہٰذا اس نے اہل زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا اس کو کسی راہب کے بارے میں بتایا گیا وہ اس کے پاس گیا اس کو بتایا کہ اس نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ ہوسکتی ہے؟ اس نے بتایا کہ نہیں ہوسکتی اس نے اس کو بھی قتل کر دیا (پورے سو قتل ہو گئے) اس کے بعد وہ پھر دھرتی پر سب سے بڑے عالم کو پوچھنے لگا جو اس کو توبہ کی راہ بتائے اس کو ایک اور بڑے عالم کے بارے میں کسی نے بتایا پھر یہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے بتایا کہ ہاں تیری توبہ ہے تیرے اور تیری توبہ کے درمیان کوئی حائل نہیں ہوسکتا فلاں زمین پر جاؤ وہاں کچھ لوگ رہتے ہیں جو کہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو بھی ان کے ساتھ مل کر عبادت کر اور اپنی زمین پر واپس نہ آنا یہ برائی کی زمین ہے۔ وہ چلا گیا جب وہ آدھے راستے پر پہنچا تو اس کی موت کا وقت ہو گیا۔ اس کے بارے رحمت کے فرشتوں نے اور عذاب والے فرشتوں نے جھگڑا کیا۔ رحمت والے فرشتے کہتے تھے کہ یہ توبہ کر کے اللہ کی عبادت کی طرف آ رہا تھا۔ اور عذاب والوں نے کہا کہ اس نے کبھی خیر کا کوئی عمل نہیں کیا تھا بالکل۔ چنانچہ ان کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا انہوں نے اس کو اپنے درمیان فیصلہ کرنے والا مقرر کر لیا اس نے کہا۔ دونوں طرف کی زمین کو ناپ لو جس طرف یہ قریب تھا بس اس کو اسی طرف کا مان لو چنانچہ انہوں نے ناپا تو اس زمین کی طرف اس کو قریب پایا جس طرف ارادہ کر کے چلا تھا۔ لہٰذا رحمت والے فرشتوں نے اس کو اپنے قبضے میں لے لیا۔

قتادہ نے کہا کہ حسن نے کہا تھا ہمارے لئے ذکر کیا گیا کہ وہ اپنے سینے کے ساتھ گھسیٹ کر قریب ہوا تھا۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن مثنیٰ سے اور لفظ ناء بصدرہ احتمال رکھتا ہے کہ اس سے مراد ہو تباعد عن معاصیه کے معاصی سے دور ہوا اور اس کو ناپسند کیا۔

۷۰۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو

وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابراہیم بن میمون نے ایک آدمی سے حارث بن کعب سے ہمیں حدیث بیان کی ہم میں سے ایک آدمی نے اس کو ایوب نے کہا وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص توبہ کر لے اپنی موت سے ایک سال قبل میں اس کی موت قبول کرتا ہوں اسی طرح قریب کرتے کرتے ایک مہینے تک یہاں تک کہ اس نے کہا ایک ساعت پھر پہلے والے کی قبول کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ فرمایا فواق ناقہ (اونٹنی کو دوہتے وقت دھار رکنے کا وقفہ) میں نے کہا سبحان اللہ! کیا اللہ نے فرمایا نہیں ہے (اتنی دیر موت سے پہلے، توبہ کر لے وہ بھی قبول ہوگی۔)

وليست التوبة للذين يعملون السئات حتىٰ اذا حضر احدهم الموت قال انى تبت الان.

ان لوگوں کے لئے توبہ نہیں ہے جو برا عمل کرتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی ایک کی موت آجاتی ہے کہتا ہے کہ میں ابھی توبہ کرتا ہوں۔

انہوں نے کہا کہ میں نے تو تمہیں وہ حدیث بیان کی ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

موت سے ایک دن پہلے کی توبہ:

۷۰۶۸:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عبدالرحمٰن بیلمانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک آدمی سے اصحاب رسول میں سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص مرنے سے ایک دن قبل توبہ کر لے اس کی توبہ قبول ہوگی۔

عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اصحاب رسول میں سے ایک دوسرے آدمی کو بیان کی تو انہوں نے پوچھا کہ کیا تم نے واقعی اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا میں نے کہا کہ جی ہاں انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے۔ جو شخص مرنے سے نصف دن قبل توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے ایک اور اصحابی رسول کو بیان کی تو اس نے پوچھا کہ واقعی تم نے رسول اللہ سے سنی تھی میں نے کہا جی ہاں اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ سے سنی تھی آپ فرما رہے تھے جو شخص مرنے سے ایک ضحوہ یعنی ایک دن چڑھے قبل اللہ کی طرف توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں۔ پھر میں نے ایک اور آدمی کو حدیث بیان کی اس نے پوچھا کہ واقعی تم نے یہ رسول اللہ سے سنی تھی؟ اس نے کہا کہ جی ہاں اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی فرماتے تھے۔ جو شخص اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرے جب تک کہ موت کی خرخراہٹ نہ رک جائے اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔

اس کو روایت کیا عبداللہ بن نافع نے ہشام بن سعد سے اس نے زید بن اسلم سے اس نے عبدالرحمٰن بن بیلمانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمر سے اس نے اسی کو ذکر کیا۔

۷۰۶۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نے عباس بن فضل نضر وی ہروی نے ہرات میں ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے انکو زید بن اسلم نے ان کو عبدالرحمٰن بن بیلمانی نے ایک آدمی سے اصحاب رسول میں سے کہ اس سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی انسان نہیں جو مرنے سے ایک دن قبل توبہ کرے اور اس کی توبہ قبول نہ ہو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے خبر دی اس بارے میں ایک آدمی کو اصحاب رسول میں سے اس نے کہا کیا آپ نے واقعی یہ سنی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے کہا کہ جی ہاں اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ

میں بھی اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے جو بھی شخص موت سے آدھا دن قبل توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو ایک اور صحابی رسول سے بیان کیا تو اس نے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعی اس کو ان سے سنا تھا میں نے کہا جی ہاں وہ بولے کہ میں گواہی دیتا ہوں جو بھی انسان مرنے سے ایک چاشت کا وقت قبل توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ پھر میں نے اس کو ایک اور صحابی رسول سے بیان کیا تو اس نے پوچھا کہ واقعی تم نے اس کو ان سے سنا تھا میں نے کہا کہ جی ہاں اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے جو بھی انسان توبہ کرے اس سے قبل کہ اس کا سانس خرخراہٹ کرے اس کی باچھوں میں اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتے ہیں۔

ابلیس کا ٹھکانہ:

۷۰۷۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کو لعنت کی تو اس نے اللہ سے مہلت کا سوال کیا۔ اس کو مہلت دے دی گئی تو اس نے کہا تیری عزت کی قسم ہے میں تیرے بندے کے سینے سے نہیں نکلوں گا یہاں تک کہ تو اس کی روح نکال دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری عزت کی قسم میں اپنے بندے سے توبہ کو بند نہیں کروں گا یہاں تک کہ اس کی روح نکل جائے۔ نفسہ کہا تھا یا روحہ کہا تھا۔

۷۰۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ابلیس نے کہا تھا اے میرے رب بے شک تم نے آدم کو پیدا کیا اور میرے اور اس کے درمیان دشمنی کر دی لہٰذا مجھ کو اس پر غلبہ اور تسلط دے دے۔ کہتے ہیں کہ ان سے کہا گیا تھا کہ ان کے سینے تیرے ٹھکانے ہیں۔ اس نے کہا میرے رب مجھے اور زیادہ اختیار دے۔ فرمایا کہ نہیں پیدا ہوگا آدم کا ایک بیٹا مگر تیرے لئے دس ہوں گے۔ اس نے کہا کہ میرے رب مجھے اور زیادہ اختیار دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو ان میں ایسے چلے گا جیسے ان کا خون چلے گا۔ اس نے کہا میرے رب مجھے اور زیادہ اختیار دے۔ اللہ نے فرمایا کہ تم اپنے گھوڑوں پر سوار دستوں سے اور پیدل شیطانوں کے دستوں سے حملہ کرنا اور ان کے ساتھ مالوں میں اور اولادوں میں شریک ہو جا کہتے ہیں پھر آدم علیہ السلام نے اپنے رب کی طرف ابلیس کی شکایت کی اور عرض کی اے میرے رب آپ نے ابلیس کو پیدا کیا اور میرے اور اس کے درمیان دشمنی پیدا کر دی اور بغض اور اس کو آپ نے مجھ پر مسلط کر دیا اور میں اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر تیرے ساتھ (یعنی تیری رحمت ونصرت کے ساتھ) اللہ نے فرمایا نہیں پیدا ہوگا تیرا کوئی بیٹا مگر میں اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر کروں گا جو اس کی حفاظت کریں گے برے قرینوں سے اور برے ساتھیوں سے۔ آدم نے کہا کہ اے میرے رب میری اور مدد فرما۔ اللہ نے فرمایا کہ تیرے لئے ایک نیکی کے بدلے میں دس نیکیاں ہوں گی آدم نے کہا اے میرے رب میرے لئے اور اضافہ فرما۔ اللہ نے فرمایا کہ میں تیرے کسی بھی بیٹے سے اور تیری اولاد سے توبہ نہیں روکوں گا جب تک اس کو موت کی خرخراہٹ نہ لگ جائے۔

۷۰۷۲:......ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حصین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو یعلی بن نعمان نے ان کو حدیث بیان کی اس نے جس نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ توبہ کشادہ ہے فراخ کی ہوئی ہے جب تک روح نہ کھینچی جائے۔

اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی:

(۷۰۷۲)......قال السیوطی فی الدر المنثور (۲/۱۳۱) رواہ عبدالرزاق وابن جریر وابن المنذر وابن أبی حاتم والمصنف.

انما التوبة علی اللّٰہ للذین یعملون السوء بجھالة.

سواس کے نہیں کہ اللہ پر ہے توبہ قبول کرنا ان لوگوں کے لئے جو برائی کرتے ہیں اور فرمایا کہ نہیں ہے حاضر ہونا مگر روح نکلنا۔

۷۰۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابی عمرو نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابوعاصم نے ان کو عیسیٰ بن ابی نجیح نے ان کو مجاہد نے کہ یعملون السوء بجھالة. مجاہد نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنے رب کی نافرمانی کرے وہ جاہل ہے۔

۷۰۷۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے اس کو ایک شیخ نے اہل کوفہ میں سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ضحاک بن مزاحم سے وہ کہتے ہیں اللہ کے اس قول کے بارے میں ثم یتوبون من قریب.

فرمایا کہ ہر توبہ جو موت سے قبل ہو جائے وہ قریب ہے۔

۷۰۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابوبکر بن محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ اس نے سنا ابوعبیدہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوموسیٰ اشعری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ رات میں اپنا ہاتھ دراز فرماتے ہیں تاکہ دن میں گناہ کرنے والے توبہ کریں اور دن میں ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے بندار سے اس نے ابوداؤد سے۔

گناہ کے بعد صلوٰۃ التوبہ پڑھنا:

۷۰۷۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عاصم بن ابوالنجود نے ان کو زر بن حبیش نے ان کو صفوان نے بن عسان نے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بے شک مغرب کی جانب البتہ ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی کا فاصلہ چالیس سال کی مسافت ہے یا ستر سال فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو توبہ کے لئے کھولا تھا جس دن آسمان و زمین تخلیق کئے تھے اس کو وہ بند نہیں کرے گا حتیٰ کہ سورج اس سے طلوع ہو جائے۔

۷۰۷۷:......ہمیں خبر دی استاذ ابوبکر محمد بن حسن اصولی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن جعفر بن احمد بن فارس اصفہانی نے ان کو ابوبشر یونس بن حبیب بن عبدالقاہر نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو شعبہ نے ان کو عثمان بن مغیرہ نے انہوں نے سنا علی بن ربیعہ اسدی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ اسماء یا ابن اسماء خزاری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تھا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ پہنچاتے تھے جس قدر پہنچاتے تھے۔ علی فرماتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوبکر نے اور سچ کہا ابوبکر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو بھی بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اس کے بعد وہ وضو کرتا ہے اور دو رکعت پڑھتا ہے اس کے بعد اللہ سے استغفار کرتا ہے بس اس کے لئے مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی:

(۷۰۷۵)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسى (۴۹۰) (۷۰۷۷)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسى (ص ۲)

والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللّٰہ فاستغفروا لذنوبھم

وہ لوگ جب کوئی گناہ کرتے ہیں یا اپنے اوپر کوئی زیادتی کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔

اوردوسری آیت یہ تلاوت کی۔

ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللّٰہ یجد اللّٰہ غفورًا رحیمًا

جوشخص برا عمل کرے یا اپنے اوپر زیادتی کرے تو اس کے بعد اللہ سے استغفار کرے اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

۷۰۷۸:......ہمیں خبر دی ابوفورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوعوانہ نے ''ح''۔

ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو یوسف بن یعقوب بن اسماعیل بن حماد بن زید اور زیاد بن خلیل ابوسہل تستری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی مسدد بن مسرہد نے ان کو ابوالحسن نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو عثمان بن مغیرہ نے ان کو علی بن ربیعہ اسدی نے ان کو اسماء بن حکم فزاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی سے وہ کہتے تھے کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا جس سے اللہ مجھے نفع دیتے جو کچھ نفع دینا چاہتے تھے اور جس وقت مجھے حدیث بیان کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کوئی ایک تو میں اس سے قسم لیتا تھا جب وہ قسم اٹھالیتا تو میں اس کو سچا مان لیتا تھا اور مجھے ابوبکر نے حدیث بیان کی اور ابوبکر نے سچ کہا کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے: جو بھی بندہ گناہ کرتا ہے کوئی گناہ پھر وہ اچھی طرح وضو کرتا ہے اور کھڑا ہو جاتا ہے دو رکعت نماز پڑھتا ہے اس کے بعد اللہ سے معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللّٰہ فاستغفروا لذنوبھم (الآیۃ)

۷۰۷۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی اسفرائنی نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسین کوفی نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو عبداللہ بن نافع صائغ مکی نے ان کو ابوالمثنی مازنی نے ان کو سلمان بن یزید نے مقبری سے اس نے علی بن ابی طالب سے انہوں نے کہا مجھے کسی ایک نے کوئی حدیث نہیں بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر میں نے اس سے اس پر قسم لی سوائے ابوبکر صدیق کے بے شک وہ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں گناہ کرتا کوئی بندہ کوئی گناہ پھر اس کو یاد کرتا ہے تو وضو کر لیتا ہے اور دو رکعت نماز ادا کرتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کے بارے میں توبہ کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتے ہیں۔

توبہ کے لئے کسی اونچی جگہ کا انتخاب کرنا:

۷۰۸۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو فضیل بن سلیمان نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ابوالمثنی عنبری نے اور محمد بن ایوب نے ان کو عبدالرحمٰن بن مبارک نے ان کو فضیل بن سلیمان عنبری نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عبیداللہ بن سلیمان اغر نے ان کو ابودرداء نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شئی جو ابن آدم اس کے ساتھ کلام کرتا ہے وہ اس پر لکھی جاتی ہے جب وہ کوئی گناہ کرتا ہے اور پسند کرتا ہے کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں اس سے توبہ کرے اس کو چاہئے کہ وہ اونچی جگہ پر آئے اور اللہ کی طرف اپنے دونوں ہاتھ دراز کرے اس کے بعد کہے میں تیری طرف اس سے توبہ کرتا۔ ا

(۷۰۷۸)......أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (ص ۲ و ۳)

(۷۰۷۹)......(۱) فی ب سلیمان

(۷۰۸۰)......(۱) فی ب حماد

اور میں اس گناہ کی طرف کبھی بھی دوبارہ نہیں لوٹوں گا اس سے وہ گناہ معاف ہو جائے گا جب تک اس کام کو دوبارہ نہ کرے یہ روایت کیا گیا ہے حسن سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت۔

برائی کے فوراً بعد بھلائی کرنا:

۷۰۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو اشعث نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔نہیں گناہ کرتا کوئی بندہ کوئی گناہ پھر وضو کرتا ہے اور وضو کو احسن طریقے پر کرتا ہے۔اس کے بعد وہ میدانی زمین کی طرف نکل جاتا ہے وہاں جا کر دو رکعت پڑھتا ہے اور اس گناہ سے استغفار کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتا ہے۔

۷۰۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد صیرفی نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس بن فضل افاطی نے ان کو ابوالولید نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو شداد ابو عمار نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ یکایک میں بیٹھا ہوا تھا رسول اللہ کے پاس اچانک اس کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں حد کو پہنچ گیا ہوں اس کو مجھ پر قائم کریں (یعنی زنا کر لیا ہے) کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔اس کے بعد اس نے دوبارہ کہا جب کہ نماز کی تکبیر کہی جا چکی تھی۔حضور داخل ہوئے اور نماز پڑھائی اس کے بعد باہر چلے گئے۔کہتے ہیں کہ مجھے ابوامامہ نے حدیث بیان کی کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔اور وہ آدمی حضور کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اور وہ کہہ رہا تھا یا رسول اللہ میں حد کو پہنچا ہوں مجھ پر قائم کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم گھر سے نہیں نکلے ہو تم نے اچھی طرح وضو کیا ہے؟ بولا جی ہاں یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ یہ نماز نہیں پڑھی؟ فرمایا: پڑھی ہے یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے تیری حد معاف کر دی ہے یا کہا کہ تیرا گناہ یہ ابن عبدان کی حدیث کے الفاظ ہیں۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں دوسرے طریقے سے عکرمہ بن عمار سے۔

۷۰۸۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو قماش نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو قماش نے ان کو ابوامامہ نے کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے ایک عورت کو پکڑ لیا ہے میں نے اس کے ساتھ سب کچھ کیا ہے سوائے جماع کے حضور نے یہ آیت پڑھی۔

اقم الصلوٰۃ طرفی النھار و زلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات ذٰلک ذکری للذکرین.

نماز قائم کیجئے صبح و شام اور رات میں بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں کہ یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لئے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابو حذیفہ نے اسی لفظ کے ساتھ اور وہ اسی لفظ کے ساتھ محفوظ ہے ابن مسعود کی حدیث سے۔

۷۰۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوالنصر فقیہ نے ان کو ابوعبداللہ بن محمد بن نصیر نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو سماک نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ اور اسود نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے مدینے کے پرلے کنارے پر ایک عورت کو دبوچ لیا ہے اور میں نے اس کے ساتھ سب کچھ کیا ہے۔جماع کے سوا اب جو چاہیں میرے لئے فیصلہ فرمائیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا اللہ تیرے اوپر پردہ ڈال دیتا اگر تو اپنے اوپر پردہ ڈالتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کسی شئی کا ارادہ نہیں فرمایا وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کو اس کے پیچھے بھیجا اور اس کو بلوایا اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھی۔

اقم الصلوٰۃ طرفی النھار و زلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات ذٰلک ذکری للذاکرین.

لوگوں میں سے ایک آدمی نے پوچھا کہ کیا اسی شخص کے لئے خصوصی حکم ہے یا سب لوگوں کے لئے عام ہے

حضور نے فرمایا بلکہ تمام لوگوں کے لئے یہ حکم عام ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۷۰۸۵:......ہمیں خبر دی محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن بن معانی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو ابن عیینہ نے زہری سے ان کو عبیداللہ بن عبیداللہ بن عتبہ بن ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی اصحاب رسول میں سے ایک عورت سے محبت کرتا تھا۔ ایک دن رسول اللہ کی خدمت میں بیٹھا تھا کسی کام کی حضور سے اس نے اجازت طلب کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی بارش کے دن نکلا اچانک کسی حوض پر عورت غسل کر رہی تھی اس نے جا کر اس کو دبوچ لیا اور اس کے ساتھ برا فعل کرنے لگا اس نے اپنے ذکر کو حرکت دی مگر وہ ایسے ہوگیا جیسے کپڑے کا کنارہ ہوتا ہے لہٰذا یہ شرمندہ ہوگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ بات ذکر کر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جا چند رکعت نماز ادا کر اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اقم الصلوٰۃ طرفی النھار و زلفامن اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات ذٰلک ذکری للذاکرین.

کہ دونوں کے دونوں وقتوں میں اور رات کو نماز قائم کیجئے بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

یہ نصیحت ہے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے۔

ہر شخص فقیر محتاج ہے مگر جس کو میں غنی کر دوں:

۷۰۸۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو کدیمی نے ان کو ضحاک بن مخلد نے ان کو مستورد بن عباد ہنائی نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! نہیں آیا ہوں میں آپ کے پاس حتیٰ کہ نہیں چھوڑی میں نے کوئی حاجت اور نہ کوئی داجت (کوئی تجارت کوئی اچھی بری خواہش) مگر میں نے اس کا ارتکاب کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو شہادت نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا کہ ہاں میں شہادت دیتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تیرے لئے ہر حاجت کو اور داجت کو۔ (ہر اچھی بری خواہش اور فعل کو معاف کر دیا ہے۔)

۷۰۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر نے ان کو محمد بن ایوب نے "ح" وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن غالب نے اور محمد بن یعقوب اور یوسف بن یعقوب نے کہتے ہیں ابن ایوب نے ہمیں خبر دی ہے اور دونوں نے کہا ہے ابوداؤد طیالسی نے ان کو ھمام بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک بندے نے گناہ کا ارتکاب کیا تھا۔ اس نے دعا مانگی اے میرے رب میں نے گناہ کیا ہے اس گناہ کو میرے لئے معاف کر دے، اس کے رب نے اس کے بارے میں فرمایا کہ میرے بندے کو یہ معلوم ہے اس کا کوئی رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور گناہ پر پکڑ بھی رکھتا ہے لہٰذا اللہ نے اس کو معاف کر دیا۔

اس کے بعد رکا رہا جب تک اللہ نے چاہا اس کے بعد پھر اس نے کوئی دوسرا گناہ کیا اور دعا مانگی راوی کہتے ہیں اس نے پھر دوسرا گناہ کیا اور

(۷۰۸۵)......(۱) فی ب ابن أبی غرزۃ (۲)...... کذا فی من المخطوطۃ والصحیح المستو ربن عباد (۳)...... الصواب الذنب

کہنے لگا اے میرے رب میں نے گناہ کیا ہے تو اس کو میرے لئے معاف کر دے اس کے رب نے کہا میرے بندے نے جان لیا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو کہ گناہ کو معاف کر سکتا ہے اور اس کے ساتھ پکڑ بھی سکتا ہے لہٰذا اس کو معاف کر دیا۔ اس کے بعد وہ گناہ سے رکا رہا جب تک اللہ نے چاہا اس کے بعد اس نے کسی اور گناہ کا ارتکاب کیا۔ اس نے کہا اے میرے رب میں نے گناہ کیا ہے اس کو میرے لئے معاف کر دے اس کو اس کے رب نے کہا کہ میرے بندے نے یہ جان لیا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ پر پکڑتا بھی ہے۔ لہٰذا اس کے رب نے کہا کہ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا ہے اب جو چاہے وہ عمل کرے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن حمید سے اس نے ابو الولید سے اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ہمام سے۔

۷۰۸۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر احمد بن عبید حافظ نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابو مسہر عبدالاعلیٰ بن مسہر نے ان کو سعید بن عبدالعزیز تنوخی نے ان کو ربیعہ بن یزید نے ان کو ابو ادریس خولانی نے ان کو ابوذر غفاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے جبرائیل علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے میرے بندو! میں نے ظلم کرنے کو اپنے اوپر حرام کر رکھا ہے اور اس کو تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے لہٰذا تم لوگ ظلم نہ کیا کرو۔

اے میرے بندو! تم لوگ رات دن گناہ کرتے رہتے ہو اور میں وہ ہوں کہ میں گناہوں کو معاف کرتا ہوں اور میں وہ ہوں کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ تم لوگ مجھ سے استغفار کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔

اے میرے بندو! تم میں سے ہر شخص بھوکا ہے مگر جس کو میں کھانے کو دوں۔ لہٰذا مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانے کو دوں گا۔

اے میرے بندو! تم میں سے ہر شخص ننگا ہے مگر جس کو میں کپڑے پہناؤں لہٰذا مجھ سے کپڑے پہننے کے لئے مانگو میں تمہیں پہناؤں گا۔

اے میرے بندو! اگر تمہارا پہلا اور تمہارا آخری (سارے انسان) و تمہارے انسان تمہارے جن ایسے ہو جائیں جیسے تم میں سے کوئی سب سے بڑا متقی پرہیز گار ہو تو یہ میری حکومت میں کچھ بھی زیادہ نہیں کر سکتے۔

اے میرے بندو اگر تمہارا ہر اول ہر آخری انسان تمہارے سارے انسان سارے جن بدکردار ہو جائیں جیسے تم میں سے کوئی بدتر فاجر ترین انسان ہو سارے ایسے ہو جائیں تو وہ میری بادشاہت میں کچھ بھی کمی نہیں کر سکتے۔

اے میرے بندو اگر تمہارا ہر پہلا اور ہر پچھلا تمہارے انسان تمہارے جن سارے ایک مٹی پر جمع ہو جائیں اور مجھ سے مانگنا شروع کر دیں اور میں ہر ایک کو دینا شروع کر دوں ہر ایک مانگتا جائے اور میں دیتا جاؤں سب کو اس کی ہر حاجت پوری کر دوں اس سے میری بادشاہت میں کچھ بھی کمی نہیں ہوگی مگر صرف اتنی کہ جتنی سمندر میں صرف ایک بار سوئی کو ڈبو کر نکال لیا جائے۔

اے میرے بندو سوا اس کے نہیں کہ تمہارے اعمال میں ان کو میں تمہارے لئے محفوظ کرتا ہوں جو شخص خیر کو پالے اس کو چاہئے کہ وہ اللہ کا شکر کرے اور جو شخص اس کے سوا کچھ اور پالے وہ نہ ملامت کرے مگر اپنے آپ کو۔

سعید بن عبدالعزیز نے کہا کہ حضرت ابو اویس جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو اس حدیث کی تعظیم کے لئے دوزانو ہو کر بیٹھ جاتے تھے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر صغانی سے اس نے علی بن مسہر سے۔

۷۰۸۹:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن طہمان نے ان کو اعمش نے ان کو موسیٰ بن مسیّب نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عبدالرحمٰن بن غنم نے ان کو

ابوذر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے اولاد آدم! تم میں سے ہر شخص گنہگار ہے مگر جس کو میں معاف کروں۔ مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخش دوں گا تم میں سے ہر شخص فقیر ہے محتاج ہے مگر جس کو میں غنی کر دوں۔ لہٰذا مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا اے اولاد آدم۔ تم میں سے ہر شخص گمراہ ہے مگر جس کو میں ہدایت دوں مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اور جو شخص مجھ سے استغفار کرے گا اور جان لے گا کہ میں قدرت والا ہوں اس پر کہ میں اس کو معاف کروں۔ میں اس کو معاف کر دوں گا۔ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اگر تمہارا پہلا اور تمہارا پچھلا تمہارا زندہ تمہارا مردہ تمہارا خشک تمہارا تر (سب کے سب) جمع ہو جائیں تم میں سے سب سے بڑا بدبخت کے دل پر (یعنی سارے ہی برے ہو جائیں) یہ چیز میری بادشاہت میں مچھر کے پر کے برابر کمی نہیں کریں گے۔ اگر تمہارا پہلا اور پچھلا تمہارا ہر زندہ ہر مردہ خشک وتر (سب کے سب) کسی سب سے بڑے متقی انسان کے دل پر جمع ہو جائیں تو یہ میری بادشاہت میں مچھر کے پر کے برابر اضافہ نہیں کر سکتے اور تمہارا اول تمہارا آخر زندے مردے سوکھے گیلے جمع ہو کر مجھ سے مانگنا شروع کر دیں حتیٰ کہ ہر ایک کے سوال پورے ہو جائیں اور میں سب کو دے کر فارغ ہو جاؤں جو کچھ سب کو دے دوں گا تو اس میں سے اتنی کمی بھی نہ ہوگی جتنا ایک سوئی کو پانی میں ڈبو دینا اگر تم میں سے کوئی آدمی سوئی کو ڈبو کر نکال لے سمندر کے اندر۔ یہ اس لئے ہے کہ میں بہت بڑا سخی ہوں بزرگی والا ہوں۔ سب کچھ موجود رکھنے والا ہوں میری عنایت میری بات ہے میرا عذاب میری بات ہے سوائے اس کے نہیں کہ کسی چیز کے لئے میرا حکم جب میں اس کا ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے۔

توبہ شکن کی معافی:

۷۰۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابی عمرو نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو عمرو بن ابوخلیفہ نے ان کو ابوبدر نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے گناہ کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے رب سے استغفار کیجئے اس نے کہا کہ میں استغفار کرتا ہوں اس کے بعد پھر دوبارہ میں گناہ کر بیٹھتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو دوبارہ گناہ کرے پھر استغفار کر اس شخص نے کہا پھر میں گناہ کر بیٹھا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر استغفار کر تین بار یا چار بار یہی فرمایا۔ عمر کو شک ہے۔ اپنے رب سے۔ استغفار کر حتیٰ کہ شیطان ناکام و نامراد ہو جائے۔ ابوبدر وہی یسار بن حکم بصری ہے۔

۷۰۹۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو عیسیٰ بن ابراہیم شعیری نے ان کو سعید بن عبداللہ نے ان کو نوح بن ذکوان نے ان کو ابوایوب نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہے کہ جبیر بن حارث رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں بڑا گنہگار ہوں۔ بار بار گناہ کرنے (یا توبہ شکنی کرنے) والا آدمی ہوں۔ میں توبہ کرتا ہوں۔ پھر دوبارہ گناہ کرتا ہوں۔ پھر توبہ کرتا ہوں۔ پھر گناہ کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبیر اللہ کا معاف کرنا تیرے گناہوں سے زیادہ ہے۔ اسی طرح میں نے اس کو جبیر پایا ہے جب کہ صحیح جو ہے وہ حبیب ہے ان کو عبدالغنی نے کہا ہے اور عبدالغنی کی ایک روایت میں ہے کہ وہ ایک حدیث میں ہے جس کو ایوب بن ذکوان نے روایت کیا ہے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ سے اور ہمارے شیخ کی کتاب میں جو نوح بن ذکوان ابوایوب کی ہے کہ صحیح اور درست اخوایوب ونوح ہے اور دونوں ضعیف ہیں۔

(۷۰۸۹)......(۱) فی ب وھو یعلم. (۷۰۹۰)......(۱) فی ب أبوزید

۷۰۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن فضل صائغ نے ان کو آدم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو نعمان بن بشیر نے۔ (اس آیت کے بارے میں۔)

و لا تلقوا بایدیکم و الی التھلکۃ.

اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آدمی گناہ کرے تو اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالے اور یہ بھی نہ کہے کہ میرے لئے توبہ ہی نہیں ہے بلکہ اس کو چاہئے کہ اللہ سے استغفار کرے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۷۰۹۳:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین علی بن عبدالرحمٰن سبیعی نے ان کو احمد بن حازم غفاری نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے ان کو براء نے اور اس کو کہا ایک آدمی نے اے ابوعمارہ و لاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ. اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

کیا اس سے مراد وہ شخص ہے جو دشمن سے ٹکرائے اور لڑے اور لڑ کر مر جائے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں وہ مراد نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مراد وہ ہے جو گناہ کرے اور یہ کہے اللہ مجھ سے یہ معاف نہیں کرے گا۔

۷۰۹۴:......اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو خبر دی ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابوخلیفہ ان کو ابوالولید والحوضی حفص بن عمر و محمد بن کثیر عبدی نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے براء سے ان سے ایک آدمی نے اس آیت کے بارے میں پوچھا تھا۔

و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ.

اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔

(فرمایا اس سے مراد کون شخص ہے؟) انہوں نے جواب دیا وہ آدمی جو ہاتھ میں تلوار لے ایک ہزار کے لشکر پر حملہ کر دے۔ (حضرت براء نے فرمایا) نہیں وہ مراد نہیں ہے بلکہ وہ شخص مراد ہے جو گناہ کرنے کے بعد ہاتھ چھوڑ کر بیٹھ جائے اور یہ کہے کہ میرے لئے توبہ ہی نہیں ہے۔

۷۰۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

انه کان للاوابین غفوراً.

بیشک وہ رجوع کرنے والوں کو معاف کرنے والا ہے۔

فرمایا کہ یہ وہ شخص جو گناہ کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے پھر گناہ کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے پھر گناہ کرتا ہے تو پھر توبہ کرتا ہے۔ ثوری نے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۷۰۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق اسفرائنی نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو اسحاق بن ابواسرائیل نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں حسن کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک اس کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا اے ابو سعید آپ کیا کہتے ہیں اس بندے کے بارے میں جو گناہ کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے۔ فرمایا کہ جتنی بار توبہ کرتا ہے اللہ کے اور زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اس کے بعد پھر گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے۔ تو اپنی توبہ سے وہ اللہ کے نزدیک اپنے شرف کو اور زیادہ کرتا ہے۔

کہتے ہیں اس کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا کیا آپ نے سنا نہیں جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے پوچھا کہ کیا فرمایا ہے؟ کہا کہ یہ فرمایا تھا کہ مؤمن کی مثال سٹے کی اور بالی کی ہے (جو دانوں سے بھری ہوتی ہے) کبھی تو وہ سیدھی ہوتی ہے اور کبھی نیچے کو جھکی ہوئی (جب

سیدھی ہوتی ہے) اس میں تکبر ہوتا ہے۔ جب اس کا مالک اس کو کاٹ لیتا ہے تو اس کا معاملہ تعریف کے قابل ہوتا ہے جیسے اس کا مالک اس کی خوبی پر شکر کرتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔

ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذاھم مبصرون.

بے شک وہ لوگ جو ڈرتے ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے تو چونک پڑتے ہیں اور (دل کی آنکھیں کھول کر) دیکھنے لگتے ہیں۔

گناہوں پر اصرار کرنے والا:

۷۰۹۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ روایت پڑھی گئی محمد بن ہیثم قاضی کے سامنے اور میں سن رہا تھا ان کو خبر دی عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ابی حبیب نے ان کو ابو الخیر نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ! کوئی آدمی ہم میں سے گناہ کرتا ہے (تو اس کا کیا ہوگا؟)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے خلاف گناہ لکھا جاتا ہے۔ اس نے پوچھا کہ اگر وہ اس سے استغفار کرے اور توبہ کرے؟ حضور نے فرمایا کہ اس کو بخش دیا جاتا ہی اور اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے۔ اس شخص نے پوچھا کہ اگر وہ پھر دوبارہ گناہ کرے؟ حضور نے فرمایا کہ پھر اس کے خلاف گناہ لکھا جائے گا۔

اس نے پوچھا کہ اگر وہ پھر اس گناہ سے توبہ واستغفار کرے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا گناہ معاف کیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔ اس نے پوچھا کہ اگر وہ پھر گناہ کرے؟ حضور نے فرمایا کہ پھر گناہ اس پر لکھا جائے گا۔ اس نے پوچھا کہ اگر وہ اس پر توبہ واستغفار کرے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسکو بخش دیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔ اور اللہ نہیں تھکے گا بلکہ تم تھک جاؤ گے (یعنی تم گناہ کرتے اور معافی مانگتے تھک جاؤ گے مگر وہ تمہیں معاف کرتے کرتے نہیں تھکے گا۔)

۷۰۹۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو القاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو الفضل محمد بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو سعید بن مرزوق نے ان کو عبداللہ بن عبدالعزیز عمری نے ان کو ابو طوالہ نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو بھی بندہ کوئی گناہ کرے اور یہ یقین جانے کہ اللہ عزوجل اگر اس کو معاف کرنا چاہے گا تو معاف کر دے گا۔ اور اگر وہ اس کو عذاب دینا چاہے گا تو عذاب دے گا (اسی یقین کے ساتھ اگر وہ توبہ کر لیتا ہے) تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کو بخش دے۔

۷۰۹۹:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے اور ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبدالحمید بن عبدالرحمن نے ان کو عثمان بن واقد عمروی نے ان کو ابو نصیر نے وہ کہتے ہیں میں حضرت ابو بکر کے غلام کو ملا میں نے اس سے پوچھا کیا تم نے ابو بکر صدیق سے کوئی چیز سنی تھی؟ کہا کہ میں نے ان سے سنا تھا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

بندہ جو استغفار کرتا ہے وہ اگرچہ ستر بار بھی گناہ کرے ستر بار استغفار کرتا ہے تو وہ گناہ پر اصرار کرنے والا نہیں ہوتا۔

۷۱۰۰:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ نے وہ ابن بکیر ہیں۔ ان کو لیث نے ان کو محمد بن قیس نے ان کو ابن عمر بن عبدالعزیز نے ان کو ابو صرفہ نے ان کو ابو ایوب نے کہ انہوں نے کہا جب ان کی وفات ہوئی کہ میں تم

(۷۱۰۰)......(۱) کلمة غیر واضحة بالأصل

لوگوں سے ایک چیز چھپاتا تھا جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ اگر تم لوگ گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرتا جو گناہ کرتے پھر وہ ان کو معاف کرتا۔ (دوسری توجیہ یہ ہے کہ) اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرے گا جو گناہ کریں گے پھر اللہ ان کو معاف کرے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ سے۔

تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی:

۱۰۱ے:...... ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو خبر دی ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ابوبکر عمر بن حفص سدوسی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو خثیمہ سعد طائی نے ان کو ابوالمدلہ نے کہ اس نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم لوگ جب آپ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہو جاتے ہیں اور ہم لوگ اہل آخرت میں سے ہوتے ہیں اور جب ہم آپ سے الگ ہوتے ہیں تو دنیا ہمیں اچھی لگتی ہے اور ہم عورتوں کی اور اولاد کی بو سونگھتے ہیں۔ (یعنی ان کی محبت میں مجبور ہو جاتے ہیں۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگ ہر وقت ایک ہی حالت پر رہو جس پر تم ہوتے ہو میرے سامنے تو تم لوگ فرشتوں کے ساتھ مصافحہ کیا کرو اپنی ہتھیلیوں کے ساتھ اور فرشتے تمہارے گھروں میں تمہاری ملاقات اور زیارت کیا کریں۔ اور اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو یعنی ایسے لوگوں کو پیدا کر کے لے آئیں گے جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے گا۔

صحابی کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہمیں جنت کے بارے میں بتائیے کہ اس کی عمارت کیسی ہے؟ فرمایا کہ ایک اینٹ سونے کی ہے اور دوسری چاندی کی۔ اور اس کا مصالحہ (گارا) کستوری کا ہے اور اس کا جڑاؤ اور سنگھار موتیوں کا اور یاقوت کا ہے۔ مٹی اس کی سرخ زعفران کی ہے جو اس میں داخل ہو جائے گا آرام اور سکون میں ہوگا اور تکلیف میں نہیں ہوگا۔

ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا نہ ہی اس کے کپڑے پرانے ہوں گے نہ ہی جوانی اس کی فنا ہوگی۔ تین شخص ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی۔ عادل بادشاہ۔ اور روزہ دار جب روزہ افطار کرتا ہے اور مظلوم کی پکار بادلوں پر اٹھائی جاتی ہے اور اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم ہے مجھے اپنے جلال کی قسم ہے میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔

۱۰۲ے:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران عدل نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو جعفر بن برقان نے ان کو یزید بن اصم نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم لوگ گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ کریں گے پھر وہ استغفار کریں گے اور اللہ ان کو معاف کرے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے اس کو عبدالرزاق نے۔

۱۰۳ے:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان دونوں کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو حیی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا: یہ سورت جب نازل ہوئی اذا زلزلت الارض زلزالها۔ ابوبکر صدیق بیٹھے ہوئے تھے وہ رو پڑے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ابوبکر کیوں رو رہے ہو؟ فرمایا کہ مجھے اس سورت نے رلا دیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تم لوگ خطاء نہیں کرو گے اور نہ ہی تم لوگ گناہ کرو کہ اللہ تم لوگوں کی مغفرت کرے تو البتہ وہ ایک ایسی امت پیدا کرے گا تمہارے بعد جو گناہ کریں گے اور خطائیں کریں گے اللہ اس کی

مغفرت کرے گا۔

مؤمن وفاجر آدمی کی نگاہ میں گناہ کی حیثیت اور بندہ کی توبہ سے اللہ کا خوش ہونا:

۷۱۰۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبداللہ بن یزید نے ان کو ابوبدر شجاع بن ولید نے ان کو سلیمان بن مروان اعمش نے۔اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقریٔ نے اور یہ الفاظ ان کے ہیں ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو ابن شہاب نے اعمش سے ان کو عمارہ بن عمیر نے ان کو حارث بن سوید نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں میں سے ایک نے اور دوسرے نے اپنے نفس سے فرمایا کہ مؤمن گناہوں کو ایسے دیکھتا ہے جیسے پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے ڈرلگتا ہے کہیں وہ اوپر نہ گر جائے اور فاجر آدمی گناہ کو ایسے سمجھتا ہے جیسے مکھی اس کے ناک پر سے گذر جائے اور انہوں نے ہاتھ سے ناک کے اوپر اشارہ کیا۔

کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہوتا ہے اس بندے کے خوش ہونے سے بھی زیادہ خوش کہ جو سواری سے اترتا ہے اس کے اوپر اس کا کھانا اور سفر کے لئے پانی لدا ہوا ہو (کہیں جنگل میں) وہ اتر کر ذرا سے سر رکھے کہ سو جائے جب بندہ بیدار ہو کر دیکھے تو نہ سواری ہو نہ سامان اور پھر وہ اس کی تلاش میں دائیں بائیں بھاگتا پھرے۔جب بھوک پیاس شدید ہو جائے اور سواری بھی نہ ملے پریشان ہو کر یہ سوچ کر کے اب مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔(ابن شہاب کا شک ہے کہ) کیا یہ کہا تھا کہ میں واپس لوٹ جاؤں اپنی جگہ پر اور وہاں جا کر مر جاؤں۔جب وہ لوٹ کر آئے تو واپس آ کر لیٹ جائے اور نیند آ جائے جب بیدار ہو تو دیکھے کہ اس کی سواری اس کے پاس موجود ہو اس پر اس کا کھانا اور پانی بھی موجود ہو۔

یہ الفاظ ابن شہاب کی حدیث کے ہیں اور ابوبدر کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔البتہ اللہ بندے کی توبہ کے ساتھ زیادہ شدید خوش ہوتا ہے۔

اور فرمایا کہ یہاں تک کہ جب اس کو موت آن پہنچے۔اس کے معنی میں شک نہیں ہے۔

اور الفاظ مختلف ہیں۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں احمد بن یونس سے اس نے ابن شہاب سے اور دونوں نے اس کو نقل کیا ہے ابواسامہ کی حدیث سے اور دیگر نے اعمش سے۔

۷۱۰۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے اپنی اصل میں سے ان کو ابوحامد بن بلال بزار نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے۔ان کو عمر بن یونس نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔جب وہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے۔تمہارے اس ایک انسان سے جس سے اس کی سواری گم ہو جائے اسی پر اس کا کھانا پینا ہو۔اور وہ آدمی درخت کے سایہ تلے آئے لیٹنے کے لئے جب کہ وہ اپنی سواری کے بارے میں مایوس ہو چکا ہو۔وہ اسی پریشانی میں ہو کہ اچانک وہ دیکھے کہ وہ سواری اس کے سرہانے کھڑی ہے۔(اس کو جتنی خوشی ہوگی اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا اللہ تعالیٰ کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندے سے جب وہ توبہ کرتا ہے اللہ کی بارگاہ میں۔)

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اور دیگر سے اس نے عمر بن یونس سے اور بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث قتادہ سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے حدیث غار کو بنی اسرائیل میں۔

۷۱۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس بن سلمہ عنزی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو حدیث

بیان کی ابوالیمان نے ان کو شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو خبر دی ہے زہری نے ان کو سالم بن عبداللہ نے یہ کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ تم لوگوں سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی چلے سفر میں۔ یہاں تک کہ ان کو ان کے رات راستے میں پڑ گئی لہٰذا انہوں نے ایک غار میں رات گذارنے کے لئے پناہ لے لی اور پہاڑ سے ایک چٹان لڑھکی اور غار کے دھانے پر پڑ گئی جس سے ان کا منہ بند ہوگیا۔ اب انہوں نے ایک دوسرے سے کہا تم لوگوں کو اس چٹان سے، نجات نہیں مل سکتی اس کے سوا کہ اللہ سے دعا کرو اپنے اپنے خالص اعمال کے ساتھ (یعنی اس کے وسیلے سے) چنانچہ ان میں سے ایک آدمی نے دعا کی اے اللہ میرے بوڑھے والدین تھے میں شام جب بکریاں چرا کر لاتا تو اپنے بیوی بچوں سے قبل ان کو دودھ پلاتا تھا ایک دن درختوں کی تلاش میں مجھے دیر ہوگئی میں جب شام کو واپس آیا تو وہ سو چکے تھے، میں نے ان کے لئے دودھ دوہا اور میں ان کا حصہ لے کر آیا تو میں نے ان کو نیند کی حالت میں پایا میں نے ان کو جگانے اور نیند خراب کرنے کو گناہ سمجھا۔ اور ماں باپ سے پہلے اپنے بچوں کو پلانے کو بھی ناپسند کیا۔ دودھ کا پیالہ میرے ہاتھ میں تھا میں ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا اسی انتظار میں صبح ہوگئی تھی اب وہ جاگے میں نے ان کو دودھ پلایا اور انہوں نے پی لیا اے اللہ اگر میں نے یہ عمل خالص تیری رضا کے لئے کیا تھا تو تو ہم لوگوں کی یہ مصیبت ہم سے ہٹا لے لہٰذا وہ چٹان تھوڑی سی ہٹ گئی مگر اس قدر تھی کہ اس سے وہ نکل نہیں سکتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب دوسرے نے دعا شروع کی اے اللہ میرے چچا کی بیٹی سے مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبت تھی میں اس کے ساتھ گناہ کرنا چاہتا تھا اور وہ مجھ سے رک جاتی تھی حتیٰ کہ ایک سال وہ قحط سالی کا شکار ہوگئی میرے پاس مدد کے لئے آئی اور میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیئے کہ مجھے وہ اپنے اوپر قدرت دے دے گی۔ اس نے میری بات مان لی میں جب اس پر قادر ہوگیا، تو اس نے کہا۔ اللہ کا بندہ تیرے لئے حلال نہیں ہے کہ تو اس مہر کو توڑے مگر اس کے حق کے ساتھ لہٰذا میں نے اس کے ساتھ صحبت کرنے کو گناہ سمجھ کر چھوڑ دیا اور میں اس سے ہٹ گیا تھا حالانکہ وہ مجھے سب عورتوں سے زیادہ محبوب تھی اور جو کچھ اس کو دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا اے اللہ اگر یہ میں نے محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو تو ہم لوگوں سے اس مصیبت کو ٹال دے۔ جس میں ہم مبتلا ہیں۔ لہٰذا وہ چٹان کچھ اور ہٹ گئی مگر اس قدر تھی کہ وہ لوگ ابھی نکل نہیں سکتے تھے۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تیسرے آدمی نے کہا: اے اللہ میں نے کچھ مزدور اجرت پر بلائے تھے میں نے ان کو ان کی اجرت دے دی تھی ہاں ایک آدمی ان میں سے ایسا تھا جس نے نہیں لی تھی اور وہ چلا گیا تھا اور وہ اپنی مزدوری بھی چھوڑ گیا تھا۔ لہٰذا میں نے اس کی اس اجرت کو بڑھایا حتیٰ کہ اس سے مال کثیر ہوگئے پھر وہ ایک عرصے بعد آیا اور اس نے کہا کہ اللہ کے بندے میری اجرت مجھے دے دے میں نے کہا یہ جو کچھ تو دیکھ رہا ہے یہ سب کا سب تیری مزدوری ہے اونٹ، گائے، بکریاں، غلام۔ اس نے کہا اللہ کے بندے تو میرے ساتھ مذاق اور استہزاء نہ کر۔ میں نے کہا کہ میں واقعی تیرے ساتھ مذاق نہیں کر رہا وہ اس کو چلا کر لے گیا اس اس میں سے کوئی چیز بھی نہیں چھوڑی اے اللہ اگر یہ سب کچھ میں نے محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو اس مصیبت کو دور کر دے، ہم جس میں مبتلا ہیں لہٰذا وہ چٹان ہٹ گئی لہٰذا وہ تینوں اس غار سے سلامتی کے ساتھ نکل کر چلتے چلے گئے۔ بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے ابوالیمان سے اور مسلم نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ سے اس نے ابوالیمان سے اور لفظ ارتجت کا مطلب کثرت ہے۔

نفس محکم:

۷۰۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سلمہ بن نبیط نے ان کو عبید بن ابونبیط نے ان کو عبید بن ابی الجعد نے ان کو کعب نے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک بہت بڑی دار ہے (حویلی ہے) جو سچے موتیوں کی بنی ہوئی ہے یعنی موتی پر موتی لگے ہیں اس حویلی میں ستر ہزار محل ہیں۔ اور ہر محل میں ستر ہزار گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر ہزار کمرے ہیں

اس حویلی میں نہیں قیام کرے گا مگر نبی یا صدیق یا شہید، یا انصاف پرور بادشاہ یا وہ مرد جو اپنے نفس میں محکم ہو۔ سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبید سے کہا اپنے نفس میں محکم شخص کون ہوگا؟ اس نے کہا کہ آدمی حرام طلب کرتا ہے۔ مال سے اور عورتوں سے، وہ پیش کیا جاتا ہے اس کے لئے اگر وہ چاہے آگے بڑھے اور چاہے تو پیچھے ہٹے۔ مگر وہ شخص اللہ کے ڈر سے اس مال کو چھوڑ دے یہی ہے وہ شخص جس کا نفس محکم ہے۔

کفل کی توبہ:

۷۱۰۸:...... ہمیں خبر دی ابو منصور احمد بن علی دامغانی نے نزیل بیہق نے اور ابوالحسن علی بن عبداللہ بیہقی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوبکر اسماعیلی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابو عمرو احمد بن محمد حیری نے ان کو ابوشیبہ بن عبداللہ بن ابی شیبہ نے ان کو محمد بن ابوعبیدہ نے ابن معن سے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ نے ان کو سعید مولیٰ طلحہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کفل کا ذکر کرتے تھے سات بار۔ فرمایا کہ کفل بنی اسرائیل کا ایک آدمی تھا گناہ کے کام کرتا تھا اس نے ایک عورت سے برائی کرنے کا ارادہ کیا اس شرط پر کہ اس کو ساٹھ دینار دے گا جب وہ برائی کرنے کے لئے بیٹھا تو وہ عورت رو پڑی اس شخص نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو؟ عورت نے کہا کہ یہ وہ کام ہے جو میں نے کبھی بھی نہیں کیا۔ کفیل نے کہا پھر میں تم سے زیادہ اس بات کا حق دار ہوں کہ میں بھی یہ فعل بد نہ کروں پھر وہ اٹھ گیا۔ اور کہنے لگا یہ لیجئے ساٹھ دینار یہ تیرے لئے ہیں میں آئندہ کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا کہتے ہیں پھر وہ اسی رات کو مر گیا۔ لوگوں نے کہا کہ کفل مر گیا ہے اس کے دروازے پر لکھ دیا گیا کہ بے شک اللہ نے کفل کو بخش دیا ہے۔

۷۱۰۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو احمد بن محمد بن ہاشم طوسی ساکن نیساپور نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو اسباط بن محمد قرشی نے ان کو اعمش نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ نے ان کو سعد مولیٰ طلحہ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حدیث اگر میں نے اس کو صرف ایک دو مرتبہ سنا ہوتا تو (شاید میں بیان نہ کرتا) حتیٰ کہ میں نے اس کو سات بار سنا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ بار کہ کفل بنی اسرائیل کا ایک آدمی تھا وہ کسی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا تھا ہر گناہ کرتا تھا۔ کوئی عورت مجبور ہو کر اس کے پاس آئی اس نے اس کو ساٹھ دینار دیئے اس شرط پر کہ وہ اس کے ساتھ برائی کرے گا جب کہ اس کے اوپر ایسے بیٹھ گیا جیسے کوئی آدمی اپنی بیوی پر بیٹھتا ہے تو وہ کانپنے اور رونے لگی کفل نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو؟ کیا میں نے تم پر جبر کیا ہے؟ بولی کہ نہیں یہ بات نہیں ہے بلکہ یہ وہ برا کام ہے جو میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا صرف میری مجبوری مجھے یہاں تک لے آئی ہے کفل نے کہا کہ یہ بات صرف تمہیں معلوم ہے یا مجھے آئندہ بھی کبھی ہرگز یہ نہ کرنا جاؤ چلی جاؤ وہ ساٹھ دینار تمہارے لئے ہیں اس کے بعد اس نے بھی قسم کھالی کہ میں بھی کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا چنانچہ وہ اسی رات کو مر گیا صبح ہوئی تو اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ اللہ نے کفل کو بخش دیا ہے۔ ابو عیسیٰ نے کہا کہ تحقیق روایت کیا ہے شیبان نے اور بہت ساروں نے اعمش سے اسی کی مثل اور ان کے بعض نے اس کو روایت کیا ہے اعمش سے اس نے اس کو مرفوع نہیں کیا۔ اور روایت کیا ہے ابوبکر بن عیاش نے اس حدیث کو اعمش سے اس نے اس میں غلطی کی ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ سے اس نے سعید بن جریر رضی اللہ عنہ سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ غیر محفوظ ہے۔

۷۱۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن ابوالہاشم علوی نے ان کو ابوبکر احمد بن حسن حیری نے وہ کہتے ہیں کہ دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابراہیم بن عبداللہ عبسی نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو جامع بن شداد نے ان کو مغیث بن سمی نے وہ کہتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جو گناہ کے کام کرتا تھا۔ اللہ نے ایک دن اس کو پکڑ میں لے لیا اس نے دعا کی اے اللہ مجھے معاف کر دے مجھے معاف کر دے اللہ نے اس کو بخش دیا۔

۱۱۱۱۷:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد از ہر نے ان کو غلابی نے ان کو مصعب بن عبداللہ نے ان کو مصعب بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ سلیمان بن یسار سب لوگوں سے خوبصورت چہرے والے آدمی تھے ایک عورت ان پر داخل ہوئی۔ اس عورت نے اپنے آپ کو اس پر پیش کیا۔ مگر سلیمان نے اس کو منع کر دیا۔ وہ عورت کہنے لگی ورنہ میں تمہیں رسوا کر دوں گی۔ چنانچہ وہ گھر سے باہر نکل گئے اور اسے وہیں گھر میں چھوڑ گئے۔ اور خود اس سے بھاگ گئے۔ سلیمان نے کہا کہ اس کے بعد میں نے خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا گویا کہ میں ان سے کہہ رہا ہوں کیا آپ یوسف ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں میں یوسف ہوں جس نے گناہ کا ارادہ کیا تھا۔ اور تم سلیمان ہو جس پر تہمت ہی نہیں لگی تھی۔ (واقعی سلیمان علیہ السلام پر تہمت نہیں لگی تھی شاید یہ تعریض تھی۔)

حدیث ابن عابد سے مروی ہے جو اسلام سے پھر گیا تھا پھر واپس مسلمان ہو گیا تھا۔

بنی اسرائیل کے ایک عابد اور اس کے بیٹے کا واقعہ:

۱۱۱۲۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے اور ابو سعید محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو داؤد بن ابی ہند نے ان کو عبداللہ بن عبید بن عمیر نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جو کہ ایک غار میں علیحدہ عبادت کرتا رہتا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ بنی اسرائیل اس کی عبادت پر بڑے خوش تھے ایک مرتبہ وہ اپنے نبی کے پاس بیٹھے تھے اچانک انہوں نے اس کا ذکر کیا اور اس پر ایمان لے آئے ان کے نبی علیہ السلام نے فرمایا: ساری باتیں تمہارے آدمی کی اچھی ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سنت کا تارک ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ بات عابد کو بھی پہنچ گئی۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ عابد نے سوچا کہ اگر یہی بات ہے تو پھر کس چیز پر اپنے آپ کو گھلا رہا ہوں اور میں اپنے آپ کو اٹھاتا ہوں دن کے روزے رکھتا ہوں اور راتوں کو قیام کرتا ہوں جب کہ میں تارک سنت ہوں۔ ابن عباس نے کہا کہ وہ عابد اپنے عبادت خانے سے نیچے اتر آیا۔ کہتے ہیں کہ وہ نبی کے پاس آیا لوگ ان کے پاس موجود تھے اس نے سلام کیا نبی نے جواب دیا وہ نبی اس عابد کو چہرے سے نہیں پہچانتا تھا نام سے جانتا تھا۔ اس عابد نے کہا اے اللہ کے نبی مجھے خبر پہنچی ہے کہ میرا خیر کے ساتھ ذکر آپ کے سامنے ہوا تھا تو آپ نے یہ فرمایا کہ تم لوگ تو اس کے بارے میں یہ کہتے ہو۔ کاش کہ یہ بات نہ ہوتی اس میں کہ وہ تارک سنت ہے۔ اگر میں تارک سنت ہوں تو پھر کیا فائدہ میں کس چیز پر اپنے نفس کو گھلا رہا ہوں میں دن کو روزے رکھتا ہوں رات کو قیام کرتا ہوں۔ اس نبی نے پوچھا کہ تم فلانے ہو؟ اس نے کہا کہ جی ہاں وہی ہوں۔ اس نبی نے کہا نہیں وہ چیز جس کو تم نے اسلام میں نیا بنا لیا ہے مگر وہ تیری طرف سے ہے۔

عابد نے نبی سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ عابد اس بات کے ساتھ اس کو خفیف سمجھا جب اس نبی نے یہ حالت دیکھی تو فرمایا۔ بتائیے اگر سارے لوگ وہی کام کریں جو تم کر رہے، تو اس نسل میں (مجاہدین کہاں سے آئیں گے؟) جو دشمن کو مٹائیں مسلمانوں کی اولادوں سے، اور (کہاں سے آئیں گے؟ وہ واعظ) جو امر بالمعروف کریں اور نہی عن المنکر کریں۔ (اور کہاں سے آئیں گے وہ لوگ جو) مسلمانوں میں وحدۃ اور اتفاق پیدا کریں۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ چنانچہ وہ عابد نبی کی بات سمجھ گیا۔ اور بولا کہ اے اللہ کے نبی بات وہی درست ہے جو آپ فرماتے ہیں، میرے ماں باپ قربان (میری کیا مجال کہ) میں اس کو حرام جانتا۔ لیکن میں آپ کو اپنی کہانی بتاتا ہوں میں ایک غریب فقیر آدمی ہوں میں لوگوں کے اوپر بوجھ تھا وہی مجھے کھانا دیتے تھے۔ وہی مجھے کپڑے پہناتے تھے میرے پاس کوئی مال ومتاع بھی نہیں ہے۔ میں یہ بھی پسند نہیں کرتا ہوں کہ میں کسی مسلمان عورت کے ساتھ شادی کروں اور میں خواہ مخواہ اس کو بند کر کے رکھوں جب کہ میرے پاس اس پر خرچ کرنے کے لئے کچھ بھی نہ ہو باقی رہے امیر لوگ غنی لوگ وہ میری شادی نہیں کرتے، ابن عباس نے کہا کہ اس نبی نے کہا۔ بس تیرے

ساتھ یہی مجبوری ہے؟ اس نے بتایا جی ہاں میری یہی سرگذشت ہے اس نبی نے فرمایا کہ میں اپنی بیٹی تمہارے ساتھ بیاہ دیتا ہوں۔ عابد نے پوچھا کیا واقعی آپ ایسا کریں گے؟ نبی نے کہا جی ہاں عابد نے کہا کہ میں نے اس کو قبول کیا ہے۔ انہوں نے اپنی بیٹی اس عابد کے ساتھ بیاہ دی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس عابد نے اس لڑکی سے صحبت کی اور اس نے اس عابد کا بیٹا جنا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم بنی اسرائیل میں ایسا کوئی بیٹا پیدا نہیں ہوا تھا جس کے پیدا ہونے پر اس بچے کے پیدا ہونے سے انتہائی خوش ہوئے ہوں انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے ایک عابد کا بیٹا ہے اور ہمارے نبی کا بیٹا ہے (نواسہ) ہم یہ امید کرتے ہیں کہ اللہ اس کو بھی اسی مقام پر پہنچائے گا (بندہ کند تدبیر تقدیر بود خنداں) والی بات ہوئی۔ وہ لڑکا جب بالغ ہوا تو بتوں کی عبادت میں لگ گیا اور بہت سے لوگ بھی اس کے تابعدار بت پرست بن گئے۔ (اس بت پرست بیٹے نے) لوگوں سے کہا کہ تم لوگ بہت سارے ہو مگر یہ لوگ (بت پرستی سے روکنے والے) تمہارے اوپر کیوں غالب ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ ان کا کوئی بڑا اور سردار ہے ہمارا نہ کوئی بڑا ہے نہ سردار ہے۔ اس نے پوچھا کہ کون ان کا سردار ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ تیرا نانا ان کا سردار ہے ہمارا تو کوئی سردار نہیں ہے اس نے کہا کہ آج کے بعد میں تمہارا صدر ہوں انہوں نے پوچھا کیا واقعی آپ ہمارے سردار ہوں گے اس نے کہا بالکل ہوں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر وہ نکلا اور اس کے ساتھ خلق کثیر بھی ساتھ نکلی (یعنی انہوں نے اس نبی کے خلاف اور اہل توحید کے خلاف بغاوت کر دی) اس کے نانا نے (جو کہ نبی تھے اور) اس کے والد نے (جو کہ عابد تھے) اس کے پاس پیغام بھیج کر اس کو منع کیا کہ تو اللہ سے ڈر تو بت پرستوں کو ساتھ لے کر ہمارے اوپر چڑھائی کرنا چاہتا ہے اور تم نے اسلام چھوڑ دیا ہے۔ اور تم نے اس کے (یعنی دین توحید دین اسلام کے) علاوہ دوسرا دین پکڑ لیا ہے۔ مگر اس نے (ماننے سے) انکار کر دیا۔ پھر اس کے نانا۔ نبی باہر نکلے اور اس کے والد آئے ان کے ساتھ انہوں نے اس کو دعوت دی مگر اس نے انکار کر دیا۔ لہٰذا (جو موحدوں اور مشرکوں کے درمیان) قتال اور جہاد شروع ہو گیا۔ (سارا دن لڑتے رہے) حتیٰ کہ ان کے درمیان رات آڑے آ گئی (اور لڑائی رک گئی مگر صبح اٹھ کر پھر لڑائی شروع ہو گئی) پھر اگلا دن لڑتے رہے پھر سارا دن جنگ رہی اور رات آڑے آ گئی۔ مگر اس دن وہ نبی بھی قتل ہو گیا اور اس کا والد بھی شہید ہو گیا۔ اور مسلمان شکست کھا گئے۔ اس نے زمین پر قبضہ کر لیا۔ لوگوں نے اس کی پیروی کر لی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر بھی اس کے نفس کی تسکین نہ ہوئی حتیٰ کہ اس نے بچے کچھے مسلمانوں کا تعاقب کیا اور ان کو پہاڑوں میں قتل کیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے بعد (وہ مسلمان جنہوں نے اجتماعات کا مظاہرہ نہیں کیا تھا اور نبی کا ساتھ نہیں دیا تھا) یہ جب رنگ دیکھا تو پھر مسلمان جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم حکومت واقتدار سے بالکل الگ اور دستبردار ہو گئے ہیں بالکل اسی کے حوالے کر رکھا لہٰذا اب وہ ہمیں چن چن کر قتل کر رہا ہے ہم لوگوں نے اپنے نبی کو اور عابد کو بھی شکست سے دوچار کروایا ہے۔ یہاں تک کہ وہ قتل ہو گئے ہیں۔ یہ اب ہمیں بھی نہیں چھوڑے گا بلکہ ہمیں بھی قتل کرا دے گا۔

لہٰذا سب آ جاؤ ہم توبہ کریں اللہ کی بارگاہ میں سچی توبہ۔ ہم قتل ہوں تو توبہ کر کے ہوں لہٰذا انہوں نے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی۔ پھر انہوں نے ایک اچھے آدمی کو اپنا سربراہ بنایا اور (اس کی ماتحتی میں جہاد کرنے کے لئے) اس باغی کی طرف مسلمان نکلے اور پہلے دن قتال کرتے رہے حتیٰ کہ رات ہو گئی پھر صبح کی تو دوبارہ قتال شروع ہوا پھر لڑتے لڑتے رات ہو گئی۔ اور دونوں طرف سے کثرت سے لوگ قتل ہوئے پھر تیسرا دن شروع ہوا پھر وہ لڑتے رہے جب اللہ نے ان کی سچائی دیکھ لی اور یہ کہ انہوں نے سچی توبہ کر لی ہے تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی اور ان کے لئے ہوا چل گئی مسلمانوں کے امیر نے کہا میں امید کرتا ہوں کہ شاید اللہ نے ہماری توبہ منظور کر لی ہے اور ہماری طرف توجہ فرما لی ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ ہوا چل

گئی ہے جو کہ ہمارے ساتھ ساتھ چل رہی ہے اگر اللہ ہماری مدد کرے اگر تم لوگ اس باغی کو بطور زندہ کے پکڑ سکو۔ اس کو قتل نہ کرو (بلکہ زندہ گرفتار کرلو تا کہ اس کو عبرت ناک سزا دی جاسکے) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے اس دن کے آخر میں مسلمانوں پر مدد نازل فرمائی مسلمانوں نے مشرکوں کو شکست دی (اور شرک کے سرغنے کو زندہ) گرفتار کرلیا اور اس کو قید کرلیا اللہ نے مسلمانوں کو دھرتی پر غلبہ عطا کیا اور اسلام غالب ہوا۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے سردار نے سمجھدار لوگوں کو جمع کیا، اور فرمایا کہ آپ لوگ (اس مشرکین کے سرغنہ باغی کے بارے میں) کیا رائے دیتے ہو اس نے تو اپنا دن بھی بدل دیا ہے اور اپنے دین میں اس نے بتوں کے پجاریوں کو بھر دیا ہے اس نے تو ہمارے نبی کو اور اپنے نانا اور باپ کو بھی قتل کر دیا ہے۔ کسی نے مشورہ دیا کہ اس کو آگ کا الاؤ بھڑکا کر اس میں جلا دیجئے اسی میں ہلاک ہو جائے۔ اور قصہ بھی پاک ہو جائے کسی نے کہا کہ نہیں بلکہ اس کو خوب کاٹ کاٹ کر قیمہ کر دیجئے کہ یہ مر جائے گا اور قصہ ختم ہو جائے گا کسی نے کہا کہ آپ بہتر سمجھتے ہیں آپ خود جو چاہیں وہ کریں اس کے ساتھ۔ امیر نے کہا میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کو زندہ پھانسی پر لٹکا کر چھوڑ دوں یہ زمانے کے لئے عبرت بنے اور لڑکتے لڑکتے مر جائے۔ سب نے کہا کہ ٹھیک ہے اس کے ساتھ ایسے ہی کیجئے۔

چنانچہ اس کے ساتھ یہی سلوک کیا گیا اور اس کو زندہ لٹکا دیا گیا۔ اور اس پر رکاوٹ ڈال دی کے مرے نہیں بلکہ لٹکتا رہے۔ نہ اسے کھانے دیا نہ پینے کو دیا پہلا دن دوسرا دن تیسرا دن اسی طرح لٹکتا رہا جب رات ہوئی تو اس نے اپنے ان جھوٹے بتوں کو پکارنا شروع کیا اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتا تھا ان میں سے ایک ایک کو نام لے کر پکارنے لگا۔ جب دیکھتا کہ بت جواب نہیں دے رہا تو دوسرے کو پکارتا حتیٰ کہ اس نے سب کو پکار لیا مگر کوئی بھی اس کو چھڑانے نہ آسکتا تھا نہ ہی آیا۔ کہتے ہیں کہ اس نے پورا زور لگالیا۔ (عقل ٹھکانے آ گئی اور توحید کا مسئلہ بھی سمجھ میں آ گیا) اب پکارتا ہے اللہ کو اے اللہ میں نے تو پوری کوشش کر لی ہے اور ان الٰہوں کو پکارا ہے جن کی میں عبادت کرتا رہا تیرے سوا انہوں نے تو مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ اگر ان کے پاس کوئی بھلائی ہوتی تو وہ مجھے ضرور جواب دیتے میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

اے میرے نانا کے رب اے میرے ابا کے رب مجھے اس پھانسی کے پھندے سے چھڑا میں تیری بارگاہ میں رجوع کر چکا ہوں اور میں مسلمان ہو چکا ہوں (یہ کہنا تھا اللہ کی رحمت نے جوش مارا جھوٹے الٰہوں کی پکار کے مقابلے میں سچے اللہ کی پکار زندہ رب کی پکار کامیاب ہوئی) اچانک پھانسی کا پھندا اس کی گردن سے کھل گیا اور وہ زمین پر آن پڑا۔

چنانچہ اس کو پکڑ کر پھر امیر کے پاس پیش کیا گیا اس نے پوری بات سنی اور سمجھدار مسلمانوں کو بلا کر پوچھا کہ تم لوگ اب اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کو اللہ نے چھوڑ دیا ہے اور آپ ہم سے کیا پوچھتے ہیں؟ امیر نے کہا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو، امیر نے کہا کہ اس کو چھوڑ دو کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد وہ ایسا نیک ہو گیا کہ اس جیسا نیک پھر کوئی پورے بنی اسرائیل میں نہیں ہوا۔

سرکش بادشاہ کی توبہ:

۷۱۱۳:......ہمیں خبر دی امام ابوعثمان اسماعیل بن عبدالرحمٰن صابونی نے ان کو ابوسعید عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب رازی نے ان کو ابو یعقوب یوسف بن عاصم بن عبداللہ بزار نے ان کو ابو خالد ہدبہ بن خالد قیسی ازدی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے اور حمید نے ان کو بکر بن عبداللہ مزنی نے کہ سابقہ دور کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ۔ اپنے رب کے خلاف سرکش تھا مسلمانوں نے اس سے جہاد کیا انہوں نے اس کو زندہ پکڑ لیا۔ اور بولے کہ ہم اس کو کون سے قتل کے بدلے میں قتل کریں؟

---

(۱)...... فی المخطوطة بدله (۲)...... بیاض بالأصل

پھر سب کی رائے اس بات پر متفق ہوگئی کہ ایک بہت بڑا گھڑا اور برتن بناؤ اور اس کو زندہ اسی میں کھڑا کر کے نیچے سے آگ جلا دو۔ اس کو قتل نہ کرو تا کہ اس کو زیادہ سے زیادہ عذاب دیا جا سکے۔

چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ نیچے سے انہوں نے آگ جلائی تو وہ اپنے اپنے معبودوں کو پکارنے لگا ایک ایک کر کے اے فلانے کیا میں تیری عبادت نہیں کرتا تھا اور تیرے لئے نماز پڑھتا تھا اور برائے تبرک تیرے چہرے پر ہاتھ پھیرتا تھا۔ اور تیرے ساتھ ایسے کرتا تھا ایسے کرتا تھا۔ اب مجھے چھڑا لے اس مصیبت سے جب اس نے دیکھ لیا کہ وہ اس کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتے تو اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور بولا **لا الٰہ الا اللہ**۔ اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں ہے اس نے خالص اللہ کو پکارا اور کہا **لا الٰـہ الا اللّٰـہ** چنانچہ اللہ نے آسمان سے پانی کا ایک گولا انڈیل دیا جس نے اس آگ کو بجھا دیا اور ہوا آئی وہ اس مٹکے کو اٹھا کر لے گئی اور وہ فضاء میں گھومنے لگا اور وہ یہ کہہ رہا تھا **لا الٰـہ الا اللّٰہ**۔ لوگوں نے اس کو باہر نکالا۔ اور کہا کہ ہلاک ہو جائے کون ہے تو اور کیا ماجرا ہے تیرا اس نے کہا کہ میں فلاں قوم کا بادشاہ تھا میرے ساتھ ایسے ایسے ہوا میرا یہ ماجرا ہے چنانچہ اس کو دیکھ کر لوگ مسلمان ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ بندہ پر ماں سے زیادہ رحیم ہیں:

۷۱۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو عبداللہ بن ابوالزناد نے اور ہارون بن عبداللہ نے ان دونوں نے ان کو خبر دی سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثابت بنانی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک سرکش وظالم نوجوان تھا اس کی ماں اس کو نصیحت کرتی تھی کہ اے بیٹے بے شک تیرا بھی ایک دن مقرر ہے اپنے اس دن کو یاد کر بار بار کہتی تھی جب اس پر اللہ کا حکم آن پڑا تو اس کی ماں منہ کے بل اس پر جا گری اور وہ کہہ رہی تھی اے بیٹا میں تجھے تیری موت سے ڈرایا کرتی تھی اور اسی دن سے ڈرایا کرتی تھی اور تجھے کہتی تھی کہ تیرا بھی ایک دن آنے والا ہے اپنے اس دن کو یاد کر۔ اس نے کہا اے میری امی بے شک میرا رب کثیر اچھائی والا ہے میں اس سے امید کرتا ہوں کہ میرے رب کی بعض خوبیاں مجھے نظر انداز نہ کریں گی لہٰذا وہ مجھے بخش دے گا کہتے ہیں کہ حضرت ثابت کہتے تھے کہ اللہ نے اس کے اپنے ساتھ حسن ظن کی وجہ سے اپنے ساتھ اس پر رحم کر دیا۔

۷۱۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو محمد بن عبدالعزیز مروزی نے ان کو علی بن شقیق نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو ابوغالب نے وہ کہتے ہیں کہ تجارت کی وجہ سے میرا شام کے ملک میں آنا جانا رہتا تھا اور وہاں جانے کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ میں ابوامامہ کی وجہ سے جاتا تھا وہ ایک بڑا دانا عالم تھا جو کہ سب لوگوں سے بہتر تھا میں اس کے پاس جا کر ٹھہرتا تھا اور ہمارے ساتھ ان کا بھتیجا تھا جو کہ ان کے حکم کے خلاف چلتا تھا۔ وہ اس کو روکتے تھے اور مارتے تھے اور ان کی اطاعت نہیں کرتا تھا چنانچہ وہ نوجوان بیمار ہو گیا اس نے بندہ بھیجا چچا کے پاس وصیت کرنے کے لئے انہوں نے اس کی وصیت سننے سے انکار کر دیا میں ان کو ساتھ لے کر پہنچا تو انہوں نے اسے گالیاں دیں اور کہا اے اللہ کا دشمن خبیث کیا تم نے ایسے ایسے نہیں کیا اس نے کہا کیا ہوا چچا آپ گھبرا گئے فرمایا کہ ہاں۔ اسی جوان نے کہا کہ کیا خیال ہے آپ کا اگر اللہ تعالیٰ مجھے میری ماں کے حوالے کر دے تو وہ میرے ساتھ کیا سلوک کرے گی؟ کہا کہ وہ تو تجھے جنت میں ڈال دے گی۔ اس نے کہا مجھے اللہ کی قسم ہے البتہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ میری ماں سے زیادہ مہربان ہے۔ یہ کہتے ہی اس کی روح پرواز کر گئی۔ عبدالملک بن مروان اٹھے اور اپنے چچا کے ساتھ گنبد کے نیچے اس کی قبر کا نشان کھینچا انہوں نے اس کی لحد نہیں بنائی تھی۔ ہم نے اینٹیں برابر کی تھیں کر ہی رہے تھے کہ ایک اینٹ گر گئی جس سے اس کے چچا اچھل پڑے اور پیچھے ہٹ گئے میں نے کہا کہ کیا ہوا آپ کو بولے اللہ نے اس کی قبر کو نور سے بھر دیا ہے اور تا حد نگاہ

(۷۱۱۳)......(۱) فی ب یعود

اس کو فراخ کر دیا ہے۔

۷۱۱۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو حسین بن عمرو بن محمد قرشی نے اور محمد بن یزید بن رفاعہ نے ان کو حسین بن علی جعفی نے ان کو محمد بن ابان نے ان کو حمید نے وہ کہتے ہیں کہ میرا ایک بھانجا تھا جو کہ بڑا سرکش تھا وہ بیمار ہو گیا اس نے ماں کو بلا بھیجا وہ آ گئی اس کے سرہانے بیٹھی رو رہی تھی۔ اس نے پوچھا ماموں یہ کیوں رو رہی ہے؟ اس نے کہا تیرے بارے جو کچھ جانتی ہے اس کی وجہ سے رو رہی ہے۔ جوان نے پوچھا کہ کیا یہ امی مجھ پر رحم نہیں کرے گی؟ میں نے کہا کہ ضرور رحم کرے گی۔ اس نے کہا کہ پھر اللہ اس ماں سے میرے ساتھ بڑا رحیم ہے۔ جب انتقال ہو گیا تو میں ایک آدمی کے ساتھ قبر میں اترا اور میں اینٹیں سیدھی کر رہا تھا اچانک میں نے لحد میں جھانک لیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ تو میری حد نگاہ تک فراخ ہو چکی ہے میں نے برابر والے آدمی سے کہا دیکھا تم نے میں نے جو کچھ دیکھا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں دیکھا ہے یہ بات تمہیں مبارک ہو کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ اسی کلمہ کی وجہ سے ہوا جو اس نے کہا تھا۔

۷۱۱۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو ابواسحاق فریابی نے ان کو رجاع بن وداع نے اس نے کہا کہ ایک نوجوان سرکش تھا اس کو موت آن پہنچی اس کی ماں نے کہا بیٹا کوئی وصیت کرے گا؟ اس نے کہا کہ میری انگوٹھی مجھے پہنا دینا کیونکہ اس میں ذکر اللہ ہے شاید اللہ مجھ پر رحم کر دے۔ وہ مر گیا خواب میں دیکھا گیا کہ اس نے کہا میری امی کو بتا دو کہ میرے اسی کلمے نے مجھے نفع دیا ہے اور اللہ نے مجھے معاف کر دیا ہے۔

۷۱۱۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسن نے ان کو عبداللہ نے ان کو مفضل بن غسان نے ان کو ان کے والد نے کہ نصر بن عبداللہ بن حازم کو موت آن پہنچی اس سے کہا گیا تو خوش ہو جا اس نے کہا کہ مجھے پرواہ نہیں ہے کہ میں مر رہا ہوں یا مجھے مقام تفریح پر لے جایا جا رہا ہے اللہ کی قسم میں اپنے رب کے اقتدار سے اس کے غیر کی طرف نہیں نکالا جا رہا ہوں میرے رب نے مجھے ایک حال سے دوسرے حال کی طرف نہیں بدلا مگر جس حال کی طرف پلٹایا وہ پہلے سے بہتر تھا۔

۷۱۱۹:......ہمیں خبر دی علی بن عبداللہ بن بشران نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو حسین بن جمہور نے ان کو ادریس بن عبداللہ مروزی نے کہ ایک دیہاتی بیمار ہو گیا اسے کہا گیا کہ تم ابھی مر جاؤ گے اس نے پوچھا کہ مجھے کہاں لے جایا جائے گا؟ بتایا گیا کہ اللہ کی طرف۔ اس نے کہا میں اس بات کو ناپسند نہیں کرتا کہ مجھے اس ذات کی طرف لے جایا جائے کہ میں جس کے سوا کسی سے خیر کی کبھی امید نہیں کرتا۔

بہترین آدمی وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں:

۷۱۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عفان نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عبدالرحمن بن اسحاق نے ان کو نعمان بن سعد نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں۔ کہ تم میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو آزمائش میں ڈالا جائے اور بہت توبہ کرنے والا ہو۔ ہماری آزمائش کیا گیا ہو۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ عبدالرحمن نے اس کو مسند کیا ہے۔

۷۱۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد خلدی نے ان کو محمد بن ابراہیم رازی نے مصر میں ان کو سلیمان بن داؤد زعفرانی نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عبدالرحمن بن اسحٰق نے ان کو نعمان بن سعد نے علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین آدمی وہی ہے جو بہت توبہ کرنے والا ہے اور آزمائش یا بیماری میں مبتلا کیا گیا ہے۔

۷۱۲۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید غنام نے ان کو سعدی بن سلیمان نے ان کو سلیمان نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو عبدالرحمن بن اسحٰق نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی مثل سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور ایک

دوسرے غیر قوی طریق سے مروی ہے محمد بن حنفیہ سے ان کے والد سے بطور موقوف کہ بے شک اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اس مؤمن بندے سے جو آزمائش میں واقع کیا ہوا اور بہت توبہ کرنے والا ہو۔

مؤمن خطاء اور بھولنے والا پیدا کیا گیا ہے:

۷۱۲۳:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو اسماعیل بن محمد علائی نے ۲۰۶۱ھ میں ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی نے ان کو یعقوب بن اسحٰق نے ان کو سعید بن خالد نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن ڈھیلا ڈھالا تیر نشانے پر مارنے والا ہوتا ہے خوش نصیب ہے وہ جو اپنے نشانے پر ہلاک ہو۔ صالح جزرہ عبدالاعلیٰ نے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۷۱۲۴:......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو بکر قاضی نے ان دونوں کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن دکین نے ان کو قیس ماضی نے ان کو داؤد مصری نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابی اسحاق نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو احمد بن زہیر نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو عبداللہ بن دکین نے اس نے سنا قیس سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں داؤد مصری سے وہ ابو ہند نہیں ہے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: بے شک مؤمن کا ایک گناہ ایسا ہوتا ہے جس کی اس کو عادت ہو جاتی ہے وقتاً فوقتاً کرتا ہے۔ اور ایک ایسا گناہ ہوتا ہے کہ اس کو وہ نہیں چھوڑتا حتیٰ کہ فوت ہو جائے یا قیامت قائم ہو جائے۔ بے شک مؤمن گناہ کرنے والا خطا کرنے والا، بھولنے والا پیدا کیا گیا ہے جب نصیحت کر کے یاد دہانی کرایا جائے یاد کر لیتا ہے نصیحت مانتا ہے اور ایک روایت میں یحییٰ سے مروی ہے۔ کہ بے شک ہر مؤمن کے لئے۔ اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ آزمائش میں واقع کیا ہوا، خطا کار۔ لفظ الفینۃ بعد الفینۃ سے مراد ہے حین بعد حین اس کے بعد توبہ کرتا ہے۔

۷۱۲۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابو النادی حسین بن احمد صوفی سے اس نے ابراہیم بن شیبان سے وہ کہتے ہیں ہمارے یہاں عبداللہ نام کا نوجوان تھا بیس سال کا۔ اس کے پاس شیطان آیا اور اس کو کہا اے بیوقوف تم نے تو عبادت کرنے میں اور توبہ کرنے میں بہت جلدی کر لی ہے اور تم نے ابھی سے دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دیا ہے (تم نے ابھی دنیا میں دیکھا ہی کیا ہے؟)

واپس آجا (دنیا کے مزے لوٹ) توبہ کا بہت وقت پڑا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ شخص دوبارہ دنیا کی لذت میں پڑ گیا۔ فرمایا کہ ایک دن وہ اپنے گھر میں علیحدہ بیٹھا ہوا تھا اس نے وہ دن یاد کئے جو اس نے عبادت میں اللہ کے ساتھ گذارے تھے تو اس کو دکھ ہوا وہ یہ سوچ کر غمگین ہو گیا پھر کہنے لگا اپنے آپ سے، کیا خیال ہے تیرا اگر تو دوبارہ اللہ کی طرف رجوع کرے تو وہ تجھے قبول کرے گا؟ کہتے ہیں اس کو غیب سے آواز آئی اے فلانے تم نے جب ہماری عبادت کی تھی تو ہم نے تیری عبادت کی قدر دانی کی تھی۔

اب جب تم نے ہماری نافرمانی کی تو ہم نے تجھے مہلت دی تھی۔ اور اب اگر تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ گے تو ہم تجھے قبول کر لیں گے۔ (سبحان اللہ کیا شان کریمی ہے اے کریم تو ہمارے اوپر بھی ایسے کرم فرما۔)

بہترین خطا کار زیادہ توبہ کرنے والے ہیں:

۷۱۲۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی

(۷۱۲۲)......(۱) مابین المعکوفتین سقط من أ

نے ان کو عبید اللہ بن محمد بن حنین نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن جابر بن عبد اللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم کے پاس آیا اور کہا میرے گناہ، میرے گناہ اس نے دو بار یا تین بار یہی کہا تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یوں کہو۔

اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی عندی من عملی.

اے اللہ تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میرے نزدیک میرے عمل سے زیادہ امید دلانے والی ہے۔

اس نے یہی دعا کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر یہی دعا پڑھو۔ اس نے پڑھی فرمایا پھر پڑھوں اس کے بعد فرمایا اٹھ جا چلا جا اللہ نے تجھے بخش دیا ہے۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ اس کے سارے راوی مدنی ہیں کوئی راوی جرح کے ساتھ معروف نہیں یعنی کسی راوی پر کوئی جرح نہیں ہوئی ہے۔

۷۱۲۷:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن عبد الملک بن مروان نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے کنانہ سے ان کو خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابو عمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو خبر دی عبد الرحمٰن سلمی نے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو علی بن مسعدہ باھلی نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ آدم کا ہر بیٹا خطا کار ہے اور بہترین خطا کار زیادہ توبہ کرنے والے ہیں۔

علی بن مسعدہ اس روایت کے ساتھ اکیلا ہے۔

۷۱۲۸:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو سہل بن علی دوری نے ان کو اسحاق بن موسیٰ خطمی نے ان کو عبد الرحمٰن بن محمد محاربی نے ان کو محمد بن نضر حارثی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض کتب میں پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ابن آدم اگر لوگ جان لیں جو کچھ میں تیرے گناہ جانتا ہوں تو وہ تجھے پھینک دیں (یعنی نظر انداز کر دیں نظروں سے گرا دیں) مگر میں عنقریب تجھے معاف کر دوں گا جب تک تو میرے ساتھ شرک نہیں کرے گا۔ اسحٰق بن موسیٰ نے کہا کہ بشر بن حارث کوفے گئے تھے اس حدیث کے بارے میں حتیٰ کہ انہوں نے اس کو سنا اور واپس لوٹ آئے۔ اور اسی معنی میں مندرجہ ذیل حدیث بھی ہے۔

۷۱۲۹:......ہمیں خبر دی ابو بکر بن حسن قاضی نے ان کو عبد اللہ بن اسماعیل ہاشمی نے ان کو عبد اللہ بن ابو الدنیا نے ان کو حسین بن عمرو بن یحییٰ بن یمان نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے کہا تھا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرا حساب و کتاب میری والدہ کے سپرد کر دیا جائے میرا رب میرے لئے میری ماں سے زیادہ بہتر ہے۔

مؤمن کی بیماری گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے:

۷۱۳۰:......ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عبد اللہ بن محمد نفیلی نے ان کو محمد بن مسلمہ نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی اہل شام کے ایک آدمی نے اسے ابو منظور نے کہتے تھے اس نے اپنے چچا سے ان کو عامر الرام اخی خضر نے کہا نفیلی نے وہی خضر ہے لیکن ایسے ہی کیا تھا محمد بن سلمہ نے میں اپنے شہروں میں تھا اچانک ہمارے لئے جھنڈے اور لوا بلند کئے گئے میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ رسول کا جھنڈا ہے ہم آئے اور وہ درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے ان کے لئے چادر بچھائی گئی تھی، آپ اس کے اوپر تشریف فرما تھے آپ کے صحابہ آپ کے گرد جمع تھے میں بھی ان میں جا کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ مؤمن کو جب کوئی بیماری پہنچتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو اس بیماری سے صحت و شفا دے دیتا ہے

تو وہ تکلیف اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔ اور اس کے لئے نصیحت ہوتی ہے آنے والے وقت کے لیے۔ اور بے شک منافق جب بیمار ہوتا ہے پھر صحت یاب ہوتا ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کے مالکوں نے اس کو باندھ دیا ہو پھر چھوڑ دیا ہو۔ اس کو نہیں جانتا کہ کیوں اس کو باندھا تھا اور کیوں چھوڑ دیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کسی نے پوچھا یا رسول یہ اسقام اور بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ اللہ کی قسم میں تو کبھی بیمار ہی نہیں ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھ جا تو ہم میں سے نہیں ہے۔ ہم بیٹھے ہی تھے کہ ایک اور آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اس کے اوپر ایک چادر تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے آپ کو دیکھا تو چلا آیا۔ میں اصل میں درختوں کے جھنڈ کے ساتھ گذر رہا تھا کہ میں نے اس میں سے پرندے کے بچوں کی آواز سنی میں نے انہیں پکڑ کر اس چادر میں ڈال لیا اتنے میں ان کی ماں آ گئی اور وہ میرے سر کے اوپر منڈلانے لگی، میں نے اس کے لئے اس کے بچوں کے اوپر سے چادر ہٹالی تو ان کی ماں اپنے بچوں کے اوپر اتر آئی میں نے ان سب کو اس چادر میں لپیٹ لیا ہے وہ سب یہ ہیں میرے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو نیچے چھوڑ دیئے میں نے ان کو چھوڑا تو ان کی ماں ان کے ساتھ لگی رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

کیا تم لوگ تعجب کر رہے ہو پرندے کے بچوں اور ان کی ماں کو دیکھ کر اور اس کی شفقت کو دیکھ کر۔ لے جا ان کو جہاں سے اٹھایا تھا وہیں رکھ دے اور ان کی ماں بھی ان کے ساتھ تھی وہ انہیں لے گیا۔

اللہ تعالیٰ بندہ پر شفیق ہیں:

۱۳۱ے:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض سفروں میں تھے کہ ایک آدمی نے پرندے کے بچے پکڑ لئے پرندہ آیا اور اس نے اپنے آپ کو اس آدمی کی گود میں ڈال دیا اپنے بچوں کے ساتھ اس آدمی نے سب کو بھی پکڑ لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تعجب ہے اس پرندے پر کہ اس نے اپنے آپ کو تمہارے ہاتھوں میں ڈال دیا ہے اپنے بچوں پر شفقت کرنے کے لئے۔ پس قسم ہے اللہ کی اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ اس پرندے کے اپنے بچوں پر شفیق ہونے سے زیادہ شفیق اور مہربان ہے۔

یہ روایت پہلی روایت کے لئے شاہد ہے۔

۱۳۲ے:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو العباس نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن استحقاق صنعانی نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو ابو غسان نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن خطاب سے کہ رسول اللہ کے پاس قیدی لائے گئے اچانک دیکھا تو ایک عورت اپنا دودھ دوھ رہی ہے چاہتی ہے کہ جب قید میں بچے کو پالے گی تو اس کو دودھ پلائے گی بچہ ملا تو اس نے جلدی سے اس کو لیا اور اس کو سینے سے چپکا لیا اور اس کو دودھ پلانا شروع کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے فرمایا: کیا سمجھتے ہو تم لوگ کہ یہ عورت اپنے اس بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟

ہم نے کہا کہ نہیں ڈالے گی اللہ کی قسم وہ اس پر قادر ہی نہیں ہو سکتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس عورت سے زیادہ شفیق ہے جتنی یہ بچے پر مہربان ہے۔

(۱۳۲ے)...... أخرجه مسلم (۲۱۰۹/۴)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابومریم سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابن عسکر وغیرہ سے اس نے ابن ابی مریم سے اور تحقیق روایت کیا ہے زید بن اسلم نے مرسل روایت کے طور پر۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو آگ میں نہیں پھینکے گا:

۷۱۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبداللہ بن ابوبکر نے ان کو حمید نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک راستے پر تھے مدینے کے راستوں میں سے اور راستہ پر چھوٹا بچہ بھی موجود تھا اس کی ماں کو ڈر لگا کہ کہیں بچہ اوندا نہ جائے اس نے چیخ ماری اور بولی میرا بچہ۔ میرا بچہ۔ اور بھاگ کر اس نے بچے کو اٹھالیا لوگوں نے کہا یارسول اللہ! یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینک سکتی آپ نے فرمایا اللہ اپنے محبوب اور پیارے کو آگ میں نہیں پھینکے گا۔

۷۱۳۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسین بن نصر نے ''ح''۔

ہمیں خبر دی محمد بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائی نے ان کو ابوجعفر احمد بن حسین حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو مروان نے ان کو معاویہ نے آپ کو یزید بن کیسان نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ انصار کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اور اس کے پاس اس کا بچہ تھا وہ اس کو بار بار اپنے سینے سے لگاتا اور اس پر شفقت کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس پر شفقت کرتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں یارسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بچہ کے ساتھ تم سے زیادہ مہربان ہے وہ ارحم الراحمین ہے۔

۷۱۳۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن عبیداللہ نرسی نے ان کو حجاج بن محمد نے ان کو یونس بن ابواسحٰق نے ان کو ابوجحیفہ نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دنیا میں کوئی گناہ کرتا ہے اور اس کے بدلے میں اس کو سزا دے دی جاتی ہے بس اللہ تعالیٰ بڑا انصاف کرنے والا ہے اس سے کہ اپنے بندے پر دہری سزا دے۔ اور جو شخص کوئی گناہ کرتا ہے دنیا میں اور اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈھک دیتا ہے اور اس کو معاف کر دیتا ہے اللہ اس سے بڑا کریم ہے کہ جس چیز کو معاف کر چکا ہے دوبارہ اس کو سزا دے۔

۷۱۳۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو عبدالملک بن محمد رقاشی نے ان کو ان کے والد نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے کہ عبداللہ بن علاء نے لوگوں کو ملنے سے حجاب کر لیا تھا۔ لوگوں نے ایک عورت کو بھیجا اس نے خوب نرم گفتگو کی اور ان کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لئے چلی گئی اس نے جا کر ان سے پوچھا اس گناہ کے بارے میں جس کو اللہ معاف نہیں کرتا۔ انہوں نے فرمایا کہ کوئی عمل ایسا نہیں ہے آسمان اور زمین کے درمیان بندہ جس کا عمل کرے پھر موت سے پہلے توبہ کرے مگر اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو:

۷۱۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو حجاج نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ارفد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن مزنی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عبدالرحمٰن حنبلی نے انہوں نے سنا ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لئے

اس آیت کے بدلے میں دنیا ساری مل جائے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ سارا مل جائے۔

یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لاتقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعاً انه هو الغفور الرحیم.

اے میرے بندو جو اپنے اوپر زیادتی کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک وہی سارے گناہوں کو معاف کرے گا بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

ایک آدمی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اور جو شخص شرک کرے؟ حضور خاموش ہو گئے اس کے بعد فرمایا ہاں مگر جو شخص شرک کرے، مگر جو شخص شرک کرے، مگر جو شخص شرک کرے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس آیت کا سبب نزول ہم نے کتاب دلائل نبوت میں ذکر کر دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بعض ان لوگوں کے بارے میں جو ہجرت کرنے سے رک گئے تھے اور اپنے دین سے فتنے میں مبتلا ہو گئے اور مبتلا ہو گے پھر ان پر جب یہ آیت پیش کی گئی تو خوش ہو گئے اور یقین کر لیا کہ ان کے لئے بھی توبہ ہے پھر وہ اسلام کی طرف لوٹ آئے۔

اپنے نفس پر زیادتی نہ کرو:

۷۱۳۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن اسماعیل قاری نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو حسین بن ربیع نے ان کو عبداللہ بن ادریس نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو خبر دی نافع نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ کہتے تھے کہ فتنہ میں مبتلا لوگوں کی توبہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی کوئی شئی قبول نہیں کرے گا جب حضور مدینے میں آئے تو انہیں لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لاتقنطوا من رحمة الله.

اے میرے گنہگار بندو جو اپنے نفسوں پر زیادتیاں کر چکے ہو میری رحمت سے مایوس نہ ہو۔

یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت تھی۔

امام احمد نے فرمایا کہ ہم نے روایت کیا ہے ابن عباس سے اس آیت کے شان نزول کے بارے میں (حدیث جو درج ذیل ہے۔)

۷۱۳۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن محمد اور ابراہیم بن ابو طالب اور زکریا بن داؤد خفاف نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو حجاج نے ان کو ابراہیم بن جریج نے ان کو خبر دی یعلی بن مسلم نے ان کو سعید بن جبیر نے انہوں نے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن عباس سے کہ اہل شرک کے بہت سے لوگ ایسے تھے جنہوں نے کثرت کے ساتھ قتل کئے تھے ان کے بعد کثرت کے ساتھ زنا کئے تھے۔ اس کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ کی باتیں بھی اچھی ہیں اور آپ کی دعوت بھی پیاری ہے بشرطیکہ اگر آپ ہمیں یہ بتا دیں کہ ہم نے جو جو عمل کئے ہیں اس کا کوئی کفارہ بھی ہے۔ لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔

والذین لایدعون مع الله الٰهاً اٰخر ولایقتلون النفس التی حرم الله الا بالحق ولایزنون.

رحمٰن کے بندے وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسرے الٰہ کو نہیں پکارتے اور ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے۔

اور یہ آیت نازل ہوئی:

یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لاتقنطوا.

اے میرے بندو جو اپنے نفسوں پر زیادتی کر چکے ہیں میری رحمت سے ناامید نہ ہو۔

(۷۱۳۸)......(۱) زیادة من ب

بخاری ومسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابن جریج کی حدیث سے۔اس بارے میں ابن جریج سے مروی ہے (جیسے مندرجہ ذیل میں۔)

۷۱۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان خیاط نے ان کو محمد بن یزید آدمی نے ان کو سعید بن سالم قداح نے ان کو عبدالملک بن جریج نے ان کو عطا بن ابی رباح نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ وحشی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد میں تیرے پاس تیری پناہ لینے کے لئے آیا ہوں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو تجھے بغیر پناہ کے دیکھنا چاہتا تھا چلو تم پناہ مانگنے آ ہی گئے ہو تو سن لو تم میری پناہ میں ہو یہاں تک کہ تم اللہ کا کلام سنو۔وحشی نے کہا کہ میں نے اللہ عظیم کے ساتھ شرک کیا ہے اور ان جانوں کو ناحق قتل کیا جن کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے۔کیا میرے جیسے انسان کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوال سن کر خاموش ہو گئے اسے کوئی جواب نہ دیا۔حتیٰ کہ قرآن نازل ہو گیا۔

والذین لایدعون مع اللّٰہ الٰھا اٰخر ولایقتلون النفس التی حرم اللّٰہ الا بالحق

ولا......تا......یبدل اللّٰہ سیئاتھم حسنات.

رحمٰن کے بندے وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا الٰہ نہیں پکارتے جس نفس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے جو شخص یہ کام کرتا ہے وہ کئی گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے۔اس کے لئے دہرا عذاب ہے قیامت کے روز اور ہمیشہ اس میں ذلیل ہوتا رہے مگر جو لوگ توبہ کریں، ایمان لائیں عمل صالح کریں اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو نیکیوں کے ساتھ بدل دیں گے۔

حضور نے یہ آیات وحشی کے سامنے پڑھیں وحشی نے کہا میری ایک شرط ہے شاید کہ میں عمل صالح نہ کر سکوں میں تیری پناہ میں ہوں۔حضور نے فرمایا کہ تو پناہ میں ہے انتظار کر۔حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

ان اللّٰہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشآء.

بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتے اور اس کے ماسوا جو چاہیں معاف کر دیتے ہیں۔

اب حضور نے وحشی کو بلایا اور اس کے سامنے اس آیت کو پڑھا وحشی نے کہا شاید میں ان لوگوں میں سے ہوں جن کو اللہ بخشنا نہیں چاہتا ہو تو میں تیری پناہ میں حتیٰ کہ میں اس بارے میں بھی اللہ کا کلام سن لوں پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوامن رحمۃ اللّٰہ

اے میرے بندو جو اپنے اوپر زیادتی کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

اب وحشی نے کہا کہ اب میری کوئی شرط نہیں ہے۔اب اس نے کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

شرک کی مغفرت:

۷۱۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اسحاق نے ان کو عطا بزاز نے ان کو بشیر ازدی نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا قرآن مجید میں چار آیات ایسی ہیں جو میرے نزدیک بہت ہی محبوب ہیں سرخ اونٹوں سے بھی اور ان کو چلا کر لے جانے سے بھی کہتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ وہ چار آیات کون سی ہیں؟ فرمایا کہ جب علماء ان کے ساتھ گذرتے ہیں ان کو پہچان لیتے ہیں۔پوچھا گیا کہ کون سی سورتوں میں ہیں۔فرمایا کہ سورۃ نسآء میں ہے۔ان اللّٰہ لایظلم مثقال ذرۃ الخ. کہ اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتے دوسری آیت ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ الخ اللہ اس بات کو معاف نہیں کریں گے کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔تیسری آیت ہے۔ولو انھم اذ ظلموا انفسھم الآیۃ جب ان لوگوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کئے تھے الخ چوتھی

(۷۱۴۰)......(۱) ھکذا بالمخطوطۃ والصواب اسمع فلتنظر

آیت ہے۔ ومن یعمل سوء اویظلم نفسہ جو شخص برا عمل کرے یا اپنے اوپر ظلم کرے الخ۔

اور ہم نے روایت کی ہے ابن مسعود سے فضائل قرآن میں اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے ایک پانچویں آیت کا اضافہ بھی کیا ہے وہ ان تجتنبوا کبائر ماتنھون عنہ. اگر تم لوگ کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو ابو الدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو جریر نے ان کو اشعث قمی نے ان کو معتمر بن عطیہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

ان ربنا لغفور شکور. بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر دان ہے۔

فرمایا کہ اس نے ان کے وہ گناہ معاف کردیئے جن کا انہوں نے عمل کیا تھا اور ان کی اس نیکی کی قدر کی اس نے جس کی ان کو رہنمائی کی تھی لہٰذا انہوں نے اس پر عمل کیا اور اس نے ان کو اس کا بھی ثواب دیا۔

سچی توبہ اللہ کے قریب ہے:

۷۱۴۲:.....(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ حیری نے ان کو ابراہیم بن ابی طالب نے ان کو ابن ابی عمر نے ان کو سفیان نے ان کو عمر بن سعید نے ان کو لبید نے ان کو عامر اسدی نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ سچی توبہ ہر گناہ کو مٹادیتی ہے۔ اور وہ قرآن میں موجود ہے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی یاایھا الذین اٰمنوا توبوا الی اللّٰہ توبۃ نصوحاً عسی ربکم ان یکفر عنکم سیاٰتکم. اے لوگو ایمان والو! توبہ کرو اللہ کی طرف سچی توبہ قریب ہے کہ تمہارا رب تم سے تمہارے گناہ مٹادے گا۔ اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی جس دن اللہ تعالیٰ نہ تو اپنے نبی کو رسوا کرے گا نہ صحابہ کو ان کا نور ان کے آگے آگے چلتے گا اور ان کے دائیں جانب وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمارے نور کو ہمارے لئے پورا کردے اور ہمیں بخش بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

قرآنی آیت کے ذریعہ استغفار:

۷۱۴۳:.....ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی تھا میرا خیال ہے اس کا نام عبدالرزاق تھا۔ اس نے کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جب وہ کوئی گناہ کرتا تو اس کے دروازے پر صبح یہ لکھا ہوا ملتا کہ اس نے فلاں فلاں گناہ کیا ہے۔ اور اس کے اس عمل کا کفارہ یہ ہے۔ شاید یہ اس کے کثرت عمل کی وجہ سے تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی وہی مقام عطا کرتا اس آیت کے بدلے میں (بلکہ ہمارے لئے اس سے کہیں بہتر یہ آیت ہے) ومن یعمل سوء اویظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجداللہ غفورًا رحیما.

جو شخص برا عمل کرے یا اپنے اوپر زیادتی کرے اس کے بعد اللہ سے استغفار اور معافی مانگے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

۷۱۴۴:.....ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے ان کو حسین بن محمد نے ان کو شیبان نے ان کو نعیم بن ابی ہند نے ان کو ابراہیم نے اسود سے اور علقمہ سے اس نے عبداللہ سے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں قرآن میں دو آیات ایسی جانتا ہوں کہ کوئی بندہ جب گناہ کر بیٹھے تو ان آیات کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیں گے۔ ہم لوگوں نے کہا کہ ایسی کون سی آیات ہیں قرآن میں؟

انہوں نے ہمیں خبر نہیں دی لہٰذا ہم نے قرآن کھول لیا اور ہم نے سورۃ بقرہ پڑھنا شروع کی ہم ایسی کسی آیت تک نہ پہنچ سکے۔ اس کے بعد ہم

(۷۱۴۱)......(۱) سقط من أ. (۷۱۴۲)......(۱) فی أ (الحفری وھو خطأ)

نے سورہ نساء پڑھی اور وہ عبداللہ کی ترتیب میں اس کے بعد تھی (یعنی بقرہ کے بعد تھی) ہم اس آیت تک پہنچے۔ ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللّٰہ یجدالله غفوراً رحیماً۔

یہ آیت پڑھنے کے بعد میں نے کہا رک جائیے اسی آیت کو تھام لیجئے۔ پھر ہم نساء کو پڑھتے پڑھتے سورہ آل عمران میں پہنچے یہاں تک کہ ہم اس آیت تک پہنچے جس میں یہ ذکر ہے۔ ولم یصروا علی مافعلوا وھم یعلمون.

اس کے بعد ہم نے قرآن بند کرلیا ہم نے عبداللہ کو ان آیات کا بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں یہی ہیں۔

امت کے لئے قرآن کی بہترین آیتیں:

۷۱۴۵:......ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن بسام نے ان کو صالح مری نے ان کو قتادہ نے کہ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ سورۃ نساء میں آٹھ آیات وہ ہیں جو اس امت کے لئے بہتر ہیں ہر اس چیز سے جس پر سورج طلوع ہوتا اور غروب ہوتا ہے۔ ان میں سے پہلی یہ ہے:

(۱)......یرید اللہ لیبین لکم ویھدیکم سنن الذین من قبلکم ویتوب علیکم.

یہ مسلسل تین آیات اور چوتھی یہ ہے:

ان تجتنبوا کبائر ماتنھون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم وندخلکم مدخلاً کریماً.

اور پانچویں آیت یہ ہے:

ان اللہ لایظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضاعفھا۔الخ.

اور چھٹی آیت ہے:

ومن یعمل سوء اویظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجداللہ غفوراً رحیماً.

اور ساتویں آیت ہے:

ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ.

اور آٹھویں آیت ہے:

والذین امنوا باللہ رسلہ ولم یفرقوا بین احد منھم الخ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آٹھ آیات صحابہ کو بتائیں پھر ان کی تفسیر بیان کرنا شروع کی آخری آیت میں یہ مفہوم تھا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے لئے جو گناہ کرتے ہیں بخشنے والا مہربان ہے۔

گناہ کی بیماری اور دوا:

۷۱۴۶:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو ابو حاتم نے ان کو ہدبہ بن خالد نے ان کو سلام بن مسکین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک قرآن تم لوگوں کو تمہاری بیماری بھی بتاتا ہے اور تمہاری دواء بھی بتاتا ہے۔ تمہاری بیماری تمہارے گناہ ہیں اور تمہاری دوا استغفار ہے۔ یہ اسناد مجہول کے ساتھ مروی ہے۔

۷۱۴۷:......ہمیں اس کی خبر دی علی بن بشران نے ان کو علی بن محمد مصری نے ان کو یحییٰ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن ہلال عطار نے ان کو ربیع

☆......فی الأصل آل عمران

بن نحاح بن یسار نے ان کو ان کے والد نے ان کو انس بن مالک نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خبردار میں تمہیں تمہاری بیماری اور تمہاری دواء نہ بتلاؤں۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ تمہاری بیماری تمہارے گناہ ہیں اور تمہارا علاج استغفار ہے۔

۱۴۸ء۷:..... ہمیں خبر دی ابوسعید صیرفی نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو جریر نے ان کو اشعث قمی نے ان کو شمر بن عطیہ نے اس قول کے بارے میں **ان ربنا لغفور شکور**۔ بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدردان ہے۔

ابن عطیہ نے کہا کہ ان کے گناہ بخش دیئے ہیں جن کا انہوں نے عمل کیا تھا اور ان کی بھلائی اور نیکی کی قدر کی ہے جو ان کو بتائی تھی پس انہوں نے اس کے ساتھ عمل کیا تھا اللہ نے ان کو اس پر ثواب دیا۔

گناہِ کبیرہ:

۱۴۹ء۷:..... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو محمد بن داؤد قنطری نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو قیس بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر گناہ جس پر بندہ اصرار کرے وہ بڑا ہوتا ہے اور وہ بڑا نہیں ہوتا جس سے بندہ توبہ کرلے۔

۱۵۰ء۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد نے ان کو یحییٰ بن عتیق نے اور ہشام نے ان کو محمد بن سیرین نے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا۔

ہر وہ چیز جس سے اللہ نے روکا ہے منع کیا ہے وہ گناہ کبیرہ ہے۔ اور ہم نے اس کے کئی طرق بیان کئے ہیں۔

۱۵۱ء۷:..... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن علی بن حسن نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے ان کو یوسف بن ابراہیم نے ان کو ابوالصباح نے ان کو ہمام نے ان کو کعب نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک بندہ چھوٹا گناہ کرتا ہے اور اس کو معمولی سمجھتا ہے اس پر نادم ہوتا ہے، نہ ہی اس سے استغفار کرتا ہے لہٰذا وہ اللہ کے نزدیک بڑا ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے مثل ہو جاتا ہے۔ کبھی بندہ بڑا گناہ کرتا ہے پھر اس پر ندامت اختیار کرتا ہے لہذا اس سے استغفار کرتا ہے لہٰذا وہ اللہ کے نزدیک چھوٹا کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے لئے مغفرت ہو جاتی ہے۔

چھوٹا گناہ بھی اللہ کی نگاہ میں بڑا گناہ ہے:

۱۵۲ء۷:..... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن ابوالقاسم مولیٰ بنی ہاشم نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے کہا کہ گناہ جس قدر تیری نظر میں چھوٹا ہوتا جائے گا اللہ کے نزدیک بڑا ہوتا جائے گا اور جس قدر وہ تیری نظر میں بڑا ہوتا جائے گا اسی قدر اللہ کے نزدیک چھوٹا ہوتا جائے گا۔

۱۵۳ء۷:..... کہا ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا علی بن محمد بن شقیق نے ان کو حامد نے ان کو خبر دی ابن مبارک نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ یہ بات کبائر میں سے ہے کہ کوئی آدمی کسی گناہ کو معمولی سمجھ کر کرتا رہے۔

۱۵۴ء۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو خبر دی ان کے والد نے انہوں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ گناہ پر اصرار کرنا یہ ہے کہ کوئی آدمی گناہ کرے پھر اس کو معمولی سمجھے۔

۱۵۵ء۷:..... ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ بن ابراہیم تیمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن منذر سے شک

(۷۱۴۸)..... سبق برقم (۷۱۴۲) وفی الأصل القرشی بدلاً من القمی.

ہے۔ان کو خبر دی ابن ابوخیثمہ نے انہوں نے سنا یحییٰ بن معین سے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن سماک نے جس گناہ سے تم ڈرتے ہو اس کا خوف نہ کرو بلکہ جس گناہ سے بے فکر رہتے ہو اس سے بچو۔

مخلوق کی تین قسمیں:

۷۱۵۶:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو حسین بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابراہیم بن رجاء نے انہوں نے سنا ابن سماک سے کہ مخلوق تین قسم کی ہے۔ایک قسم تو گناہوں سے توبہ کرنے والی ہے اور گناہ ترک کرنے پر نفس کو پکار کھنے والی ہے یہ قسم نہیں چاہتی کہ اپنے گناہ کی طرف واپس پلٹے یہ شخص تو مقابلہ کرنے والا ہے۔اور دوسری قسم ہے جو گناہ کرتے ہیں پھر نادم ہوتے ہیں۔گناہ کرتے ہیں اور غمگین بھی ہوتے ہیں گناہ کرتے ہیں اور گناہ پر روتے بھی ہیں۔یہ صنف ایسا ہے کہ ان کے لئے امید کی جاتی ہے اور ڈر بھی رہتا ہے۔اور تیسری قسم وہ جو گناہ کرتے ہیں اور نادم بھی نہیں ہوتے ہیں۔اور گناہ کرتے ہیں تو ان کو غم بھی نہیں ہوتا گناہ کرتے ہیں اور کر کے روتے بھی نہیں ہیں یہ قسم وہ ہے جو جنت کے راستے سے جہنم کی طرف دور جا پڑی ہے۔

گناہ کے بعد ہنسنے کی ممانعت:

۷۱۵۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبید اللہ بن عمرو اور شریح بن یونس نے ان کو یونس بن عوام بن حوشب نے وہ کہتے ہیں کہ پہلے زمانے میں کہا جاتا تھا کہ گناہ کر کے خوش ہونا گناہ کا ارتکاب کرنے سے زیادہ سخت گناہ ہے۔

۷۱۵۷:......(مکرر ہے) کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابن ابوالدنیا نے ان کو عبید اللہ بن عمر جشمی نے ان کو منہال بن عیسیٰ نے ان کو غالب قطان نے ان کو بکر بن عبداللہ مزنی نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص گناہ کر کے ہنستا ہے وہ روتا ہوا جہنم میں جائے گا۔

۷۱۵۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو فضل نے ان کو منصور نے ان کو سعید بن جبیر نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

یأخذون عرض ھٰذا الادنیٰ ویقولون سیغفر لنا

وہ لے لیتے ہیں اسباب اس ادنیٰ زندگانی کا اور کہتے ہیں کہ ہم کو معاف ہو جائے گا۔

فرمایا تا کہ گناہ کا عمل کرتے ہیں اور کہتے ہیں عنقریب ہمیں معاف کر دیا جائے گا۔

وان یأتہم عرض مثلہ.

اگر دوبارہ سامنے آئے تو بھی لے لیں گے۔

رجال کے ساتھ آگ و پانی ہوگا:

۷۱۵۹:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو احمد بن مہران نے ان کو خلف نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا بلال بن سعد نے کہ گناہ کے چھوٹے ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ نافرمانی کس کی تم نے کی ہے۔

۷۱۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعمر و ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو ابوکامل نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ربعی بن حراش نے وہ کہتے ہیں کہ عبید بن عمرو نے حذیفہ سے کہا کیا ہمیں حدیث رسول بیان نہیں کریں گے جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا تھا آپ فرماتے تھے: بے شک دجال جب نکلے گا اس کے ساتھ آگ بھی

(۷۱۵۷)......(۱) فی ب یحیی

ہوگی اور پانی کی نہر بھی جس چیز کو لوگ دیکھیں گے کہ وہ آگ ہے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس کو وہ پانی دیکھیں گے وہ آگ ہوگی جو جلائے گی جو شخص تم میں سے اس کو پالے اس کو چاہئے کہ اس میں داخل ہو جس کو وہ دیکھے کہ آگ ہے بے شک وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔

حضرت حذیفہ نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جب روح قبض کرنے کے لئے اس کے پاس ملک الموت آیا۔ اس نے کہا تم کوئی خیر جانتے ہو؟ (یعنی کوئی نیکی اگر کی ہو؟) اس نے کہا کہ میں کوئی نیکی نہیں جانتا۔ پھر کہا گیا کہ پھر دیکھ اس نے کہا میں کوئی نیکی نہیں جانتا۔ ہاں ایک نیکی ہے وہ یہ ہے کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کرتا تھا میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور میں اس میں غریب اور تنگدست کو مہلت دیتا تھا یا تنگدست سے درگذر کر لیتا تھا کہتے ہیں کہ اللہ نے اس کو جنت میں داخل کر لیا۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں نے سنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بے شک ایک آدمی کی موت آن پہنچی جب وہ زندگی سے مایوس ہو گیا۔ اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں میرے لئے موٹی موٹی لکڑیاں جمع کرنا پھر ان میں آگ سلگانا پھر مجھے اس میں ڈال دینا حتیٰ کہ جب آگ میرے گوشت کو کھا جائے اور میری ہڈیوں تک پہنچ جائے اور میں جل کر کوئلہ ہو جاؤں اس کوئلے کو لے لینا اور اس کو پیس لینا پھر کسی ہوا والے دن کا انتظار کرنا ہوا میں مجھے دریا میں اڑا کر بہا دینا پس ان لوگوں نے ایسے ہی کیا۔

مگر اللہ نے اس کی راکھ کے ذرات کو جمع کر کے اس سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کرایا تھا پھر اس نے بتایا کہ میں نے اے اللہ یہ سب کچھ تیرے ڈر کی وجہ سے کیا تھا فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا۔

حضرت عقبہ بن عمرو نے کہا کہ میں نے ان سے سنا فرماتے تھے کہ وہ شخص کفن چور تھا۔

بخاری نے صحیح میں اس کو روایت کیا ہے موسیٰ بن اسماعیل سے اس نے ابوعوانہ سے۔

۷۱۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوسعید صیر فی نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو معبد جہنی نے ان کو ابوالعوام نے وہ بیت المقدس کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے روایت کی کعب سے وہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے کسی آدمی نے کوئی گناہ کیا پھر اس پر وہ غمگین ہو گیا پریشانی سے کبھی باہر جاتا کبھی اندر آتا اور وہ یہ کہتا کہ میں اپنے رب کو کس چیز کے ساتھ راضی کروں فرمایا کہ وہ صدیق لکھ دیا گیا۔

۷۱۶۲:...... اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے کعب سے وہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے دو آدمی مسجد کی طرف روانہ ہوئے ان کی مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف دونوں میں سے ایک مسجد کے اندر چلا گیا دوسرا باہر رک گیا اور باہر بیٹھ کر یہ کہنا شروع کیا کہ میرے جیسا بندہ اللہ کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا میں نے اللہ کی نافرمانی کی ہے میرے جیسا بندہ اللہ کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا میں نے اللہ کی نافرمانی کی ہے فرمایا کہ پھر وہ شخص صدیق لکھ دیا گیا۔

بنی اسرائیل کے قصاب کی توبہ:

۷۱۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر حسین بن صباح نے ان کو زید بن حباب نے ان کو محمد بن نشیط ھلالی نے ان کو بکر بن عبداللہ مزنی نے کہ ایک قصاب تھا بنی اسرائیل میں اس کو اپنے پڑوسی کی لڑکی سے عشق ہو گیا تھا ایک دن لڑکی کے گھر والوں نے اس کو کسی ضروری کام سے دوسری بستی میں بھیج دیا قصاب نے لڑکی کو اکیلے جاتے دیکھا تو پیچھے ہو لیا آگے جا کر اس کو بہکایا اور پھسلایا مگر لڑکی نے اس کو گناہ کرنے سے منع کیا اور کہا کہ جتنی تم مجھ سے محبت کرتے ہو میں تمہارے ساتھ شاید اس سے بھی زیادہ محبت کرتی ہوں مگر میں گناہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرتی ہوں۔ چنانچہ لڑکی کی یہ بات سننے کے بعد اس نے کہا کہ تم اللہ سے ڈرتی ہو اور میں اس سے نہیں ڈر رہا (یہ بڑی شرم کی

بات ہے گویا میرے لئے) چنانچہ وہ توبہ کرتا ہوا واپس لوٹ آیا۔ اسی دن یا کسی دن کسی موقع سفر میں اس کو شدید پیاس نے آن گھیرا یہاں تک کہ ممکن تھا کہ اس کی گردن ٹوٹ جاتی (یعنی مرنے کے قریب تھا) اچانک اس کی ملاقات انبیاء بنی اسرائیل میں سے کسی نبی سے ہوگئی اس نے پوچھا کہ پریشانی ہے اس نے بتایا کہ شدید پیاس لگی ہے انہوں نے کہا آیئے ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اوپر کسی بادل کا سایہ کردے تا کہ ہم بستی میں پہنچ جائیں اس قصاب نے کہا کہ میرا تو ایسا کوئی عمل نہیں ہے (جس کے وسیلے سے میں دعا کروں) چنانچہ اس رسول نے دعا کی اور قصاب نے آمین کہی بادل سایہ افگن ہوگیا حتیٰ کہ وہ بستی میں پہنچ گئے قصاب اپنے گھر کی طرف مڑا تو بادل بھی اسی کے اوپر چلا گیا۔ رسول نے یہ منظر دیکھا تو واپس لوٹ آیا اور پوچھنے لگا کہ تم نے تو کہا تھا کہ میرا ایسا کوئی عمل نہیں ہے اس لئے میں نے دعا کی اور تم نے آمین کہی پھر بادل نے ہم دونوں پر سایہ کیا تھا اب بادل تیرے ساتھ چلا گیا ہے تو مجھے بتاؤ کہ تمہاری نیکی کیا ہے؟ تمہارا کیا معاملہ ہے۔

قصاب نے رسول کو خبر دی ساری کہانی بتائی اپنی توبہ کی۔ لہٰذا اس رسول نے کہا کہ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرنے والا ایسے مرتبے پر ہوتا ہے کہ لوگوں میں سے کوئی بھی اس مرتبے پر نہیں ہوتا۔

بے محل نگاہ اٹھنے کا گناہ:

۷۱۶۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو ابن ہلال نے ان کو ابن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ ایک جانور نکلا جو کہ لوگوں کو قتل کر دیتا جو بھی اس کے قریب جاتا، ہاں مگر وہ ایک انسان کے تابع ہوگیا تھا جس نے اس کو مار دیا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک لڑکی آئی اس نے کہا مجھے اس کے پاس جانے دو وہ گئی جیسے قریب ہوئی اس نے اسے مار دیا اتنے میں ایک کانا آدمی آیا اس نے کہا کہ مجھے اس کے قریب جانے دو وہ جیسے قریب گیا تو جانور نے اپنا سر رکھ دیا حتیٰ کہ آدمی نے جانور کو مار دیا لوگوں نے پوچھا کہ بتایئے تیرا کیا معاملہ ہے۔ اس نے بتایا کہ میں نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا ہے مگر صرف ایک گناہ (یعنی بے محل نگاہ اٹھی تھی) میں نے اس پر آنکھ کو بھی نکال دیا تھا۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ شاید یہ بنی اسرائیل میں تھا اور ہم سے پہلے کی شریعت میں۔ مگر ہماری شریعت میں آنکھ پھوڑ دینا جائز نہیں ہے جب وہ ایسی جگہ دیکھے جہاں دیکھنا حلال نہیں بلکہ اس گناہ سے اللہ سے توبہ واستغفار کرے اور دوبارہ وہ غلطی نہ کرے۔

اہل جنت کے اعمال:

۷۱۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابی عمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو یعقوب بن ابوعبید نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو یوسف صیقل نے ان کو حجاج بن ابی زینب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان نہدی سے وہ کہتے تھے کہ قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں ہے جو اس آیت سے بڑھ کر اس امت کے لئے امید دلاتی ہو۔

وآخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملاً صالحاً وآخر سيئاً الخ.

کچھ دوسرے وہ لوگ بھی ہیں جو اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں جنہوں نے اپنے عمل ملے جلے کئے ہوئے ہیں نیک بھی بد بھی۔

۷۱۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو مطرف نے وہ کہتے ہیں کہ میں رات کو اپنے بستر پر لیٹا ہوا قرآن مجید میں تدبر اور غور وفکر کر رہا تھا۔ میں اپنے اعمال کو اہل جنت کے اعمال کے ساتھ تقابل اور موازنہ کر رہا تھا میں نے دیکھا کہ ان کے عمل بڑے سخت ہیں۔ مثلاً:

(۱)...... أظنها سخرت

(۱)......کانوا قلیلا من اللیل مایھجعون. کہ رات کو بہت کم سوتے تھے۔

(۲)......یبیتون لربھم سجداً وقیاماً. کہ وہ اپنے رب کے لئے سجدے میں اور قیام میں راتیں گذارتے ہیں۔

(۳) امن ھو قانت اٰناء اللیل ساجدا وقائماً. کیا وہ شخص رات کے لمحات میں سجدے اور قیام میں عبادت کرتا ہے۔

میں اپنے نفس کو اسی آیت پر پیش کررہا تھا۔

(۴)......ماسلکم فی سقر قالوالم نک من المصلین. کیا چیز تمہیں جہنم میں لے آئی ہے وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہیں دیتے تھے۔اور ہم غلط گوئی کرنے والوں میں گھس جاتے تھے۔اور ہم روز جزء کو بھی نہیں مانتے تھے تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اس آیت کی تکذیب کرنے والے ہیں۔لہٰذا معاملہ اس آیت کے مطابق ہے۔

واخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملا صالحاً واخر سیئاً.

دوسرے وہ لوگ بھی ہیں جو اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں جن کے ملے جلے اعمال میں نیک بھی ہیں تو بد بھی۔

میں امید کرتا ہوں کہ میں اور تم لوگ اے میرے بھائیو انہیں میں سے ہیں۔

حضرت مطرف بن عبداللہ کی دعا:

۷۱۶۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو ذر عبد بن احمد بن محمد ہروی نے مسجد الحرام میں ان کو خبر دی اسحاق بن احمد القاسی نے ان کو ابوالعباس سراج نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو محمد بن قدامہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے ہیں کہ مطرف بن عبداللہ کی یہ دعا ہوتی تھی۔

اے اللہ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں ان چیزوں کے بارے میں جن کے بارے میں، میں نے تجھ سے سوال کیا تھا پھر میں نے دوبارہ وہ کام کیا۔اور میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں جو میں نے اپنے اوپر تیرے لئے لازم کیں پھر میں نے اپنے لئے اس میں وفا نہیں کی۔اور میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں جس میں تو جانتا ہے کہ میں نے تیری رضا کا ارادہ کیا پھر میرے دل نے کسی اور شئی کو اس میں خلط کر دیا جسے تو جانتا ہے۔

محمد بن سابق مصری کی دعا:

۷۱۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن یحیٰی سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابو حاتم محمد بن موسیٰ سجستانی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابو یزید بن خالد بن یزید بن داؤد سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن سابق مصری سے وہ دعا کرتے تھے۔اے اللہ میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں ان گناہوں سے جن سے میں نے توبہ کی پھر دوبارہ وہ گناہ کئے اور میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں ان نعمتوں پر جو تو نے مجھ پر انعام فرمائے مگر میں تیری نعمتیں کھا کر تیری نافرمانی پر قوی ہوا۔اور میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں ہر اس شئی سے جو میں نے (اسلام لاکر) اپنے اوپر واجب کیں پھر میں نے تیرے ساتھ ان میں وفا نہ کی۔اور میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں ہر اس شئی سے جس کے ساتھ میں نے تیری رضا کا ارادہ کیا پھر اس میں غیر رضا والے کام ملا دیئے۔

۷۱۶۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن خیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو سیار نے ان کو ابووائل نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف کردے اور وہ میری (خاندانی) نسبت ظاہر نہ کرے۔

(۷۱۶۸)......(۱) فی ب أبا خالد بن یزید بن داود (۷۱۶۹)......(۱) فی ب بنسبتی

گناہ پر نفس کو سرزنش کرنا نفلی روزوں سے بہتر ہے

۷۱۷۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسماء نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو عبدالحمید صاحب زیادی نے ان کو ابن اخت وہب بن منبہ نے ان کو وہب بن منبہ نے کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا اس نے ایک زمانے تک اللہ کی عبادت کی تھی اور اللہ کے لئے اس نے ستر سبت کی یعنی ہفتے کے دن کے روزے رکھے تھے ہر سبت کو وہ گیارہ دانے کھجور کے کھاتا تھا۔ اس نے اللہ سے کوئی حاجت طلب کی مگر اس کو وہ عطا نہ کی گئی جب اس نے یہ حالت دیکھی تو وہ اپنے نفس کو ملامت کرنے اور ڈانٹنے لگا اور کہا کہ اے نفس تیری وجہ سے یہ ہوا ہے اگر تیرے اندر کوئی بھلائی ہوتی تو تیری حاجت پوری ہوتی تیرے پاس کوئی چیز نہیں ہے کہتے ہیں کہ ان پر فرشتہ اترا اس نے کہا اے ابن آدم وہ ساعت جس میں تو نے اپنے نفس کو سرزنش کی تھی وہ تیری ساری عبادت سے زیادہ بہتر ہے جو گذر چکی ہے اب اللہ تعالیٰ تجھے وہ حاجت بھی عطا کریں گے جس کا تم نے سوال کیا تھا۔

۷۱۷۱:......ہمیں خبر دی ابو محمد مؤملی نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابواحمد عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبیدی نے ان کو مسعر بن جواب تیمی نے ان کو حارث بن سوید نے ان کو ابن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود نے فرمایا بے شک اللہ کے نزدیک محبوب ترین کلام یہ ہے کہ بندہ یوں کہے۔

اللھم اعترفت بالذنب و ابوء بالنعمة فاغفرلی انه لا یغفر الذنوب الاانت.

اے اللہ میں نے گناہ کا اقرار کیا ہے اور نعمت کے ساتھ رجوع کیا ہے۔ پس بخش دے تو مجھ کو بے شک نہیں بخشتا گناہوں کو مگر صرف تو ہی۔

۷۱۷۲:......ہمیں خبر دی ابو محمد مؤملی نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابواحمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ ربذی نے ان کو محمد بن کعب قرظی نے وہ کہتے ہیں کہ فتلقی ادم من ربه کلمات فتاب علیه آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات پالئے اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔ سے مراد یہ کلمات ہیں۔ اور یہ قول ایسے ہے۔

ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخسرین.

اے ہمارے رب! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے اگر تو ہمیں نہ بخشے اور نہ رحم کرے تو ہم خسارہ پانے والوں میں ہو جائیں گے۔

۷۱۷۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد نے ان کو علی بن احمد زیاد نے ان کو جناح بن عبدالعزیز نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

فتلقی ادم من ربه کلمات فتاب علیه انه هو التواب الرحیم.

کہ آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات پالئے تھے ان کی وجہ سے اللہ نے ان کی توبہ قبول کی بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کلمات یہ تھے:

سبحانک اللھم وبحمدک عملت سوءً وظلمت نفسی فارحمنی انک انت ارحم الراحمین. لااله الاانت

سبحانک وبحمدک عملت سؤ وظلمت نفسی فتب علی انک انت التواب الرحیم.

ذکر کیا کہ یہ نبی کریم سے مروی ہیں مگر انہوں نے اس میں شک کیا ہے۔

(۷۱۷۲)......(۱) فی ب الرندی

حضرت آدم علیہ السلام کا استفسار (طلب کرنا):

۱۷۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبداللہ منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو شیبان نے ان کو قتادہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں: فتلقی ادم من ربہ کلمات فتاب علیہ.

قتادہ نے کہا کہ ہمارے لئے ذکر کیا گیا ہے کہ آدم نے یہ کلمات کہے تھے کہ اے میرے رب آپ بتائیں کہ اگر میں توبہ کرلوں اور اصلاح کر لوں تو۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت میں تجھے واپس جنت میں بھیج دوں گا تو آدم علیہ السلام نے دعا کی ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخسرین۔

آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے استغفار کیا اور اس کی بارگاہ میں توبہ کی لہٰذا اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

بہرحال اللہ کا دشمن ابلیس نہ تو اپنے گناہ سے دستبردار ہوا اور نہ ہی اس نے توبہ کا سوال کیا یہاں تک کہ وہ واقع ہو گیا جس چیز میں ہونا تھا۔ مگر اس نے مہلت کا سوال کیا تھا قیامت تک لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں میں سے ہر ایک کا سوال اس کو دے دیا۔

۱۷۵:..... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو یعقوب بن عبید نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو حدیث بیان کی عبدالرحیم المکتب نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن معاویہ نے وہ کہتے ہیں کہ وہ کلمات جو آدم نے اپنے رب سے پائے تھے اور ان پر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی وہ یہ تھے۔

لاالٰہ الا انت سبحانک وبحمدک اللھم عملت سوءً وظلمت نفسی فاغفرلی وانت خیر الغافرین. لاالٰہ الاانت سبحانک وبحمدک عملت سوءً وظلمت نفسی فارحمنی وانت ارحم الراحمین. لا الٰہ الا انت سبحانک وبحمدک عملت سوء وظلمت نفسی فتب علی انک انت التواب الرحیم.

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گناہ کے اعتراف کرنے اور اس سے استغفار کرنے کا مطلب لازمی طور پر توبہ ہے ایسے طریق پر۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قبولیت کو معلق اور مشروط کیا ہے مشیت کے ساتھ۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔

بل ایاہ تدعون فیکشف ماتدعون الیہ ان شآء.

بلکہ خاص اسی کو پکارو وہ کھول دے گا جو تم اس سے مانگو گے اگر چاہے گا۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ دعا قبولیت کبھی اس شخص سے آزمائش اور ابتلاء کو دور کرنے سے ہوتی ہے وہی سوال اور دعا بن جاتی ہے۔ بایں صورت ہوتی ہے کہ آخرت میں اس کو اس کا معاوضہ دے گا جو اس کے سوال سے اور دعا سے بہتر ہوگا۔ اس کے بارے میں ارشاد ہے۔

فلا تعلم نفس مااخفی لھم ۔کوئی نفس نہیں جانتا کہ کیا کچھ مخفی رکھا گیا ہے ان کے لئے اور استغفار یہ ہوتا ہے کہ تحقیق گناہ استغفار کرنے والے سے ساقط ہو جاتا ہے جیسے نفس توبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ تحقیق ساقط ہو گیا ہے توبہ کرنے والے سے۔

جھوٹوں کی توبہ:

۱۷۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالعباس فسوی نے اس نے سنا احمد بن عطاء سے اس نے محمد بن زبرقان سے۔ میں نے

☆..... غیر واضح.

پوچھا ابوعلی روذباری سے توبہ کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ اعتراف ندامت اور دوبارہ نہ کرنا۔

۷۱۷۷:......ہمیں خبر دی محمد حسین اسدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبدالعزیز بجلی سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی حسین مالکی نے اس نے سنا علی بن فضل صاحب ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ گناہ کو چھوڑے بغیر استغفار کرنا جھوٹوں کی توبہ ہے۔ میں نے سنا محمد بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن رازی سے انہوں نے سنا ابوعثمان سے اس نے سنا ابوحفص سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص گناہ پر ندامت سے پہلے استغفار کرے وہ استہزاء کرتا ہے اور جانتا بھی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن محمد سے انہوں نے سنا ابوعثمان سے وہ کہتے تھے کہ توبہ نام ہے لمبی ندامت کا اور ہمیشہ استغفار کرتے رہنے کا۔

رب کے ساتھ استہزاء کرنے والے:

۷۱۷۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن بدیل ایامی نے ان کو سلم بن سالم نے ان کو سعید حمصی نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے کہ اس کے گناہ نہیں تھے۔ اور گناہ سے استغفار کرنے والا بایں صورت کہ وہ گناہ پر بھی قائم ہو مثل استہزاء کرنے والے کے ہے اپنے رب کے ساتھ اور جو شخص مسلمان کو ایذا دے اس پر ایسا ایسا گناہ ہوگا اس نے کئی چیزوں کا ذکر کیا۔

۷۱۷۹:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن احمد بن فراس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابراہیم بن احمد خواص سے وہ کہتے ہیں کہ بیان کیا میمون بن مہران نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بہت سے توبہ کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جو قیامت میں رد کر دیئے جائیں گے وہ یہ گمان کرتا ہوگا کہ اس نے توبہ کر رکھی ہے حالانکہ وہ تائب نہیں ہوتا اس لئے کہ اس نے توبہ کے دروازے محکم نہیں کئے تھے۔

۷۱۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے ان کو عوف بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ کوئی گناہ ایسا نہیں مگر ہر گناہ کی میں توبہ جانتا ہوں کہا گیا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ اس طرح چھوڑ یئے کہ دوبارہ بالکل وہ کام نہ کیجئے۔ میں نے کہا سوا اس کے نہیں کہ اس نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس گناہ کو چھوڑے اس حال میں کہ وہ شرمندہ ہو اپنے کئے پر اور عازم ہو اس کو دوبارہ نہ کرنے پر۔

سچی توبہ اور اس کے ستون:

۷۱۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو جنید بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سری نے ایک دن۔ حالانکہ وہ جمعہ کی نماز سے واپس لوٹے تھے۔ تعجب کرنے والے کے مشابہ تھے۔ ہم نے ان سے اس بارے میں پوچھا انہوں نے ہمیں خود بتایا انہوں نے فرمایا کہ مجھے ایک نوجوان ملا ہے جب کہ میں نماز کے لئے جا رہا تھا۔ اس نے پوچھا کہ سچی توبہ کیا ہے؟ میں نے اس کو جواب دیا ہے، سچی توبہ یہ ہے کہ تم اپنے گناہ کو نہ بھولو، اس نوجوان نے مجھ سے کہا، یہ زیادہ اچھی بات نہیں ہے آپ نے جو مجھے کہی ہے، پھر میں نے اس سے پوچھا کہ تیرے پاس جو اس کا جواب ہے وہ کیا ہے؟ اس نے مجھے جواب دیا: سچی توبہ یہ ہے کہ وہ اپنے گناہ کو یاد ہی نہ کرے۔ مجھے اس قول کو سن کر حیرانی ہوئی ہے اور میرے نزدیک وہی جواب درست ہے جو اس نے کہا ہے۔

۷۱۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سے وہ

(۷۱۸۷)......(۱) فی ب حماد.

کہتے تھے کہ توبہ کے چار ستون ہیں (جن پر وہ قائم ہوتی ہے۔) زبان سے استغفار کرنا، دل سے ندامت کرنا، اعضاء سے گناہ چھوڑنا، ضمیر سے یہ تصور کرنا دوبارہ نہیں کروں گا۔

۷۱۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید بن محمد سے وہ کہتے تھے کہ توبہ کے تین معانی ہیں پہلی بات ندامت جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الندم توبۃ کہ گناہ پر شرمندہ ہونا۔ وہ ہے دلوں سے اصرار کرنا یا پکا ہونا۔ اور مذموم افعال سے محمود افعال کی طرف منتقل ہونا۔ دوسرا معنی دوبارہ اس گناہ کی طرف لوٹنے کے ترک پر عزم کرنا جن سے روکا گیا یہ بقایا زندگی میں دوبارہ نہیں کرے گا۔ تیسرا معنی۔ زیادتی اور مظالم کی تلافی کرنا ہر عزت میں خواہ وہ مال سے ہو یا خون سے۔ یہ تینوں احوال وہ ہیں جن کے ساتھ امر توبہ پورا ہوتا ہے۔

۷۱۸۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے میں نے سنا منصور بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حفص بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید سے وہ کہتے ہیں کہ توبہ کے تین معنی ہیں۔

پہلی چیز ندامت دوسری چیز ترک معاودۃ کا عزم جس چیز سے منع کیا گیا تھا۔ تیسری چیز زیادتی کی تلافی کی ادائیگی کی کوشش کرنا۔

۷۱۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن عثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے تھے کہ تین چیزیں توبہ کی علامت میں سے ہیں سابقہ گناہ پر ہمیشہ روتے رہنا دوبارہ اس گناہ میں واقع ہونے سے ڈرتے رہنا اور برے دوستوں کو چھوڑ دینا اور اہل خیر کے ساتھ مستقل لگ جانا۔

استغفار کے چھ جامع معانی:

۷۱۸۶:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی نے انہوں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ ذوالنون مصری سے استغفار کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ انہوں نے فرمایا اے بھائی استغفار چھ جامع معانی کا نام ہے۔ ان میں سے پہلی چیز ندامت ہے گذشتہ گناہ پر۔ دوسری چیز ہمیشہ کے لئے اس گناہ کی طرف رجوع ہونے کو چھوڑنے کا عزم کرنا تیسری چیز یہ کہ جب وہ گناہ کوئی فرض ہو جس کو آپ نے ضائع کیا ہے تیرے درمیان اور اللہ کے درمیان تو اس کی قضاء کرنا۔

اور چوتھی چیز اداء مظالم مخلوقات کی طرف ان کے مالوں میں ہو یا عزتوں میں ان کے ساتھ اس پر صلح کرلے۔ پانچویں چیز ہے ہر گوشت اور ہر خون کو گھلانا جو حرام سے پیدا ہوا ہے۔

چھٹی چیز بدن کو اطاعات کا الم اور تکلیف چکھانا جیسے اس نے معصیت کا میٹھا س چکھا ہے۔

توبہ رجوع الی اللہ کا نام ہے:

۷۱۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالحسین احمد بن محمود سمعی نے ان کو خلف بن عمرو عکبری نے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے ان کو عمار نے ان کو اعمش نے ان کو ربیع بن ابوراشد نے ان کو سعید بن جبیر نے اللہ کے اس قول کے بارے میں یاعبادی الذین امنوا ان ارضی واسعۃ۔ اے میرے ایماندار بندو بے شک میری زمین فراخ ہے۔

سعید بن جبیر نے فرمایا اس کی مراد ہے کہ جب کوئی زمین پر گناہوں کا عمل کرے تو اس کو نکال دو۔

۷۱۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن اسحاق نے ان کو ابوبکر بن داؤد زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبدالواحد عیسیٰ نے ان کو خبر دی وزیرہ نے ان کو محمد غسانی نے ان کو شعیب بن واضح نے اس نے سنا ابوعتبہ خواص سے اس نے سنا ابراہیم بن ادہم سے وہ کہتے تھے کہ جو شخص توبہ کا ارادہ کرے اس

کو چاہئے کہ وہ پہلے مظالم سے باہر آئے اور جن لوگوں سے میل جول رکھتا تھا اس کو چھوڑ دے ورنہ وہ اپنی مراد نہیں پا سکے گا۔

۷۱۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا منصور بن عبداللہ سے اس نے سنا محمد بن حامد سے اس نے احمد بن خضرویہ سے اس نے سنا ابراہیم بن ادھم سے وہ کہتے تھے کہ توبہ رجوع الی اللہ کا نام ہے مگر باطن کی صفائی کے ساتھ۔

۷۱۹۰:......ہمیں خبر دی ابوسعید صیرفی نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو بندار نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوبشر نے ان کو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ انہ کان للاوابین غفوراً. بے شک اللہ تعالیٰ رجوع کرنے والوں کے لئے بخشنے والا ہے۔

سعید بن جبیر نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو خیر کی طرف بہت رجوع کرنے والے ہیں۔ بھلائی کی طرف بہت لپکنے والے۔

۷۱۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو ہناد بن سری نے ان کو عبدہ نے جویبر سے اس نے ضحاک سے اللہ کے اس قول کے بارے میں انہ کان للاوابین غفوراً کہ اوابین سے مراد راجعین من الذنب. گناہوں سے بہت رجوع کرنے والے ہیں (یعنی گناہوں سے دور بھاگنے والے۔)

۷۱۹۲:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوالد[illegible] ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو عبدالملک نے ان کو ہارون بن عنترہ نے ان کو سعید بن سنان نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ لکل اواب حفیظ. یہ جنت ہر رجوع کرنے والے حفاظت کرنے والے کے لئے ہے۔ جو اپنے گناہوں سے حفاظت کرتا ہے یعنی ایک ایک کر کے ان سے توبہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے:

۷۱۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو مہران رازی نے ان کو ابوسنان نے ان کو ابواسحاق نے ان کو یحییٰ بن وثاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے اللہ کے اس قول سے: لکل اواب حفیظ. (جنت ہر رجوع کرنے والے حفاظت کرنے والے کے لئے ہے۔) یعنی گناہ سے حفاظت کرتا ہے حتیٰ کہ اس سے رجوع کرتا ہے۔

۷۱۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابونعیم نے ان کو سلمہ بن سابور نے ان کو عطیہ نے ان کو ابن عباس نے کہ انہوں نے فرمایا للاوابین غفوراً. (اللہ تعالیٰ رجوع کرنے والوں کے لئے بخشنے والا ہے۔)

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد توابین میں (یعنی بار بار اور زیادہ زیادہ توبہ کرنے والے۔)

۷۱۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو حسین بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوراشد نے ان کو عبید بن عمیر نے اللہ کے اس قول کے بارے میں: انہ کان للاوابین غفوراً (فرمایا کہ) اس سے مراد وہ ہے جو اپنے گناہ کو یاد کر کے اپنے رب سے استغفار کرے۔ اس کو روایت کیا ہے منصور نے مجاہد سے اس نے عبید بن عمر سے انہوں نے فرمایا وہ شخص مراد ہے جو اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے پھر ان کے لئے بخشش طلب کرتا ہے۔

۷۱۹۶:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو سفیان نے ان کو عوف نے ان کو ابوالمنہال نے ان کو ابوالعالیہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں (یحب التوابین و یحب المتطھرین پسند کرتا ہے بار بار توبہ کرنے والوں کو اور پسند کرتا ہے خوب طہارت کرنے والوں کو۔) (ابوالعالیہ نے کہا کہ گناہوں سے توبہ اور طہارت مراد ہے۔)

اور اسی اسناد کے ساتھ سفیان سے مروی ہے اس نے عاصم سے اس نے شعبی سے (انہوں نے) کہا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہوتا ہے

جیسے اس کا کوئی گناہ تھا ہی نہیں۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین.

(بے شک اللہ پسند کرتا ہے خوب توبہ کرنے والوں کو اور خوب طہارت کرنے والوں کو۔)

غلطی کا اعتراف کر لینا اس کا کفارہ بن جاتا ہے:

۷۱۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوبکر بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابوعبید نے ان کو حجاج نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی عبداللہ بن کثیر نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ جب ایک آدمی دوسرے کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ جس کو پہنچی ہے وہ نہیں جانتا کہ کس نے پہنچائی ہے مگر اس کے سامنے پہنچانے والا اپنی غلطی کا اعتراف کر لیتا ہے تو وہ اس کے لئے کفارہ بن جاتا ہے۔ اور مجاہد کہتے تھے جب تکلیف پہنچی عروۃ بن زبیر کی طرف سے حجر اسود کا استیلام کرتے وقت کسی آدمی کی آنکھ کو تو اس نے فوراً اس آدمی سے کہا کہ سنو میاں میرا نام عروہ بن زبیر ہے اگر تیری آنکھ کا کوئی نقصان ہوا تو میں اس چیز کا ذمہ دار ہوں گا۔ صنعانی نے کہا کہ میں نے یہ حدیث بیان کی ہے حجاج سے بلاشبہ۔

توبہ کو مؤخر نہ کیا جائے:

۷۱۹۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو ادریس نے ان کو ان کے والد نے ان کو وہب بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک عابد نے اپنے بیٹے سے کہا تھا ان لوگوں میں سے نہ ہونا جو عمل کے بغیر آخرت کی امید رکھتے ہیں۔ اور لمبی لمبی آرزوؤں کے ساتھ توبہ کو مؤخر کر دیتے ہیں۔ (وہب بن منبہ کہتے ہیں) کہ ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو ابوسعید اشج نے ان کو اسحٰق بن سلیمان رازی نے ان کو عثمان بن زائدہ نے وہ کہتے ہیں کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اے بیٹے توبہ کو مؤخر نہ کر اس لئے کہ موت اچانک آ جائے گی۔

ایمان کی نشانیاں:

۷۱۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو احمد بن حاتم طویل نے ان کو یحیٰی بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو سدی نے کہ وحیل بینھم وبین مایشتھون (ان کے اور ان کی خواہش کے درمیان رکاوٹ کر دی گئی۔) فرمایا کہ اس سے مراد توبہ ہے۔

۷۲۰۰:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خواص نے ان کو ابراہیم بن ہاشم بغوی نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو عباد نے ان کو عاصم احول نے وہ کہتے ہیں کہ میں فضیل رقاشی کے ساتھ چلتا تھا۔ انہوں نے فرمایا: لوگوں کے معاملات میں الجھ کر اپنے آپ سے غافل نہ ہو جانا اس لئے کہ معاملہ خالص تیری ذات کا ہے ان کا نہیں، یہ مت کہنا کہ میں نے دن فلاں فلاں کام میں گذار دیا ہے کیونکہ دن میں جو کچھ تم نے کیا ہوگا وہ تیرے ہی خلاف شمار کیا جائے گا اور ڈر تو بے شک تم نہیں دیکھو گے کوئی ایسی چیز جو شدید طریقہ سے طلب کی جائے اور بہت جلدی معلوم ہو جائے گناہ کے معاملے سے بڑھ کر۔

۷۲۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے انہوں نے سنا ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیزیں ایمان کی نشانیاں ہیں۔ سخت سردیوں میں وضو کرنا۔ فرائض کی ادائیگی کے وقت دل کا کانپ جانا یہاں تک کہ اس کو ادا کر لے، ہر گناہ کے بعد فوراً توبہ کرنا اس خوف سے کہ کہیں اس گناہ پر اصرار نہ ہو جائے۔

۷۲۰۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے ان کو مسلم

(۷۱۹۸)......(۱) فی ب قیس (۲)......فی المخطوطة الأسج

بن صبیح نے ان کو مسروق نے وہ کہتے ہیں کہ انسان کے لئے ضروری ہے کہ اس کے لئے کچھ ایسی مجالس ہوں جن میں وہ الگ تھلگ ہو کر اپنے گناہوں کو یاد کرے اور پھر ان سے استغفار کرے۔

۷۲۰۲:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد احمد بن محمد ہروی نے ان کو عبداللہ بن بکر طبرانی نے ان کو عبدالجبار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ توبہ تائب وہ ہے جو لمحہ اور ہر لحظہ اپنی غفلت سے توبہ کرے۔

فصل:......دل پر مہر لگ جانا یا زنگ آ جانا

۷۲۰۳:......(مکرر ہے) ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکار بن قتیبہ قاضی نے مصر میں ان کو صفوان بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو قعقاع نے ان کو حکیم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ایک مؤمن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ پیدا ہوتا ہے اگر وہ تو بہ کر لیتا ہے اور اس گناہ سے کھینچ جاتا ہے اور استغفار کرتا ہے تو اس کا دل اس سیاہ نکتے سے صاف ہو کر چمک جاتا ہے اور اگر گناہ زیادہ کرتا ہے تو وہ نکتہ اور زیادہ ہو جاتا ہے حتیٰ کہ پورا دل اس کی لپیٹ میں آ جاتا ہے یہی وہ چیز ہے جس کو قرآن نے ران کہا ہے اللہ نے اپنی کتاب میں اس کو ذکر کیا ہے۔

كلا بل ران علىٰ قلوبهم ما كانوا يكسبون.

ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ آ گیا ہے بسبب اس کے جو وہ عمل کرتے ہیں۔

۷۲۰۴:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن ابوہاشم علوی نے کوفے میں ان کو محمد بن علی بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو سلیمان بن میسرہ نے ان کو طارق بن شہاب نے کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ بے شک کوئی آدمی البتہ گناہ کرتا ہے پس اس کے دل میں سیاہ نکتہ پیدا ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر وہ گناہ کرتا ہے پھر اس میں دوسرا نکتہ لگ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل کا رنگ ربداء یعنی سیاہ بکری کی طرح ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پایا ہے میں نے عبداللہ سے۔

۷۲۰۵:......ہمیں ابوعبداللہ حافظ نے خبر دی، انہیں ابوالعباس اصم نے انہیں محمد بن اسحاق نے انہیں محمد بن عبید نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا اعمش نے سلیمان بن میسرہ سے اس نے طارق بن شہاب سے انہوں نے کہا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک آدمی گناہ کرتا ہے تو اس کے قلب پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ پھر وہ گناہ کرتا ہے تو پھر سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ سیاہ اونٹنی کی طرح ہو جاتا ہے۔ ان کے علاوہ محمد بن عبید سے یہاں تک کہ وہ سیاہ بکری کی طرح ہو جاتا ہے کہ الفاظ بیان کئے ہیں۔

۷۲۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو حارث بن سوید نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ دل بمنزلہ ہتھیلی کے ہے جب گناہ کرتا ہے تو وہ ہتھیلی کی طرح گھٹ جاتا ہے۔ اس کے بعد گناہ کرتا ہے تو اور گھٹتا ہے حتیٰ کہ وہ سکڑ جاتا ہے جب وہ اکٹھا ہو جاتا ہے تو اس پر ٹھپہ لگا دیا جاتا ہے۔ جب وہ کسی خیر کو سنتا ہے جو اس کے کانوں میں پڑتی ہے حتیٰ کہ وہ دل کے پاس آتی ہے لہٰذا وہ اس میں داخل ہونے کا راستہ نہیں پاتی یہی بات مذکور ہے اس قول باری میں۔ كلا بل ران علىٰ قلوبهم ما كانوا يكسبون. ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ ہے ان کے عملوں کی وجہ سے۔

گناہ کے سبب دل پر سیاہ نکتہ لگ جانا:

۷۲۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر بن محمد خواص نے ان کو ابراہیم بن نصر نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ

میں نے سنا ابراہیم بن ادھم سے وہ کہتے تھے کہ مؤمن کا دل سفید ہوتا ہے صاف ستھرا چمکتا ہوا آراستہ آئینے کی مثل شیطان گناہوں کے کسی بھی کونے سے اس کے پاس نہیں آسکتا اگر آتا ہے تو وہ اس کو ایسے دل کے شیشے میں دیکھ لیتا ہے جیسے وہ اپنا چہرہ آئینے میں دیکھتا ہے۔ جب وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں سیاہ نکتہ پیدا ہوجاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کرلیتا ہے تو وہ سیاہ نکتہ اس کے دل سے مٹادیا جاتا ہے۔ اور پھر دل چمک جاتا ہے اور اگر وہ توبہ نہیں کرتا بلکہ دوبارہ گناہ کرتا ہے اور مسلسل گناہ ہونے لگتے ہیں ایک گناہ کے بعد دوسرا..... تو اس کے دل میں بھی نکتے لگنے لگتے ہیں ایک نکتے کے بعد دوسرا حتیٰ کہ پورا دل سیاہ ہوجاتا ہے۔ وہی ارشاد ہے اس آیت میں۔ **کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون**. فرمایا کہ اس سے مراد گناہ کے بعد دوسرا گناہ یہاں تک کہ دل سیاہ ہوجائے اس ڈھیل کے دوران جو اس دل میں مواعظ کے داخل ہونے سے ہوتی ہے۔ اگر وہ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرلیتا ہے اس سے سیاہ ہونے سے قبل تو اس کا دل ایسے چمک جاتا ہے جیسے شیشہ چمکتا ہے۔

رین کیا ہے اور اس کی تفسیر:

۷۲۰۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو ورقاء نے ان کو ابن ابی نجیح نے ان کو مجاہد نے کہ **کلا بل ران علی قلوبھم** انہوں نے فرمایا کہ گناہ مراد ہیں۔ ان کے دل پر حتیٰ کہ ان کو چھپا لیتے ہیں۔ اور وہ چیز ران ہے جس کے بارے میں ارشاد ہے **کلا بل ران علی قلوبھم**.

۷۲۰۹:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں **کلا بل ران علی قلوبھم**. مجاہد نے کہا کہ اہل علم یہ سمجھتے تھے کہ رین وہی مہر اور ٹھپہ ہے۔ اسی طرح کہا ہے اس روایت میں۔ اور روایت میں کہا ہے جیسے ذیل میں ہے۔

۷۲۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو حجاج نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی عبداللہ بن کثیر نے کہ اس نے سنا مجاہد سے وہ کہتے تھے کہ رین ہلکا ہوتا ہے طبع سے اور طبع ہلکا ہوتا ہے اقفال سے اور اقفال اس سے شدید ہوتا ہے۔

۷۲۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے اس نے ابوالعباس اصم نے ان کو محمد ابوالجہم سے وہ کہتے ہیں کہ کہا یحییٰ بن زیاد قرائی نے اس قول کے بارے میں **کلا بل ران علی قلوبھم**. اہل علم کہتے ہیں کہ جب لوگوں کی طرف سے معاصی کثیر ہوجاتے ہیں اور گناہ تو وہ ان کے دلوں کا احاطہ کرلیتے ہیں۔ یہی ان پر رین ہوتا ہے۔

بنی اسرائیل کا فتنوں میں مبتلا ہونا، دلوں پر مہر لگ جانا

۷۲۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا اے ابوعبداللہ۔ کیا بنی اسرائیل ایک دن میں کافر ہوگئے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ کوئی فتنہ ان کو پیش آتا تھا وہ اس میں ملوث ہونے سے انکار کردیتے تھے پھر وہ فتنہ بار بار ان سے ٹکراتا رہتا یہاں تک کہ وہ اس میں مبتلا ہوجاتے تھے۔ اس کے بعد پہلے سے کوئی اور بڑا فتنہ انہیں درپیش ہوتا تو وہ یہ کہتے کہ ہم اب اس فتنے میں مبتلا نہیں ہوں گے پھر وہ بار بار اس سے دوچار ہوتے ہوتے اس میں مبتلا ہوگئے (لہٰذا رفتہ رفتہ یوں فتنوں میں گھر کر) اپنے دین سے اس طرح نکل گئے جیسے کوئی آدمی قمیص سے باہر آجاتا ہے۔

(۷۲۰۷)......(۱) فی ب صقل قلبه

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ:
ختم علی القلب. اور طبع علی القلب یعنی دل پر مہر لگنا اور دل طبع ہونا۔ ایک ہی معنی میں ہیں۔
جس شخص کے دل پر گناہ کی وجہ سے یا گناہ میں ٹھپہ لگ جائے، طبع ہو جائے وہ اس سے ہمیشہ توبہ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان الذین کفروا سواء علیھم ء انذرتھم ام لم تنذرھم لایؤمنون.

بے شک جو لوگ کافر و منکر ہو گئے ان کے اوپر برابر ہے آیا کہ آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ لہٰذا اللہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ایمان سے مایوس ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں اس مذکورہ بات کی علت اور اس کے سبب کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے۔

ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ.

کیونکہ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔
ختم کا معنی:......ختم کا معنی ہوتا ہے کسی چیز پر ڈھک دینا اور اس کا یقین اور وثوق کر لینا کہ اس میں کوئی چیز داخل نہ ہو سکے گی۔
ختم اللہ علی قلوبھم کا معنی:......اس کا معنی ہے طبع اللہ۔ اللہ نے مہر کر دی۔ اور خاتم بمنزلہ طابع کے ہوتا ہے۔ چنانچہ معنی اور مطلب یہ ہے کہ ان کے دل نہ تو سمجھتے ہیں اور نہ ہی خیر کو محفوظ کرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ ان کے درمیان ایمان اور مقتضیات ایمان کے درمیان حائل اور رکاوٹ ہے اس سے کوئی چیز ان کے دلوں میں راستہ پا سکے۔ اور حائل ہے ان کے دلوں کے اور ان کی آنکھوں کے درمیان وہ چیز جو ایمان میں ہے صواب اور درست اور صحیح۔ تو یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کافروں کے دل مطبوع ہیں اور مہر زدہ ہیں لہٰذا ان سے ایمان کا وجود محال ہے۔ ارشاد باری ہے:

اولئک الذین طبع اللہ علی قلوبھم وسمعھم وابصارھم واولئک ھم الغافلون.

وہی لوگ ہیں کہ مہر کر دی ہے اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر اور وہی لوگ غافل ہیں۔
اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ مطبوع علیہ غافل ہے (یعنی جس پر مہر لگ چکی۔)
اور کسی غافل سے ایسے فعل وجود میں آنا جس کے لئے اختیار شرط ہے ناممکن ہے اور لغت میں طبع کی اصل حقیقت میل کچیل ہے (وسخ اور دنس) جو تلوار کی دھار کو چھپا دیتے ہیں۔ اس کے بعد طبع استعمال ہوتا ہے ان چیزوں کے بارے میں جو میل کچیل (وسخ اور دنس) کے مشابہ ہیں (اثام و اقذار) گناہوں کی گندگیاں وغیرہ ہلاکتوں کے بارے میں (اس کے بعد مصنف نے ایک ممکنہ سوال کا جواب دیا ہے کہ ایک آیت میں مذکور استثناء سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگ مہر لگ جانے کے باوجود بھی ایمان لائیں گے؟) فرمایا کہ وہ استثناء جو اس آیت میں مذکور ہے۔

بل طبع اللہ علیھا بکفرھم فلا یؤمنون الا قلیلاً.

بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر مہر مار دی ہے اب وہ ایمان نہیں لائیں گے مگر تھوڑے لوگ یہ استثناء یہود کی جماعت سے ہے۔ وہ یہود جن کے تذکرے کے ساتھ قصہ کی ابتداء ہوئی ہے۔ یہ ان لوگوں سے استثناء نہیں ہے۔ جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے (یعنی مطبوع القلوب سے) اور یہ جائز ہے ممکن ہے کہ وہ ایمان کے لئے مامور ہوں۔ لیکن ایمان کا وجود ان سے جائز اور ممکن نہیں ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کفار کی ایک جماعت کی طرف سے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے لیکن ایمان کے بارے میں حکم اور اصرار ان سے زائل نہیں ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اس نے نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی۔

انہ لن یؤمن من قومک الا من قد امن.

کہ تیری قوم میں سے ہرگز کوئی ایمان نہیں لائے گا مگر جو ایمان لا چکے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کو غرق بھی کیا۔ اس کے بعد یہ جائز نہیں ہے کہ یوں کہا جائے کہ امر بالایمان ان سے زائل ہو چکا تھا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو لعنت کی تھی اور اس کو شیطان کر دیا تھا لہٰذا وہ ایسا ہو گیا کہ ایمان نہیں لائے گا اور ہمیشہ کے لئے توبہ بھی نہیں کرے گا۔ مگر یہ جائز نہیں ہے کہ یوں کہا جائے کہ ایمان کا امر اور توبہ اس سے زائل اور ختم ہو چکے ہیں۔ یہی حال ان لوگوں کا بھی ہے جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے۔ واللہ اعلم۔ اور اسی طرح ہے قول حلیمی کا معنی اور اس کے علاوہ دیگر اہل علم کے قول کا معنی۔

حرمت ریزی کی ممانعت:

۷۲۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابن مکرم اور محمد بن اسماعیل نے دونوں نے کہا کہ ان کو عبداللہ بن یوسف نے ان کو سلیمان بن مسلم نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حرمت ریزی کی جاتی ہے تو طابع (مہر لگانے والا فرشتہ) اللہ کے عرش کے پائے کو پکڑ لیتا ہے۔

ابن یوسف نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اور وہ معاصی کے ساتھ عمل کرتا ہے اور رب تعالیٰ پر (یعنی اس کے خلاف) جرأت کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ایک طابع (مہر لگانے والے فرشتے) کو بھیج کر اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے جس کے بعد وہ کسی شئی نہیں سمجھتا، اور ابن یوسف نے کہا (علی قلوبھم) ان کے دلوں پر پس وہ کوئی چیز نہیں سمجھتے۔

اس روایت کے ساتھ سلیمان بن مسلم خشاب اکیلا ہے اور وہ غیر قوی ہے۔

۷۲۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا زبیر بن عبدالواحد حافظ سے اس نے سنا ابوالعباس محمد بن یوسف عصفری سے بصرے میں ان کو احمد بن ثابت جحدری نے ان کو ابوالمعلیٰ نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا کہ دلوں پر مہر لگانے والا فرشتہ عرش کے پائے کو پکڑ لیتا ہے جب عزت و حرمت ریزی کی جاتی ہے اور گناہوں پر جسارت کی جاتی ہے اور رب کی نافرمانی کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مہر لگانے والے فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس شخص کے دل پر مہر لگا دیتا ہے جس کے بعد وہ کچھ بھی نہیں سمجھتا۔

ہجرت کی قسمیں:

۷۲۱۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو جعفر بن محمد قاضی نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابن عیاش نے ان کو ضمضم بن زرعہ نے ان کو شریح بن عبید نے ان کو مالک بن یخامر سکسکی نے ان کو عبدالرحمٰن بن عوف نے اور معاویہ بن ابوسفیان نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہجرت دو طریقوں سے ہوتی ہے۔ ایک ہجرت ہے کہ آپ گناہوں کو چھوڑ دیں خیر باد کہہ دیں۔ اور دوسری ہجرت یہ ہے کہ آپ اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کریں۔ اور ہجرت ختم نہیں ہوگی جب تک توبہ قبول کی جاتی رہے گی۔ اور توبہ ہمیشہ قبول ہوتی رہے گی حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔ جب طلوع ہو جائے گا تو ہر دل پر مہر مار دی جائے گی اس میں جو کچھ بھی ہوگا۔ اور لوگوں کو ان کا عمل کفایت کرے گا۔

صراطِ مستقیم کی مثال:

۷۲۱۶:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم بن ابوایاس

(۷۲۱۵)...... أخرجه الطبراني (۳۸۱/۱۹)

نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو نواس بن سمعان نے ''ح''
اور ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان نجاد نے ان کو اسحاق بن حسن نے ان کو حسن بن سوار نے ان کو ابوالعلاء نے ان کو لیث نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو عبدالرحمن بن جبیر نے ان کو حدیث بیان کی اپنے والد سے اس نے نواس انصاری سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صراط مستقیم کی ایک مثال بیان فرمائی کہ راستے کے دونوں جانب دو دیواریں ہیں ان دیواروں میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور تمام دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں مین راستے کے دروازے پر ایک داعی کھڑا ہے جو یہ کہہ رہا ہے۔ لوگو سب کے سب راستے میں داخل ہو جاؤ اور ادھر ادھر نہ جھکو یا یوں فرمایا تھا۔ دائیں بائیں نہ جھکو۔ اور ایک داعی ہے راستے کے اوپر۔ جب کوئی شخص مذکورہ دروازوں میں سے کسی کو کھولنے کی کوشش کرتا ہے تو داعی کہتا ہے (تیری خیر ہو) اس کو نہ کھول اگر تم نے اس کو کھول لیا تو تو اسی میں گھس جائے گا۔ وہ صراط مستقیم اسلام ہے۔ اور دونوں دیواریں حدود اللہ ہیں اور کھلے ہوئے دروازے اللہ کے محارم (ممنوعات) ہیں اور راستے کے سرے پر کھڑا داعی کتاب اللہ ہے اور راستے کے اوپر کی جانب والا داعی واعظ اللہ (اللہ کی طرف سے نصیحت کرنے والا) ہے جو کہ ہر مسلم کے دل کے اندر ہوتا ہے۔ یہ الفاظ حدیث خرقی کے ہیں (ابوالقاسم خرقی)۔

مؤمن کے لئے حفاظتی پردے:

۷۲۱۷:......ہمیں خبر دی ابوسعد صیرفی نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو محمد ابوبکر نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو نافع نے ان کو زید نے ان کو خالد بن زید نے ان کو ابورافع نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مؤمن کے لئے کتنے پردے ہیں؟ فرمایا کہ یہ گنتی سے زیادہ ہیں۔ مگر مؤمن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ ایک پردہ پھاڑ دیتا ہے۔ جب وہ توبہ کرتا ہے تو یہ پردہ واپس اس کی طرف لوٹ آتا ہے اور نو پردے مزید اس کے ساتھ۔ فرمایا کہ جب وہ توبہ نہیں کرتا تو اس سے صرف ایک پردہ پھٹتا ہے حتیٰ کہ جب اس میں سے کوئی شئی باقی نہیں رہتی اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جس کو چاہتے ہیں فرماتے ہیں۔

بے شک بنی آدم رجوع کرتے ہیں اور گناہ پر نہیں اڑتے لہٰذا اس کو اپنے پروں تلے چھپالو۔

فرشتے اس بندے کے ساتھ یہی کچھ کرتے ہیں۔ اگر پھر وہ توبہ کر لیتا ہے تو سارے پردے اس کی طرف واپس لوٹ آتے ہیں اور جب وہ توبہ نہیں کرتا تو فرشتے اس پر تعجب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے کہتا ہے اس کو بے مدد چھوڑ دو وہ اس کو بے مدد چھوڑ دیتے ہیں حتیٰ کہ پھر اس کا کوئی عیب نہیں چھپ سکتا۔

۷۲۱۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو حسین بن زرعہ نے ان کو سفیان بن حبیب نے ان کو ابن جریج نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو سعید بن مسیب نے انہوں نے فرمایا کہ لوگ اپنے اعمال اللہ کی حفاظت کے پردے کے نیچے کرتے ہیں اللہ جب اپنے کسی بندہ کو رسوا کرنا چاہتا ہے تو اس کو اپنی حفاظت کے پردے کے نیچے سے نکال دیتے ہیں لہٰذا اس کا عیب ظاہر ہو جاتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے۔ وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوسعید بن ابوبکر بن ابی عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ پانچ مصائب (مصیبتیں) ایسی ہیں جو گناہ سے بھی بری ہیں۔ پہلی چیز ہے اللہ تعالیٰ کا رسوا کرنا یہاں تک کہ وہ اس کی نافرمانی کرتا ہے اگر اللہ اس کو بچاتا تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرتا۔ دوسری مصیبت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ

(۷۲۱۷)......(۱) فی ب یزید

کرنے والے سے اپنے اولیاء (یعنی دوستوں کا لباس چھین لیتا ہے اور اس کو اپنے دشمنوں کا لباس پہنا دیتا ہے۔ تیسری مصیبت یہ ہے کہ اس پر اپنی رحمت کا دروازہ بند کر لیتا ہے اور اس کے لئے اپنی پکڑ اور عذاب کا دروازہ کھول دیتا ہے اور چوتھی مصیبت یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کی نظروں کے سامنے اس کی نافرمانی کرتا ہے۔ پانچویں مصیبت یہ ہے کہ بندہ قیامت کے دن اس کے سامنے کھڑا ہوگا اور وہ اس کی سب خرابیاں اس کے سامنے کردے گا جو کچھ پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کیا۔ (یا جو کچھ آگے کے لئے بھیجا اور جو کچھ پیچھے چھوڑا) یہ پانچ مصیبتیں گناہ کے اندر گناہ سے بھی بڑی ہیں۔

۷۲۱۹:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو خبر دی ہے ربیع بن بدر نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابوادریس خولانی نے اس کو مرفوع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو رسوا نہیں کرتا جب اس کے اندر رائی کے دانہ کے برابر بھی خیر ہو۔

۷۲۱۹:......(مکرر ہے) اور کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن ابوالدنیا نے ان کو حسین بن علی نے ان کو زید بن حباب نے ان کو طریف بن صلت بن غالب ہجیمی بصری نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص کوئی نیکی کا عمل کرتا ہے اگرچہ وہ چھوٹی سی بھی ہو۔ میں اس کے دل میں نور عطا کرتا ہوں اور اس کے عمل میں قوت عطا کرتا ہوں اور اگر وہ کوئی برائی کا عمل کرتا ہے اور اگر وہ چھوٹی سی برائی ہو اس کو ذلیل کرتا ہے اور اس کے دل میں تاریکی پیدا کرتا ہے، اور اس کے عمل میں ضعف پیدا کرتا ہے۔

۷۲۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر خواص نے ان کو ابراہیم بن نصر نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن ادہم سے وہ کہتے تھے کہ بے شک گناہ کی وجہ سے قوت عمل میں ضعف آتا ہے اور دل میں قساوت اور سختی آتی ہے۔ اور بے شک نیکیوں کی وجہ سے بدن میں قوت آتی ہے اور دل میں نور اور روشنی پیدا ہوتی ہے۔

کثرت گناہ سے دلوں کا سخت ہونا:

۷۲۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے علی بن عبداللہ وراق نے ان کو بکر سمساطی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ کہتے ہیں نہیں خشک ہوتے آنسو مگر دلوں کی سختی کی وجہ سے اور نہیں سخت ہوتے دل مگر گناہوں کی کثرت کی وجہ سے اور نہیں کثیر ہوتے گناہ مگر عیبوں کی کثرت کی وجہ سے۔

گناہوں کے قیدی:

۷۲۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسین مزین سے وہ کہتے ہیں کہ گناہ کے بعد گناہ کرنا پہلے گناہ کی سزا ہوتی ہے۔ اور نیکی کے بعد نیکی کرنا پہلی نیکی کا اجر و ثواب ہوتی ہے۔

۷۲۲۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوالفتح مظفر بن احمد نے ان کو محمد بن حسن اصفہانی نے انہوں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ جاہل میت ہے۔ اور بھولنے والا نیند کرنے والا ہے۔ اور گناہ کرنے والا نشے والا ہے۔ گناہوں پر اڑنے والا تباہ ہونے والا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر بن حمدان سے سنا کہ کہا ابوحفص نے کہ معاصی کفر کے پیغام رساں ہیں جیسے بخار موت کا پیغام رساں ہے۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید مؤذن نے ان کو ابوالفضل جوہری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی

(۷۲۲۰)......(۱) فی ب حفص (۷۲۲۱)......(۱) فی ب الشمشاطی

بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ جب تم نماز روزے کی توفیق نہ پاؤ تو تم یقین جان لو کہ تم گناہوں کی قید میں قیدی ہو گئے ہو۔

عبادت کی حلاوت:

۷۲۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو عبید بن عبدالرحمٰن بن واقد نے ان کو محمد بن عبداللہ مخزومی نے ان کو بشر بن حارث نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا وہیب بن ورد سے کہ کیا جو شخص اللہ کی نافرمانی کرتا ہے وہ عبادت کی حلاوت اور مٹھاس کو نہیں پا سکتا؟ انہوں نے فرمایا نہیں نہیں بلکہ وہ بھی نہیں پا سکتا جو اللہ کی نافرمانی کا ارادہ کر لے۔

۷۲۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید عمرو بن محمد بن منصور نے ان کو محمد بن اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو محمد بن یحییٰ واسطی نے ان کو داؤد بن محبر نے ان کو صالح مری نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری کہتے تھے کہ۔

حلاوت کو تین چیزوں میں تلاش کرو۔ صلوٰۃ (نماز) اور قرآن اور دعا میں اگر تم اس کو پالو تو اس کی حفاظت کرو اور اس پر اللہ کا شکر کرو اور اگر تم اس کو نہ پاسکو تو یقین کرو کہ خیر کے دروازے تم پر بند ہو چکے ہیں۔

۷۲۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد سماک نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن یزید ریاحی نے میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں شعیب بن حرب سے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن ذر نے اے اہل معاصی تم اللہ کے لمبے حلم وحوصلے سے دھوکہ نہ کھاؤ اور ڈرو حماقت سے بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فلما اسفونا انتقمنا منهم. پس جب انہوں نے ہم کو غصہ دلایا ہم نے ان سے بدلہ لے لیا۔

۷۲۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حسین بن احمد بن اسد نے ان کو ابوالجہم معشرانی نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوسلیمان دارانی نے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی عزت کم کی، عزت گھٹائی لہٰذا اس نے ان کو چھوڑ دیا اور انہوں نے اس کی نافرمانی کی اگر وہ اس کی تعظیم وتکریم کرتے وہ ان کو نافرمانی سے روک لیتا۔

اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچو:

۷۲۲۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو حسن بن جمہور نے ان کو محمد بن کناسہ نے انہوں نے سنا عمر بن ذر سے وہ کہتے ہیں کہ اے لوگو اللہ کے مقام کی تعظیم کرو پاکیزگی کے بیان کرنے کے ساتھ ہر اس چیز سے جو حلال نہیں ہے پس بے شک اللہ تعالیٰ کی جب نافرمانی کی جائے تو اس کی تدبیر سے بے فکر نہیں ہوا جا سکتا۔

۷۲۳۰:......ہمیں خبر دی طلحہ بن علی بن صفر بغدادی نے ان کو ابوالحسن عبدالرحمٰن بن سیف بن عبداللہ نے ان کو محمد بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ زہیر البابی کے پاس تھے اس کو ایک آدمی نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن آپ کسی شئی کی وصیت کریں گے انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ ڈرتے بچتے رہئے اللہ آپ سے مواخذہ نہیں کرے گا حالانکہ تم بے خبر ہو گے۔

۷۲۳۱:......ہمیں خبر دی طلحہ بن علی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم اصفہانی نے ان کو محمد بن احمد بن عمرو ابھیری نے ان کو نصر بن علی نے ان کو اصمعی نے ان کو معتمر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی البتہ گناہ کرتا ہے جب صبح کرتا ہے تو اس پر اس کی ذلت ورسوائی اتر آتی ہے۔

۷۲۳۲:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو حسین بن فضل نے ان کو محمد بن سابق نے ان کو

---

(۱)...... الصواب وعصوا

اسرائیل نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ (اس آیت کا مطلب یہ ہے) **بل یرید الانسان لیفجر امامه** بلکہ انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے آگے گناہ بھیجے فرمایا کہ انسان کہتا ہے کہ عنقریب میں توبہ کرلوں گا۔ (اگلی آیت یہ ہے اور اس کا مطلب یہ ہے) **یسئال ایان یوم القیمة** ۔ پوچھتا ہے انسان کہ قیامت کب ہے؟ قیامت کھل جائے اس کے سامنے **اذا برق البصر**، جب اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

۷۲۳۳: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو احمد بن فرج حجازی نے ان کو بقیہ نے ان کو اسحاق بن مالک نے ان کو ثوری نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔ اللہ کے اس فرمان کے بارے میں: **وحرام علی قریة اهلکناها انهم لایرجعون**. حرام ہے اس بستی پر جس کو ہم نے ہلاک کردیا ہے کہ وہ واپس نہیں آئیں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ) لایتوبون کہ وہ توبہ نہیں کریں گے۔

گناہوں کی وجہ سے اعمال کا معلق رہنا:

۷۲۳۴: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن یوسف نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن احمد بن فراس مالکی نے مکہ مکرمہ میں انہوں نے سنا ابواسحٰق ابراہیم بن احمد خواص سے وہ کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن شمیط نے کہا۔ جب تک کسی بندے کا دل کسی گناہ پر مصر رہتا ہے اس وقت تک اس کا عمل ہوا میں معلق رہتا ہے (یعنی قبول نہیں ہوتا) پھر اگر وہ توبہ کرلیتا ہے اس گناہ سے تو بہتر ورنہ اس کا عمل یونہی رہ جاتا ہے۔

۷۲۳۵: ...... ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری سے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو محمد بن عمر کشرد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبدالرحمٰن قعنبی نے کہ میں نے سنا عبدالعزیز بن ابورواد سے وہ کہتے تھے: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ میں پڑنے سے اور اللہ کی نافرمانیوں پر مصر رہنے سے۔

بڑے بول بولنے والے کے لئے ہلاکت ہے:

۷۲۳۶: ...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو اسحاق نے ان کو اسماعیل نے ان کو اسحٰق بن سلیمان نے ان کو جریر بن عثمان نے "ح" اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حسن بن موسیٰ نے ان کو حریز بن عثمان نے "ح" ان کو حبان بن یزید نے ان کو عبداللہ بن عمر نے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے منبر پر بیٹھے فرمارہے تھے۔ تم لوگ رحم کرو رحم کئے جاؤ گے۔ تم دوسروں کو معاف کرو۔ تمہارے لئے بھی معافی دی جائے گی۔ ہلاکت بڑے بول کے لئے (یعنی جو بڑے بول بولتے ہیں) اور ہلاکت ہے اصرار کرنے والوں کے لئے جو لوگ اپنے فعل پر اڑے ہوئے ہیں اور مصر ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں۔

اور ابن عبدان کی حدیث میں علی منبرہ کے الفاظ نہیں ہیں اور باقی الفاظ سب برابر ہیں۔

۷۲۳۷: ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ المنادی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو سفیان ثوری نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تم لوگ کہاں سے کہاں تک ہانکے جاؤ گے جیسے چوپائے ہانکے جاتے ہیں تحقیق تم لوگوں نے نصیحت گروں کو تھکا دیا ہے۔

(۷۲۳۴)......(۱) زیادۃ من ب (۲)...... فی ب عبداللہ (۷۲۳۵)......(۱) فی ب کشمرد

(۷۲۳۷)......(۱) فی ب تزجون کما تزجی.

بدعتی کو توبہ نصیب نہیں ہوتی:

۷۲۳۸:.....ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے آخرین میں ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعتبہ احمد بن فرح نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو محمد کوفی نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللّٰہ تعالیٰ حجز التوبة عن کل صاحب بدعة.

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی آدمی سے توبہ کو روک دیا ہے (یعنی اسے توبہ نصیب نہیں ہوتی اپنی بدعت سے رجوع کرنے کی یا ہر گناہ سے بچنے کی۔)

۷۲۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو محمد بن اسماعیل اسماعیلی نے ان کو محمد بن مصفی نے ان کو بقیہ نے ان کو شعبہ نے ان کو مجاہد نے ان کو شعبی نے ان کو شریح نے ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیدہ عائشہ سے اے عائشہ!

ان الذین فرقوا دینهم و کانوا شیعاً

بے شک لوگوں نے اپنے دین میں فرقہ بندی کی ہے اور خود بھی گروہ گروہ تھے۔

وہ اصحاب بدعات تھے اور اہل ہوا (خواہش پرست) تھے اور اصحاب ضلالت ہیں اس امت میں اے عائشہ! ان کے لئے کوئی توبہ نہیں ہے میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔

۷۲۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں ان کو ابوعلی صالح بن محمد بغدادی نے ان کو محمد بن مصفی نے انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل علاوہ ازیں انہوں نے فرمایا کہ اصحاب اہواء اور اصحاب بدعات کے لئے توبہ نہیں ہے اس کے بعد راوی نے مابعد کو ذکر کیا ہے۔

جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ ہر چیز سے ڈرتا ہے:

۷۲۴۱:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نجاد نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ نے ان کو محمد بن عیسیٰ کندی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جعفر بن محمد نے جس شخص کو اللہ تعالیٰ معصیت کی ذلت سے تقویٰ کی عزت کی طرف نکال لے اللہ نے اس کو بغیر مال کے غنی کر دیا اور بغیر قبیلے کے اس کو عزت و غلبہ عطا کر دیا اور اس کو بغیر انیس و غمگسار کے انس و غمگساری عطا کی اور جو شخص اللہ سے ڈر گیا اللہ نے ہر چیز کو اس سے ڈرایا اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا اللہ ان کو ہر چیز سے ڈراتا ہے۔

بزرگی کی خصلتیں:

۷۲۴۲:.....ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن فراس فقیہ نے ان کو مفضل بن محمد نے ان کو اسحاق بن ابراہیم طبری نے۔ وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض سے کہا گیا اے ابوعلی! ہم جس حالت میں گرفتار ہیں اس سے چھٹکارے کی کیا صورت ہے؟ انہوں نے یہ سوال کر دیا کہ مجھے یہ بتائیے کہ جو شخص اللہ کی اطاعت کرتا ہے اس کو دوسرے کسی شخص کا اللہ کی نافرمانی کرنا کوئی نقصان پہنچائے گا؟

اس نے جواب دیا کہ نہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ فرمایا کہ اچھا یہ بتائیے جو شخص اللہ کی نافرمانی کرتا ہے کیا اس کو دوسرے کا اللہ کی اطاعت کرنا کوئی فائدہ دے گا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ فضیل بن عیاض نے فرمایا کہ بس یہی ہے خلاصی یہی ہے چھٹکارا اگر تم چھٹکارا چاہتے ہو۔

۷۲۴۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابی عمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن ادریس نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے ان کو اسحاق بن عیسیٰ نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص تمہیں یہ بتائیے کہ بزرگی ان کے ماسوا میں بھی ہے تو اس شخص کی بات نہ مان۔ ایک تو ہے تیرا اپنے نفس کو عزت دینا اللہ کی اطاعت کے ساتھ اور دوسری ہے تیرا اپنے نفس کو عزت دینا اللہ کی نافرمانیوں سے بچا کر۔

۷۲۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن علی بن احمد اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعلی خزاعی سے ان کو ذکر کیا ہے بعض تابعین سے کہ انہوں نے فرمایا۔ بندے اللہ کی اطاعت جب اپنے نفسوں کا کوئی اکرام نہیں کر سکتے اور اللہ کی نافرمانی جیسی کوئی اپنے نفسوں کی تحقیر وتذلیل نہیں کر سکتے۔ تجھے تیرے دوست کو اللہ کا مطیع اور فرمانبردار دیکھنے کی خوشی کافی ہے اور ایسے دشمن کو اللہ کی نافرمانی میں دیکھنا کافی ہے۔

۷۲۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن بشر کندی نے ان کو محمد بن ابوبکر سعدی نے ان کو ہیثم بن حماد نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ لوگ اللہ کی اطاعت جیسی اپنے آپ کو کوئی عزت نہیں دے سکتے اور اللہ کی نافرمانی جیسی اپنے آپ کو کوئی تحقیر وتذلیل نہیں کر سکتے۔ تجھے اپنے دشمن کو نافرمانی کرنے والا دیکھنا کافی ہے اور اپنے دوست کو فرمانبرداری کرنے والا دیکھنا کافی ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی دعا:

۷۲۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن ادریس نے ان کو موسیٰ بن ایوب نے ان کو مخلد بن حسین نے ان کو خطاب بن عابد نے وہ کہتے ہیں کہ بندہ گناہ کرتا ہے اس چیز میں جو اللہ کے اور اس کے بندے کے درمیان ہے مگر وہ جب اپنے بھائی بندوں کے سامنے آتا ہے تو وہ گناہ کو اس کے چہرے پر پہچان لیتے ہیں۔

اور کہا کہ مجھے خبر دی۔ محمد بن ادریس نے ان کو عمران بن موسیٰ بن یزید طوسی نے ان کو ابوعبداللہ مطلی نے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادہم کی زیادہ تر دعا یہ ہوتی تھی۔

اے اللہ تو مجھے اپنی نافرمانی کی ذلت سے اپنی فرمانبرداری کی عزت کی طرف منتقل فرما۔

وہ فرماتے ہیں کہ مجھے بات بیان کی محمد بن ابی رجاء قرشی نے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادہم نے کہا۔

اگر آپ توبہ کے آئینے میں ہمیشہ نظر ٹکا کر رکھیں تو آپ کو گناہوں کے عیب کی بدصورتی ظاہر نظر آجائے گی۔

وہ کہتے ہیں کہ مجھے بات بتائی محمد بن ادریس نے کہ مجھے خبر دی ہے حسن بن سعید باہلی نے وہ کہتے ہیں۔

میں نے سنا زہیر البابی سے وہ کسی آدمی سے کہہ رہے تھے کہ میرے بعد تم کیسے رہے؟ اس نے کہا کہ خیریت سے اور عافیت میں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر آپ گناہوں سے بچتے رہے تب تو تم عافیت میں رہے اور اگر گناہوں سے نہیں بچے تو پھر گناہوں سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں ہے۔

خیریت کی خواہش کرنا:

۷۲۴۶:...... (مکرر) میں نے سنا محمد بن حسین سلمی سے اس نے سنا ابوعلی سعید بن احمد بلخی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ

(۷۲۴۶)...... (۱) فی ب جد اللفاف

کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبید سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے ماموں محمد بن لیث سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حذاء لفاف سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حاتم اصم سے کہا: آپ کس چیز کی خواہش رکھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں صبح سے شام تک خیریت کی خواہش کرتا ہوں اس نے کہا کہ کیا سارے دن خیریت نہیں ہے؟ فرمایا کہ میرے دن کی خیریت وہ ہوتی ہے کہ میں اس میں کوئی اللہ کی نافرمانی نہ کروں۔

۷۲۴۷:......ہمیں خبر دی ابوسعد بن ابوعثمان زاہد نے اس نے عبدالواحد ہند سے اس نے احمد بن علی بردعی سے اس نے طاہر بن اسماعیل سے وہ کہتے ہیں کہ کہا یحییٰ بن معاذ نے۔ جو شخص اپنے نفس کی آفات وعیوب کو چھپا کر رکھے۔ وہ ایسی منازل ومراتب کے جھوٹے دعوے کرنے کی سزا دیا جاتا ہے جن مراتب تک وہ نہیں پہنچا ہوتا۔

اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ کہتے تھے کہ سب لوگوں سے افضل وہ ہے جو گناہوں کو دل سے چھوڑ دے خوف سے نہیں۔

عجب اور خود پسندی سے پرہیز:

۷۲۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن منصور واعظ نے ان کو یحییٰ بن زکریا مقابری نے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ کہتے تھے۔ بچاؤ تم اپنے آپ کو عجب وخود پسندی سے اس لئے کہ خود بینی ایسا کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔ اور بے شک خود بینی وخود پسندی البتہ نیکیوں کو ایسے کھا جاتی ہیں جیسے آگ لکڑیوں کو۔

۷۲۴۹:......ہمیں خبر دی ابوسعد زاہد نے ان کو عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن حسین قاضی نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمود مروزی نے ان کو حسان بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا وہ کون سا گناہ ہے جو معاف نہیں کیا جائے گا۔ فرمایا عجب اور خود پسندی وتکبر ہے۔

اللہ اللہ کہنے کی فضیلت:

۷۲۵۰:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے انہوں نے سنا ابوالعباس عبدالعزیز بن عمر مسعودی نے دینور میں وہ کہتے تھے کہ ہمارے لئے بیان کیا تھا ابوالحسین ثوری نے کہ وہ سات دن رات سجدے میں پڑے رہے نہ کھایا نہ پیا اور نہ ہی سوئے سجدے کے شروع سے آخر تک۔ اس بات کی اطلاع جنید بغدادی۔ حضرت عطاء اور حضرت شبلی کو دی گئی یہ تینوں بزرگ اس کے پاس آئے اور آکر اس کے پاس رک گئے۔ کسی نے اسے بتایا کہ جنید اور عطاء اور شبلی تیرے پاس آکر کھڑے ہیں اس نے نظر اٹھا کر ان کو دیکھا

چنانچہ جنید بغدادی نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنے آپ کو جس تکلیف اور مشقت میں واقع رکھا میں نہیں سمجھ سکا ہوں کہ یہ کس لئے کر رہے ہیں؟ آپ ہمیں اس بارے میں کچھ بتائیے؟ ابوالحسین ثوری نے جواب میں کہا کہ میں کہتا ہوں۔ اللہ تم لوگ اللہ کہنے پر کوئی اضافہ کر سکتے ہو تو کہو۔

چنانچہ حضرت شبلی نے ان سے کہا کہ اگر آپ اللہ کہتے ہیں۔ اللہ کے حکم کے مطابق تو پھر تو اللہ کا انعام ہے اور احسان ہے اس میں جو آپ کہتے ہیں اور اگر آپ اللہ کہتے ہیں اپنے دل کے کہنے سے (یا اپنی مرضی سے) تو آپ کے لئے اللہ کی طرف سے کوئی اجر وثواب نہیں ہے۔ کہتے ہیں جلدی سے وہ سجدے میں گر گئے اور یہ کہنا شروع کیا کہ میں توبہ کرتا ہوں۔ میں توبہ کرتا ہوں۔ میں توبہ کرتا ہوں۔

حضرت جنید نے یہ منظر دیکھا تو بے ساختہ پکار اٹھے کہ بے شک شبلی کی تلواریں خون ٹپکاتی رہیں گی (یعنی حق گوئی کرتے رہیں گے۔)

(۷۲۴۷)......(۱) فی الأصل: (یحیی بن معاذ بن أکثم) وهو خطأ

(۷۲۵۰)......(۱) فی ب الفوزی . (۲)......فی ب جلس

گناہگاروں کی آہ وزاری صدیقین کے نعروں سے بہتر ہے:

۷۲۵۱:..... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی نے انہوں نے سنا ابوعلی صاحب عبید اللہ جبلی سے وہ کہتے تھے کہ اللہ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی کہ گناہ گاروں کی آہ وزاری میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے صدیقین کے نعروں سے۔

نجات دینے اور ہلاک کرنے والی تین چیزیں:

۷۲۵۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عمر مقری بن حمامی نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن علی خطمی نے ان کو محمد بن احمد بن نصر نے ان کو ابوبکر نے ان کو عبیداللہ بن محمد نے ان کو بکر بن سلیم صواف نے ان کو ابوحازم نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیز ہلاک کرنے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں۔

بہر حال نجات دینے والی تو یہ ہیں۔ اللہ سے ڈرتے رہنا خلوت میں اور جلوت میں، خوشی میں اور غصے میں حق سچ کی بات کرنا، تو انگری اور فقر دونوں میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنا۔

بہر حال ہلاک کرنے والی یہ ہیں۔ خواہش نفسانی کی اتباع کرنا۔ نفس کی تیزی کی اطاعت کرنا انسان کا اپنی ذات کو افضل سمجھنا۔ یہ ان میں سے زیادہ سخت خطرناک ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی پریشانی:

۷۲۵۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے مستدرک میں۔ ان کو اسماعیل بن محمد فقیہ نے ری میں ان کو ابوحاتم محمد بن ادریس نے ان کو سلیمان بن داؤد ہاشمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوالزناد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو کریب نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کو پریشانی ان کو تقدیر کے بعد محض ان کی خود بینی اور عجب کی وجہ سے تھی انہوں نے اپنے آپ کو اچھا جان لیا تھا اور وہ یہ بات تھی کہ انہوں نے ایک دن یہ کہہ دیا کہ اے میرے رب دن رات کی کوئی ساعت ایسے نہیں گذرتی مگر آل داؤد کا کوئی نہ کوئی فرد تیری عبادت کر رہا ہوتا ہے کوئی تیری نماز پڑھتا ہے کوئی تیری تسبیح کرتا ہے کوئی تیری تکبیر کرتا ہے اسی طرح کئی نیکیاں انہوں نے ذکر کیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے داؤد (ہوش کرو) یہ سب کچھ میرے توفیق عطا کرنے سے ہو رہا ہے اگر میری مدد نہ ہوتی تو تم بھی قوت نہیں رکھتے۔ میرے جلال کی قسم ہے میں ایک دن کے لئے ضرور تمہیں تمہارے نفس کے حوالے کروں گا۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ مگر مجھے پہلے اس بارے میں بتا دینا لہٰذا وہ اسی دن فتنہ اور پریشانی میں گھر گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا انتظار کرنے والے:

۷۲۵۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن ابراہیم حلوانی نے ان کو مطرف بن مازن نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ان کے والد نے اور عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہوں پر ندامت کرنے والا رحمت کا انتظار کرتا ہے اور خود پسندی اور خود بینی کرنے والا اللہ کی ناراضگی کا انتظار کرتا ہے۔

اور اسی کو روایت کیا ہے وشمہ بن موسیٰ بن فرات نے ان کو سلمہ بن فضل نے ان کو سفیان نے اور اس کے آخر میں اس نے زیادہ کیا ہے کہ ہر عمل کرنے والا عنقریب اپنی موت کے وقت اپنے اس عمل پر حاضر کر دیا جائے گا جو اس نے آگے بھیجا ہے۔

(۷۲۵۱)..... (۱) فی ب الحیلی

گناہ سے بڑی بلا:

۷۲۵۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبداللہ بن عبدالوہاب نے اس کو سلام بن ابوالصہباء نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اگر چہ تم لوگ ایسے نہ ہو کہ تم گناہ کیا کرو تب بھی میں تمہارے اوپر ڈرتا ہوں اس بلا سے جو گناہ سے بہت بڑی ہے اور وہ ہے خود پسندی (اپنے آپ کو دوسروں سے افضل سمجھنا۔)

۷۲۵۶:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابی عمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برتی نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہلال نے ان کو معاویہ بن قرہ نے وہ کہتے ہیں کہ (یہ اہل علم وعمل) یہ خیال کرتے تھے کہ اگر وہ لوگ گناہ گار نادم ہو کر مر جائیں تو یہ بات ان کے نزدیک زیادہ محبوب تھی اس سے یہ خود کو دوسروں سے اچھا سمجھتے ہوئے مر جائیں۔

اولاد آدم کا خسارہ میں ہونا:

۷۲۵۷:......ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو حزم بن ابوحزم نے انہوں نے سنا حسن سے وہ کہتے تھے کہ اگر اولاد آدم کا پورا کلام سچ پر مشتمل ہو اور عمل سب کا سب اچھا ہو قریب ہے کہ وہ خسارے میں واقع ہو جائے۔ کہا کہ کیسے خسارے میں پڑے گا؟ فرمایا کہ وہ اپنے نفس کو دوسروں سے اچھا سمجھے گا۔

فصل:......تمام اعمال کو حقیر و بے وزن کرنے والے اور معمولی اور چھوٹے سمجھے جانے والے مگر خطرناک گناہ

۷۲۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن موسیٰ صیدلانی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوالولید نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو غیلان نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ۔ بے شک تم لوگ کچھ ایسے اعمال کرتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی باریک تر ہوتے ہیں مگر وہ ایسے ہوتے ہیں جنہیں ہم عہد رسول میں ہلکات میں سے شمار کرتے تھے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالولید سے۔

۷۲۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو قرہ نے ان کو حمید بن ہلال نے ان کو ابوقتادہ عدوی نے ان کو عبادہ بن قرص نے وہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ کچھ ایسے امور کا ارتکاب کرتے ہو جو کہ تمہاری نظروں میں بال سے بھی باریک تر ہوتے ہیں (یعنی انتہائی معمولی) بے شک ہم لوگ ان کو مہلکات میں سے (تباہی کرنے والے) شمار کرتے تھے عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ کہا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن اسحاق نے ان کو ابونصر نے ان کو سلیمان نے ان کو حمید نے ان کو ابوقتادہ نے ان کو عبادہ بن قرط نے یا قرص نے۔ اسی مفہوم میں کے ساتھ ذکر کی ہے۔

ہلاکت میں ڈالنے والے اعمال:

۷۲۶۰:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قرہ نے اور سلیمان بن مغیرہ نے اس نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے۔ سوا اس کے کہ انہوں نے کہا ہے عبادہ بن قرص سے اور کہا ابوسلیمان ابن قرض نے اور

(۷۲۵۶)......(۱) فی ب الیزنی (۷۲۵۹)......فی الجرح والتعدیل (۶/۹۵) عبادة بن القرص ویقال ابن قرص بالهامش القرض خطأ.

(۷۲۶۰)......أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۳۵۳) ☆......فی مسند. الطیالسی (۱۳۵۳) : قرط

ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیت حاصل تھی انہوں نے بھی اسی طرح کہا کہ تم لوگ البتہ کچھ اعمال کا ارتکاب کرتے ہو۔

معمولی اعمال کی باز پرس:

۷۲۶۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوحفص جمحی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو قعنبی نے ان کو سعید یعنی ابن مسلم نے ان کو عامر بن عبداللہ بن زبیر نے ان کو خبر دی ہے عوف بن حارث نے یہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! بچانا اپنے آپ کو معمولی سمجھے جانے والے گناہوں سے بے شک اللہ کے ہاں ان کے بارے میں بھی سوال کرنے والا ذمہ دار فرشتہ مقرر ہے۔

صاحب محقرات:

۷۲۶۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحاق نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید نے ان کو ابن مسعود نے، وہ کہتے ہیں کہ محقرات گناہوں کی مثال ایسے ہے جیسے کچھ لوگ سفر میں ہوں اور وہ میدان میں چھوڑ دیئے جائیں ان کے پاس ان کا کھانا ہو جس کو انہوں نے آگ پر تیار کرنا ہو جو کہ آگ کے بغیر نہ ہو سکے لہٰذا وہ آگ جلانے کے لئے لکڑیاں وغیرہ جمع کرنے کے لئے پھیل جائیں کوئی اپلہ لائے تو کوئی ہڈی لے آئے کوئی لکڑی لے آئے حتیٰ کہ وہ اس طرح وہ سامان جمع کر لیں جس سے وہ اپنا کھانا تیار کر سکیں فرمایا کہ اسی طرح ہوتے ہیں صاحب محقرات جھوٹ بھی بول دیتا ہے، گناہ بھی کر لیتا ہے اور وہ اسی طرح کے اعمال جمع کر لیتا ہے جو اس کو منہ کے بل جہنم میں گرا دیں گے۔

• یہ روایت موقوف ہے۔ در تحقیق اس کا معنی مروی ہے ابوعیاض سے اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرفوع روایت کے۔ اور تحقیق گذر چکا ہے اس کا ذکر اس کتاب کے شروع میں کبیرہ گناہوں کے ذکر کرتے وقت۔

شیطان کا مایوس اور خوش ہونا:

۷۲۶۳:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے بغداد میں ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو قعنبی نے ان کو محمد بن ابو الفرات نے ان کو ابراہیم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک شیطان مایوس ہو چکا ہے اس بات سے کہ ارض عرب میں بتوں کی عبادت کی جائے لیکن وہ عنقریب خوش ہو جائے گا تم لوگوں سے اس کے بغیر بھی محقرات کے ساتھ اور وہی مہلکات ہوں گے قیامت کے دن۔ جس قدر استطاعت رکھتے ہو مظالم سے بچو بے شک قیامت کے دن ایک انسان نیکیاں لے کر آئے گا اور وہ یہ سمجھتا ہو گا کہ اس کی ان اعمال کی وجہ سے نجات ہو جائے گی مگر ہمیشہ کوئی نہ کوئی بندہ کھڑا ہو کر کہتا رہے گا اے میرے رب تیرے فلاں بندے نے مجھ پر ظلم کیا تھا حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اس کی نیکی اس کے اعمال نامے سے مٹا کر کم کر دو حضور نے فرمایا ہمیشہ یہی ہوتا رہے گا حتیٰ کہ اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہ رہے گی۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے کچھ لوگ سفر میں کسی میدان میں اتریں ان کے پاس لکڑیاں نہ ہوں لہٰذا لوگ لکڑیاں جمع کرنے لگ جائیں اور کچھ دیر نہ کریں فوراً لکڑیاں جمع کر لیں اور کھانا تیار کریں جو وہ ارادہ کریں فرمایا کہ اسی طرح ہیں گناہ۔

۷۲۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن خضر شافعی نے ان کو ابراہیم بن ابی طالب نے ان کو محمد بن علی بن حمزہ مروزی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابوحمزہ نے اعمش سے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ابوسعید نے دونوں نے

(۷۲۶۱)......أخرجه النسائي في الكبرى (الرقائق) وابن ماجة في الزهد من طريق سعيد بن مسلم. به (تحفة الأشراف ۱۲/۲۵۰)

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے تمہاری اس سرزمین پر اس بات سے کہ اس کی عبادت کی جائے گی لیکن وہ تم سے راضی ہو جائے گا ان اعمال کے ساتھ جنہیں تم حقیر اور معمولی سمجھتے ہو۔

حقیر اور بے وزن اعمال:

۷۲۶۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو احمد بن بکر بن محمد بن حمدان صیرفی نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو محمد بن ہیثم قاضی نے ان کو اسماعیل بن ابی اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابو حمید نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ان اعمال کو حقیر اور بے وزن کر دینے والے اعمال سے بے شک وہ تمہارے خلاف شمار کئے جاتے ہیں۔ اور تمہارے خلاف لائے جائیں گے۔

اسی طرح یہ روایت موقوف آئی ہے (صحابی تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں ہے)۔

۷۲۶۶:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحیٰی بن عبدالجبار سکری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبید اللہ ترقفی نے ان کو ابو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو خبر دی حیوۃ نے اور ابن لہیعہ نے دونوں نے کہا ہم نے سنا یزید بن ابو حبیب سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ابو عمران نے انہوں نے سنا ابو ایوب انصاری سے وہ کہتے ہیں بے شک ایک آدمی البتہ نیکی کا عمل کرتا ہے اور اسی پر آسرا کرتا ہے اور محقرات (نیکیوں کو بے قدر و قیمت کرنے والے اعمال) بھی کرتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے پاس آجاتا ہے اور ان اعمال نے اس کو خطرے میں ڈال دیا ہوتا ہے۔ اور ایک آدمی برائی کے عمل کرتا ہے اور اسی میں غرق رہتا ہے حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ کے پاس آتا ہے تو خطرے سے باہر امن والا ہوتا ہے۔

محقرات (گناہوں) کی تمثیل:

۷۲۶۷:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد آبیوردی نے ان کو انس بن عیاض لیثی نے ان کو ابو حازم نے اور میں ان کو نہیں جانتا مگر سہل بن سعد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بچاؤ تم اپنے آپ کو محقرات گناہوں سے (تمام نیکیوں کو برباد کرنے والے) محقرات گناہوں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جو کسی وادی کے پیٹ میں اتریں اور ایک آدمی ایک لکڑی لے آئے دوسرا دوسری لے آئے حتیٰ کہ اتنی لکڑیاں جمع کرلیں جس سے ان کا کھانا پک جائے بے شک محقرات گناہ جب بھی بندہ ان کو پکڑتا ہے وہ اسے ہلاک کر دیتے ہیں۔

۷۲۶۸:......ہمیں خبر دی ابو منصور عبدالقاہر بن طاہر فقیہ نے ان کو ابو سعید اسماعیل بن احمد الخلالی نے ان کو منیعی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم مروزی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو سعید بن ابو صدقہ نے ان کو قیس بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کبیرہ گناہ استغفار کے ساتھ کوئی کبیرہ نہیں ہے اور کوئی صغیرہ گناہ صغیرہ نہیں ہے اس پر اصرار کرنے کے ساتھ۔

قلیل حکمت و دانائی کثیر:

۷۲۶۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد خلدی نے ان کو ابو العباس بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سقطی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے دیکھا بعض حکما کی کتابوں میں۔ کہا گیا تھا کہ قلیل حکمت و دانائی کثیر نفع والی ہوتی ہے۔ اور قلیل سچائی کثیر صواب (درستی والی) ہوتی ہے۔ اور قلیل یقین کثیر ایمان والا ہوتا ہے۔ اور قلیل جہل کثیر نقصان والا ہوتا ہے۔ اور قلیل

اصرار کثیر سزاوار ہوتا ہے۔

برائی برائی کو پیدا کرتی ہے

۷۲۷۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن محمد رازی نے ان کو ابراہیم بن زبیر حلوانی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو جعفر بن حیان نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا شر سے الگ رہ جیسے وہ تم سے دور ہے بے شک شر شر کو ہی پیدا کرتا ہے۔

خود فریبی کے شکار:

۷۲۷۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو اوزاعی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے تھے کہ تمہارے تارک دنیا، دنیا کی رغبت رکھنے والے ہیں۔ تمہارے سعی و جہد کرنے والے سعی میں کوتاہی اور کمی کرنے والے ہیں۔ تمہارے عمل کرنے والے جہالت کا شکار ہیں۔ اور تمہارے جاہل و بے علم فریب خوردہ ہیں۔

وہ گناہ جو دل میں کھٹکے:

۷۲۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے بغداد میں ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو ابوصالح نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو عبدالرحمن بن جبیر بن نضیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو یونس بن سمعان انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں سال بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت چھوڑ کر جانے میں کوئی چیز مانع نہیں تھی سوائے مسائل پوچھنے کے بے شک ہم میں سے ایک آدمی جب ہجرت کرتا، یعنی جانے لگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے نفس میں دل میں گردش کرے کھٹکے اور تجھے ڈر لگے کہ اس پر کوئی آگاہ نہ ہو جائے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابن مہدی کی حدیث سے اس نے معاویہ سے۔

آرزو و تمنا کرنے سے پہلے سوچنا چاہئے:

۷۲۷۳:......ہمیں خبر دی ابومحمد سکری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عیاش ترقفی نے ان کو مغیرہ نے ان کو صفوان نے ان کو یحییٰ بن جابر قاضی نے انہوں نے سنا نواس بن سمعان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تھا کہ وہ کیا کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ نیکی حسن خلق (اچھے اخلاق) کا نام ہے۔ اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو پسند نہ کرے کہ وہ لوگوں کے علم میں آئے۔

۷۲۷۴:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بغوی نے ان کو عبیداللہ بن محمد عیسی نے ان کو عوانہ نے عمر بن ابی سلمہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی آدمی تمنا اور آرزو کرے تو اسے چاہئے کہ وہ سوچ لے کہ وہ کس چیز کی آرزو کر رہا ہے کیونکہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کی

(۷۲۷۲)......(۱) فی ب و کرهت

کون سی آرزو لکھی جائے گی۔

۷۲۷۵:......اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابوعوانہ نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اس کے علاوہ کہ اس نے کہا ہے ما الذی یتمنی. وہ چیز جس کی تمنا کرے۔

فیصلہ کرنے سے پہلے رب کو یاد کرنا:

۷۲۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن بن صبیح نے ان کو عبداللہ بن شیرویہ نے ان کو اسحٰق حنظلی نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے اپنے شیوخ سے انہوں نے سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ اپنے رب کو یاد کیجئے اپنے ارادے کے وقت جب کسی کام کا ارادہ کریں۔ اور اپنے حکم و فیصلے کے وقت جب آپ کوئی فیصلہ کریں۔

۷۲۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابویحییٰ حمانی نے ان کو حبیب بن سنان اسدی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابووائل سے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے فرمایا کہ گناہ دلوں میں کھٹکا کرنے والا ہوتا ہے جب تم میں سے کسی کے دل میں کوئی چیز کھٹکا پیدا کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ کام کو چھوڑ دے۔

امام احمد نے فرمایا: یعنی جو چیز تیرے سینے میں شک اور بے چینی پیدا کرے اور اس پر دل مطمئن نہ ہو۔

گناہ کے ارادہ سے بچنا:

۷۲۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد صواف نے ان کو احمد بن مغلس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابی اویس سے اس نے مالک سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ بچو ہر اس ارادے سے جو گناہ کرنے سے قبل ہوتا ہے بے شک وہ گناہ کا آغاز ہے جو اس کو ظاہر کرتا ہے اور تم اپنی خلوتوں میں اللہ سے غافل ہو جاتے ہو۔

گناہ کے قصد سے رکنا:

۷۲۷۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کادی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل نے ان کو ابو مؤمل نے ان کو سفیان نے ان کو ابوہمام نے اس نے سنا حسن سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو اپنے وہم و ارادے پر رک جاتا ہے (کیونکہ کوئی ایک بھی اس وقت تک کوئی عمل نہیں کرتا جب تک کہ اس کا قصد و ارادہ نہیں کر لیتا) اگر وہ عمل اللہ کی رضا کا ہے تو جاری رہتا ہے عمل کرنے میں اگر وہ غیر اللہ کے لئے ہے تو رک جاتا ہے۔

۷۲۸۰:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد ازہر نے ان کو غلابی نے ان کو مصعب بن عبداللہ نے ان کو مصعب بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ سلیمان بن یسار سب لوگوں سے انتہائی خوبصورت آدمی تھا۔ اس کے پاس ایک عورت آئی۔ ان سے اپنی جنسی خواہش پوری کرنے کو کہا وہ ایسا کرنے سے رک گئے۔ اس کو منع کیا۔ اس عورت نے کہا ورنہ میں تمہیں رسوا کر دوں گی۔ سلیمان اس کو وہیں گھر چھوڑ کر باہر نکل گئے۔ اور اس سے بھاگ گئے۔ سلیمان نے کہا کہ میں نے بعد میں حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھا گویا کہ میں ان کو کہہ رہا ہوں کہ آپ یوسف ہیں؟ اس نے کہا کہ جی ہاں میں یوسف ہوں جس نے ارادہ کر لیا تھا گناہ کا۔ اور آپ سلیمان ہیں جس نے ارادہ بھی نہیں کیا تھا۔ (یہ تعریض ہے حضرت یوسف اور حضرت سلیمان سے۔)

(۱)......أظن أنها تحتاج ترتيب فلتنظر

نفس کا محاسبہ کرنا:

۷۲۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو ابوالحسن بصری نے ان کو ہیثم بن جمیل نے ان کو ابن مبارک سے حسن نے وہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن آسان حساب والے وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے دنیا میں اپنے نفسوں کا محاسبہ کیا ہوگا اور حساب لیا ہوگا۔ اور اپنے گناہ کے خیالوں کے وقت رک گئے ہوں گے اور سوچا ہوگا اور اپنے اعمال سے پہلے بھی رک کر سوچا ہوگا۔ اگر ان کے اعمال ان کے فائدے کے تھے تو ان کو جاری رکھا تھا اور اگر وہ ان کے نقصان والے تھے تو ان سے رک گئے تھے۔
سوائے اس کے نہیں کہ قیامت کے دن معاملہ ان لوگوں پر مشکل اور ثقیل ہوگا جنہوں نے معاملے کا تخمینہ کیا ہوگا دنیا میں اور بغیر محاسبے کے اسے لیا ہوگا وہ لوگ پائیں گے اللہ تعالیٰ کو کہ اس نے تو ان کے ذرے ذرے برابر کو بھی گن کر محفوظ کر رکھا ہوگا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

مالھٰذا الکتاب لایغادر صغیرۃ و لا کبیرۃ الا احصاھا.

کیا ہوا اس تحریر نامے کو کہ یہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتا ہے نہ بڑی کو مگر سب کو اس نے محفوظ کر رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے کچھ مخفی نہیں:

۷۲۸۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے ان کو ربیع بن منذر ثوری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ربیع بن خثیم نے وہ کہتے ہیں کہ مخفی سے مخفی باتیں جو لوگوں سے مخفی رکھی جاتی ہیں کون چھپائے گا ان کو اللہ سے، ان کا سوچنا اور خیال آنا ہی اس کے آگے ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ کہتے تھے کہ ان کا علاج صرف یہ ہے کہ توبہ کرے پھر دوبارہ وہ غلطی نہ کرے۔

شیطان اہل معرفت کی تاک میں رہتا ہے:

۷۲۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے وہ کہتے تھے کہ انہوں نے سنا ابومحمد جریری سے انہوں نے سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ دشمن اہل معرفت کی تاک میں اور گھات میں رہتا ہے ارادے کے وقت جیسے آدم علیہ السلام کی مثال ہے۔ جیسے ہی اس نے خلود کا اور ہمیشہ رہنے کا ارادہ کیا کہ وہ خلود جنت میں ہے دشمن اس کے پاس پہنچ گیا اور اس کے دل میں وسوسہ ڈالا اور بولا۔ کیا میں تجھے ہمیشگی والے درخت کے بارے میں نہ بتادوں میں اور ایسی حکومت کے بارے میں جو پرانی ہی نہ ہو بتا نہ دوں؟ جب اس نے ایسی چیز کا دعویٰ کیا تھا جس کا اس کو کوئی اختیار نہیں تھا۔ پس ساری مخلوق اسی ڈگر پر چل رہی ہے۔

۷۲۸۴:......ہمیں خبر دی ابوسعید صیرفی نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو علی بن ابی مریم نے وہ کہتے ہیں کہا عمرو نے کہ میں گھر سے نکلا اور میں نوعمر تھا اور میں نے ارادہ کیا بعض ان ارادوں میں سے جو نوعمر ارادہ کرتے ہیں یا سوچتے ہیں لہٰذا میں ابوطالب قصاص کے پاس سے گذرا اور لوگ ان کے پاس جمع تھے میں بھی ان کے ساتھ رک گیا۔ اور پہلی بات جس کی اس نے کلام کی تھی وہ یہ تھی اے برائی کا قصد وارادہ کرنے والے کیا تجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ ارادوں کا پیدا کرنے والا اس ارادے سے خوب آگاہ ہے۔ کہتے ہیں کہ (میں جو کسی غلط ارادے سے نکلا تھا) گر کر بیہوش ہوگیا میں ہوش میں توبہ کرنے کے ساتھ آیا تھا۔

اعمال کے سبب دل جوش مارتے ہیں:

۷۲۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد مقری نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ”ح“۔

(۱)......یوجد سقط

اور ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن زوادرازی نے ان کو طاہر بن عبداللہ شعمی نے ان کو القطو ان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک نیک لوگوں کے دل ان کے نیک اعمال کے ساتھ جوش مارتے ہیں اور بروں کے دل ان کے برے اعمال کے ساتھ جوش مارتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے ارادوں اور خیالوں کو دیکھتے ہیں۔ لہٰذا تم اپنے مقصد وارادوں کو غور کرو (دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔)

خلوت میں خیانت کرنے والے کا راز فاش ہوجاتا ہے:

۷۲۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا محمد بن عبدان خادم جامع مسجد سے اس نے سنا ابوعثمان زاہد سے وہ کہتے تھے کہ ڈرتو جامع کے رب سے بے شک جامع غیر مستخدم ہے پھر کہتے تھے تمہارے دل کی مخفی باتیں تمہاری ذات سے بھی مخفی ہیں مگر مخفی راز پر آگاہی رکھنے والا تمہاری نگرانی میں ہے۔

۷۲۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو حمزہ نے ان کو بشر بن صالح نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے مبارک ہے اس آنکھ کے لئے جو سوجاتی ہے اور وہ اپنے دل میں گناہوں کی باتیں نہیں سوچتا اور وہ آنکھ بیدار ہوتی ہے تو گنہگار نہیں ہوتی۔

۷۲۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوالحسین علی بن بندار زاہد سے وہ کہتے تھے جو شخص خلوت میں اللہ کے امر میں خیانت کرتا ہے جلوت میں بھی اس کا پردہ فاش ہوجاتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے تھے ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب مفسر نے (بعض شعراء کے کلام میں سے۔)

یا کاتم السر ومخفیه
این من اللّٰه تواریه
بارزت بالعصیان رب العلی
وانت من جارک تخفیه

اے گناہوں کو چھپانے اور مخفی کرنے والے تو ان کو اللہ سے کہاں جا کر چھپائے گا۔

تو گناہوں کو رب علیٰ کے سامنے تو کھل کر کرتا ہے اور تو ان کو اپنے پڑوسی سے چھپاتا پھرتا ہے۔

مروت اور توکل:

۷۲۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوالحسن علی بن احمد بن ابراہیم ابوشنجی سے ان سے پوچھا گیا کہ جوان مردی کیا ہے؟ فرمایا خلوت میں جو اچھا ہو، پھر پوچھا گیا کہ مروت کیا ہے؟ فرمایا جو چیز نیکی بدی لکھنے والے فرشتوں کو ناپسند ہو اس کو ترک کردینا۔ پھر ان سے توکل کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا توکل یہ ہے کہ تو اپنے آگے آگے کھائے اور سکون قلب کے ساتھ لقمہ رکھ دے یہ سوچ کر کے کہ جو تیرے نصیب کا ہے وہ تم سے فوت نہیں ہوگا بلکہ تمہیں وہ ملے گا۔

جو شخص خلوت میں اللہ تعالیٰ کو نگران بنائے:

۷۲۸۹:......(مکرر ہے) میں نے ابوحازم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سنا احمد بن حفص سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن احمد نہری

(۷۲۸۵)......(۱) فی ب یزداد (۷۲۸۹)......(۱) فی ب وتمضغ

سے ان کو احمد بن محمد انصاری نے ان کو اسماعیل بن معاذ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا میرے بھائی یحییٰ بن معاذ رازی نے۔

جو شخص اللہ کی عبادت کرتا ہے خطرات میں اللہ اس کی حاجت پوری کرتا ہے خطرات میں، یعنی ترک گناہ سے تھے جب وہ اس کے دل پر کھٹکے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبدالرحمن سے سناوہ کہتے تھے جو شخص خلوت میں اللہ کو نگران بناتا ہے وہ اس کے اعضاء کی بھی حفاظت کرتا ہے۔

۷۲۹۰:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو ابن مہدی نے ان کو اسرائیل نے ان کو خصیف نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام نے کہا تھا۔ لیعلم انی لم اخنه بالغیب. (میں نے یہ وضاحت اس لئے کروائی ہے) تاکہ عزیز مصر جان لے کہ میں نے اس کی غیر موجودگی میں اس کی کوئی خیانت نہیں کی تھی۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے اس سے کہا کہ حتیٰ کہ ارادہ بھی نہیں کیا تھا غلطی کرنے کا؟ تو حضرت یوسف نے فرمایا۔ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارة بالسوء. میں اپنے نفس کو پاک نہیں قرار دیتا بے شک نفس تو برائی کا بہت حکم کرنے والا ہوتا ہے۔

۷۲۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن محمد بن فنجویہ دینوری نے دامغان میں ان کو عبداللہ بن محمد بن شیبہ نے ان کو محمد بن ابراہیم بلجانی اصفہانی نے ان کو عمر بن عبداللہ خیاری نے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار

۷۲۹۲:......مجھے خبر دی محمد بن سہل نے ان کو ربیع بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا الشافعی رحمۃ اللہ علیہ سے وہ شعر کہتے تھے:

اذا ما خلوت الدهر یوما
فلا تقل خلوت ولکن قل علی رقیب
ولا تحسبن اللّٰه یغفل ساعة
ولا ان مایخفی علیه یغیب
غفلنا العمر واللّٰه حتی تدارکت
علینا ذنوب بعدهن ذنوب
فیالیت ان اللّٰه یغفر مامضٰی
ویأذن فی توباتنا فنتوب

جب تم کسی دن کچھ دیر کے لئے خلوت میں جاؤ تو یہ مت کہنا کہ میں اکیلا ہوں بلکہ یہ کہنا کہ مجھ پر نگران موجود ہے۔ اور مت گمان کرنا اللہ کو کہ وہ کسی لمحے بھی بے خبر ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ کوئی مخفی چیز اس سے مخفی ہے۔ ہم نے عمر بھر غفلت میں گذاری حتیٰ کہ ہمارے اوپر گناہ در گناہ جمع ہو گئے۔ کاش کہ جو گناہ گذر چکے ہیں اور ہمیں توبہ کرنے کا حکم دے پس ہم توبہ کریں۔

۷۲۹۳:......ہمیں شعر سنائے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے۔ وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ طلحی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے حبیب بن نصر نے محمود وراق سے:

الا ایها المستطرف الذنب جاهلاً
هو اللّٰه لاتخفی علیه السرائر
فان کنت لم تعرفه حین عصیته

فـــان الـــذی لایـــعـــرف الـــلـــه کـــافـــر
ان کـــنـــت مـــن عـــلـــم بـــه فـــد عـــرفـــه
عـــصـــیـــت فـــانـــت الـــمـــستهیـــن الـــمـــجـــاهـــر
فـــایـــهـــا حـــالـــک اعـــتـــقـــدت فـــانـــه
عـــلـــیـــم بـــمـــا تـــطـــوی عـــلـــیـــه الـــضـــمـــائـــر

اے نادانی سے ہر نیا گناہ کرنے والے وہ ذات جس پر تمام مخفی باتیں پوشیدہ نہیں ہیں۔ وہ صرف وہی اللہ ہی تو ہے۔
اگر تم ایسے ہو کہ اس وقت اس کو نہیں پہچانتے ہو جب تم گناہ کرتے ہو تو بے شک وہ شخص جو اللہ کو نہیں پہچانتا وہ کافر ہوتا ہے۔
اور اگر تم اس کو جانتے ہوئے پہچانتے ہوئے اس کی نافرمانی کرتے ہو تو پھر تم اللہ کی توہین کرنے والے اعلانیہ نافرمان ہو۔
اے وہ شخص جس کی یہ حالت پکی ہو چکی ہے سن لو اللہ تو ان تمام خفیہ رازوں کو جانتا ہے جو ضمیر میں پوشیدہ ہیں۔

بنی اسرائیل کے ایک لاولد کا واقعہ:

۷۲۹۴:..... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء ان کو ابوسعید بن اعرابی نے مکہ مکرمہ میں ان کو حسین بن محمد زعفرانی نے ان کو عمرو بن محمد عنقزی نے ان کو اسباط بن نصر نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے ان کو معاذ بن جبل نے کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی لاولد تھا اس کے بچے نہیں ہوتے تھے، وہ باہر جاتا جب وہ کسی لڑکی کو دیکھتا بنی اسرائیل میں سے جس پر پوشاک ہوتی اس کو دھوکے سے بلا کر گھر میں لے جاتا اور اس کو قتل کر دیتا اور اس کو تہہ خانے میں ڈال دیتا (یا غلے والی کٹھی کلھوٹی میں) اسی دوران اس کو دو لڑکے ملے جو دونوں بھائی تھے اس نے ان دونوں کو پکڑ کر قتل کر دیا اور ان کو بھی تہہ خانے میں پھینک دیا۔ اس کی بیوی مسلمان تھی وہ اس کو منع کرتی رہتی تھی اس قبیح جرم سے اور اس سے وہ کہتی تھی کہ میں تجھے اللہ کی طرف سے سزا و بدلہ سے ڈراتی ہوں اور وہ کہتا تھا کہ اللہ مجھے نہیں پکڑتا اگر پکڑتا ہوتا تو فلاں دن جو کچھ میں نے کیا تھا اس پر وہ مجھ کو پکڑ لیتا وہ کہتی تھی کہ ابھی تک تیرا برتن نہیں بھرا جب بھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے پکڑ لے گا۔ جب اس نے دو بچوں کو قتل کیا جو دونوں بھائی تھے۔ تو ان کا باپ بچوں کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا مگر ہزار تلاش کے بعد بچوں کا پتہ نہ چلا لہٰذا وہ انبیاء بنی اسرائیل میں سے کسی نبی کے پاس گئے اور ان کو جا کر یہ پریشانی سنائی انہوں نے پوچھا کہ کیا ان دونوں کے کھیلنے کا کوئی کھلونا یا کوئی چیز ہے جس کے ساتھ وہ کھیلتے تھے۔ اس نے کہا کہ جی ہاں ہے۔

ان کا ایک چھوٹا سا کتا ہے انہوں نے اسے طلب کیا وہ اس کو لے آئے اس نبی نے اپنی انگوٹھی اس کتے کی آنکھوں کے سامنے رکھی اس کے بعد اسے چھوڑ دیا اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کے جس گھر میں یہ کتا پہلے پہل داخل ہو گا اس میں میت ہیں۔ کتا متوجہ ہوا اور وہ کئی گھروں کے بیچوں بیچ اس گھر میں داخل ہوا لوگ اس کے پیچھے پیچھے داخل ہوئے انہوں نے دونوں لڑکے ایک اور لڑکے سمت مقتول پائے جنہیں اس نے تہہ خانے وغیرہ میں پھینک دیا تھا وہ اس کو پکڑ کر اس نبی کے پاس لے گئے انہوں نے اس کو پھانسی لگانے کا حکم دے دیا جب وہ لکڑی پر اٹھایا گیا تو اس کی بیوی آئی اس نے کہا کہ میں تجھے نہیں ڈراتی تھی آج کے دن سے اور تجھے بتاتی تھی کہ اللہ نے تجھے مہلت دی ہوئی ہے وہ تجھے نہیں چھوڑے گا۔ اور تم یہ کہتے تھے کہ اگر وہ پکڑتا تو فلاں دن پکڑ لیتا میں تجھے کہتی تھی کہ ابھی تیرا برتن نہیں بھرا خبردار اب وہ بھر چکا ہے۔

اپنے نفس کو خواہشات کے فتنہ میں نہ ڈالو:

۷۲۹۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد علی بن محمد حبیبی نے مرو میں اور مجھے خبر دی ہے محمد بن ابراہیم نقاد نے ان کو اسماعیل بن

(۷۲۹۳)..... (۱) فی ب المستهزیء

(۷۲۹۴)..... (۱) سقط الف داراً من المخطوطة

ابراہیم بن مغیرہ نے ابن اخت عبداللہ بن مبارک نے ان کو حفص بن سالم نے ان کو مقاتل بن حیان نے ان کو خبر دی عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

ذالکم بانکم فتنتم انفسکم.

لیکن تم نے اپنے نفسوں کو فتنے میں ڈال دیا تھا (پھسلا دیا تھا)۔

ابن عباس نے فرمایا کہ بالشھوات خواہشات کے ساتھ۔اور

وتربصتم. اور انتظار کیا تم نے۔ ای بالتوبة یعنی توبہ کے ساتھ۔

وغرتکم الا مانی. بہکا دیا تم کو آرزوؤں نے۔قال التسویف بالاعمال الصالحه. نیک اعمال کی تاخیر نے۔

حتّٰی جآء امر اللّٰه۔یہاں تک کہ آ گیا اللہ کا حکم۔قال الموت. فرمایا کہ موت آ گئی۔

وغرکم باللّٰه الغرور. اور تمہیں بہکا دیا اس دغاباز نے۔ قال الشیطان. فرمایا کہ شیطان مراد ہے۔

زمین سب کچھ بیان کرے گی:

۷۲۹۶:..... ہمیں خبر دی علی بن زید بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل ترمذی نے ان کو ابن ابو السری نے ان کو رشدین بن سعد نے ان کو یحییٰ بن ابوسلیمان نے ان کو ابو حازم نے ان کو انس نے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا۔ بے شک زمین قیامت کے دن ہر اس عمل کی خبر دے گی جو اس کی پشت پر کیا گیا تھا۔پھر آپ نے سورۃ پڑھی۔اذا زلزلت الارض زلزالها. آپ اس کو پڑھتے گئے حتیٰ کہ جب اس آیت پر پہنچے یومئذ تحدث اخبارها. زمین جس دن اپنی خبریں بیان کرے گی۔

حضور نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا قیامت کے دن اس کی خبریں وہ ہوں گی جو وہ بیان کرے گی جو کچھ اس کی پشت پر عمل کیا گیا تھا۔

۷۲۹۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو احمد بن محمد بن حجاج نے رشدین بن سعد سے ان کو زید بن بشر حضرمی نے ان کو رشدین بن سعد نے اس نے اس کو ذکر کیا سوا اس کے کہ انہوں نے کہا انہوں نے سنا انس بن مالک سے لیکن یہ نہیں کہا کہ ہمیں جبرائیل نے حدیث بتائی۔ بلکہ یوں کہا کہ اخبار ها.

اس نے ذکر کیا اور دوسروں نے اس کی مخالف بیان کی یحییٰ بن سلیمان سے انہوں نے اس کو روایت کیا جیسے ذیل میں ہے۔

زمین کی خبریں:

۷۲۹۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب عدل نے ان کو احمد بن خلیل بغدادی نے ان کو ابوجعفر نے ان کو احمد بن حجاج نے ان کو ابوالعباس خراسانی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو سعید بن ابی ایوب نے ان کو یحییٰ بن ابوسلیمان نے ان کو سعید مقری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے یہ آیت پڑھی:

یومئذ تحدث اخبارها

اس دن زمین اپنی خبریں بتائے گی۔

(۷۲۹۵)..... (۱) فی ب القفار (۷۲۹۶)..... (۱) فی ب سعید (۷۲۹۷)..... (۱) فی ب سعید

تنبیه من اول هذا الحديث (۷۳۱۸) حتى الحديث رقم (۸۰۶۰) قام بعمل الهامش الأخ أبويعلى القويسنى

لوگوں نے کہا گیا گوتم لوگ جانتے ہو کہ زمین کی خبریں کیا ہیں؟ پھر بولے اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک زمین کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر بندے یا ہر بندی کے بارے ہر اس عمل کے بارے میں شہادت دے گی جو انہوں نے اس کی پشت پر کیا تھا کہ یوں کہے گی فلاں فلاں دن انہوں نے فلاں فلاں غلط کام کیا تھا یا نیک کام کیا تھا یہی اس کی اخبار ہیں۔

امام احمد نے کہا کہ یہ روایت راشدین بن سعد کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ اور رشدین ضعیف ہے۔

جو شخص استراحت پالے وہ مردہ نہیں:

۷۲۹۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابن فضیل نے ان کو عاصم احول نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی حسن بصری کو نہیں سنا کہ وہ کسی شعر سے تمثل پکڑتے ہوں کبھی بھی سوا اس کے کہ میں نے ان کو سنا تھا وہ اس شعر سے مثال اخذ کرتے تھے۔

لیس من مات فاستراح بمیت

انما المیت میت الاحیاء

جو شخص (آرام) واستراحت پالے وہ مردہ نہیں ہے حقیقت میں مردہ تو وہ ہے جو زندہ رہ کر بھی مردہ ہو۔

اس کے بعد وضاحت فرمائی کہ اللہ نے سچ فرمایا اللہ کی قسم بے شک شان یہ ہے کہ ایسا شخص زندہ جسم والا اور مردہ دل والا ہوتا ہے۔

ہمیں خبر دی ابن فضیل نے ابوسفیان حمیری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی حسن بصری کو کسی شعر سے مثال پیش کرتے نہیں دیکھا سوائے اس شعر کے:

لیس الفتی ما کان قدم من تقی

اذا عرف الداء الذی هو قاتله

وہ شخص جوانمرد نہیں ہے۔ جب اس بیماری کو پہچان لے جو اس کو ہلاک کرنے والی ہے۔

اس وقت وہ متقی بن جائے یا متقی بننے کی کوشش کرے۔

۷۳۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمن بن احمد موذن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن اسحاق نے وہ کہتے تھے میں نے سنا یونس بن عبدالاعلی سے وہ کہتے تھے کہ مجھے مسلم خواص نے عبداللہ بن مبارک سے شعر سنائے تھے۔

رأیت الذنوب تمیت القلوب

ویتبعها الذل ادمانها

وترک الذنوب حیات القلوب

وخیر لنفسک عصیانها

وهل بدل الدین الا الملوک

واحبار سوء ورهبانها

وباعوا النفوس لم یربحوا

وفی البیع لم یغل اثمانها

لقد وقع القوم فی جیفة

بیــن لــذی الــعــقــل انتــانهــا

تو دیکھے گا کہ گناہ دلوں کو مردہ کر دیتے ہیں اور گنہگار کے پیچھے دائمی ذلت لگا دیتے ہیں اور گناہوں کو چھوڑ دینا دلوں کی زندگی ہے۔اور نفس کی نافرمانی کرنا تیرے لئے بہتر ہے۔دین کو نہیں تبدیل کیا مگر بادشاہوں اور علماء سوء اور درویشوں نے (یعنی برے عالموں اور برے پیروں نے) اور انہوں نے نفسوں کو (یعنی اپنے ضمیروں کو) بیچا پھر نہیں نفع کمایا انہوں نے فروخت میں جس (سودگری) میں ان کی گراں قیمت نہیں لگی تھی۔البتہ تحقیق لوگ مردار میں واقع ہو گئے ہیں (یعنی حرام خوری میں لگ گئے ہیں) آپ صاحب عقل کے لئے اس مردار کی بدبو واضح کیجئے۔

تقوی کا تقاضا:

۷۳۰۱:......ہمیں شعر بیان کئے ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو شعر بیان کئے عبداللہ بن حسین کاتب نے مجھے شعر سنائے ابن الانباری نے ابن المعتز کے:

خــل الــذنــوب حــقــيــرهــا

وكثيــرهــا فهــو التــقــى

كــن مثــل مــاش فــوق ارض

الشــوك يــحــذر مــا يــرى

لاتــحــقــرن صــغــيــرة

ان الــجــبــال مــن الــحــصــى

معمولی گناہوں کو بھی چھوڑ دیجئے اور بڑے گناہوں کو بھی یہی تقوی کا تقاضا ہے ایسے ہو جیسے پیدل ننگے پاؤں چلنے والا کانٹوں والی زمین پر بچ بچ کر چلتا ہے اس چیز سے جس کو وہ دیکھتا ہے۔اور چھوٹے گناہ کو چھوٹا نہ سمجھ (کیا تم نہیں دیکھتے کہ) پہاڑ بھی چھوٹی کنکریوں سے مل کر بنتے ہیں۔

۷۳۰۲:......ہمیں خبر دی ابوسعید صیرفی نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے حسن بن عبدالرحیم نے جو کہ بنی تیم کے ایک آدمی نے کہے تھے۔

انــوح عــلــى نــفــســى وابــكــى خــطــيــئــة

تــقــود خــطــايــا اثــقــلــت مــنــى الــظــهــرا

فــيــا لــذة كــانــت قــلــيــلا بــقــاءهــا

ويــا حســرة دامــت ولــم تبــق لــى عــذرا

میں اپنے نفس پر نوحہ کرتا ہوں اور گناہ پر روتا ہوں جو بہت سارے گناہوں کو کھینچ لاتا ہے۔اس گناہ نے میری پیٹھ بوجھل کر دی ہے۔ہائے افسوس اس لذت پر جس کی بقا بہت کم ہے اور ہائے ندامت و مایوسی جو ہمیشہ کے لئے ہے جس نے میرے لئے عذر معذرت کی گنجائش بھی نہیں چھوڑی۔

ایک زاہد کی نصیحت:

۷۳۰۳:......ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوعثمان حیری زاہد کی مجلس میں حاضر ہوا وہ باہر نکلے اور

اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ جہاں وعظ ونصیحت کرنے کے لئے بیٹھتے تھے۔اور خاموش ہوگئے یہاں تک کہ ان کی خاموشی لمبی ہوگئی۔لہٰذا ایک آدمی نے ان کو آواز دی جس کو ابوالعباس کہتے تھے یہ دیکھا جارہا ہے کہ آپ اپنے سکوت اور خاموشی میں کچھ فرمائیں گے لہٰذا انہوں نے شعر کہا۔

وغیر تقی یامر الناس بالتقی
طبیب یداوی والطبیب مریض

غیر متقی شخص ہے جولوگوں کو تقویٰ کا حکم دے رہا ہے وہ تو ایسا معالج ہے جو علاج کرتا ہے حالانکہ وہ معالج خود بیمار ہے۔

کہتے ہیں کہ اس شعر کا یہ اثر ہوا کہ لوگ دھاڑ مار مار کر رونے لگے۔(کیونکہ حضرت عثمان حیری زاہد یہ بات از راہ کسر نفسی اپنے بارے میں فرمارہے تھے۔)

۷۳۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابومحمد عبداللہ بن محمد شعرانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سے وہ یہ شعر سناتے تھے:

اسأت ولم احسن وجئتک هاربا
واین لعبد من موالیه مهرب
یؤمل غفرانا فان خاب ظنه
فما احد منه علی الارض اخیب

برائی کی ہے میں نے اور میں نے کوئی نیکی نہیں کی اور اب میں بھاگ کر آپ کے پاس آیا ہوں اور ایک غلام کے لئے اپنے آقاؤں سے بھاگ کر جانے کی کہاں جگہ ہوگی بخشش کی آرزو کرتا ہے اگر اس کا گمان ناکام ہوگیا (یعنی مغفرت اگر نہ ہوسکی تو) تو دھرتی پر اس سے بڑا نامراد کوئی ایک بھی نہیں ہوگا۔

حضرت ابوبکر ساسی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا:

۷۳۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابواحمد محمد بن احمد بن موسیٰ سے انہوں نے سنا ابوبکر ساسی واعظ سے وہ اپنی دعا میں کہتے تھے۔

یامن لاتضره الذنوب ولاتنقصه المغفرة هب لی مالا یضرک واعطنی مالاینقصک.

اے وہ ذات جس کو گناہ نقصان نہیں پہنچاتے اور جس کو مغفرت کمی نہیں کرتی مجھے وہ چیز عطا کر دیجئے جو آپ کو نقصان نہیں دیتی اور مجھے عطا کیجئے وہ چیز جو آپ کو کمی نہیں کرتی۔

ایک عابد کی گریہ وزاری:

۷۳۰۶:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو محمد بن حسین برجلانی نے ان کو روح بن سلمہ وراق نے۔

ہم لوگوں نے ایک عابد کے ساتھ رات گذاری مقام سیراف میں ساحل سمندر پر انہوں نے عبادت کے دوران رات کو رونا شروع کیا ہمیشہ روتے رہے حتیٰ کہ ہم نے فجر طلوع ہونے کا خوف کیا اور ہم نے کوئی بات نہیں کی دوران دعا انہوں نے یہ کلمات بھی کہے۔

جرمی عظیم وعفوک کبیر فاجمع بین جرمی وعفوک یا کریم.

میرا جرم بہت بڑا ہے اور تیری معافی بھی بڑی ہے میرے جرم کو اور اپنی معافی کو اکٹھے کر اے کریم۔

ان دعائیہ کلمات کا یہ اثر ہوا کہ ہر کونے سے چیخ چیخ کر رونے لگے۔

حسین بن فضل کے اشعار:

۷۳۰۷۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوالقاسم حسین بن محمد لغوی سے انہوں نے سنا ابراہیم بن مضارب بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے۔ میں داخل ہوا حسین بن فضل کے پاس حالانکہ وہ وفات کے قریب تھے ان کی آنکھیں ڈوبی ہوئی تھی۔ مجھ سے کہا لکھئے اے مضارب۔

ایا من لا یخیب الیہ راجی
ولم یراہ الھاج المناجی

ویا ثقتی علی سرفی وجرمی
وایثار التمادی فی اللجاج

اقلنی عثرتی واغفرلی ذنوبی
وھب لی منک عفوا واقض حاجی

فمالی غیر اقراری بجرمی
وعفوک حجۃ یوم احتجاجی

اے وہ ذات جس کی طرف امید باندھنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا حالانکہ نہیں دیکھا اس کو حج کا قصد وارادہ کرنے والے سرگوشی کرنے والے نے اے میرا یقین میرے اسراف پر اور میرے جرم پر اور میرا ایثار میرے اصرار میں حد سے بڑھنے پر میری لغزش کو کم فرما میرے گناہ معاف فرما۔ اور میرے لئے اپنی طرف سے درگذر فرما اور میری حاجت پوری فرما۔ میرے لئے اپنے جرم کے اقرار کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے اور تیرا درگذر کرنا میرے لئے حجت اور دلیل ہوگا جس دن میں دلیل حجت پیش کروں گا۔

یحییٰ بن معاذ رازی کے اشعار:

۷۳۰۸۔ ہمیں شعر سنائے استاذ ابوالقاسم حبیبی نے ان کو شعر سنائے ان کے والد نے ان کو علی بن محمد وراق نے ان کو یحییٰ بن معاذ رازی نے۔

جلالک یا مھیمن لا یبید
وملکک دائم ابدا جدید

وحکمک نافذ فی کل امر
ولیس یکون الا ما ترید

ذنوبی لا تضرک یا الٰھی
وعفوک نافع وبہ تجود

فھبالی وان کثرت وجلت

(۷۳۰۷)۔۔۔۔(۱) ھکذا فی الأصل

فانت اللّٰہ تحکم ماترید

فلست علی عذاب اللّٰہ اقویٰ

وانت بغیرھا لاتستفید

فنعم الرب مولانا وانا

لنعلم اننا بئس العبید

وینقص عمرنا فی کل یوم

ولا زالت خطایانا تزید

قصدت الی الملوک بکل باب

علیہ حاجب فظ شدید

وبابک معدن للجود یامن

الیہ یقصد العبد الطرید

اے حفاظت ونگہبانی کرنے والی ذات تیرا جلال وعظمت بوسیدہ نہیں ہوتا تیری بادشاہت دائمی ہے ہمیشہ نئی ہے تیرا حکم ہر معاملے میں جاری ہے اور وہی کچھ ہوتا ہے جو کچھ تو ارادہ کرتا ہے۔اے میرے معبود میرے گناہ تیرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور تیرا درگذر کرنا فائدہ دینے والا ہے اور اسی کے ساتھ تو سخاوت کرتا ہے تو مجھے بھی وہ عطا کر اگر چہ وہ سخاوت بہت زیادہ ہے اور بہت بڑی ہے۔بس تو اللہ ہے جو کچھ تو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے۔ مجھے تو اللہ کا عذاب برداشت کرنے کی سکت نہیں ہے،اور تو بغیر مجھے عذاب دینے کے مجبور بھی نہیں ہے۔پس بہترین رب ہمارا آقا و مولیٰ ہے اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ ہم بدتر غلام ہیں تیرے،اور ہر روز ہماری زندگی کم ہورہی ہے اور ہمارے گناہ ہمیشہ بڑھتے جارہے ہیں، میں نے ہر بادشاہ کے دروازے کا رخ کیا ہے مگر وہاں سخت بداخلاق دربان کھڑا ہے صرف تیرا ہی دروازہ ہے جو جود وسخا کی کان ہے اسی کی طرف ہی ہر دروازے سے بھگایا ہوا غلام آنے کا قصد وارادہ کرتا ہے۔

سلامتی کے برابر کوئی شے نہیں:

۷۳۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال بزار نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو قاسم بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ایک آدمی کے عمل کثیر ہیں اور گناہ بھی کثیر ہیں دوسرا آدمی ہے اس کے عمل قلیل ہیں اور گناہ بھی قلیل ہیں (کون سا اچھا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں سلامتی کے برابر کسی شے کو قرار نہیں دیتا اور ابومعاویہ کی ایک روایت میں ہے حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ان سے ایک آدمی نے پوچھا دونوں میں سے کون زیادہ پسندیدہ ہے تیرے نزدیک ایک آدمی کے عمل زیادہ ہیں اور گناہ بھی زیادہ دوسرے کے عمل کم ہیں اور گناہ بھی کم ہیں۔ابن عباس نے فرمایا میں سلامتی کے برابر کسی شئی کو نہیں سمجھتا۔

سعی وکوشش میں سبقت:

۷۳۱۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی خزاز نے ان کو اسماعیل بن خلیلا ی نے ان کو علی بن مسہر نے ان کو یوسف بن میمون نے ان کو عطاء نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا۔

جس آدمی کو یہ بات اچھی لگے کہ ہمیشہ نیکی کی کوشش میں سبقت کرتا رہے اس کو چاہئے کہ وہ گناہوں سے باز آجائے۔

۷۳۱۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حامد بن محمد ہروی نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق بن ابراہیم بن فضل مروزی نے بغداد میں ان کو سوید بن سعید نے ان کو علی بن مسیب نے اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔اس روایت میں یوسف بن میمون متفرد ہے۔اور وہ منکر الحدیث ہے۔

کثرت عمل پر یقین نہ کرو:

۷۳۱۲:..... ہمیں خبر دی ابو سعید صیر فی نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابی الدنیا نے ان کو علی بن ابی مریم نے ان کو محمد بن سعید نے ان کو اشعث بن شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عون نے کہا کہ کثرت عمل پر یقین نہ کر، کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ وہ تم سے قبول کئے جائیں گے یا نہیں اور اپنے گناہوں سے بھی بے خوف نہ رہ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ وہ تم سے مٹائے جائیں گے یا نہیں۔تیرے اعمال تیری نظروں سے اوجھل ہیں تم نہیں جانتے کہ اللہ ان کے بارے میں کیا فیصلہ کرنے والا ہے کیا وہ ان کو علیین میں رکھے گا یا سجین میں۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا:

۷۳۱۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقے میں بیٹھا تھا انہوں نے میری طرف اور میری ضعیفی کی طرف دیکھا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اور کہا۔

ھا ان مددت یدی الیک فردھا

بالوصل لابشماتۃ الحساد

اے میرے مالک میں نے تیری طرف اپنے ہاتھ اٹھائے ہیں اب تو ان کو حاسدوں کے خوش کرنے کے ساتھ نہ واپس لوٹا بلکہ وصل و کامیابی کے ساتھ لوٹا۔

افضل عصمت:

۷۳۱۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو مستملی کی تحریر کے ساتھ پڑھا انہوں نے سنا ابو احمد محمد بن عبدالوہاب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو المساور محمد بن عبدالجبار عبدی نیسا پوری سے انہوں نے سنا اصمعی سے نیسا پور میں انہوں نے سنا معتمر سے وہ کہتے تھے۔ان من افضل العصمة ان لا تقدر بے شک افضل عصمت اور افضل طریقے سے گناہ سے بچنا یہ ہے تو گناہ پر قدرت ہی نہ رکھے۔گناہ پر قادر ہی نہ ہو۔

دنیا حفاظت و ہلاکت کا گھر ہے:

۷۳۱۵:..... ہمیں خبر دی ابو سعید صیر فی نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن ادریس نے ان کو عبدالصمد بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف اصفہانی نے اپنے بعض بھائیوں کو لکھا۔ اما بعد. بے شک دنیا اللہ کی عصمت و حفاظت کا گھر ہے یا ہلاکت کا ہے اور آخرت اللہ کی معافی کا اور درگذر کرنے کا گھر ہے یا آگ کا گھر ہے۔

۷۳۱۵ (مکرر ہے) کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابن ابی الدنیا نے ان کو سعید بن سعید نے ان کو حکم بن سنان نے وہ کہتے ہیں۔کہ مالک بن

دینار کہتے تھے۔اے اللہ تو نے نیک صالح لوگوں کی اصلاح فرمائی تھی اب ہماری بھی اصلاح فرما تا کہ ہم بھی صالحین میں سے بن جائیں۔

ایک عاشق ڈاکو کی توبہ:

۷۳۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن جعفر بغدادی نے ان کو ابوبکر حافظ نے ان کو حسین بن عبداللہ بن سعید عسکری نے ان کو ابوالقاسم ابن اخی زرعہ نے ان کو محمد بن اسحاق بن راہویہ نے ان کو ابوعمار نے ان کو فضل بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض (پہلے پہلے) تیز اور شاطر آدمی تھے مقام ابیورد اور سرخس کے درمیان راہ گیروں کو لوٹتے تھے۔ان کی توبہ کا سبب یہ بنا تھا کہ وہ کسی لڑکی پر عاشق ہو گئے تھے ایک مرتبہ وہ اس کی طرف جانے کے لئے دیوار پھلانگ رہے تھے کہ اچانک آواز ان کے کان میں پڑی کہ کوئی تلاوت کرنے والا تلاوت کر رہا تھا۔

الم یأ ن للذین امنو ا ان تخشع قلوبھم لذکر اللّٰہ.

کیا ایمان والوں کے لئے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے جھک جائیں۔

کہتے ہیں کہ اس نے جب یہ آواز سنی تو پکار اٹھے۔بلٰی یارب قدان۔جی ہاں میرے مالک وہ وقت آ گیا ہے۔لہٰذا وہیں سے واپس لوٹ آئے۔لہٰذا رات کو کہیں ویرانے میں پہنچے وہاں پر بارش سے چھپ کر کچھ لوگ بھی پڑے ہوئے تھے کچھ کہہ رہے تھے کہ ابھی کہیں نکل چلتے ہیں اور کچھ کہہ رہے تھے کہ صبح کو چلیں گے،ورنہ فضیل ہمیں ڈاکہ مار کر لوٹ لے گا۔فضیل کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ میں رات بھر گناہوں میں دوڑتا ہوں،اور یہاں پر مسلمان لوگ مجھ سے خوف زدہ رہتے ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ اللہ نے مجھے ان لوگوں تک اسی لئے پہنچا دیا ہے کہ میں (اپنے کانوں سے سنوں) اور میں اب باز آ جاؤں۔پھر دعا کی۔

اللھم انی قدتبت الیک وجعلت توبتی مجاورۃ البیت الحرام.

اے اللہ میں نے تیری بارگاہ میں توبہ کر لی ہے اور میں نے اپنی توبہ بیت اللہ کے مجاور بننے کو بنایا ہے۔

ابوحاضر کی توبہ کا واقعہ:

۷۳۱۷:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد زاہد نے ان کو ابوالفضل احمد بن ابوعمران نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابویعقوب بزار نے ان کو محمد بن حاتم سمرقندی نے ان کو احمد بن زید نے ان کو حسین بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ اے ابوحاضر ہمیں بتائیے آپ اس مقام پر کیسے آئے۔بتایا کہ ایک دن میں ایک باغ میں اپنے ہم عمروں کے ساتھ بیٹھا تھا اور میں جوان آدمی تھا باغ میں پھل پکنے کا زمانہ تھا ہم نے خوب کھایا پیا اور میں طبلہ سارنگی اور بنسری بجانے کا بڑا شوقین تھا میں رات کے بعض حصے میں اٹھا اچانک دیکھا تو ایک ٹہنی میرے سر کے پاس حرکت کر رہی ہے میں نے سارنگی اٹھائی تا کہ میں اس کے ساتھ طبلہ بجاؤں گا میں نے سارنگی اٹھائی ہی تھی کہ اس سے مجھے یہ آواز محسوس ہوئی **الم یأ ن للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللّٰہ.** کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا اہل ایمان کے لئے کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لئے جھک جائیں۔کہتے ہیں کہ میں نے سارنگی کو زمین پر مار کر توڑ دیا اور وہ تمام امور جو اللہ سے غافل کرتے تھے میں جن میں پھنسا ہوا تھا سب چھوڑ چھاڑ دیئے اور اللہ کی طرف سے توفیق عطا ہو گئی اور اللہ نے جو ہمارے لئے خیر آسان فرمائی ہے وہ محض اس کے فضل اور رحمت کے ساتھ ہے۔

ایمان کا اڑتالیسواں شعبہ

قربانیاں اور امانت

ہم ان کا مفہوم اور عرض بیان کرتے ہیں مجموعہ ان کا ہدی، قربانی اور عقیقہ ہے۔

بہر حال عقیقہ تو والدین پر اولاد کے حقوق کے باب میں ذکر کیا جائے گا۔ فی الحال کلام ہے ہدی اور اضحیہ کے بارے میں جس کا اب ہم ذکر کرتے ہیں۔

(۱)......ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فصل لربک وانحر (کوثر۔۲)

اپنے رب کے لئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔

(۲)......ارشاد ہے:

والبدن جعلناها لكم من شعائر الله لكم فيها خير فاذكروا اسم الله عليها صواف. الىٰ قوله. وبشر المحسنين (الحج ۳۶۔۳۷)

کعبے کے چڑھاوے کے یعنی قربانی کے اونٹ ہم نے ان کو تمہارے واسطے شعائر اللہ (اللہ کی نشانی) میں سے بنایا ان میں تمہارے لئے خیر ہے ان پر قطار میں کھڑے کر کے ان پر اللہ کا نام پکارو (اور نحر کرو) پھر جب گر پڑے ان کی کروٹ تو کھاؤ ان میں سے اور کھلاؤ صبر سے بیٹھے ہوئے کو اور بے قراری کرنے والے کو، اسی طرح تمہارے بس میں کر دیا ہم نے ان جانوروں کو تاکہ تم احسان مانو۔ اللہ کو نہیں پہنچتے ان کے گوشت نہ ہی ان کے خون لیکن اس کو پہنچتا ہے تمہارے دل کا تقویٰ اسی طرح ان کو تمہارے لئے تابع فرمان کر دیا ہے ہم نے تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بات پر کہ اس نے تم کو راہ سمجھائی اور بشارت سنا دے نیکی کرنے والوں کو۔

(۳)......اور دوسری آیت میں فرمایا۔

ليشهدوا منافع لهم. الى. واطعموا البأس الفقير (الحج/۳۲)

تاکہ وہ پہنچیں اپنے فائدے کی جگہ پر اور پڑھیں اللہ کا نام کئی دنوں میں جو متعین ہیں اللہ نے ان کو جو چوپائے اور مویشی عطا کئے ہیں لہٰذا تم کھاؤ ان میں سے اور کھلاؤ بدحال فقیر کو۔

(۴)......ایک اور آیت میں ہے:

ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب (الحج/۳۲)

اور جو اب تعظیم کرے اللہ کے نام لگی ہوئی چیزوں کا بے شک وہ دل کی پرہیزگاری کی بات ہے۔

(۵)......نیز ارشاد ہے:

ولكل امة جعلنا منسكا ليذكروا اسم الله علىٰ مارزقهم من بهيمة الانعام فالهكم الٰه واحد فله اسلموا (الحج/۳۴)

اور ہر امت کے واسطے ہم نے مقرر کر دی ہے قربانی تاکہ یاد کریں اللہ کا نام ذبح کرتے وقت جانوروں کو جو اللہ نے ان کو دیئے ہیں، تو اللہ تمہارا ایک اللہ ہے سو اسی کے حکم میں رہو۔

(۶)......لاتحلوا شعائر اللّٰه و لاالشهر الحرام و لاالهدی و لاالقلائد و لا امین البیت الحرام (المائدہ/۲)

نہ حلال سمجھو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ ادب والے مہینے کو اور نہ اس جانور کو جو کعبے کی نیاز ہو نہ اس کو جس کے گلے میں پٹہ ڈال کر لے جائیں کعبے کی طرف اور نہ ہی آنے والوں کو عزت والے گھر کی طرف۔

(۷)......جعل اللّٰه الکعبة البیت الحرام قیاماً للناس و الشهر الحرام و الهدی و القلائد (المائدۃ/۹۷)

اللہ نے کعبے بیت الحرام کو کر دیا ہے لوگوں کے لئے قیام کا باعث اور بزرگی والے مہینے کو اور قربانی کے جانور کو جو کعبے کی نیاز ہو اور جن کے گلے میں پٹہ ڈال کر کعبے کی طرف لے جائیں۔

۷۳۱۸:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسین بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان نے ان کو زہری نے ان کو عروہ بن زبیر نے ان کو مسور بن مخرمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ والے سال ایک سو دس سے کچھ زیادہ صحابہ کے ساتھ نکلے جب مقام ذوالحلیفہ پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانوروں کو چمڑے کے پٹے گلے میں ڈالے اور ان کی کوہان کو خون آلود کیا اور وہیں سے احرام باندھا اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں۔علی بن مدینی سے اس نے سفیان سے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ستّر اونٹوں کے ساتھ سفر حدیبیہ:

۷۳۱۸:......(مکرر ہے) ہم نے حدیث ابن اسحاق زہری سے روایت کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ ستر اونٹ چلا کر لے گئے تھے حدیبیہ والے سال۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اونٹوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا:

۷۳۱۹:......ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے دن

(۷۳۱۸)......رواه الإمام أحمد (۳۲۳/۴ و ۳۲۸) من طريق سفيان بن عيينة عن الزهري به و البخاري (۴۱۵۷ و ۴۱۵۸) من طريق علي بن المديني عن سفيان كما أخرجه البخاري (۱۶۹۴ و ۱۶۹۵) والنسائي (۱۶۹/۵. ۱۷۰) من طريق الزهري عن عروة بن الزبير عن المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم قالا : خرج النبي، من الحديبية في بضع عشرة مائة من أصحابه حتى إذا كانوا بذي الحليفة قلد النبي صلى الله عليه وسلم الهدي وأشعر وأحرم بالعمرة

(۷۳۱۸)......مكرر. في المخطوط من حديث ابن إسحاق عن الزهري والصواب ما أثبتناه

أخرجه أحمد (۳۲۳/۴) من طريق محمد بن إسحاق بن يسار عن الزهري محمد بن مسلم بن شهاب عن عروة بن الزبير عن المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم. في حديث طويل. قالا : خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الحديبية يريد زيارة البيت لايريد قتالاً وساق معه الهدي سبعين بدنة......

وأخرجه الدارقطني (۲۴۳/۲) من طريق ابن إسحاق عن الزهري به وإسناده ضعيف من أجل عنعنة ابن إسحاق وقد جانب المحدث العلامة أبو الطيب محمد شمس الحق العظيم أبادي الصواب في عزوه الحديث لمسلم في تخريجه على الدارقطني فإنه ليس فيه

(۷۳۱۹)......(۱) في أ (قدرنا)

أخرجه أحمد (۳۲۱/۳ و ۳۳۱) ومسلم (۱۲۱۸) وأبوداود (۱۹۰۵) وابن ماجه (۳۰۷۴) والدارمي (۴۹/۲) في حديث طويل من حديث جعفر بن محمد خلا ابن محمد خلا موضع أحمد (۳۳۱/۳) فإنه رواه مختصراً وأخرجه الترمذي (۸۱۵) بنحوه من حديث جعفر بن محمد وقال أبوعيسى عقبه وهذا حديث غريب من حديث سفيان لانعرفه إلا من حديث زيد بن حباب

تیریسٹھ ۶۳ اونٹ ذبح کئے تھے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیئے باقی جو رہ گئے تھے ان کو اس نے نحر کیا۔ اور اہل کو انہوں نے اپنی قربانی میں شریک کیا پھر ہر اونٹ کے بارے حکم دیا کہ اس کے گوشت کا ٹکڑا ہنڈیا میں پکایا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور علی رضی اللہ عنہ دونوں نے اس گوشت میں سے کھایا اور اس کا شوربا پیا۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے جعفر بن محمد کی حدیث سے۔

افضل حج:

۷۳۲۰:......اور ہمیں روایت کی ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل حج، عج اور ثج ہوتا ہے (عج کا مطلب ہے حجاج کا تلبیہ کے ساتھ اپنی آوازیں بلند کرنا۔ اور ثج کا مطلب ہے (خون گرانا) مراد یہ ہے کہ افضل حج وہی ہے جس میں لبیک اللھم لبیک کا شور وغوغا ہو اور قربانی کی جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مینڈھے کی قربانی کرنا:

۷۳۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو بشر بن عمر اور سعید بن عامر نے دونوں کو شعبہ ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھے جو سفید سینگوں والے ہوتے تھے قربانی کرتے تھے البتہ تحقیق میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ انہوں نے اپنا پیر ان کی گردنوں کے ایک پہلو پر رکھا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر فرما رہے تھے۔ میں نے حضرت قتادہ سے کہا کیا آپ نے یہ حدیث حضرت انس سے سنی تھی اس نے کہا کہ جی ہاں میں نے سنی تھی۔ یہ الفاظ بشر بن عمر کی حدیث کے ہیں۔ البتہ تحقیق میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ وہ دونوں مینڈھے اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث غندر سے۔

(۷۴۲۰)......أخرجه الترمذی (۸۲۷ و ابن ماجه ۲۹۲۴) والدارمی (۳۳۱/۲ والحاکم (۴۵۰/۱، ۴۵۱) وابن خزیمة (۲۶۳۱) من طریق ابن أبی فدیک عن الضحاک بن عثمان عن محمد بن المنکدر عن عبدالرحمن بن یربوع عن أبی بکر الصدیق أن رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل أی الأعمال أفضل قال : العج والثج.

وقال أبوعیسی الترمذی : (حدیث أبی بکر حدیث غریب لانعرفه إلا من حدیث ابن أبی فدیک عن الضحاک بن عثمان ومحمد بن المنکدر لم یسمع من عبدالرحمن بن یربوع)

وأخرجه الترمذی (۲۹۸۸) وابن ماجه (۲۹۸۶) والدارقطنی (۲۱۷/۲) من طریق إبراهیم بن یزید المکی عن محمد بن عباد بن جعفر المخزومی عن ابن عمر قال : قام رجل إلی النبی صلی الله علیه وسلم فقال من الحاج یارسول الله قال : والشعث التفل فقام رجل آخر فقال : أی الحج أفضل؟ قال: العج والثج فقام رجل آخر فقال: مالسبیل یارسول الله قال : "الزاد والرحلة"

وهذا لفظ الترمذی وفی إسناده إبراهیم بن یزید الخوزی قال أحمد والنسائی متروک وقال ابن معین لیس بثقة وقال البخاری سکتوا عنه وعزاه الهیثمی فی المجمع (۲۲۴/۳) إلی أبی یعلی من حدیث ابن مسعود بلفظ المؤلف ومابین المعکوفین زیادة من (أ)

(۷۳۲۱)......أخرجه مسلم فی الأضاحی (۱۷ و ۱۸) والبخاری (۵۵۵۸) و (۵۵۶۴) و (۵۵۶۵) وأبوداود (۲۷۹۴) والترمذی (۱۴۹۴) والنسائی (۲۲۰/۷) و (۲۳۰/۷، ۲۳۱) وابن ماجه (۳۱۲۰) والدارمی (۷۵/۲ وأحمد ۱۱۵/۳ و ۱۷۰ و ۱۸۳ و ۱۸۹ و ۲۱۱ و ۲۱۴ و ۲۲۲ و ۲۵۵ و ۲۷۹ وابن خزیمة (۲۸۹۵) والبیهقی (۲۳۸۵) (۲۵۹/۹ و ۲۸۳ و ۲۸۵) من طرق عن قتادة عن أنس

سینگ والے مینڈھے کی قربانی:

۷۳۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ابوالمثنی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو حفص نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوسعید نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والا مینڈھا ذبح کیا جو سیاہی کھاتا چلتا اور دیکھتا تھا (یعنی منہ بھی کالا تھا پیر بھی کالے تھے اور آنکھیں بھی کالی تھیں۔)

پوری امت کی طرف سے قربانی:

۷۳۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن یونس ضبی نے ان کو ابو عامر عقدی نے ان کو زہیر بن محمد عنبری نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب نے ان کو علی بن حسین نے:

لكل امة جعلنا منسكا هم ناسكوه.

ہم نے ہر امت کے لئے ایک عبادت کا طریقہ بنایا ہے جس طریقے پر وہ عبادت کرتے ہیں۔ (سورۃ الحج/۶۷)

یعنی ہم نے ہر امت کے لئے ذبح مقرر کیا ہے وہ اس کو ذبح کرتے ہیں۔

مجھے حدیث بیان کی ابورافع نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرتے تھے تو دو مینڈھے موٹے تازے سفید سینگوں والے خرید کرتے تھے آپ خطبہ دے لیتے اور عید کی نماز پڑھا لیتے تو دونوں میں سے ایک مینڈھا اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے مدینے میں، اس کے بعد یہ دعا کرتے تھے:

اللهم هذه عن امتي جميعاً من شهد لک بالتوحيد، وشهدلي بالبلاغ.

اے اللہ یہ قربانی میری ساری امت کی طرف سے ہے ہر اس آدمی کی طرف سے ہے جس نے تیری توحید کی شہادت دی ہے اور میری رسالت کی گواہی دی ہے۔

اس کے بعد آپ دوسرے مینڈھے پر آتے اس کو ذبح کرتے تھے اس کے بعد یہ دعا کرتے تھے:

اللهم هذه عن محمد وال محمد.

اس کے بعد اس کو مسکینوں کو کھلاتے دونوں قربانیوں سے اور آپ خود بھی اور آپ کے گھر والے بھی دونوں میں سے کھاتے تھے ہم کئی سالوں تک یوں ہی رہے تحقیق اللہ نے ہم سے کفایت کی تھی اولاد سے اور مشقت سے کہ بنی ہاشم میں سے کوئی ایک بھی قربانی نہیں کرتا تھا۔

قربانی کا جانور ذبح کرنے کی دعا:

۷۳۲۴:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوزرعہ دمشقی نے ان کو احمد بن خالد وہبی نے ان کو محمد بن اسحق نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث اصفہانی فقیہ نے ان کو ابومحمد بن حیان نے ان کو ابوالشیخ اصفہانی نے ان کو ابن علویہ قطان نے ان کو قواریری نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو ابن عیاش نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ

(۷۳۲۲)......في أ: (بكبشين أقرنين فجعل ينظر ......) وما أثبتناه هو الصواب.

أخرجه أبوداود (۲۷۹۶) والترمذي (۱۴۹۶) والنسائي (۲۲۱/۷) وابن ماجه (۳۱۲۸) والبيهقي (۲۷۳/۹) وزاد "ويطن في سواد" كلهم من طريق حفص بن غياث به وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح غريب لانعرفه إلا من حديث حفص بن غياث)

(۷۳۲۳)......(۱) في أ (بالمدينة)

أخرجه الحاكم في المستدرک (۳۹۱/۲) وقال صحيح الإسناد وتعقبه الذهبي بقوله: (زهير ذومناكير وابن عقيل ليس بالقوي)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو مینڈھے ذبح کیے اور جب ان کو قبلہ رخ کیا تو فرمایا۔ اور وہبی کی ایک روایت میں ہے کہ جب ان دونوں کو متوجہ کیا تو فرمایا:

انی وجهت وجهی للذی فطر السموٰات والارض حنیفا وما انا من المشرکین. ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العٰلمین لاشریک له' وبذٰلک امرت وانا اول المسلمین.

بے شک میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کر لیا ہے جس نے پہلی بار آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا ہے یکسو ہو کر اور میں مشرک نہیں ہوں۔ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی بات کا مجھے حکم ہوا اور میں پہلا فرماں بردار ہوں۔

اس کے بعد یہ کہتے تھے۔ اللھم منک لک عن محمد وامته اے اللہ! یہ قربانی تیری طرف سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے۔ اور بسم اللہ پڑھتے تھے اور ابن زریع کی ایک روایت میں ہے۔ تقبل من محمد وامته. اس کو قبول فرما محمد کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے اس کے بعد بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرتے تھے۔ اگر اسی کے مفہوم میں اس کو روایت کیا ہے عیسیٰ بن یونس نے محمد بن اسحاق سے علاوہ ازیں انہوں نے یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔ اقرنین املحین. (مؤجئین) دو سفید سفید سینگوں والے خصی مینڈھے۔

۷۳۲۴:..... (مکرر) اور اس کو روایت کیا ہے ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے اس نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے خالد بن ابی عمران سے اس نے ابن عیاش سے اس نے جابر سے۔

بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرنا:

۷۳۲۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن اسحاق نے ان کو یزید بن ابی حبیب نے پھر اس نے حدیث ذکر کی ہے حدیث اصفہانی کے الفاظ کے مطابق علاوہ ازیں اس نے کہا ہے۔ وانا من المسلمین بسم اللہ (واللہ اکبر)

اللھم منک ولک عن محمد وامته.

حج میں افضل عمل:

۷۳۲۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابو یحییٰ بن ابو میسرہ مکی نے ان کو یعقوب بن محمد

(۷۳۲۴)..... (۱) فی المخطوط یزید بن زریع بتقدیم الراء والصواب ما أثبتناه وهو بتقدیم الزای کما فی التقریب

(۲)..... موجئین أی خصیین کما فی النهایة (۵/۱۵۲)

أخرجه البیهقی (۹/۲۸۵ و ۲۸۷) وأبوداؤد (۲۷۹۵) وابن ماجه (۳۱۲۱) مطولاً ومختصراً من طریق محمد بن إسحاق عن یزید بن أبی حبیب به وإسناده ضعیف لأجل عنعنة ابن إسحاق لکنه قد صرح بالتحدیث فی الروایة التی بعد هذه فهو حسن باذن الله

(۷۳۲۴)..... مکرر. أخرجه البیهقی (۹/۲۷۳ و ۲۸۷) إسناده حسن بما بعده.

ولک یفطن محقق سنن البیهقی إلی یزید بن أبی حبیب وخالد بن أبی عمران فأبقی علی جعلهما اسماً واحداً (یزید بن خالد بن أبی عمران) فی (۹/۲۸۷)

(۷۳۲۵)..... (۱) فی (ب) زیادة (والله اکبر)

أخرجه ابن ماجه (۳۱۲۱) ولم یقل بسم الله الله اکبر وإسناده حسن بما قبله.

زہری نے ان کو محمد بن اسماعیل نے یعنی ابن فدیک نے ان کو ضحاک بن عثمان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو عبدالرحمٰن بن سعد بن یربوع نے ابوبکر سے کہا یعقوب نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن ابوسلمہ نے ان کو منکدر بن محمد بن منکدر نے اپنے والد سے اس نے عبدالرحمٰن بن سعید سے ان کو جبیر بن حارث نے ان کو ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یا رسول اللہ کون سا عمل افضل ہے۔ فرمایا کہ عج اور ثج۔ (یعنی تلبیہ کے شور والا اور قربانی کا خون بہانے والا۔)

اللہ کے لئے خون بہانا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے:

۷۳۲۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو زبیر نے ان کو شعبی نے ان کو براء نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا عید قربان کے دن اور فرمایا۔ بے شک پہلا کام ہم جس کے ساتھ آج دن کا آغاز کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم پہلے نماز پڑھیں گے اس کے بعد واپس آ کر قربانی کریں گے جس شخص نے ایسے کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا بس وہ محض گوشت ہے اس نے جس کی جلدی کر لی ہے اپنے گھر والوں کے لئے یہ قربانی میں سے کوئی شے نہیں ہے۔

ابو بردہ نے کہا جذعہ بہتر ہے ایک مسنہ سے (دو سال والا بہتر ہے ایک سال والے سے) اسی کو اس کے قائم مقام کر لیجئے اس نے کہا کہ ذبح کر اس کو۔ فرمایا کہ ذبح کر اسکو۔ لیکن تیرے بعد کس ایک کے لئے یہ پورا نہیں ہوگا (یعنی صرف تمہیں اجازت ہے۔)

اور ہمیں خبر دی ابومسلم نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو شعبہ نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں۔ سلیمان بن حرب سے اور حجاج بن منہال سے۔ اور اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

امام احمد نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل کو حکم دیا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کریں اس نے جب اس کام کا پکا ارادہ کر لیا تو اللہ نے ذبح عظیم کے بدلے میں چھڑا لیا۔

اس عمل سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ کے لئے خون بہا کر اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اور یہ وہ کام ہے جو مجموعی طور پر ان کاموں میں سے ایک ہے جن میں ہمیں انبیاء علیہم السلام کی اقتداء واتباع کرنے کا حکم ہے۔ جیسے درج ذیل حدیث سے ثابت ہے۔

ایک نبی کا اپنے بیٹے کو ذبح:

۷۳۲۸:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے اللہ کے اس قول کے بارے میں انی اری فی المنام انی اذبحک. اے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ زہری کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی قاسم بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب اکٹھے ہوئے تو حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرنا شروع کی اور حضرت کعب نے کتب سابقہ سے لہٰذا ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہوئی ہے اور میں نے اپنی دعا اپنی امت کے لئے قیامت کے دن شفاعت کرنے کے لئے چھپا رکھی ہے؟ حضرت کعب نے ان سے کہا تم نے واقعی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی؟

(۷۳۲۶)......(۱) فی (ب) ابن أبی وائل وراجع تعلیقنا علی الحدیث رقم (۷۳۱۹)

(۷۳۲۷)......(۱) فی ب (رشد)

أخرجه مسلم فی الضحایا (۷) إلا أنه قال (ولن تجزی عن أحد بعدک) والبخاری (۵۵۶۰) من طریق شعبة عن زبید الأیامی به.

انہوں نے بولا کہ جی ہاں سنی تھی۔

کعب نے کہا کہ میرے ماں باپ ان پر قربان، کیا میں تجھے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں خبر نہ دوں کہ انہوں نے جب اپنے بیٹے اسحاق کو ذبح کرنے کا خواب دیکھا تو شیطان نے کہا اگر میں نے آج ان لوگوں کو فتنے میں مبتلا نہ کیا تو میں آئندہ کبھی ان کو فتنے میں مبتلا نہیں کرسکوں گا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے لے کر نکلے تو شیطان بی بی سارہ کے پاس پہنچ گیا اور پوچھا کہ ابراہیم تیرے بیٹے کو کہاں لے کر گئے ہیں۔ اس نے بتایا کہ وہ صبح صبح اس کو کسی کام سے لے کر گئے ہیں۔

اس نے بتایا کہ وہ اس کو کسی کام کے لئے نہیں لے گئے بلکہ وہ اس کو ذبح کرنے کے لئے لے گئے ہیں۔ سارہ نے پوچھا کہ وہ اسے کیونکر ذبح کرنے لگے۔ کہا کہ ان کا گمان ہے خیال یہ ہے کہ ان کو ان کے رب نے اس بات کا حکم دیا ہے سارہ نے کہا کہ پھر تو اس نے یہ اچھا کیا کہ وہ اپنے رب کی اطاعت کریں گے۔ (وہاں سے ناکام ہوکر) پھر شیطان ان دونوں باپ بیٹوں کے پیچھے چلا گیا۔ اور جا کر لڑکے سے کہا کہ تیرے والد تجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں بیٹے نے کہا کہ کسی ضروری کام کے لئے۔ شیطان نے کہا کہ نہیں کسی ضروری کام سے نہیں لے جا رہے بلکہ وہ تجھے اس لیئے لے جا رہے ہیں تا کہ تجھے ذبح کریں۔ اس نے پوچھا کہ وہ مجھے کیوں ذبح کریں گے؟ کہا کہ ان کا خیال ہے کہ ان کو ان کے رب نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ بیٹے نے کہا کہ اگر ان کو رب نے حکم دیا ہے تو اللہ کی قسم وہ ضرور ایسا کریں۔

کعب نے کہا کہ پھر شیطان اس سے بھی مایوس ہو گیا اور اسے چھوڑ دیا اب ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچ گیا اور کہنے لگا اے ابراہیم تو کہاں اپنے بیٹے کے ساتھ دشمنی کرنے جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا میں ان کو ضروری کام سے لے جا رہا ہوں اس نے کہا نہیں تم کوئی ضروری کام سے نہیں بلکہ تم اس کو ذبح کرنے لے جا رہے ہو۔ ابراہیم نے کہا کہ میں کیوں اس کو ذبح کروں گا کہا کہ تم یہ گمان کرتے ہو کہ تمہیں تمہارے رب نے اس کو ذبح کرنے کا حکم دیا ہے ابراہیم نے کہا کہ مجھے اللہ کی قسم ہے کہ اگر مجھے اللہ اس کے ذبح کرنے کا حکم دیتا تو میں ضرور اس کو ذبح کرتا چنانچہ شیطان نے ان کو بھی چھوڑ دیا اور مایوس ہو گیا کہ اس کی بات مانی جائے۔ اللہ نے فرمایا۔

فلما اسلما وتله للجبين ونا ديناه ان يا ابراهيم قد صدقت الرياء انا كذالك نجزى المحسنين. (۱۰۳/۱۰۵)

کعب نے کہا کہ لہٰذا حضرت اسحٰق کی طرف وحی کی گئی کہ آپ چھوڑیئے آپ کی ایک دعا قبول ہے۔ اسحٰق علیہ السلام نے دعا مانگی۔ اے اللہ میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں کہ میری دعا قبول فرما کہ تیرا جو بھی بندہ تجھے ملے خواہ وہ پہلوں میں سے ہو یا پچھلوں میں سے بشرطیکہ وہ تیرے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کرتا ہو اس کو آپ جنت میں داخل کرنا۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس میں مطلب (واللہ اعلم) یہ ہے کہ جو شخص حج کرے اور اپنے حج میں یہی عقیدہ رکھے جو اوپر ذکر ہوا۔ اسی کے باب میں کہ وہ شخص نکل چکا ہو دنیا کی زینت سے اور اس کی خواہشات سے، اور ان کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک چکا ہو۔ اور گناہوں سے توبہ کر چکا ہو۔ اور گناہوں سے اس کا دل پاک ہو چکا ہو۔ اور وہ شخص آئے اپنے رب کے پاس معذرت کرنے والا انابت و رجوع کرنے والا، اسے حکم دیا گیا کہ وہ اسی طریقے سے قربانی کرے ایسی قربانی جو اس کو اللہ کے قریب کر دے بعض ان چوپایوں اور مویشیوں میں سے، حتیٰ کہ وہ جب رمی کر چکے تو اس کے بعد وہ قربانی کرے خواہ نحر کی صورت میں ہو یا ذبح کی صورت میں تو وہ شخص ایسے ہوگا گویا کہ وہ اپنی زبان حال سے یہ کہہ رہا ہے اے اللہ بے شک میں تیرے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کر چکا ہوں اور گناہوں کا ارتکاب کر چکا ہوں اس قدر کہ اگر مجھے اپنے آپ کو بھی قربان کرنے کا حکم دیا جاتا تو میں اس کو بھی قربان کر دیتا سزا کے طور ان گناہوں کی جو میں پہلے کر چکا ہوں مگر تو نے اس کو کیونکہ مجھ پر حرام کر دیا ہے اور میرے لئے تو نے چوپایوں اور مویشیوں کو قربان کرنے کو حلال کیا ہے۔

اور میں تیری بارگاہ میں تقرب حاصل کرتا ہوں اپنی اس قربانی کے ساتھ تو اس کو میری طرف سے قبول فرما۔ اور اس کو میرے لئے محض اپنے احسان کے ساتھ فدیہ اور بدلہ بنا محض اپنے احسان اور اپنی طاقت کے ساتھ۔ جیسے آپ نے اس کو فدیہ اور بدلہ بنایا تھا اپنے خلیل ابراہیم کے بیٹے سے ذبح عظیم کے ساتھ محض اپنی رحمت اور فضل کے ساتھ اور اس کو آپ قبول کیجئے میری طرف سے جیسے آپ نے اس کو قبول کیا تھا اپنے خلیل ابراہیم سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نبی اور رسول سے۔

قربانی کرے اور یہ عمل اس کی دل سے ہو اور اس کا عقیدہ رکھے اور یقین رکھے اور جان لے کہ اس کی قربانی کا یہی مقصد ہے اور یہی غرض ہے اس کی۔ اگر یہی بات وہ اپنی زبان سے بھی کہے تو بھی اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے جو کچھ میں نے اس بارے میں کہا ہے۔ (اگر اس نیت سے اور اس عقیدے سے اور اسی طریقے سے قربانی کرے تو) وہ شخص قربانی کرنے میں حاجی کی طرح ہوگا دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوگا۔ ہاں صرف یہی فرق ہوگا کہ حاجی قربانی کا جانور بیت اللہ کی طرف چلا کرلے جاتا ہے اور یہ جانور چلا کر نہیں لے جاتا یعنی وہ ھدی ہوتا ہے اور یہ ھدی نہیں ہوتا۔ مجموعی طور پر دونوں ایک دوسرے کے مشابہ سنت ہیں۔ فرض نہیں ہیں۔ اس لئے کہ توبہ خالص کرنا فدیہ کے قائمقام ہوتا ہے جیسے فدیہ استغفار کے قائمقام ہوتا ہے لیکن استغفار توبہ کے ساتھ سب سے بڑی عظیم سنتوں میں سے ہے یہی حال فدیہ کا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اس کے بعد حلیمی نے وہ احادیث ذکر کی ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان جانوروں کے بارے میں آئی ہیں جن کی قربانی نہیں کی جاسکتی اور وہ درج ذیل ہیں۔

جن جانوروں کی قربانی درست نہیں:

۷۳۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان اصفہانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سلیمان بن عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبید بن فیروز سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا حضرت براء سے کہ آپ مجھے حدیث بیان کیجئے ان جانوروں کے بارے میں جن کی قربانی کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا۔

انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح ہاتھ سے اشارہ کیا اور میرا ہاتھ رسول اللہ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے۔ فرمایا چار طرح کے جانور ہیں جن کی قربانی درست نہیں ہوتی کانا جانور جس کا کانا پن واضح ہو، اور بیمار جانور جس کی بیماری واضح ہو، لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن واضح ہو، اور ہڈی ٹوٹا ہوا جانور۔

(۷۳۲۸)......رواہ البخاری (۶۳۰۴) و (۶۳۰۵) و (۷۴۷۴) ومسلم فی کتاب الإیمان ۳۳۴. ۳۴۵ والترمذی (۳۶۰۲) وابن ماجہ (۴۳۰۷) وأحمد (۲/۲۷۵) و (۳/۲۹۲) وبنحوہ رواہ الدارمی (۲/۲۲۴ و ۳۲۸) ومالک فی کتاب القرآن (۲۶) وأحمد (۱/۲۸۱ و ۲۹۵) و (۲/۳۸۱ و ۳۹۶ و ۴۲۶ و ۴۸۶) و (۳/۱۳۴ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۴۸ و ۲۷۶ و ۳۸۴ و ۳۹۶) و (۵/۱۴۸) من حدیث أبی ہریرۃ وأنس بن مالک وجابر بن عبداللہ وابن عباس وأبی ذر

(۱)......فی الأصل (أبوہ)

(۲)......رواہ ابن جریر عن یونس عن ابن وھب عن یونس بن یزید عن ابن شہاب قال: إن عمرو بن أبی سفیان بن أسید بن جاریۃ الثقفی أخبرہ أن کعباً قال لأبی ہریرۃ فذکرہ بطولہ.

(۳)......فی ا (رتبۃ)

(۴)......فی ا (مقتدراً) (۵)......فی ا (یقرن) (۶)......فی ا (ویخطر ذلک)

براء نے فرمایا: میں اس کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ اس کے کان میں اور سینگ میں کوئی نقص وعیب ہو۔ فرمایا کہ میں اس کو مکروہ نہیں سمجھتا اس کو چھوڑ دیجئے اور اس کو دوسروں پر حرام وممنوع نہ کیجئے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علماء نے اس بات پر اجماع واتفاق کیا ہے کہ کانا (یا اندھا) بھی قربانی کے لئے نہیں چلے گا۔ اور خارش کی بیماری والا بھی ناکافی ہوگا۔ اصل بات اس بارے میں یہ ہے جو چیز جانور میں کوئی کمی واقع کر دے اگر چہ وہ بذات خود کھانے کے قائل ہو یا جو چیز اس کے گوشت اور چربی میں کوئی اثر چھوڑ دے جس سے کوئی واضح نقصان ہو جائے نہ اس کی ھدی جائز ہے نہ ہی عام قربانی۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہی فرمایا ہے۔

تحقیق ہم نے اس کی تفصیل ذکر کر دی ہے۔ کتاب الاحکام میں اور کتاب السنن میں۔ اور کتاب السنن میں ہم نے ان چیزوں کو بھی ذکر کیا ہے ذبیحہ میں جن کی رعایت کرنا مستحب ہے یا واجب ہے۔ جو شخص ان کے بارے میں آگاہ ہونا چاہے انشاء اللہ وہاں رجوع کرلے اور ہم نے کتاب السنن میں وہ احادیث بھی ذکر کر دی ہیں جو قربانی کی ترغیب کے بارے میں وارد ہوئی ہیں اور یہاں پر ہم ان میں سے کچھ چیزوں کی طرف اشارہ کریں گے۔ انشاء اللہ۔

صاحب قربانی کے لئے ناخن وغیرہ نہ کاٹنا مستحب ہے:

۷۳۳۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے۔

اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو احمد بن سہل نے اور محمد بن نعیم نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابن عمر نے ان کو سفیان نے اور حمیدی کی ایک روایت میں ہے عبد الرحمٰن بن حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف سے کہ انہوں نے سنا سعید بن مسیّب سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ام سلمہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ذوالحج آجائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ کرلے وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔

سفیان سے کہا گیا کہ بعض راوی اس کو مرفوع نہیں کرتے (یعنی رسول اللہ تک نہیں پہنچاتے)

سفیان نے کہا کہ میں اس کو مرفوع کرتا ہوں (یعنی رسول اللہ تک پہنچاتا ہوں۔)

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں ابن ابو عمر سے اور اس کو انہوں نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ابن مسیّب سے وہ کہتے ہیں کہ وہ بالوں اور ناخنوں کو نہ کاٹے یہاں تک کہ وہ قربانی کرلے۔

(۷۳۲۹)......(۱) سقط من (ب) (۲)......فی أ (لاتنفی) (۳)...... فی أ (بعض)

(۴)......فی ب (العمیاء) (۵)......زیادة من (أ)

إسناده صحیح رواه أبو داود (۲۸۰۲) والترمذی (۱۴۹۷) والنسائی ۷/۲۱۴. ۲۱۵ وابن ماجه (۳۱۴۴) والدارمی (۲/۷۶. ۷۷) ومالک فی الموطأ کتاب الضحایا باب ۱ وأحمد (۴/۲۸۴ و ۲۸۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱) والحاکم (۱/۴۶۸) و (۴/۲۲۳) والبیهقی (۵/۲۴۲) و (۹/۲۷۴) وابن خزیمة (۲۹۱۲) والطیالسی (۷۴۹) وابن حبان فی الإحسان (۵۸۸۹) و (۵۸۹۱) وعند الترمذی وأحد ألفاظ النسائی والدارمی ومالک وبعض ألفاظ أحمد والبیهقی وابن حبان "والعجفاء" بدل والکسیر

(۷۳۳۰)......(۱) زیادة من (ب) (۲)...... زیادة من (ب)

اخرجه مسلم (۱۹۷۷) والنسائی (۷/۲۱۱. ۲۱۲) والدارمی (۲/۷۶) والبیهقی (۹/۲۶۳ و ۲۶۶) وبنحوه رواه الدارقطنی (۴/۲۷۸) وابن حبان فی الإحسان (۵۸۸۷) و (۵۸۸۸) ورواه الحاکم (۴/۲۲۱) موقوفاً علی أم سلمة

۷۳۳۱:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو عبید اللہ بن معاذ عنبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ لیثی نے ان کو عمر بن مسلم بن اکمیہ لیثی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سعید بن مسیّب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ام سلمہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کا جانور ہو ذبح کے لئے اور اس کو ذبح کرنا چاہے قربانی کے لئے جب ذوالحجہ کا چاند نظر آ جائے وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے یہاں تک کہ قربانی کر لے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عبید اللہ بن معاذ سے۔

۷۳۳۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عمر بن حسام نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے ان کو شعبہ نے ان کو مالک بن انس نے ان کو عمر۔یا۔عمرو بن مسلم نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ام سلمہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب عشرہ ذوالحجہ داخل ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے بال اور ناخن تراشنے سے رک جائے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حجاج بن شاعر سے اس نے یحییٰ بن کثیر سے اور کہا عمرو بن مسلم نے: اور اس کو نقل کیا ہے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

عیدالاضحیٰ پر قربانی سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں:

۷۳۳۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث اصفہانی فقیہ نے ان کو ابو محمد بن حیان نے ان کو ابن ابی حسان انماطی نے ان کو دحیم نے ان کو عبداللہ بن نافع نے ان کو ابوالمثنی سلیمان بن یزید کعبی نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ابن آدم قربانی کے دن کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو اللہ کو قربانی کا خون بہانے سے زیادہ محبوب ہو اور وہ قربانی کا جانور قیامت کے دن آئے گا سینگوں اور بالوں سمیت اور اس کا خون جب گرتا ہے تو زمین پر پڑنے سے پہلے اللہ کے نزدیک مقام قبولیت پر پہنچ جاتا ہے لہٰذا اس بات پر دل سے خوش ہو جاؤ۔

قربانی نہ کرنے والے کے لئے عید گاہ میں آنے کی ممانعت:

۷۳۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن قاسم بن عبدالرحمٰن ضبعی نے ان کو محمد بن احمد بن انس نے ان کو مقری نے ان کو

(۷۳۳۱)......(۱) فی أ (عمر بن مسلم عن أبی اللثی)

راجع تخریجنا السابق

(۷۳۳۲)......راجع تخریجنا السابق

(۷۳۳۳)......(۱) لیست فی سنن الترمذی ولا ابن ماجه

أخرجه الترمذی (۱۴۹۳) وابن ماجه (۳۱۲۶) والبیهقی (۲۶۱/۹) من طریق هشام بن عروة عن ابیه عن عائشه (رضی الله عنها) مرفوعاً وقال أبوعیسی: "هذا حدیث حسن غریب لانعرفه من حدیث هشام عن عروة إلا من هذا الوجه، وفی إسناده سلیمان بن یزید أبو المثنی ذکره ابن حبان فی الضعفاء فی الکنی فقال: (أبوالمثنی شیخ یخالف الثقات فی الروایات لایجوز الاحتجاج به ولا الروایة عنه إلا لاعتبار) وقال أبوحاتم: منکر الحدیث لیس بقوی وقال ابن حجر فی التقریب: ضعیف.

حیوۃ بن شریح نے ان کو خبر دی عبداللہ بن عیاش قتبانی نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گنجائش ہوتے ہوئے قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے۔

افضل ترین خرچ:

۷۳۳۴:.....(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو سلیمان بن عمر بن خالد نے ان کو محمد بن ربیعہ نے ان کو ابراہیم بن یزید نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو طاؤس نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید کے دن جو قربانی کی جاتی ہے اس کو کرنے کے لئے جو رقم خرچ کی جاتی ہے اس سے افضل کوئی خرچ نہیں ہے۔

دنبہ کے ذبح کرنے پر رب تعالیٰ کا خوش ہونا:

۷۳۳۵:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن صباح نے ان کو سلیمان بن داؤد نے ان کو ابن ابی فدیک نے ان کو شبل بن علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تمہاری عید کے دن تم لوگوں کے بھیڑیا دنبے کو ذبح کرنے پر تمہارا رب تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

شرائط قربانی:

۷۳۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو ابن اسحٰق نے انہوں نے سنا ہبیرہ سے اور عمارہ بن عبد سے دونوں نے کہا کہ میں نے سنا علی سے وہ کہتے تھے کہ دو دانت کا ہونا چاہئے یا اس سے بڑا ہو اور پال کر موٹا کر لیجئے کہ اگر آپ کھائیں تو اچھا گوشت کھائیں اور اگر دوسروں کو کھلائیں اچھا کھلائیں۔

امام احمد نے فرمایا کہ ہم نے حضرت جابر کی حدیث میں روایت کیا ہے۔

(۷۳۳۴).....أخرجه ابن ماجه (۳۱۲۳) وأحمد (۳۲۱/۲) والبيهقي (۲۶۰/۹) والحاكم (۳۸۹/۲) و (۲۳۲/۴) وقال: (صحيح الإسناد ووافقه الذهبي) من طريق زيد بن الحباب وعبدالله بن يزيد المقرى ثنا عبدالله بن عياش عن عبدالرحمٰن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: فذكره وفي إسناد عبدالله بن عياش ضعفه أبوداود والنسائي وقال ابن يونس منكر الحديث وقدروى له مسلم حديثاً واحداً في الشواهد لافي الأصول.

وقد رواه الحاكم (۲۳۲/۴) والدارقطني (۲۷۷/۴) والبيهقي (۲۶۰/۹) من طريق عبدالله بن وهب عن عبدالله بن عياش عن الأعرج عن أبي هريرة وطريق آخر طريق عبيدالله بن أبي جعفر عن الأعرج عن أبي هريرة موقوفاً عليه وقال الحاكم: (أوقفه عبدالله بن وهب إلا أن الزيادة من الثقة مقبولة وأبوعبدالرحمٰن بن المقرى فوق الثقة)

هذا وقد ذكر البيهقي في السنن (۲۶۰/۱) يحيى بن سعيد العطار قدروى الحديث مرفوعاً عن عبدالله بن عياش فهذا يكون هناك أربعة رووه مرفوعاً حيوة بن شريح ويحيى بن سعيد العطار وزيد بن الحباب وعبدالله بن يزيد المقرى وتابعهم على ذلك في الحديث الموقوف عبيدالله بن أبي جعفر عن الأعرج عن أبي هريرة وبذلك يكون الحديث المرفوع حديثاً محفوظاً.

(۷۳۳۴).....مكرر. أخرجه البيهقي ۲۶۱/۹ والطبراني في الكبير (۱۰۸۹/۴) من طريق إبراهيم بن يزيد عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس (رضي الله عنه) مرفوعاً وإبراهيم بن يزيد هو الخوزي قال فيه أحمد: (متروك الحديث) وقال ابن معين: (ليس بثقة وليس بشيء) وقال أبوزرعة وأبوحاتم منكر الحديث ضعيف الحديث) وقال البخاري: سكتوا عنه وقال النسائي متروك الحديث.

(۷۳۳۵).....قال السيوطي في الجامع الصغير حديث ضعيف وبإسناده أحمد بن عبيد قال فيه الذهبي: (أحمد بن عبيد ليس بعمدة) وقال ابن حجر في التقريب: لين الحديث

دلائل بھیڑ دنبے کے چھ ماہ والے کے جواز کے بارے میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول بھیڑ دنبے کے بارے میں استحباب پر محمول ہے۔ یا انہوں نے اس قول سے بھیڑ دنبے کے علاوہ دوسرے جانور مراد لئے ہوں گے بکری، گائے یا اونٹ (واللہ اعلم)

نوٹ:......جذع یا جذعہ۔ وہ گائے وہ بکری بکرا جو ایک سال مکمل کر کے دوسرے میں لگ گئے ہوں اور وہ اونٹ جو چار سال پورے کر کے پانچویں میں لگا ہو۔

ثنی یا ثنیہ۔ وہ اونٹ جو پانچ سال پورے کر کے چھٹے سال میں لگا ہو۔

سنت ابراہیمی علیہ السلام:

۷۳۳۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث فقیہ نے ان کو ابو محمد بن حبان نے ان کو محمد بن یحییٰ مروزی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو سلام بن مسکین نے ان کو عائذ اللہ نے ان کو ابوزید بن ارقم نے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا اور کیسی قربانیاں ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے لوگوں نے پوچھا کہ ہمارے لئے ان میں کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ اون کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا اون کے بھی ہر ایک بال کے بدلے میں ایک نیکی ہے۔

قربانی کی فضیلت تمام مسلمانوں کے لئے ہے:

۷۳۳۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ ابومسلم نے ان کو معقل بن مالک نے ان کو مالک بن نضر نے ان کو اسماعیل نے ان کو ابوحمزہ ثمالی نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو عمران بن حصین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ اٹھئے اور اپنے جانور کی قربانی پر حاضر ہو جائیے۔ بے شک بخش دیا جائے گا تمہارے پہلے قطرے کے ساتھ جو اس کے خون سے پہلا قطرہ گرے گا ہر وہ گناہ جو تم نے کیا ہوگا اور یہ پڑھیے۔

ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العٰلمین لاشریک لہ وبذٰلک امرت وانا اول المسلمین.

بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے

(۷۳۳۶)......روی فی الجواز أحادیث بأسانید ضعیفة منها ما اخرجه أحمد (۲/۴۴۵) والترمذی (۱۴۹۹) مرفوعاً: (نعم أو نعمت الأضحیة الجذع من الضأن) وفی إسناده کدام بن عبدالرحمٰن السلمی مجهول کما فی التقریب وأخرجه أحمد (۶/۳۶۸) وابن ماجه (۳۱۳۹) والبیهقی (۹/۲۷۱) أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال: "یجوز الجذع من الضأن ضحیة". وفی إسناده أم محمد بن أبی یحیی مجهولة لکن قد أخرجه أبوداود (۲۷۹۹) والنسائی (۷/۲۱۹) وابن ماجه (۳۱۴۰) وأحمد (۵/۳۶۸) والبیهقی (۹/۲۷۰) والحاکم (۴/۲۲۶) مرفوعاً: (إن الجذع یوفی مما یوفی منه الثنی)

(۷۳۳۷)......(۱) فی أ (عائذ)

أخرجه ابن ماجة (۳۱۲۷) والحاکم (۲/۳۸۹) والبیهقی (۹/۲۶۱) من طریق سلام بن مسکین به وقال الحاکم: (هذا حدیث صحیح الإسناد ولم یخرجاه) وتعقبه الذهبی بقوله: (عائذاللّٰه) قال أبوحاتم منکر الحدیث قلت وفی إسناده أبوداود نفیع بن الحارث متروک وقد کذبه ابن معین.

(۷۳۳۸)......(۱) فی أ فإن

أخرجه الحاکم (۴/۲۲۲) وقال: هذا حدیث صحیح الإسناد وتعقبه الذهبی بقوله: (بل أبو حمزة ضعیف جداً وإسماعیل لیس بذاک) کما عزاه الهیثمی فی المجمع (۴/۱۷) إلی الطبرانی فی الکبیر (۱۸/۲۳۹) والأوسط وقال: (فیه أبوحمزة الثمالی وهو ضعیف)

اسی بات کا مجھے حکم ملا ہے اور میں پہلا فرمانبردار ہوں۔

سیدہ فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یہ قربانی اور اس کی فضیلت کیا صرف آپ کے لئے ہے اور آپ کے خاندان کے لئے ہے خاص طور پر کہ وہ یہ قربانی کریں یا عام مسلمانوں کے لئے ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلکہ سارے مسلمانوں کے لئے ہے۔

مذکورہ روایات پر امام احمد کا تبصرہ:

امام احمد نے فرمایا کہ یہ حدیث اور وہ جو اس سے پہلے ہے۔ اور چاروں حدیثیں جو اس سے پہلے ہیں اور حضرت علی کے قول سے پہلے ان سب کی اسناد میں مقال ہے تاہم میں نے بعض اپنے علماء کو دیکھا ہے جو فضائل اعمال میں ان کی مثل ذکر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ لغزشات سے اور وبال سے ہمیں محفوظ رکھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مینڈھے ذبح کرنا:

۷۳۳۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو یحییٰ بن محمد نے ان کو عبیداللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحاق نے ان کو حبش نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا انہوں نے نماز عید پڑھی اس کے بعد دو مینڈھے لائے گئے جب ان کو ذبح کرنے کا ارادہ کرلیا تو یہ دعا پڑھی۔

انی وجهت وجهی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفا مسلما وما انا من المشرکین
ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰه رب العٰلمین لاشریک له وبذالک امرت
وانا اول المسلمین بسم اللّٰه واللّٰه اکبر. منکَ ولک.

میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا تھا اللھم تقبل من فلان۔ اس کے بعد غلام سے کہا اے قنبر ان کو صدقہ کردے مگر صرف دو رانیں یا ٹکڑے میرے لئے بھون لینا ان میں سے۔ مجھے نہیں معلوم کہ ایک مینڈھا یا دو کہے تھے بے شک میری کتاب میں دو مینڈھے لکھا ہے۔ اس کے بعد راوی نے کہا کہ انہوں نے فرمایا ان کو ذبح کر کے صدقہ کردو۔

سینگ والے مینڈھے ذبح کرنے کی فضیلت:

۷۳۴۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابونصر بن حمدویہ قاری نے ان کو عبداللہ بن حماد املی نے ان کو یحییٰ بن صالح نے ان کو ابوبکر عیسیٰ نے ان کو ابوقبیل بن مؤمل نے ان کو سالم نے ان کو ابن عمر نے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا حجۃ الوداع میں، جب یوم النحر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سفید بکرے سینگوں والے منگوائے اور ایک کو ذبح کر کے فرمایا یہ میری طرف سے ہے اور میرے گھر والوں کی طرف سے اور دوسرے کو ذبح کر کے فرمایا یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کی طرف سے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک سینگوں والا مینڈھا ذبح کرے گویا کہ اس نے سو اونٹ ذبح کئے اور جو شخص خصی کو ذبح کرے گویا اس نے پچاس اونٹ ذبح کئے اور جس نے ایک دنبی ذبح کی گویا اس نے ایک گائے ذبح کی اور جو شخص ایک گائے ذبح کرے گویا اس نے دس اونٹ ذبح کئے۔

(۷۳۳۹)...... (۱) كلمة غير مقروءة (۲)...... زيادة من (أ)

(۷۳۴۰)...... أخرجه البيهقي (۸۰/۶) بلفظه والبخاري (۱۷۱۶) إلا أنه قال: بعثني وابن حبان في الإحسان (۴۰۱۱) وابن خزيمة (۲۹۲۰) وزاد (ولا يعطى في جزارتها منها شيئًا) وبنحوه رواه مسلم في الحج (۳۴۹) وابن حبان في الإحسان (۴۰۱۰) كلهم من طريق مجاهد عن عبدالرحمٰن بن أبي ليلى عن علي (رضي الله عنه)

روایت میں ابوبکر عیسیٰ مجہول شیخ ہے۔ منکر روایات روایت کرتا ہے اگر وہ صحیح ہو جو کچھ حدیث کے آخر میں ہے تو یہ تاویل ہوگی کہ ارادہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے اجر کو دہرا کرنے کا۔ (واللہ اعلم)

قربانی کا گوشت اور کھال:

۷۳۴۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابو حامد بن شرقی نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابن ابی نجیح نے ان کو مجاہد نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے ان کو علی بن ابی طالب نے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ میں اونٹوں کے پاس کھڑا ہوا مجھے حکم دیا میں نے ان کا گوشت تقسیم کیا اس کے بعد حکم دیا میں نے ان کی جل چادریں اور ان کی کھالیں (صدقہ کردیں) تقسیم کردیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں قبیصہ سے اور محمد بن کثیر سے اس نے سفیان سے۔

۷۳۴۲:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازہر سلیطی نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا علقمہ بن مرثد سے اس نے بریدہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قربانیوں کا گوشت تین دن سے اوپر کھانے کو منع کیا تھا۔ اس سے ہم نے ارادہ کیا تھا کہ اہل کشادگی ان لوگوں پر کشادگی کریں جن کو فراخی میسر نہیں ہے۔ اب تم لوگ کھاؤ جو کچھ تم چاہو اور جمع کر کے بھی رکھو۔

ایک مکھی کی وجہ سے جنت و جہنم میں جانا:

۷۳۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محاضر بن ورع نے ان کو اعمش نے ان کو حارث نے ان کو شبل نے ان کو طارق بن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلمان نے ایک آدمی ایک مکھی کی وجہ سے جنت میں چلا گیا تھا اور دوسرا ایک مکھی کی وجہ سے جہنم میں، لوگوں نے کہا کہ کیسی مکھی؟ سلمان نے ایک آدمی کے کپڑوں پر بیٹھی ہوئی مکھی کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ مکھی۔ لوگوں نے کہا کہ کیا ہوا اس کو؟ انہوں نے کہا کہ دو مسلمان آدمی جا رہے تھے ان کا ایسے لوگوں پر گذر ہوا جو ایک بت کے آگے جم کر اعتکاف بیٹھے تھے انہوں نے ان دونوں سے کہا کہ تم ہمارے بت پر کوئی چیز قربان کرو انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ جو چیز تم چاہو قربانی کر دو خواہ ایک مکھی ہی سہی دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کہا کیا خیال ہے؟ ایک نے کہا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں کریں گے وہ قتل کر دیا گیا لہٰذا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ اور دوسرے نے اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر مار کر ایک مکھی پکڑی اور اس کو اس نے اس بت کے اوپر ڈال دیا لہٰذا وہ جہنم میں چلا گیا۔

شعب الایمان جلد پنجم کا ترجمہ بفضل اللہ و رحمۃ اللہ اختتام کو پہنچا بعد نماز مغرب بروز پیر ۲۸ مارچ ۲۰۰۵ء

(۷۳۴۲)......أخرجه البيهقى (۹/۲۹۱) بلفظة وعزاه فى (۹/۲۹۲) إلى مسلم فى الأضاحى حديث ۳۷ من طريق حجاج بن شاعر بنفس لفظه (۹/۲۹۱) وأحمد بنحوه (۵/۳۵۶) كلهم من طريق سفيان عن علقمة بن مرثد به وكذا أخرجه النسائى بنحوه (۴/۱۷۰) من طريق غندر عن شعبة عن خالد عن أبى قلابة عن أبى المليح عن نبشة مرفوعاً

(۷۳۴۳)......أخرجه الإمام أحمد فى الزهد (۸۴) من طريق الأعمش عن سليمان بن ميسرة عن طارق بن شهاب عن سليمان.